

وَلَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ

تاریخ ابن خلدون



مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

سلاطین ممالیک بحریہ کی مفصل تاریخ

۱۶۲۸ء تا ۱۷۸۰ء

اس میں ممالیک بحریہ کی عصر و شام پر متحدہ سلفیت کے حالات
 مذکور ہیں نیز اس میں اسلامی خلافت کے دوبارہ قیام کا تاریخی
 قیام کی جست و خیز و مصلحتوں کا حاتمہ اور سقوط بغداد
 کے بعد مسلمانوں کے دوبارہ عروج و ترقی کے حالات بیان ہیں

تمت ترتیب و تہیہ

اور

حافظ سید رشید احمد رشید ام۔ اے

نفس اکبر و بابر اچھی طبعی

کتاب العبد و دیوان العبداء والخبر
من احوال العرب والعجم والسير ومن عاصره من
ملوك المستقر من علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ

کے
اردو ترجمہ کے مجملہ حقوق قانونی اشاعت و طباعت
تصحیح و ترتیب و ترمیم

پروفیسری طارق اقبال گاندھری
مالک نفیس اکیڈمی آندو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: — تاریخ ابن خلدون
مصنف: — رئیس المومنین علامہ عبد الرحمن بن خلدون
ناشر: — نفیس اکیڈمی آندو بازار کراچی
طبع: — چہرہ کیوٹر ٹریڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: — آفست

نفیس اکیڈمی ٹریڈ

فہرست

فقہ نام

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱	اقتدار کا آغاز	۱۷	مقدمہ مترجم
۳۳	سلطنت محمدیہ میں ترک برقیوں کی فتح مصر کا قتل شجرۃ الدین کی حکومت	۲۱	باب: الہی مصر و نام محمدیہ کی مزائیک کی سلطنت ترک تباہی و اقوام ترکوں کا وطن
۳۴	ایمانی امام کا اقتدار اشراف مسلمانوں کی حکومت مصر کی طرف ترقی کی کوشش مصر و نام کا مقابلہ امراء شام کا فرار ناصر کو تخت گرمی کی اور قتل دوبارہ قتل اور صلح	۲۷	اسلامی دور میں ترک ترک خلاصوں کا خروج ترک خلاصوں کی تعلیم و تربیت اصلی مصلحت پر ترقی ترکوں کی غریب بھاری ترک مسلمانوں اسلامی مصلحتوں کا زوال خانہ دین نظام کا آغاز
۳۵	پاکستانی مصر میں بیعت بیعت کی سرکوبی اظهاری چاند کا قتل عزیز کا فرار مصر کی رعایت و محنت میں فریقین میں مصالحت خلاۃ الدین کی گرفتاری عزالدین افرام کی خودکشی	۲۸	مصر و نام کا مقابلہ امراء شام کا فرار ناصر کو تخت گرمی کی اور قتل دوبارہ قتل اور صلح پاکستانی مصر میں بیعت بیعت کی سرکوبی اظهاری چاند کا قتل عزیز کا فرار مصر کی رعایت و محنت میں فریقین میں مصالحت خلاۃ الدین کی گرفتاری عزالدین افرام کی خودکشی
۳۶		۲۹	خلاصوں کی تربیت مصر پر ترقی فرار کا آغاز خلاصوں کی کوشش چھپائی کے تباہی دو قتلوں کی مرانی قتل کا اعلان شاہانہ امور سے فرار

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱	گل اور حقیق قدیم حکام کی بحالی نئے حکام کی بحالی نئے حکام کا تقرر حاکم طلب ری کی کا تقرر سلطان مظفر قمر کا تقرر جذبہ و شہام	۳۲	معاہدہ بغاوت تکست داور فرار انورم کی گرفتاری مصر کی کا فرار سلطان مصر و یک کا تقرر علی جوہری کا تقرر علی منصور کی تخت نشینی شریف الدین کا تقرر زہیر علی کی وفات بحریہ کا تقرر بحریہ کی تکست گروں کے ساتھ اجواء مصر کی تکست مصر اور قادیان کا فرار بحریہ کے امراء کی گرفتاری چاؤ کی بخار سلطان مغربی حکومت چاؤ کو تھان کی قیدی شام کی تحریکات نظروں مصر میں قیدی شامی حکام کی اطلاع اقل مصر کی تیاری سلطان مصر کی تیاری نداروں کی شرکت میں چالوہ کا مرکز تاریخوں کی تکست
۳۳	تالیف: دوم کاہرہ مصر کی تخت نشینی قرنی کا آغاز حاکم دمشق کی بغاوت ۱۵۵۵ء میں کے ملے بغلاوت کا افساد ری کی بغاوت مصر میں قیدی مستمر کی مخالفت راجہ ہندو کا ارادہ وقت انجمن خطبہ بیلو کا بحال اقتدار کی بحالی فلین کی بغاوت راجہ مومل ایو بی حکام کی احاطت ایو بی خاندان کی تقسیم عرب قبائل پر حملہ	۳۴	
۳۵		۳۶	
۳۷		۳۸	
۳۹		۴۰	
۴۱		۴۲	
۴۳		۴۴	
۴۵		۴۶	
۴۷		۴۸	
۴۹		۵۰	
۵۱		۵۲	
۵۳		۵۴	
۵۵		۵۶	
۵۷		۵۸	
۵۹		۶۰	
۶۱		۶۲	
۶۳		۶۴	
۶۵		۶۶	
۶۷		۶۸	
۶۹		۷۰	
۷۱		۷۲	
۷۳		۷۴	
۷۵		۷۶	
۷۷		۷۸	
۷۹		۸۰	
۸۱		۸۲	
۸۳		۸۴	
۸۵		۸۶	
۸۷		۸۸	
۸۹		۹۰	
۹۱		۹۲	
۹۳		۹۴	
۹۵		۹۶	
۹۷		۹۸	
۹۹		۱۰۰	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۲	چشم کی موت تجربہ پہنچاؤ قرنیکو کے خلاف جہاد ہاکا کی تعمیر اطلا کی تاریکی	۵۷	احمد کی خلافت قرنیکو کی مصالحت ترک نوں کا غزوہ عروج پادشاہی کی اہمیت ان گروہوں کی فطرت
۵۳	تاریکیوں سے صبح پیشہ و مشہور مسیحیوں کے حکام مسیحیوں پر قبضہ حکم نامہ کا نقل و کتابہ	۵۸	پہلوؤں کی مخالفت مغیث پر فوج کشی انگلوں پر قبضہ سلطان حسن کا قتل
۵۴	مناظر کا ج بلخ قبا سے حسن ملک سمرقند کی طرف ہجرت قرنیکو اور تاجیکوں کا اتحاد تسکا کا جہاد	۵۹	تاجیکوں کی قسمت فتح قیس دیوینہ فتح ارسوف مغیرہ طاقت کی تعلیم ہاکو کی موت
۵۵	قرنیکو بادشاہ کا قتل مردوں کی خدمت سلطان حسن کا آئینہ انگلوں کی حالت	۶۰	اسد و تاج و قبا جنگ طرابلس و قبا فتح قبا ارسیہ کے حالات
۵۶	فرقہ انما علیہ کے حالات اسلامی قتلوں کی تعمیر تاجیکوں پر فوج کشی ارسیہ پر فوج کشی حجرت سے ملت کی تعمیر	۶۱	ارمن قوم کا نسب نامہ شاہ ارمن سے تعلقات شاہ ارمن کی قسمت سیس پر حملہ ارمنوں کی تاج
۵۷	عام طرابلس سے ہجرت ہزارہ ارمن پر جہاد کی فطرت پیشہ و مشہور ۲۲۲ ہجری سے ۲۲۳ ہجری	۶۲	شاہ ارمن کی گرفتاری ارمنیہ کے قتلوں کی تعمیر انگلوں کی آمد

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۶۷	انہم سے ملاقات سحر کی شکست شاہانہ تار سے خط و کتابت شیر و پر بیخ حکومت تار کی خبر انہم کے خلاف و شہاد سلطان کی فوج کی کئی ساجد طب کی تباہی خونِ فتنہ کا تقریر سحر کی راجہ حصن مرتب کی شکست فرنگیوں سے صلح نامہ سازشیں کا کھنڈ غاقوں کا تباہ تقدیر کرک کا حوالہ تار چن کا درد مست حسد اسلامی لشکر کا مقابلہ اُنسی ہزار کی تباہی کی فوج اسلامی غنموں کے چہ سالار تار چن کو شکست تار چن کا تباہی اور تباہی ایک کارفرما تار چن کی کئی موت شاہانہ تار کی کج نیت مغل حاکم کی رنج و غم طب کی تباہی کا نظام نمودار کا سلطان اسفہام	۵۹	تار چن کا قتل، دیگر قاری راجہ قیساویہ سازش کا علم تخلیہ عام برداشت کا قتل سلطان کے ہر صحر کی دولت برکت سے بدی کی بادشاہت امراء کی تباہی فرنگی اور ہندی چند نو روں کا قتل آٹھ سو تار کی آہ امراء کی بیعت تقدیر کا حوالہ شاہانہ تار کی سلطان تار کے مسعود کی طرف تقدیر کرک کا کھنڈ غلام شری کی حکومت امیر قلات کا قتل نصیر قلات کی حکومت نصیر قلات کی قوت بخشی حاکم کا تقریر مید کی جہاد و روفا سور و سر کی اپنی حکومت حاکم وادار مسعود کی حکومت کا تار سحر و شری خود مری اطلاق بخدا
۶۵		۶۰	
۶۶		۶۱	
۶۷		۶۲	
۶۸		۶۳	
۶۹		۶۴	

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۵	خلیفہ اشرف کی حکومت دکام کا تقریر سے وزیر کا تقریر مکا کا مسرہ چم خلیفہ فرنگی شہزادوں کی چابی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی	۵۶	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی
۵۶	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی	۵۷	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی
۵۷	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی	۵۸	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی
۵۸	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی	۵۹	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی
۵۹	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی	۶۰	فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی فرنگی شہزادوں کی

باب: مہم

مشہور مقاموں کی حالت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۵	دشمن کے خاتمے میں خیر و بد کا عمل شکوہ ترکہ کی جملہ ذری اسراء کی مخالفت سلطان لاشین کا عمل انکو ترکہ کا عمل دشمن کا مختصر حال	۸۰	مکہ مکرمہ کی بادشاہت کار کا ترکہ شام میں اقتدار تاریکی جماعت کی قیادت شاہانہ کے باغی شام و مصر میں انتہائی ۳۳ عربوں سے تعلقات کھد کے خلاف سرکش شاہ کا سفر
۸۶	عرب سے اسراء کی قیادت کر رہی کا عمل اسراء کے مصر کی حکومت سلطان ناصر کی دوبارہ بادشاہت نئے حکام کا تقرر ناصر کی فوج کی فوج کشی سیر سالہ کی قیادت شاہ مصر کی آمد و باغی فوج کی شکست ناصر کی فوج کشی سازش کا قیام ۳۳ عربوں سے مقابلہ ناصر کی شکست فوج و مشق میں پہنچ ناصر ان سے دشمنی کی طاقت فوج و مشق کی حفاظت ناصر ان کے نام کا خط دشمن اور طاقت کی تباہی دشمن و مشق پر مبارکی اور ان جامع اموی کی بے حسرتی	۸۱	عربوں کے مصر کا مختصر فیصلہ دعا داروں کی قیادت لاشین الحضور کی بادشاہت دشمن کے تباہ سکھیا کی حکومت کا قلعہ کی ترقی دکام مصر کی تبدیلی جامع ابن طولون کی تعمیر ناصر کی انکار کی طرف روانگی مصر کی کی دقتات اردنی کا نظام نئی تقسیم علاء الدین کا بیان شکوہ ترکہ کی اسراء سے خالد اور مہینہ یونانی اور مہینہ کے قلعوں کی تعمیر تاریکی قلعہ کی افواہ مصر میں پناہ اسراء کا قرار
۸۷		۸۲	
۸۸		۸۳	
۸۹			

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	اس کی ہے اقدار دولت	۱۰۱	بھروسہ کا مجید حکومت
	ملار کا ابدانی حال		ساحل کا انحرک میں قیام
۱۰۵	حکام کے تقریر اور تہا لے		سلطان احمدی دشمن داری
	قراسٹر کی عبادت		جائے شکر میں کی وقت نشی
	شاہی ٹھکانے کی فرمائی		ملک میں ہے چینی
۱۰۶	شاہی تادیبی حمایت	۱۰۱	شاہی تادیبی حکا آتارے
	سازش کا اثر		خود دہندہ
	شاہی حکام کی گرفتاری		شاہی حکام کی احاطت
	سلطان کی بیعت کبھی		مصر کی فوج کی روانگی
	فریضہ کی کی اور کبھی		مصر میں ہنگامہ
۱۰۷	نقشہ کا بیان		بہار کی فوج کی
	نصوری بحال	۱۰۲	حاکم نام کی ہے یہی
	ظفر بن نصوری حکمت		احمر کا متعلق پر قبضہ
	قراسٹر کی حکومت		مصر کی فوج کی بدست
	تہذیب کا اثر		قدیم یہ بیعت کی برکت
۱۰۸	تکلف نظام		حاجوں کا اضافہ
	اور اللہ کا تقریر	۱۰۳	بہ انگلیس مصر کی معزولی
	ایمان کی حکومت کا نام		جسری بار مصر کی حکومت
	ایمان کی سرکوبی		جس کی تخت نشینی
	تکلف		سازگار اور دولت
۱۰۹	حکام کا تقریر اور معزولی		مال و ذخیرہ ہنگامہ
	قہار کی تعمیر		حکام کا تقریر اور بدست
	شاہی حج روزیارت		نیا دار
۱۱۰	دوسرے حج	۱۰۴	مصر کی رقتاری
	تیسرا حج		ملار کا انہام
	آخر کی وفات		بھائی کی سازش
	میں توجہ کے حالات		ملار کی وفات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۱۷	شرقا و مادہ و لفظوں کا بلوہ	۱۱۱	نوپ کے حکام
	سوزا لک اور مالی کے حالات		مسلطان حاکم کی حکومت
	مالی کی وسیع سلطنت		مال نوپ کا فعل اسلام
	مالی کے سلطانین کے حج		نوپ کی سلطنت کا خاتمہ
۱۱۸	شاہ محمود کی تعلیم	۱۱۲	اور مینہ کے باقی حالات
	رواہ سے بھگتا		ہرمینہ کی اخراجات
	قرض لینا		فتح داس
	میں کے حالات		دیگر نوپ
	خاتہ بچیاں		۳۳۳ چوں کی دو سلطنتیں
۱۱۹	نوجی لہ او کی درخواست		خاتہ بچیاں
	بھارت کا کنگ قلع	۱۱۳	نوجی سلطنت سے مصالحت
	شہزادہ احمد کی عسکرانی		شمالی سلطنت سے وفود اور درج
	جوہان لہو ماسی کی اولاد		شادی کے ۳۳۳ کی روٹی
	نائب کا قتل		شادی کا لہو استقبال
۱۲۰	جوہان کی بھارت و قتل		رسم کا حج
	وہرواش کا کرار	۱۱۴	معاہدہ صلح کی جھیل
	سمر میں قیام		ازبک کو لہو
	سلطان ابو سعید کا بیٹا		ابو سعید سے صلح
	قرسکر کا قتل		سلطانی کے درمیان مصالحت
	سلطان ابو سعید سے		معاہدہ بچوں کے حالات
۱۲۱	مصالحت	۱۱۵	حکام کی گرفتاری
	شام کے عرب قبائل		بھائیوں کی خانہ جنگی
	آل علی کا ظہر		سلطان کی راجت
	جوہان		نکر و سلاش کی افواہ
	نظارہ و راجت	۱۱۶	دوبارہ خانہ جنگی
	سیادت کا آغاز		قہر کا قتل
۱۲۲	بہو جراج کی سیادت		سلطان کی فریادری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸	مغربی بہاروں کا استقبال تحفہ کتب کا بیان اور تفصیل کے حالات	۱۲۲	دعائے گنہگار سے فصل کے حالات آلہ حراج سے تعقیق قبیلہ طبری کی سیادت قبیلہ طبری کی تاریخ اسلامیہ سے تعلق آلہ فصل کی امارت
۱۲۹	تفصیل کے حالات اور وہابی کا فقر اور کا فقر عقائد کا جوہر اور اشعری کا نام و نسب تفصیل کے حالات اور	۱۲۳	میں نے پہن سینا کی سلمان کی حکایت اسلامیہ کا فقر میں نے پہن آلہ فصل کی سیادت نور حرام
۱۳۰	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور	۱۲۵	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور
۱۳۱	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور	۱۲۶	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور
۱۳۲	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور	۱۲۷	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور
۱۳۳	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور	۱۲۸	تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور تفصیل کے حالات اور

صفحہ	صفحہ	مضمون	مضمون
۳۰	۳۱	شاہدین کی گرفتاری اور بلی سلطان حسین علی کی حکومت مصر	بہار و آستانہ تو مصلحت کی گرفتاری اور موت
۳۱	۳۲	نظاموں کی جلاوت اشقی پر قیصر شرعی فقہر شیخی بچہ روئی کا فرار دنیوں کا تھاقب	سلطان احمد کی بدشاہت امراء کی بے وفائی امیر کا انوکھ جی قیام شام میں بے چینی مصر کی ماحول کی سخت تنگی
۳۲	۳۳	سلطان حسین علی کی وفات بچہ روئی کا قتل نظاموں میں بدگمانی	مصر میں نئی حکومت اور قتل تو مصلحت کا ناسرور سلطان احمد کا قتل
۳۳	۳۴	بہار کا انداز مصر قبائل کی سرکوبی مصر میں سرکوبی اور رنج و غم	سلطان احمد کی بدشاہت سلطان احمد کی قتل مصر میں ماحول کا بدگمانی
۳۴	۳۵	تو مصلحت کا قتل مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی
۳۵	۳۶	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی
۳۶	۳۷	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی
۳۷	۳۸	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی
۳۸	۳۹	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی	مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی مصر میں بدگمانی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	۱۔ سندھ کی تختہ		حاکم کا تخت کی عہدہ
	۲۔ سندھ کی کرنی دہی	۱۳۶	خلیفہ العیاض
	۳۔ خواتین (۱۷۱۱ء)		۴۔ سلطان اترک کا عہد حکومت
۱۵۲	۵۔ قید و بند کی عہدہ		۶۔ کام لے جانے
	۷۔ کام کی عہدہ	۱۳۷	۸۔ اہل قریص کے حالات
	۹۔ اہل قریص کی عہدہ		۱۰۔ اہل قریص سے بچنے
۱۵۳	۱۱۔ عرب قبائل کی عہدہ		۱۲۔ اہل قریص کا دستور یہ ہوا
	۱۳۔ عہدہ یاروں کا عہدہ		۱۴۔ جنگ کے نتائج
	۱۵۔ عہدہ قریص	۱۳۸	۱۶۔ اہل قریص کی عہدہ
۱۵۴	۱۷۔ اہل قریص کی عہدہ اور عہدہ		۱۸۔ قریصوں کی عہدہ
	۱۹۔ عہدہ قریص		۲۰۔ مصری لشکر کی عہدہ
	۲۱۔ اہل قریص کی عہدہ		۲۲۔ ایک سو چوبیس سال کی عہدہ
	۲۳۔ اہل قریص کی عہدہ	۱۳۹	۲۴۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۵۵	۲۵۔ اہل قریص کی عہدہ		۲۶۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۲۷۔ اہل قریص کی عہدہ	۱۴۰	۲۸۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۲۹۔ اہل قریص کی عہدہ		۳۰۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۵۶	۳۱۔ اہل قریص کی عہدہ		۳۲۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۳۳۔ اہل قریص کی عہدہ		۳۴۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۳۵۔ اہل قریص کی عہدہ	۱۴۱	۳۶۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۵۷	۳۷۔ اہل قریص کی عہدہ		۳۸۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۳۹۔ اہل قریص کی عہدہ		۴۰۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۵۸	۴۱۔ اہل قریص کی عہدہ		۴۲۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۴۳۔ اہل قریص کی عہدہ		۴۴۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۴۵۔ اہل قریص کی عہدہ	۱۴۲	۴۶۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۵۹	۴۷۔ اہل قریص کی عہدہ		۴۸۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۴۹۔ اہل قریص کی عہدہ		۵۰۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۶۰	۵۱۔ اہل قریص کی عہدہ		۵۲۔ عہدہ قریص کی عہدہ
	۵۳۔ اہل قریص کی عہدہ	۱۴۳	۵۴۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۶۱	۵۵۔ اہل قریص کی عہدہ		۵۶۔ عہدہ قریص کی عہدہ
۱۶۲	۵۷۔ اہل قریص کی عہدہ		۵۸۔ عہدہ قریص کی عہدہ

ہر شے پر قابو کر کے مسلمانوں کی مشترک فوج کو جمع کیا۔ جس میں جاہلوں کے بغیر چاروں کے ذریعہ لشکر جمع کیا گیا۔

فریقین میں کھانا لگانا پڑا۔ یہاں تک کہ سلطان معز الملک تک نے شمس نہیں معز کو ایک میں شریف اور مسلمان سپاہیوں کا حصہ بنایا اور شرفی شہادت کی طرف بلانے کیا۔ چنانچہ سلطان کی بوسہ رانی اور رحمت جہاد سے متاثر ہو کر مسلمان جو بدین تختہ شہادت سے ہر شہادت کے اور شرف کی طرف توجہ دیتی کرتے ہوئے راہ شجاعت دیتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان تار میں کو ایسی شکست دے دی کہ وہ باوجود کسی ایک شمس مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکا بلکہ اپنے دستانہ کی طرف ہٹ گئے۔

یہ دوا جاری ہوئی تھی جو ان کا دل غلبت بھیجی رہی تھی۔ مگر ان کے اہل خانہ اور اہل اور زلفان کی عقلمانی اثرات سلطان کی ان خیالات آسان نہ رہے۔ ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ دوا تو دماغ کی ہے۔ دلی شہادت کا نہیں بلکہ تھیں۔ قابل توجہ دلی دل حکمران کے ترک نہ ہوں۔ کہنا ہے۔ یہ مسرت اور عزت ہوا۔ بلکہ ان کا یہ حال ہو گیا کہ سلطان معز الملک کا بیٹا جلال خانہ اور اس کا شہر جواد (نہری) طرغیہ میں گئے۔ یہاں تک کہ مسلمان فوج نے اس کا تعاقب کر کے اس کا قتل عام کیا۔

اس واقعہ کے بعد سلطان نے تمام ترکوں کو یہ امر یاد دلایا کہ وہ کسی حد تک اپنے ملک کی حفاظت کی سکتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے دینی فرائض کو بھی پورا کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ اس واقعہ کو یاد کرتے ہوئے ایک دلی شہادت کو کرتا ہے۔

”میں جاہلوں کی رائے کے تمام دنیا کا کاروبار کرتے ہوں۔ جس وقت مجھ کو انہیں ایک کر رہے ہیں۔ اس کے بعد

میں نے ان کو فائدہ پہنچا کر ان کو فائدہ پہنچا کر۔“

یہ ساری قصہ و سوانح کے مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش رہے۔ اور جب سلطان معز الملک اور سلطان قطز دمشق میں فاتحانہ مصیبت سے واپس لوٹے تو ان کے پورا ملک طرف اسلامی فوجیں بھیج دی گئیں۔ جس کے بعد تمام دوسرے ممالک وہ خود خود صلح میں آجائے۔ اس کے بعد تمام میں ترک ممالک کی طرف سے نائب حاکم مقرر ہو کر آئے۔

عظیم مرزا ایک کا آغاز۔ عظیم مرزا کا آغاز (مملوک) بادشاہ المومنین ایک تھا۔ وہ اپنے باپ کے اثر سے ان کا نام

اسلام میں تخت بھی ادا کرتا تھا۔ اس کا نام سلطان کی سلطنت کا آغاز تھا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے ہو گئے۔

سلطان قطز کے قتل کے بعد بھی عظیم مرزا کا آغاز تھا۔ اس کے بعد ایک سال تک عظیم مرزا کی قیادت میں جاہلوں کی فوج عظیم

نے واقعہ کے اسے زندہ جاوید کیا۔ مگر ان کے تاجداروں کی کوششوں کی وجہ سے وہ ایک مملوک بن گیا۔

سلطان قطز کا آغاز۔ سلطان قطز کے بعد سلطان قطز کا آغاز تھا۔ اس کے بعد ایک سال تک عظیم مرزا کی قیادت میں جاہلوں کی فوج عظیم

نے واقعہ کے اسے زندہ جاوید کیا۔ مگر ان کے تاجداروں کی کوششوں کی وجہ سے وہ ایک مملوک بن گیا۔

سلطان قطز کے قتل کے بعد بھی عظیم مرزا کا آغاز تھا۔ اس کے بعد ایک سال تک عظیم مرزا کی قیادت میں جاہلوں کی فوج عظیم

نے واقعہ کے اسے زندہ جاوید کیا۔ مگر ان کے تاجداروں کی کوششوں کی وجہ سے وہ ایک مملوک بن گیا۔

مصر کے خلاف ایک بحریہ چلا کر وہاں کی فوجوں کو شکست دے کر وہاں کی حکومت کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا۔

اس قسم کے خلفاء میں ایک بحریہ چلا کر وہاں کی فوجوں کو شکست دے کر وہاں کی حکومت کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا۔

دوسرے سلطانین، امام احمد بن محمد نے صرف ۶۰ سال تک کے حالات تحریر کئے ہیں کیونکہ اس کے بعد دوسری جنگوں میں صرف رفاہ اور بصرہ میں فوجیں لڑیں۔ اس لئے وہ کسی حاکم کے معرکوں سے صرف سلطانین برفوقی لڑنے کے باقی ماندہ اس وقت تک کے تحریر کر سکا جب کہ سلطان برفوقی تاتاریوں کے توقع حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے دمشق میں مقیم تھا۔

ابن خلدون نے ممالیک بحریہ سلطانین کے سیاسی حالت کھل کر لکھے ہیں تاہم وہ ابن خلدون کے علمی اور تاریخی کارناموں کا حل نہیں کر سکا اور قدیم تاریخوں کی طرح وہ جنگوں اور درباری تزویر سازشوں اور خانہ جنگیوں کے حالات بیان کر سکا ہے۔ نیز ہم اس دور کی دیگر تاریخ اور تذکروں کی مدد سے ممالیک بحریہ کے دوسرے سلطانین کا وہ پہلو نمایاں کر رہے ہیں جو ابن خلدون کے تحریر کردہ حالات میں پوشیدہ رہ گیا ہے۔

یہ دوسرے سلطانین سلطانین ظاہر بھی کہ اور سلطان ناصر محمد بن قلاوین ہیں۔ ابن خلدون سلطانین کا دور حکومت نسبتاً طویل رہا اور یہ دونوں سلطانین عوام پسند تھے اور رائے عامہ کے معناتی حکومت کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے رفاہ عام کے لئے بے شمار کام انجام دیے اور ان کے دور میں شکستیں اور ہاروں میں بھی اضافہ ہوا اور فوجیں بھی ترقی کی۔

سلطان ظاہر بھی کہ سلطان ظاہر بھی کہ بہت زیادہ فاضل اور عوام دوست بادشاہ تھا۔ اس نے اہل بکادری کی شجاعت اور فاضل کی بدلت تخت شادی حاصل کیا۔ بادشاہ بننے کے بعد بھی وہ انہیں شہس باہریوں کے خلاف جنگوں میں شریک ہوتا تھا۔ چنانچہ اس عہد کے مشہور مؤرخ ابوالحسن بن خضر بن بدوی نے اپنی کتاب "انجم" ۳۳۳ ہجری میں اس کی بہادری اور شجاعت کے ایک واقعہ کا حال اسی طرح بیان کیا ہے

"ظہر سلطان ظاہر بھی کہ نے بہت خود مختار کیا۔ جب باہریوں نے یہ حالت دیکھی تو انہوں نے بھی خود دستور پر اسی طرح چار فرہنگی کے ساتھ ملے شروع کر دیے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باہری فوج اپنے گھوڑوں سے اتر آئی اور پیادہ بن گئی۔ وہ نہایت بہادری کے ساتھ سویت کے خلاف جنگ کر رہی تھی۔ مگر باہری فوجوں کی کوششیں بے سود رہیں تاکہ سلطان ظاہر بھی کہ اور اس کی لشکر بھی بے شک شجاعت اور صبر و استقامت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہا تھا۔ سلطان ظاہر بھی کہ نے خود حملہ آور نہیں ہو کر فوج پر بھروسہ کر کے انہیں لڑنے کے لئے روانہ کیا۔ وہ اپنے چاہواری کی مدد سے ان کے سامنے جواہر و قیامت کی آہستہ کو شروع کر دیا۔ اور نہایت قیامت کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا۔"

رفاہ عام کی خدمات۔ سلطان ظاہر بھی کہ فاضل تاریخی واقعات سے بے رحم اور شہس باہریوں کا ظہر بھی کہ ہے۔ وہ حقیقت حرامی خدمات کا بہت خیال رکھتا تھا اور غریب عوام پر بے حد بخشش اور سخاوت کرتا تھا۔ اس لحاظ سے "انجم

خطاب طویل۔ مقررین کی اس نشست سے تاثرات جواہر بنے گا:

یہاں پہنچ کر دیکھو کہ وہاں کون سے درخت ہیں؟ کون سے پھول ہیں؟ کون سے پتھر ہیں؟ کون سے جانور ہیں؟ کون سے پتھر ہیں؟ کون سے پتھر ہیں؟

شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ سے نقل ہے کہ امام عز الدین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے دوسرے کو کھانا پکھانا کرے اور اس کو کھاتا ہو تو اس کو دس روز تک روک دے۔

انہاں پہنچا تو مجھ سے کہنے لگا: "خیر، تم لوگوں کو میرے جنموں سے جو بہت قریب تھا، مجھ سے نہایت دور لگا کر ظاہر کرتے رہو۔
میرے قریب تو "مکہ المکرمہ" اور "مکہ المشرقہ" کے چاروں اطراف میں یہ سید عالم نے جان رکھی ہے، ہر

اس قسم کے مراعات مصر نے، باب الملوحت کا نام بھی مثال قرار دیا (اسیاقہ ۷۷) ہے۔

[illegible]

ان واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام شریعت کے مقابلے میں مسلمان عوام بڑے سے بڑے بدوشت، باجائز
سے نہیں ڈرتے تھے بلکہ انہیں شرعی احکام پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتے تھے۔ مصری حکام بھی عوام اور فرائض علماء کا احترام
کرتے تھے۔ چنانچہ سلطان ظاہر ہوس کا یہ حال تھا کہ اگر شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام کسی معاملے میں اس کی مخالفت
کرتے تھے تو اسے اپنے کاظم اپنا دیتا تھا۔

... یہی وجہ ہے کہ جب شیخ غزالی بن عبد السلام کی وفات کی خبر اس کو موصول ہوئی تو اس نے فرمایا ہے:

"میری حکومت اب قائم ہو رہی ہے، پہلے (ان کے ذریعے) اسی میری واپس حکومت تھی۔"

یہ چند واقعات ہم نے اس لئے بیان کئے ہیں کہ سلطان ظاہر پھر اس کا روٹن چلا ہو گیا تھا۔ آج کل جس کے رفاہ نام لہر سکی قرآن کے کلاسوں پر مختصر طور پر بیانات کروا دیا گئے۔

ملتان، موصوف نے صلیب پرست فوجیوں کے مقابلے میں قہر کے مقام پر قلعہ کنجھ صاحب کی فتح :
 نے صلیب پرستوں کے مشعل پر کڑا لٹا کر رکھی جس کی وجہ سے ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء کے

سلطان ناصر محمد بن قلاوون، سمریک، بحریہ کے اہم عاملین میں سے جنہوں نے طویل عرصے تک حکومت کی۔ سلطان ناصر محمد بن قلاوون کا زمانہ ۱۲۸۱ء سے ۱۳۰۹ء تک جاری رہا۔ اس کا دور درجہ کا وزیر تھا۔ وہ مصر میں جو اور تین مرتبہ بادشاہ بنے۔ تاہم اس نے رفاہ کے اچھے کام انجام دیئے کہ وہ عوام میں مقبول ہو گیا تھا اسی لئے مصری عوام نے اسے دوبارہ تخت سلطنت پر بٹھایا اور جب وہ دوبارہ بادشاہ بن کر ۱۳۰۹ء میں مصر کا یا تو مصری عوام نے غرور بحیرہ کے ساتھ اس کا زہر امت و شہنشاہ بن کر اس موقع کو مل فضا میں اڑا دیا۔ اسی غریبی کی وجہ سے

”جب امر مارا وہ کام اس کے استقبالی کے لئے فطرے یا ہفتے تو اس وقت ہر شخص ہے سحر سحر اور کچھ دکان کا کوئی شخص (سلمان) کے لئے استقبال کرنے کو بھیجے نہیں وہ دوسرے نے بادشاہ کے دربار آتے تھے جس قدر خوش اور مسرت کا اظہار کیا وہ کامل بیان۔ ہر دس کیا تو۔ یہ شہرہ ہر دو نہایت علمین و حکمت کے ساتھ آراستہ کیے گئے۔ اس کی خوش رو کو گھونے اپنے کام بار بار کر دیتے اور بادشاہ کے واپسی آتے کی خوشی میں جہر و شکر ادا کیا اور دعا میں باتیں کرتے۔“

سلطان ناصر ابلی قوم میں ازبکوں کا قوم مختلف تھے جو یہاں سے مہاراجہ باؤنٹی کے اپنی مہمت کا اظہار کرنے لگے۔ ایسا ایک صوبہ اسی وقت آیا جب کہ سلطان ناصر ایک جنگی مصر کے سے فتح باب ہو کر مصر و ابلے آیا تو مصری عوام

اپنے دوسرے دوستوں کو سب سے پہلے بلا کر چند سوچا اور سلطان کے خلاف جو مجھے ہیں اور اس کو قتل کرنے کی سازش کرنے پر تو سب کو کہ سلطان کے دشمن نے پرہیز نہ کئے کسی وقت انہوں نے ابن امر کے غارت خانہ کا اظہار کیا۔ وہ پہلے انہوں نے دے تھے۔

جبکہ انہیں امر کو مستحکم ہوا کہ تمام سلطان کے زبردست اہل بیت انہوں نے کہا ہیں رضا مندی کے آگے سر خم کرنا
 ضروری اور حق و باطل کا صبر کے پس منظر اور زمین دہی کے بعد (الغبار) اذیت اور دلاوری نے لئے اور اس کی
 سزا ہوئی۔

مفسر کی سیاسی تاثرات۔ سرائیک سرائیک کے اندر دشمن پہرے والے چاروں کے کام بند کرنا یہ ہے ان سرائیک کی سیاسی تاریخ اور دینی تان تھیں۔ امداد کے بیڑہ اور ان کی سرگرمیوں سے بحری دہلی ہے۔ لیکن ان واقعات کا اثر نہ کرتے وقت وہی وقت اور دہلی پر پٹائی ہوئی تھی۔ بعد ازاں یہ کہہ سکتے تھے کہ وہی دور اور وہی عظیم ان ظہور نے اپنے منہ میں رکھا جس پر امداد واقع تھے۔ اسی پر خوشی نہیں کیا۔ لیکن یہ صوم اس سے کہ ان سرائیکوں کا اثر تحریر کرتے وقت ان کی حالت بدلتی اور ان کے امداد اس سے بدلتا ہے۔ وہ ایک پہلے ہی ظاہر ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امداد کی تاریخ کا طالب طلبہ ان کے واقعہ کو اپنے سرائیکوں اور اسلام سے بہت حق دیتا ہے۔ حالانکہ یہ اللہ ہے کہ یہ مفسر سرائیکوں اور اسلام کو اور یہ کہ وہ حق میں بھی جہاں شخص کو نہیں دیکھتے تھے۔ اسی قسم کے واقعات ملتے جلتے ان کے پاس بھی وہ وہی حاضری اور حالت بدلتی ہے۔ واقعات کی کثرت نہ ہو گی۔

تاریخ ابن قطیف ابن خلدون کا نام اپنے دور کی پہلا مورخ ہے جس نے تمام تجارتوں کے ان خاص لوگوں میں مورخ

ان کا ذکر اپنے مقدمہ تاریخ میں کیا ہے مگر اپنے دور کے دیگر تخریفات سیاسی معصومیت اور سرکاری مسائل کی وجہ سے وہ خود اپنی تاریخ میں ان اصولوں پر غور نہیں کر سکا جو خود اس نے اپنے مقدمہ تاریخ میں وضع کئے تھے بلکہ اس کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنی تاریخ نہایت جلد اور بے پروا سلامتی کی حالت میں تحریر کی ہے جس کی طرف وہ کبھی کبھی اشارہ بھی کرتا ہے۔ مثلاً اس جہد میں وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ جب وہ مصنف ہو تو اس نے اپنے اہل و عیال کو افریقہ سے بطریقہ ہجرت روانہ سے سوار ہوئے تھے اور ہاتھی جہاز جس میں شاہ مصر کے لئے تحائف بھی تھے غرق ہو گئے اور اس کے ہمراہیوں کی ہلاکت ہو گئی۔

ابن خلدون کی مجبور حالی یہاں ایسا المناک واقعہ تھا جس نے اس کے دل و دماغ پر گہرا اثر کیا۔ اس کے علاوہ افریقہ اور مصر میں اور باری امر کی سازشوں کی وجہ سے اسے مختلف ممالک میں ایک ٹکڑے دور کی جگہ بھرنا پڑا اور آخر میں اسی پر مجبور جس فائدہ کو اس نے اسی جگہ میں پایا ہے اسے گمراہ کر کے اپنے ملک لے گیا۔ جہاں وہ کافی عرصے تک رہا ہے۔

ترجمہ کی مشکلات۔ جس میں یہ ہے کہ اس زمانہ میں متحدہ ملاحین کے ساتھ ہجرت اور مختلف شاہی خانہ آفرینوں کی ترتیب کی وجہ سے تاریخی حالات بہرحال محدود و محدود ہو گئے ہیں۔ اس غمراہ کو زور کرنے سے لئے وہ باہمی اختلاف سے کام لیتا ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے حیات، سکون اور غیر واضح ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ترجمہ کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جلد نگاری کی وجہ سے کہیں کہیں سلیں اور نام بھی غلط لکھے گئے ہیں اور باہمی خالی جگہ (خالی) ہے اس وجہ سے اسے پیچھے کی عبارتوں کا مطلب خدو ہو جاتا ہے۔ ہم اس سلسلے سے اسے اپنی پراخو بہ خوب زندگی کے حالات کی وجہ سے متاثر دیکھتے ہیں۔ تاہم یہ ہونے کے باوجود فرض کیا کہ وہ اس کی تاریخ کے نسخوں کی نقل کرتا ہے وقت اس کی مناسب سمجھ کر لے یا جو جو دور میں جب کہ عہد اور عہد ہو جائے۔ میں نسخوں کی تحقیق صحیح کا کام مغربی ملاحین کے مطابق ہو رہا ہے۔ نیز انہوں نے تاریخ کی صحیح تحقیق طرہ سے کرتے مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم باقی ہر چیز کے کاغذی نسخوں کا مایل ہوں کر چکے ہیں۔ ان مطالعہ کے نتیجے میں اسے نام اور نسخہ کی دو معمولی غلطیاں بھی درست ہو گئی ہیں جو یہی اسباق کے مطالعہ سے پتہ چلی درست ہو سکتی تھیں جیسا کہ ہم نے ترجمہ کرتے وقت درست کی ہے۔

علمی و ادبی مہارت۔ میرا مہارتوں کا ذکر انہوں نے اپنی تاریخ میں کیا ہے مگر اپنے دور کے دیگر تخریفات سیاسی معصومیت اور سرکاری مسائل کی وجہ سے وہ خود اپنی تاریخ میں ان اصولوں پر غور نہیں کر سکا جو خود اس نے اپنے مقدمہ تاریخ میں وضع کئے تھے بلکہ اس کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنی تاریخ نہایت جلد اور بے پروا سلامتی کی حالت میں تحریر کی ہے جس کی طرف وہ کبھی کبھی اشارہ بھی کرتا ہے۔ مثلاً اس جہد میں وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ جب وہ مصنف ہو تو اس نے اپنے اہل و عیال کو افریقہ سے بطریقہ ہجرت روانہ سے سوار ہوئے تھے اور ہاتھی جہاز جس میں شاہ مصر کے لئے تحائف بھی تھے غرق ہو گئے اور اس کے ہمراہیوں کی ہلاکت ہو گئی۔

[illegible][illegible]

4612/10000

بررسی تطبیقی

میں آجاء تھے نئی وہ ظلم و ستم اور ہشتم میں۔ جہتے دن کے خلاف اعراب اقوام ترک اور ش کے دونوں بھے میں آجاء
تھے اور وہ قریب و عرب اور اس کے عشق و دوقی یعنی شام و عراق میں آباد تھے۔
میں کوئی طرح ترک قوم بھی نہ تھے بدوئی جنگ جوار دولت آباد کرنے والی قوم تھی۔ ان کا ذکر یہ صحت شریعت و روحا۔
البتہ ان کی قبائل تعداد کار پرچہ نہ تھے۔

اسمانی اور عربی ترک : جب مسلمانوں نے مختلف ممالک فتح کئے تو عربی خلافت کے عہد میں وہ بہت زیادہ فوجی مسلمان
کے بعد غلبہ اور تسلط ہوئے تھے و عربی دور کے ابتدائی زمانے میں بھی یہی سلسلہ جاری رہا۔ (انہوں نے سرحدوں
جنگوں میں عربوں کو پتہ (نقشہ) بدو بہت کچھ اور انہوں نے ان جنگی قیدیوں کو مختلف صنعت و حرفت سے پیشوں میں
مشغول کیا۔ مسلمانوں نے نہ ہی جنگوں میں ایران اور روم اور دیگر اقوام کی عورتوں کو غلامی یا غرض شیش کا کام یا محاورہ بھی
طریقہ انہیں نے ترک فرمادہ تھا بلکہ انہیں غلامی یا غرض شیش کا کام یا محاورہ بھی

(تاکہ اسلام میں عربوں کی یہ روایت بھی نہ رہے اور یہ عربی عورتوں اور غلامی میں ان غلاموں سے ہرگز نہیں
تھے۔ ان میں سے جو مسلمان ہو جاتے تھے انہیں یہ تیسرے درجہ کا غلام تھا کہ وہ اپنی مرضی اور دھنوں سے سوا کچھ جو چاہتا ہو وہ
مواظف اختیار کر سکتا تھا۔ یہ غلامی غلامی کے عربی غلامی یا غرض شیش کا کام یا محاورہ بھی نہ تھے۔ انہوں نے سرحدوں
اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔

ترک غلاموں کا عروج : تاہم یوں نہیں ہوئی تھی اور شاہی اقتدار کا جینہ بہت بڑھ گیا اور انہوں نے مطلقاً غلامی کے
دور کا وقت قوی ہوئے تھے ان کے اقتدار کا شاہی کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ اپنے حریفوں اور مخالفوں کے ساتھ بے رحمی
شروع کرے۔ اور شاہی دور میں یہ چاہئے کہ یہ تمام ترک غلاموں کو اپنے غلامی یا غرض شیش کا کام یا محاورہ بھی نہ تھے۔ انہوں نے سرحدوں
اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔

ترک غلاموں کی تعلیم و تربیت : (مذکورہ بالا کے وقت تا مسیح و سونے میں) ترکوں کا نہ صرف فوجی بلکہ (دیگر اقوام) سے
مذکورہ بالا کے عامیہ تھے اور ان کی پیشہ ورانہ بلکہ کھیت باہتے تھے اس زمانے میں مسلمانوں کی تہذیب و دور دراز کے علاقوں
میں جاری تھیں اور ان کو یہ بھی ان کی تعلیم کا کاروبار بھی تھیں اور بالعموم انہیں غلامی یا غرض شیش کا کام یا محاورہ بھی نہ تھے۔ انہوں نے سرحدوں
اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔
انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔ انہوں نے سرحدوں اور وہاں واقعہ اور عربی قوم رکھنے کے لئے احمد و فضل ہو جاتے تھے۔

ان کا اس کی فوج میں خصوصی جگہ رکھ دی گئی تھی۔ یہ فوج کا انتخاب کرتے تھے اور غلبہ فراہم کر دیا اور انہوں نے اس کے بعد سے پرتی کرتی رہی جاتی تھی۔ وہ اس انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے اور مکمل قید میں سے خود مصدقہ نظام اور لفظی کا انتخاب کرتے تھے۔ ایسے چیدہ چیدہ نمونوں کا دورہ دہانہ اپنے وقت کا افسر مقرر کرتے تھے۔ انہیں شریعت اسلامی کے احکام و قوانین اور ملک دیانت کے آداب سکھائے جاتے تھے۔ انہیں حیرانہ زنی، شمشیر زنی، نیزہ بازی، شہسواری اور دیگر فوجی حرب کی تعلیم دی جاتی تھی۔ نیز انہیں ہتھیاروں کے استعمال اور سیاسی چالوں سے بھی آگاہ کیا جاتا تھا۔

اعلیٰ مناصب پر ترقی۔ جب ان کی تعلیم و تربیت مکمل ہو جاتی تھی اور یہ نظام مذہب اور شائستگی جاتے تھے تو انہیں خواص افراد میں شامل کیا جاتا تھا اور شاہی دربار میں انہیں مناسب مناصب و مراعات پر مقرر کیا جاتا تھا انہیں نہ صرف شاہی تقریبات اور شاہی مجلسوں کے موقع پر اعلیٰ مراعات پر مقرر کیا جاتا تھا بلکہ اہم حالات اور معاملات کے موقع پر بھی انہیں ان کے اہلکاروں کے لئے بھیجا جاتا تھا اور ساتھ ساتھ وزارتوں کے ساتھ ساتھ انہیں سرحدوں کی حفاظت کے لئے بھی مقرر کیا جاتا تھا اور جنگ کے موقع پر فوجوں کی قیادت بھی انہیں تفویض کی جاتی تھی۔

ترکوں کی خود مختاری۔ یوں تھیں وہ ترک (مغلوں) کے ساتھ ساتھ ہی حتم کی حیثیت دلا کر رکھتے رہے۔ یہ تھیں ان کا شہنشاہی تخت ان کے متوالوں سے مستحکم رہا اور ان کی خلافت ان کے متوالوں سے قائم ہو رہی تھی لہذا یہ سلطنت و خلافت کا لازمی حصہ بن گئے۔ ہر جنگوں میں حصہ لینے کی وجہ سے ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ (ترک نظام) بھی خود مختار ہو کر سلطنت پر چھانٹا گیا تاکہ (ایک وقت ایسا آیا کہ) انہوں نے خلفاء کو سلطنت سے باہر کر دیا اور سلطنت پر قبضہ کر لیا اور ملک کے پوراہے و خیر کے نام پر اپنے چہرے۔ اب سلطنت کی ہر جگہ وہاں کے ہاتھ میں تھی۔ ان لئے انہوں نے اپنے ناموں کے ساتھ "سلطان" کے لقب کا اضافہ کر لیا۔

ترک سلطنتیں۔ (ترک خاندان کی خود مختاری کا) آغاز متوال کے وقت (قبل) سے ہوا اس کے بعد ممالکی سلطنت اور سلطانوں و خلفاء پر غالب آئے۔ یہ چنانچہ ان کے سلطان نے غلبہ (بعد میں آئے والوں) کو (خود مختاری کا) راستہ دکھا دیا اور انہوں نے اپنے پیشروؤں کی پیروی کی۔ یہی مسلمانوں کی متعدد (پہلوی) سلطنتیں قائم ہوئے تھیں جن کی بنیاد فرسیت اور پہلی ارب ہوئی۔ پہلے بادشاہ (نہرو) (ترکستان) کی مابقی حکومت قائم ہوئی اور ان کے بعد بلیقین کے خاندان کی حکومت آئی۔ یہ خاندان مسلمان خاندانوں اور خاندانوں کی سلطنتیں قائم ہوئیں۔ اور پہلوی سلطنت قائم ہوئی۔ ان کے بعد اور بادشاہ بھی خوارزم شاہی سلطنت قائم ہوئی اور متوالوں کی سلطنتیں کی سلطنت اور اردین میں خود مختاری کی سلطنت۔ موصل و شام میں زنگی سلطنت قائم ہوئی۔ ان کے علاوہ دیگر سلطنتیں بھی قائم ہوئیں جن کا حال ہم بیان کر چکے ہیں۔

اسلامی سلطنتوں کا زوال۔ یہ سلطنتیں پیش و محرت سے مستغرق ہو گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کمزور ہوئی گئیں اور آخر کار دھڑا دھڑا رومی کے ہاتھوں ان کا خاتمہ ہو گیا جنہوں نے خلافت کا خاتمہ کر دیا اور ملک کی شان و شوکت ختم کر دی چونکہ ان ممالک کے باشندے پیش و محرت میں غرق ہو گئے تھے اس لئے ان کی بہت سی پست ہوئی گئیں اور ان کا وطن کی حفاظت

میں سے کافر نہیں رہے۔ ان میں زیادہ دور مردانگی تھے جو باقی نہیں رہے تھے اس لئے مسلمانوں کی بجائے غلام بن گئے۔

خاندان غلاموں کا آغاز: ان بولناک حادثات کے بعد اٹھ تھائی نے یہ سہیلیائی کو اس نے انسان کی اس دماغ مسلمانوں کی بھرتی ہوئی طاقت کو اس صورت میں باقی رکھا کہ اس نے مسلمانوں کی تیرہ ذوالہ کی ان کے کھڑے سنی حاکم اور ان کی مرادوں کی مخالفت کی یہ صورت نکالی کہ اس نے ترک کو سادہ کی مثال میں سے ایسے مرد و خواتین مصر میں بھیجے کہ ان کے جو دار و گرجا تھے اور اسلام میں غلاموں کی صورت میں لانے جاتے تھے انہیں کے اہل بیت و اولاد کی اہل بیت کو تہذیب و تمدن کی اور دینی قوت پر قائم رہی۔ ان کا کام ان کے بدینہ اخلاق کی سنگینی سے خالی ہونے کے اور اہل بیت و اولاد کی کجی اور کھردر تو اسے پاک و صاف ہوتے تھے۔

غلاموں کی تربیت ان دوروں میں اور ان کے کاموں اور مصر اور مصری بنام کو چھوڑتے تھے وہ انہیں ترکوں کی تربیت پر اس لئے نہیں خریدتے تھے کہ انہیں کھسکام بنا کر دیا جائے بلکہ وہ انہیں دینی طاقت اور شان و شوکت دینے کے لئے خریدتے تھے۔ بدینہ تربیت سے ممتاز ہو کر ایسے غلاموں کا قابض کرتے تھے۔ ان میں ان کی قوت اور بیادوں کے آثار و نشانات آتے تھے۔ یہ وہ ان غلاموں کی شہرہ بھلوں میں اس طرح پرورش کرتے تھے کہ وہ کھسکام افراد بن گئے۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے انہیں کو کھسکام صرف ہوئی تھی انہیں قرآنی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا تھا۔ جب وہ جوان ہوتے تھے تو انہیں حیرت انگیز "شہسوار" نامی شمشیر زنی اور دیگر فنون پر گورنی سکھائے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ مشہور اور طاقتور انسان بن جاتے تھے اور وہ اپنے آکا کا نام لے لے لے لے اور اپنی باپن نامی کے جوہر دینے کے قابل ہو جاتے تھے۔

مناصب پر ترقی: جب یہ غلام اس مقام پر پہنچ جاتے تھے کہ انہیں ان کی تھوڑی سی تربیت تھی اور انہیں بکارت بائیں پر دیتے تھے اور ان کے لئے لازمی قرار دیتے تھے۔ وہ انہیں دوسروں کا بھی خرچ سے دستوں پر لے کر انہیں مقاصد کے لئے لے کر لے جاتے تھے اور ان غلاموں اور ان غلام کے لئے انہیں اپنے ہم جنسوں کو بکارت اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ چنانچہ انہیں شہسوار کے نام سے آہواز دیتے تھے۔ انہیں بکارت کے نام سے مناصب پر ترقی دینی جاتی تھی۔ چنانچہ ان کے پاس سب سے بڑی بکارت کے سپرد دیتے تھے اور انہیں بہت بڑے مسلمانوں کے سپرد دیتے تھے۔ چنانچہ ان کا سوال کے ایک خاندان کے بعد دوسرا خاندان اور ایک خاندان کے بعد دوسری خاندان آتی رہی اور انہیں کو بکارت مسلمانوں کو مزید از خوش حالی جانتی ہوئی رہی۔

تقریر کا آغاز: اس قسم کے غلاموں کی پرورش اور ترقی کا آغاز سلطان سلیمان نے کیا تھا۔ سلطان سلیمان نے اس کے ہمکنار ملک عادل ایوب کے دور میں بدو بھرتی کی اور ان کے لئے اس ملک میں اقامت دے دی۔ یہاں تک کہ ان کے آئندہ باہر ملک صالح خیمہ خیمہ بنایا گیا۔ غلاموں کی پرورش و ترقی کا یہ سلسلہ چنانچہ انتخابی دور ہے ملک پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ اس کی بہت کچھ فوج انہیں غلاموں پر متعلق تھی۔

غلاموں کی کثرت: جب اس کا صالح یوب کا خاندان منتشر ہو گیا اور اس کے دیگر لوگوں نے اس کے ساتھ نداری

وہ کسی کی طرح اچھے چکار کو پکڑے ہوئے ہیں چنانچہ جب وہ انہیں بھاگنے کا قورہ ان پر غالب آ جائے گا۔

اس غیر متشابہہ و متضاتی کے علاوہ ہر ملک کرنے کی ہرمت ہوئی۔ انہوں نے جو فرما کر کرنے کے لئے آ یا تھا اسے
حریم برائے ولایت۔ اس نے جو بات کہی تھی اس کا معلوم یہ ہے

”ہمارے ایک چارہ سر ہیں جو صرف ایک ام کو کھانے کے ہیں اور آپ کا ایک سر ایک بڑا درجن کو تعینت

ہوئے۔“

اس گفتگو سے واضحہ کہ حریم قنوت چھٹی اور دہائی تو جیوں کو لے کر علاقہ شجاعت پر ملے اور وہاں کا مضافہ کر
ایا۔ بہت سے افراد رہے تھے اور ایک بہت بڑی تعداد جنگی قیدی، غالی ملی جو مختلف ملک میں فروخت ہونے لگے (ان کی
فروخت فروخت سے) ہر دو فروشی مالہ لے کر آئے اور وہ ان (ترک غلاموں) کو کھولے گئے (ان میں سے ہر ایک فروخت داری بھی
شامل تھا) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس غلامی) کے بدلے میں... سے ایمان کی دولت سے مالال کیا اور (اس ملک کی)
بادشاہت اور تختہ و تختہ عطا کیا۔“

یہاں پر مصر میں کی گفتگو کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس وقت کے سیاق و سباق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دولت کا قبیلہ شجاعت
سے متصل رہتا تھا اور منہا کا قبیلہ تہذیبی تھا۔ (تجربہ کہ یہ قوم ہونے کی وجہ سے اس قبیلہ کی شکایت پر ۱۵۲۵ء میں بڑا ملے اور
ہوا تھا۔ اس سے ایک تجربہ یہ بھی نکلا ہے کہ مذکورہ بالا قبائل کی جنگ شاخوں کا تہذیبی کیا تھا وہ ایک قوم کے نہیں ہیں۔ نیز ان
واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ ترک ممالک (ملاطین) جو مصر میں آ کر حکمران ہوئے ان میں سے اکثر علاقہ شجاعت سے
آئے تھے۔

اتحاد ارکا آغا خان یہ میرپور میں جاتے ہوئے ہیں کہ ملک صالح محمد بن ابوب بن کامل نے ترک ترکمان ارضیں اور برکسی
غلاموں کو اپنی فروغ میں بکڑے شل کر رکھا تھا مگر چونکہ ان غلاموں میں ترک خاندانوں کی تعداد زیادہ تھی اور وہ (اپنے
کارناموں کی وجہ سے بھی) نمایاں تھے۔ اس لئے ان سب کو وہیں پر ترک کا لفظ باصوم غالب تھا۔ ان غلاموں کے بھی مختلف
ہو شاہوں سے منسوب ہونے کی وجہ سے کہ وہ خود تھے چنانچہ ایک گروہ کا نام عزیز ہے جو یہ ملک عزیز مکان میں صلاح احمد بن کی
طرف منسوب تھے۔ دوسرا گروہ مناسیہ کے نام سے منسوب تھا ان کا تعلق ملک صالح ابوب سے تھا۔ تیسرا گروہ عزیز ہے منہ تھا
ان کا تعلق اس قلعہ (عمر) سے تھا جو ملک صالح نے حلیاس کے بالفاظی درویش کے محل کی دونوں شاخوں کے درمیان تعمیر کرایا
تھا۔ یہ لوگ اس نام کی محافظ فروغ میں شامل تھے اور سلطان کے محل کی خاص فروغ میں شمار کئے جاتے تھے اور اس کی شان و
شوکت کے اعتبار کا دیکھتے تھے۔ اس کے سربراہوں میں ملا محمد بن ایک جاشگیر ترکمانی قادر اللہ بن قطانی جامداد اور دکن
لہ میں حوی بندہ قندلی تھے۔

سنطکت میں دخیل جب (سینٹی) فروغی علاقہ میں دھماکا کا ماسرہ کئے ہوئے تھے اور ملک صالح نے منصور و
وفات پائی تو (ان ترک سرداروں نے) اس کی موت کی خبر کو پیشہ و رکھا اور سلطنت کے امور ملک صالح کی بیوی اور اس
کے فرزند علی بن اللہ بن اللہ کے سپرد کر دیے۔ اس عرصے میں انہوں نے اس کے فرزند معظم قوران شاہ کو بھی بلو۔ بیجاورد
اس کا بھانجہ کرنے لگے۔

ایوبی امراء کا اجتماع ملک صالح ایوب نے اپنی وفات سے پہلے اس سطور کے بجائے جمال لدین ابن عمرو کو دمشق میں اپنا نائب مقرر کر دیا تھا۔ وہاں ایوبی حاکمان کے شہزادے (امراء) بہت سارے تھے۔ جب انہیں یہ اطلاع ملی کہ مصر میں ترک امراء غوطہ خور ہو گئے ہیں اور انہیں مصر کا حاکم ہو گیا ہے اور (دوسری طرف) انگلرک میں نہایت کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی ہے۔ ایسی حالت میں ان ایوبی امراء نے گزشتہ واقعات کی خلافت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اس زمانے میں تمام ایوبی خاندان کے اکابر مندرجہ ذیل تھے:

(۱) ناصر جو صف میں مزاج (۲) محمد بن طاہر قازق بن صلاح الدین حاکم حلب جس نے انہوں نے ناصر کو بلو کر دمشق میں اس کے ہاتھ پر بیعت کر دیا۔ اسے آزاد کیا کہ وہ مصر کی حکومت بھی حاصل کر لے۔

اشرف موسیٰ کی حکومت اور مصر نے امراء کو بھی یہ اطلاع ملی تو انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ ایوبی خاندان کے کسی شخص کو بادشاہ مقرر کریں تاکہ وہ امراء کی خدمت نہ کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے مصر کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کا والد جو صف و مصر میں کامل نہیں تھا مگر وہ اس زمانے میں چھ سال کا بچہ تھا جس کا لقب اشرف رکھا گیا (اور اسے بادشاہ بنا دیا گیا) اور ایک نے اس کے تخت میں بادشاہت کی کرسی چھوڑ دی اور ایک نے (عجب سلطان) کے منصب کو قبول کر لیا۔

مصر کی طرف فوج کشی اس طرح کے پانچ سو (۵۰۰) مصر کے محل کے دروازوں پر قرار رکھ دی۔ اس نے ایوبی خاندان کے بادشاہوں کو بلوایا چنانچہ اس کے پاس مندرجہ ذیل ایوبی حکام آئے:

(۱) موسیٰ اشرف حاکم مصر (۲) اسامی بن صالح بن عادل حاکم حلب (۳) معظم توکان شاہ بن مرقا بن علی بن (۴) اس کا بھائی ناصر بن (۵) داؤد ناصر حاکم انگلرک کا فرزند عبد حسن (۶) اس کا دوسرا فرزند طاہر بن داؤد بدوہتق سے (۷) جس (مصر کی طرف) روانہ ہوا اس کی اگلی فوج کا سردار اور کا نائب لاؤا بنی تھا۔

مصر و شام کا مقابلہ جب یہ مصر پہنچی تو وہاں جنگ نہیں ہوئی۔ اس موقع پر انہوں نے حمای غرقت اور عقیقہ منقسم کے ساتھ دفاہری کا اصرار کیا اور اشرف موسیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کی اور اپنی فوجیں تیار کر کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کی فوجوں کا یہ سالار انتھانی جبار تھا۔ اس فوج میں تمام عربیہ جماعت شامل تھیں۔ ان کے چچے ایک ایرانی بادشاہ اور جوہر کی قیادت کر رہا تھا۔ عباسیہ کے تمام پرفریقین کا مقابلہ ہوا۔ ابتدا میں مصری فوجوں کو شکست ہوئی اور اہل شام نے ان کا تعاقب کر کے ان کو قریب قریب ہار دیا۔ جنگ کی جگہ اس کے گرد گھومتے گئے۔

امراء شام کا فرار اس وجہ سے ہوا کہ مصر کے بہت سے جنگی امراء (کاؤزے) بھاگ گئے۔ ان میں عزیز بن فوج کے مراد شامل تھے جن کے نام ہیں: (۱) محمد بن الدین لاہورن (۲) بن لدین امراء لدینی (۳) عیسیٰ بن امراء صافی۔

ناصر کو شکست یہ لوگ اور موسیٰ کی قیادت سے ہر ضیہ ہو کر ہو گئے تھے یہ مصر کی فوجوں کی تیار ہو گیا۔ مجاہد مصر نے ناصر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف زبردست حملہ کیا جس میں انہیں شکست ہوئی اور ان انگلرک منتشر ہو گیا جب وہ لوگوں کو تیار کر کے اس کے سامنے لایا گیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور امراء بنی خاندان کے امراء کو قید کر دیا۔

جب ایک جنگ سے خارج ہو کر جاد ہاتھ تو اس نے دیکھا کہ ناصر کی فوجیں عباسیہ میں ۲ ہزار ہیں اور وہ کچھ رہا

تھیں کہ وہ غالب ہو رہے ہیں (تاہم وہ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوا بلکہ اور بائیں کی طرف راہ چلا اور پھر وہ تھکا چلا آیا۔
جب تمام کے لشکر معلوم ہوا کہ انہیں شکست ہوئی ہے تو دہشت مچنے لگی اور بائیں کی طرف متوجہ ہو گئے۔

گرجا خوری اور قتل جب ایک کاہنہ پہنچا تو اس نے یوہانی نامہ ان کے افراد کو کھلم کھلا میں متحیر رکھا۔ پھر اس نے ان میں سے
۱۰۰ چلی جان اور اس کے بڑے بھائی بطور کو قتل کر دیا یا جہاں سے پہلے وہاں متحیر تھے۔

دو بار وہ مہر اور صلح جب بائیں کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے یوہانی نامہ کی فوجوں کو دور کیا اور جلدی سے پلٹ کر دو بار وہ علاقہ
کرنے لگا اور دیا۔ وہ ۱۰۰ فوجوں کی فوج کے تمام پر پہنچا اور ہمسری فوجیں بھی اس کا مقابلہ کرنے کیلئے نکلیں۔ فریقین نے کچھ
میں سے کچھ قتل کیا پھر فیصلہ مسیحیسم کا قاصد بخدا بھی یاد رکھی گئی تھا۔ ان نے فریقین کے درمیان اس طرح صلح کر
لی کہ یہاں سے انھوں نے اور ساحل تمام بائیں تک اصرار کے لئے میں رہے گا اور دیا ہے۔ وہ ان دونوں فوجوں کے درمیان
مہر کا کام لے گا۔

جب ان شراب و مصاحبت ہو گئی تو ہر ایک اپنے وطن چلا گیا اور اصرار کے لئے بائیں کی طرف متوجہ ہوئے اور بائیں نے
جنگ میں فوج کر دی ہے۔

بالائی مصر میں بغاوت جب تک ساخ فریقوں نے ساتھ جنگ میں شمولیت معاہدہ مصر کے بالائی مصر (مصر) میں
مصر میں نے بہت فساد دیر کیا۔ اور طریقہ مصر الدین جعفری کی قیادت میں اٹھنے ہوئے جو مصر میں برطانیہ کی ان اولاد میں
سے تھا جو یہاں میں ان کے بچے اور بھائیوں کے غلبہ کے بعد چھوڑے گئے تھے۔

بالائی مصر کے تمام عرب بدوؤں نے اس کی حمایت قبول کر لی تھی اور کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکا تھا اس نے اپنی
بقیہ بہرہ داری۔

جب تک ساخ فریقوں نے بائیں اور مصر میں دیکھ کر پھر دیکھ کر وہ بھی من کی طرف متوجہ نہیں ہو سکے کیونکہ وہ نہ
یوب کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔

بغداد کی سرکوبی جب اصرار ایک بائیں کے ساتھ جنگ سے قانع ہو گیا اور بائیں نے ساتھ مصالحت ہو گئی تو اس نے ان
(عربوں) کے مقابلہ میں گئے تھے تھے اور عیسیٰ ابن ابیہ اترم کو جو عربیہ جماعت کا سردار تھا وہاں کیا لہذا وہ
دو فوج لے کر وہاں پہنچے اور انھوں نے کھڑے ہوئے جہاں سے جنگ کر کے انہیں شکست دی۔ (ان کا سپہ سالار) شریف بن کلاہ۔
اس کے بعد گرفتار کر دیا گیا لہذا اس بغاوت کو دہرانے کے بعد یہ فوجیں کاہنہ وہاں آ گئیں۔

اتھانی جہاد کا قتل اتھانی جہاد عربیہ بن عت کا امیر اور ان کی تعلیم شخصیت تھا۔ اس کا لقب فارسی تھا اور وہ
سلطنت مصر میں مسیحیوں کا قہر تھا اور اس کا نائب تھا۔ اور عربیہ جماعت کے ساتھ بہت غلبہ و عظمت تھی ان کا قتل کا کہ وہ
اس سے باغی ہو جائیں۔ چنانچہ وہ ایک سے زیادہ مرتبہ بہت ترستے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہمیشہ شہول اور محتار ہو
گئے۔ اس نے مسیحیوں کے ساتھ یہ کا خلافت حاصل کر لیا اور اس کے بیٹے اہل لیس میں سب شہادت قریب کرنے لگا۔ اس نے
خدا الہ بن محمد بن، مہر کو تاج کے ماکہ منظر کے پاس بھیجا۔ کراچی میں کار شہر میں۔ مہر کو اسے چنانچہ اس نے اپنا بیٹی کا کمان

ہی سے کر دیا۔

انتہائی جاہلانہی سے بعد از مدتی اس کے لئے بنایا تھا کھول دیا۔ اس کے طرفہ روئی کی تھاد بہت زیادہ ہوئی۔ جس سے عورتوں کو بہت غلط حال ہوا۔

آخر کار ایک نے اتفاقاً جاہلوں کو اس کے کاٹھن اور تریا چنانچہ اس نے ۲۵۱۲ھ میں اسے اپنے محل میں خودہ کے لئے لیا۔ اس نے جیسے ہی اس کی گردن کاڑھ ستھان والے ہاتھوں میں اپنے عین سوائی ہو چکا تھا۔ اس کے نام یہ تھے قطرا بیاضی خیر۔ جب وہ اس کے پاس سے نہ گزرے تو اسہوں نے اس پر تلہ لیا اور کچ کر گوارا ہی کے دار سے اس وقت اس کو قتل کر دیا۔

یاد رہے معاہدہ کو جب اس کی خیر ملی تو وہ محض دس برس کا ہو کر آئے اور قلعہ کا پتہ لایا۔ اس نے اس کا سر (قلم) کے دہر ان کی طرف پھینک دیا تو وہ منتشر ہو گئے۔

بحر یہ کہ خیر از بحر کی جماعت کے امراء نے قلعہ باقی بنانے میں امر و حکم ہوئے (۱) رکن الدین حسن بند قلعہ آری (۲) سیف الدین قلعہ باقی صانی (۳) سیف الدین سنگر الاشکو (۴) جلال الدین ہرشی (۵) سیف الدین بلان (۶) سیف الدین سرز (۷) اس کے بعد سیف الدین حواقی۔ یہ ایک جزیرہ جس کے ساتھ شام چلے گئے اور جو لوگ تھیں ان سے تھے وہ چھپ گئے تاہم ان کا نام دور دورہ رہا۔ یہ سب مل کر گئے تھے اور اتفاقاً نے (۸) غلہ برد کے بیت الدین نے یہ جزیرہ فتح کیا تاہم اسے اختیار دینے کی ضرورت نہ پڑی۔ (۹) قلعہ باقی کو یہ لایا تھا سلطان کی عمارتوں میں شامل ہو گئے۔

اب سلطان احمد ایک مصر کے نظام مملکت سے لئے تھا اور حکماء شہر ان ہو گئے۔ اس نے وہی اشرف کو بھی معقول کیا اور اس کے نام کا قلعہ دس برس میں کو بند کر دیا۔ اب اس نے ام کا قلعہ چھوڑ دیا۔ اس نے ملک صانی کی بیوی شجرہ اندر سے بھی بھائی کر لیا۔ اس سے پہلے قلعہ مصر کو لایا تھا۔ اس نے قلعہ الدین چھوڑ دیا اور غلہ برد جزیرہ کو بند کر دیا اور طرہ ماہرین کو سیلا کا قلعہ جو شیخ کے طور پر دیا۔

بحر یہ کہ جماعت ذیشان میں جب بحر یہ اور اس کے امر و حکم پہلے فوجوں نے ناصر سے قلعہ دس برس کر کے اس سے وہیں آئے تو اس نے طلب کیا اور پھر اس کے پاس پہنچے تھے۔ ناصر نے اپنا کمانڈر اٹھا لیا۔ انہوں نے اس کو مصر پر حملہ کرنے سے روک دیا۔ یہاں تک ناصر نے اس کی فوج کو شکست دے کر لایا اور لکھی تیار کیا شروع ہو گئی۔ سلطان مصرانین نے ناصر کو ان سے باز۔ میں جو کر گیا کرتا ناصر سے اس کی کھانہ و تہذیب نہیں کی۔

فریقین میں مصروفیت انہوں نے اس سے وجہ التماس اور سبب التماس سے یہ دعائے قیاس دے دیے۔ پھر ناصر نے اس طرف سے نہ ہوا اور ناصر سے صلح ہو کر فرار کیا۔ وہاں شیخ کو فریقین نے کچھ عرصے تک قلعہ کا پھر انہوں نے معاہدہ کر لیا اور ۱۵۱۵ء کو سماریہ ایک اچھے وطن بن گئی۔

غلام الدین کی گرفتاری اب سلطان ایک نے ظاہر کیا جس سے کہ اس کا صانع بحر یہ تھا اور اس کا

عزالدین بن افرام نے علم اور تفریح و تہذیب کا سب سے زیادہ شوق رکھا۔ اس نے علاء الدین بن ایلخاندی کو قہر کر لیا۔ کیونکہ اس کا معاملہ مشفق تھا۔ مگر اس نے وہی ایک (جو اس نے اس سے دے دیا تھا) سرکار کی تلوار کی میں شامل کیا علاء الدین اس کی حالت میں رہا۔ یہاں تک کہ وہ بے طاقت ہو گیا۔

عزالدین بن افرام کی خود مختاری عزالدین بن ایک انہم سبانی قوی و الشیخ اور ان سے متعلقہ علاقوں کا حاکم تھا۔ اس کی طاقت جو کہ مکی کی اور اس سے خود مختار ہونے کا وہ کیا۔ سلطان مصر اسے معزولی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس نے اس سے اپنے خود مختاری شخص کو اس کی امداد کے لئے بھیجا۔

اس کے بعد عزالدین مکی نے اسے اس کے لئے سے معزولی کر دیا اور اسے مصر بلا لیا۔ پھر اسے تک وہ اس کے پاس رہا۔ پھر اس کا اقطاعی کے ساتھ مصر کے بالائی حصے کی طرف (مروہ کی جگہ) سے اس کے لئے بھیجا گیا۔ چنانچہ وہ شریف ابو شلب اور عرب کے باقیوں کو لے کر آیا۔ اقطاعی نے آن کرنا عہدہ سنبال لیا مگر سلطان معز ایک افرام کو کہہ کہ وہ مصر کے بالائی حصہ کا انتظام کرے کے لئے وہاں بھیجا۔ مگر اس کی خدمت میں نہ گیا۔

علاء شریف بن جلال جب افرام وہاں تھا تو اسے یہ خبر مکی کی کہ سلطان بن جلال نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی بھرپور دعوت کے سامنے شام کی طرف ہٹا کر کہہ گئے ہیں۔ تو یہ خبر سن کر وہ بہت پریشان ہوا اور کھلم کھلا ہو گیا۔ اس نے شریف ابو شلب کو بلا لیا۔ اسے اپنے ساتھ لے لیا اور بہت سے عرب جو وہاں کو اکٹھا کر کے فتنہ فساد پر پارتے تھے۔

شہسخت اور فرار سلطان معز ایک نے اس وقت جو مکی میں رہتا تھا اسے قتل کر دیا اور اس نے ان باقیوں کو شکست دی۔ شریف کو قید کر لیا گیا اور وہ قید خانے میں بند رہا۔ یہاں تک کہ سلطان ظاہر نے اسے قتل کر دیا۔ مگر افرام اپنی حوالی کی مباحث کے ساتھ بچ گیا۔ اور وہ شکست کی طرف ہٹ گیا۔ پھر اس نے شام سے اسے کراہ دیا۔ پھر اسے مصر کے بالائی حصے کی طرف تھیں۔ افرام کے جو وہاں کے ساتھ جو نہیں اور کو دعوہ کے علاقے۔ اسے گزر رہے تھے مصر کے بالائی حصے کی طرف بہت تیزی سے اس کے حوالے مصر کی طرف ہٹ گئے۔

افرام کی گرفتاری جب افرام قہرستان کی مافوق ہامر سے گزری۔ اس نے اسے مشرق کے لئے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ دمشق پہنچ گیا۔ مصر نے اسے شہسخت عطا کیا اور پانچ ہزار دینار دے دیے۔ وہ دمشق میں مقیم رہا مگر عرب جو یہی کی جانتا تھا کہ اس سے ہر جگہ کی تو اسے اندر سے ہوا کر گئیں۔ اس سے گرفتار نہ کر لے۔ اس نے اس کے مصر میں آتا تک نظر کو نہ لگے۔ نہ اجازت طلب کی اور اس کے پاس پہنچ گیا۔ شروع میں اس نے اس کا استقبال کیا مگر بعد ازاں اسے گرفتار کرنے اور اسے یہاں قید کر دیا۔

مصر میں کافر اور افرام کے بعد مکی مصر کے یہاں جس میں قہرستان جو اس کی طاقت میں اندر ہوتا تھا آخر کار اس نے مکی خود مختار ہوا چاہا مگر اس میں کاساب نہیں ہوا۔ اس لئے وہ بھی یہی ہو گیا۔ مگر اس کے پاس جلا گیا۔

سلطان معز ایک کا تخت جب سلطان معز ایک کی سلطنت میں توسیع و ترقی ہوئی اور اس کا نظم و نسق درست ہوا اور اس

میں نے دیکھا کہ وہ بچے جاتے۔ اہل ایہ اس نے روک دیا کہ ہم حواء حضور اور ہم کو مل لیا۔ یہ تعلقات استوار ہو گئے۔
 تاکہ وہیں دوسرا قوس پر چڑھ کر وہ غالب آئے۔ لہذا اس نے اس عقیدے کے لئے انہوں کو اپنا ہونے کی بیخون کا۔ یہ طلب
 کیا۔ اس وقت اس کی بچی شجرۃ اللہ کے دل میں صدارت کے جذبات پیدا ہوئے۔ اور اس نے خود ہر دوسرا
 (غصیوں) کی ایک جماعت کو اس کے خلاف جلا دیا۔ جن میں میں مسافر نے بھی اور بھی لگا دی۔ جسے شجرۃ اللہ مان بھی کہتے تھے
 (شراب) تھے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس کے سامنے ہر رات کے وقت اس پر حملہ کرنے لگے۔ اور یہ وہاں سے گئے۔ یہ اللہ کی طرف سے کامیں
 روکا جا رہا تھا کہ اس کی تھکوت نہیں مل سکتی۔

یہی جو جری کا قتل اس نے موزی کو قتل بھی کیا۔ اس کے وقت اس نے قتل کی ایک طومر کوئی نوادہ تھا۔ اس میں حضورؐ اور
 بہو کے ساتھ لاکھوں بیٹے قتل میں داخل ہوتے ہیں۔ انہوں نے علیؑ اور زین العابدینؑ کے قتل میں بھی اپنے غیر پرانی ساتھی
 طرف سے کچھ نہیں کیا۔ علیؑ شجرۃ اللہ کو بھی قتل کیا۔ تاکہ ان کا مخالفانہ خیال بدل جائے۔ اس سے چھوڑ دیا۔

یہی حضورؐ کی قتل کی شہادتیں۔ انہوں نے سزا دی۔ اس نے موزی کو قتل بھی کیا۔ اور اس کا لقب حضورؐ تھا۔ اس وقت
 (۱) یہ ایک ایسا ہی جو علیؑ کے ساتھ تھا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔
 اقبال علیؑ کی ساتھی کو قتل کیا۔ موزی کو قتل کیا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔ اس نے موزی کو قتل کیا۔

شراب الدین کا قتل حضورؐ کی والدہ نے اسے صاحب ٹریل احمدین کا زین کا زین سے خلاف لڑا۔ کیونکہ وہ سحر کا بہت ماہر
 تھا۔ قبل ازاں اس نے اس کو قتل کر دیا۔

زیر بن شہنشاہی وقت اس میں رہی۔ علیؑ کی وفات ہو کر ملک عمان کا عروہ بنی زوق قادری نے اس کے قتل کے لئے
 بھی اس کے ساتھ رہا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔

مگر یہ کہ اس سے مقابلہ پہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہ جماعت جہاں لڑا کر کے اس کی بھی قتل کر دی۔ اور کمرات
 کے اندر کمرہ میں اس نے وہ مکان ایک عجیب کے ساتھ رہا۔ وہ شہنشاہی میں رہا۔ جب ملک بانی تو اس کے ساتھ چلا
 لیا۔ اور یہ کہ جماعت اپنے عقیدے پر اب بھی اپنی تعلیم دلائی۔ اس کے ساتھ کلاں پر سے خلاف
 ہوا۔ اس نے انہیں لکھ کر دیا۔ اس نے وہ اور کلاں چلے گئے۔ اور ساتھ کلاں کے ذریعہ اپنی طاعت اور وفاداری
 کا پتہ لگایا۔ (پھر اس نے اس کے سر پر اپنی فوجیں لگائیں تاکہ وہ اس پر حملہ کریں۔ جب اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ انہوں نے اس
 فوج کو شکست دے دی۔

اس کے بعد زمرہ نے خود انہوں نے لڑ چکا تھا۔ انہوں نے اس کی فوج کو شکست دے کر باؤ دیکھ اس کا قتل کر دیا۔ اور یہ وہ
 اکثر پہلے گئے۔ (پھر انہوں نے انہوں کے سر پر حملہ کرنے پر آمادہ کیا۔ اور اس نے اس کا طلب کیا۔ اس نے اپنے غم
 ان کے ساتھ رواں دواں۔

(حلیہ) فرنگیوں نے محلے کا قلعہ بنایا۔

سلطان قطز کی حکومت (یہ حالات دیکھ کر) امرائے مصر کو بھی اپنے بارے میں پریشانی لاحق ہوئی۔ سن کے خیال میں ابن کاہر شاہ منصور ملی بن احمد ایک اس قدر دہرہ خاں و دشمن کا ستارہ نہیں کہ ستر شاہ کی نگاہ اس کے جنوں میں مدد نہیں لہذا اور اسے فوجی قیادت کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے اخلاق رائے کے ماتحت سیف الدین قطز المعری کے ہاتھ پر بیعت کر لی کیونکہ وہ اپنی دہری اور فوجی زندگی کے لئے بہت مشہور تھا۔ لہذا انہوں نے اسے مصر کے تخت پر ۶۹۶ھ میں بٹھایا اور اس کا لقب منظور رکھا۔ انہوں نے مصر کو معزول کر دیا جس نے صرف دو سال تک حکومت کی۔ امرائے مصر نے اسے دور اس کے دونوں بھائیوں کو مدد کے حاکم پر قید کر دیا۔ اس کے بعد سلطان ظاہر نے ان دونوں کو قلعہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔

(سلطان قطب کو، شاہ پٹانے کے) سب انتظامات سنا دیے اور سلطان قطب نے مختلف معزیتیں کر دہے انھوں نے اس معزیت پر (دوسرا بار) ایسا کر دیا جو قطب کی عادت تھی جب وہ دونوں آئے تو سلطان قطب کو ان دونوں کے بارے میں شہساز کے اہل بیت انھوں نے اس کی اطلاع دی، اس پر اس نے کہا کہ یہ میرے اہل و عیال کے لئے اس نے ان دونوں کو گرفتار کر کے انھیں قید کر دیا اور انھوں نے سخت کافرتانہ عرصت اور تکلیفیں کرائیں۔

سلطان قطب شاہان غور از مہر سے تعلق رکھتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ غور از مہر شاہ کا بیٹا تھا اور اس کا نام محمود بن ۱۱۱۱ تھا۔ ان پر جب تاراج کرنے کے لیے حملے تو نہیں ہوئے، مگر غور از مہر کے بعد اس کے بیٹا محمود بن ابوالفتح نے اسے غور از مہر کا وارث قرار دیا۔

ہلاکو خاں کی پیش قدمی ہلاکو خاں نے ۱۲۱۹ء میں دورے خواہات و مجبور کیا اور اس کی مدد کی خبریں کرکے صوبہ ریاس کے اہل انظار پر ہرگز نہ بھروسہ کیا بلکہ ہلاکو خاں نے تمام قلعہ داروں کو مدد سے روانہ کر دیا۔ وہ جماعت جو عرب قبائل کے ساتھ جایا غوثی میں جمع ہو رہی تھی۔

شام کی خصوصیات: بدگوشت خانہ نے وہاں پہنچ کر آپ ایک کمرے شام کے ٹیبلوں کو گھنٹ کرنا اور ان خبروں کی پھیلیں کرنا کر دیا۔ اپنے وہ صفر کے اس نے طلب میں۔ گو یہ جماعت کے قیدیوں کو۔ باکرہ دیا جن میں ستر ۱۱۱ فقر اور بدوئی شامل تھا۔ انہوں نے اس کے کام کیا اور پھر وہ اعران کی طرف لوٹ گیا۔ چونکہ اس کے بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے ایک بڑے نام کو متفقہ طور پر ایک نام ستر دیا اور اس سے باعث بارہ برفوت چھوڑ دی۔ جس کے حکم اس طرف اور ان میں خبر کو دے انکی اس سے ملاقات کی۔

غلط مشورہ: بلکہ خون نے (جب نامہ اس کے پاس آیا) تو اس سے اہل مصر کے مقابلے میں تو مرزا تو کسی عیار میں اس کے بارے میں مشورہ کیا تو اس نے اہل مصر کی ہرج مہج کو مرزا کی جان کی اور انہیں حقیر سمجھ کر دیا۔ لہذا انہوں نے اس (مشورہ) کے مطابق گفتگو اور اس کے ماحضروں کو جتنی زیادہیاں کرنے کا حکم دیا۔

قلعہ دمشق کی تعمیر بہت ہلکا خانہ دہاں سے رخصت ہوا تو کھنڈے قلعہ دمشق کی طرف فرج کشی کی وہ ابھی تک فتح

اور شاہ بن محمد بن اس سے سفیر کا علاقہ لے کر عربوں کے ایک حاکم صفوان بن امیہ بن جندبہ کو دے دیا۔

محکم حکام کا قتل بعد ازاں اس (سلطان) کو دمشق پہنچا وہاں جو تاتاری تھے وہ سب بھاگ گئے۔ ان میں سے بڑے بڑے مردہ گئے تھے وہ مارے گئے۔ اب سلطان نے مختلف شہروں میں فوجیں بھیجیں کیں۔ پھر دمشق پر علم اللہ بن خضر علی صاحبی کو مقرر کیا۔ یہ وہ شخص تھا جو علی بن ابی بکر اور نعم اللہ بن ابی بکر کا بیٹا تھا۔

حاکم حلب سلطان نے حلب پر مدعیہ کو حاکم مقرر کیا اسے مظفر طغرل اللہ بن بن ذوال (حاکم موصل) بھی کہا جاتا ہے وہ ناصر کے بانی و بانی تھا جب کہ وہ تاتاریوں کے دار سے بھاگ گیا تھا۔ جب ناصر (دوبارہ شام) آیا تو وہ مصر چلا گیا تھا جہاں سلطان قطز نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ پھر ناصر نے اسے حلب کا حاکم بنا دیا تھا کہ وہ اس کے بھائی صادق سے جو موصل میں تھا تاتاریوں کے حالات معلوم کر رہا ہے۔

برلی کا قتل سلطان نے ہامس غزوہ اور موصل شام پر جس الدین و انصاریہ کو حاکم مقرر کیا۔ یہ عزیز محمد کے امیر اور اس سے تھا جو ناصر کا بھائی تھا یہ شخص ناصر کے پاس سے بھاگ گیا تھا۔ جب اس نے عزیز بنی جماعت کے ساتھ مصر پر فوج بھیجی کی تھی۔ اور یہ تاتاریوں کے پاس پہنچ گیا تھا۔ پھر اسے نینا پر جنگ و شہرہ تھا اور اس نے بعض لوگوں کو قتل کر لیا تھا۔ برلی باقی لوگوں کے ساتھ ناصر کے پاس پہنچ گیا تھا۔ اس نے اس کو قطعہ حلب میں مقید کر دیا تھا یہاں تک کہ اسے تاتاریوں نے قتل کیا۔ برلی اس کے بعد فوجوں کے ساتھ مصر چلا گیا جہاں سلطان مظفر نے اس کا خیر مقدم کیا اور اس کو دمشق پر اس نے اسے موصل شام اور غزوہ کا حاکم مقرر کیا۔

سلطان مظفر قطز، دمشق میں مقیم رہا۔ اس کے بعد مصر چلا گیا۔

ہاں کو خان کو دب شام میں اس کی شکست کا حال معلوم ہوا اور وہ پتہ چلا کہ ترک (سلاطین) شام پر کا بعض مدعے ہیں تو اس نے (سابق) حاکم دمشق (ناصر) پر یہ الزام لگایا کہ اس نے مشورہ دے دیے ہیں اسے دھوکا دیا ہے بعد ازاں اس نے اسے (ناصر) کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد شام کے تمام علاقے سے ایوانی سلطنت کا ساتھ ہو گیا اور اس علاقہ پر مصر کے ترکی سلاطین کا قبضہ ہو گیا۔

سلطان مظفر قطز کا قتل جب عجمیت کا سردار افضلی چند اور مذاہب تھے وہی وقت سے عجمیت جماعت اس کا انتقام لینے کے اور چلے گئی۔ چونکہ سلطان قطز نے اسے قتل کر لیا تھا اس لیے وہ اس جماعت کو جنگ و شہرہ کی راہ سے دیکھتا تھا۔ مگر جب وہ تاتاریوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا تو ہر ایک نے اپنے ذاتی اختلافات بھلا دیے تھے چنانچہ ہر یہ جماعت کے سردار سردار جو حاکم انکرک سے بھاگ کر چائناؤں میں چلے گئے تھے وہ بھی سلطان کے پاس چلے آئے۔ اس نے ان کی جان بخشی کی۔ کیونکہ اسے اس وقت مسلمانوں کی جماعت کے لئے ان جیسے افراد کی زیادہ ضرورت تھی۔ اس لیے اس نے ان کو اپنے لشکر اسلام میں شامل کر لیا اور عجمیت جماعت تاتاریوں کے خلاف صحت جانوت کے معرکے میں شریک ہوئی اور اس (فیصلہ کن) جنگ میں بڑے دست کار سے انجام دیا۔ اور منہ ہوا ہل (عجمیت جماعت کے) سرداروں نے آگے بڑھ کر جنگ میں حصہ لیا (۱) ہمس بن محمد اموی (۲) ابن اسفہالی (۳) بلقان بن عبدی (۴) ابن رکنہ دی (۵) بندہ نماز ترک۔

مخافتِ اطلاق یعنی سہار کی چند عوریں وہ قدرہ کو (تو پر) اپنی کار بارداشت کی لڑی پر بیٹھ گئیں۔ اس نے مختلف حقیقات کے ساتھ ساتھ یہ اس پر مقررہ اور ہم ملکیت میں (ان کے سر کی بدولت) لکھ بھیجیں۔ اس نے لڑیوں کی صف میں مقرر ہونے اور ہم پر مقرر ہونے کا حق مانا۔ یہ ان کو ایک باب کی انتظام کو لکھنے سے پہلے نے ان کو ایک عورت پر بھی مقرر کیا۔ اور اپنے اس واسطے کی لکھنے میں اس کی حاکمیت پر لکھ کر۔

ترقی کا آغاز سلطان کوہ پور کی ترقی کا تھا: جس طرح کہ ایک مروج کے مونی کا، اسے اپنے اہل خانہ کا مونی
 (ظلم) تھا۔ جب غلام ہو گئے۔ اللہ نے یہ بار ادا کیا، قاتل جس نے اسے قید کر دیا تھا اور اس نے اس کی قیام پالی روایت
 اور مصلحت و ظلم، جب بھیجے گئے تھے، انہیں سزا دی گئی تھی۔ انہیں اس نے اسے دیا، یہ انہیں قتل کر دیا، بیٹا کا سر پہ بڑا سنا
 تیرا یہاں تک کہ اسے انہی قتل میں قتل کر دیا اور وارہ کا نام ملایا، یہ ایک صاحب گئے بعد اس کے ترقی کر کے اس کے
 بہت نام سے اب ان کے ہیں۔

جس کے دوست کی جان بچانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے دوستوں کے ساتھ بھی کھڑے ہوئے۔

حاجہ کے حکم پر مسعود نے صفحہ کتاب کی حمایت کی۔ اس کے بعد جب مسعود کو اپنی مجلس شریعہ کی طرف روانہ ہوا تو اس نے اپنے دوستوں کو بھیجا کہ ان کے ساتھ مسعود کے پاس گئے اور اس کے پاس پہنچ کر ان کو بتا دیا کہ مسعود نے اس کتاب کی حمایت کی ہے۔ اس کے بعد مسعود نے ان کو بتا دیا کہ اس کتاب کی حمایت کرنے والے مسعود کے دوستوں کو بھیجا کہ ان کے ساتھ مسعود کے پاس گئے اور اس کے پاس پہنچ کر ان کو بتا دیا کہ مسعود نے اس کتاب کی حمایت کی ہے۔

اسرار، حیرتیں، و غیرہ سے اس کا دماغ مایوس ہو کر بے اختیار اپنے لیے ایک خاص مقام کا انتخاب کر لیا۔ جسے اپنے اہل خانہ میں منسلک کر لیا۔

۳۳۔ یوں کے ملے: ہمارے بانی نے طالبِ پرفیٰ تعلیم کے راستے پر ترقی، سلام اللہ علیہ، مابینِ طرفِ بھرتے ہو۔ بہت جلد یہاں نے تمام ترقی پسندوں کے توجہ میں آنا تمام خصوصیات اور ان کا بے پناہ مل جلنا سامنے آئے۔ وہاں ان کی بنیاد پر جو کچھ تھا اس کے پس منظر پر اور دوسرے کے متواضعیہ ہو گئے۔ انہوں نے ۱۹۵۱ء میں ترقی پسندوں کو متاثر کیا اور بے شکست کھائے۔ یہی وہ اصل بات تھی، جو دنیا کو دکھانے کے لیے تھی۔

جس نے اس سے پہلے اس کا حکم اشراف علی کے پاس پیش کر دیا تھا۔ ان کی اطاعت قبول نہیں کی کیونکہ وہ کفر و رقابتا تاری فوج مائے غاصبہ بن گئیں۔ انہوں نے ایک ان اسی کا اصرار کیا اور پھر وہ اپنے فرائض کو عبور کر کے اپنے وطن پر چلے گئے۔

بغاوت کا افساد۔ سلطان ہر اس ظاہرہ کم مصر نے اپنے استاذ علاء الدین بدقتاری کو فوج دے کر حاکم دمشق شہر علی سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو جنگ میں اسے شکست ہوئی اور اس نے حمص و دمشق میں جا کر چادلی بھر دیں۔ رات کے وقت محل کو دھواں کی طرف روانہ ہوا۔ مگر اس کا خائب کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پھر اسے سلطان ظاہر کے پاس بھیج دیا گیا اس نے اسے قید کر دیا اور ایہ گنہگار دمشق میں برقرار رکھا۔ اس کے بعد حمص اور حماہ کے دونوں حکمران اپنے اپنے شہر لوٹ گئے۔

برلی کی بغاوت۔ سلطان ظاہر نے ایہ کہہ کر کہ وہ عظیم الشان فوج کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور برلی کی بغاوت کو فروغ دینے کے لئے چنا چر اس نے برلی کو گرفتار کر لیا۔ مگر حمص کے افراد تو اسے مدینہ منورہ کے ساتھ ہی لے گئے۔ حمص نے حمص اور حماہ کے دونوں حکام کو بھی بغاوت پر آمادہ کیا۔ مگر ان دونوں نے ان کی منہایت نہیں کی (محمود غائب بیچو جہاں نورانیہ میں مصری سوجہ تھا برلی نے غزالہ میں سے کہا) ہم سلطان ظاہر کے مطلع ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسے سلطان کے پاس لے جا رہا تھا کہ ایک برلی طلبہ کی طرف روانہ ہو گیا اور وہاں اس نے غم فضاوت بند کیا۔ اس نے حمص اور حمص کو اس کا کہنا کر کہ اسے جنگ کے لئے تیار کیا۔ چنانچہ مصری فوجیں جنگ کرنے کے لئے آئیں اور اسے شکست دی لہذا وہ الجیرہ و بکفہ گیا اور اس مقام پر کاٹل ہو گیا اور وہاں دفن ہو گیا۔

جب سلطان ظاہر نے اپنی فوجیں حمص میں سکر روئی کی قیادت میں طلبہ کی طرف روانہ کیں تو اس کے ساتھ حمص اور حماہ کے دونوں حکام کا کہہ کر مل کر اس کے ساتھ روانہ ہوئے اس طرح سے اس نے ان سے ملاقات کر کے ان سے محبت کا فرقہ کر لیا۔ لہذا سلطان ظاہر نے اسے الجیرہ کی حکومت پر قرار دیا۔ پھر جب وہ اس سے جدا ہوئے تو یہ کہتا تھا۔

سلطان نے علاء الدین ایبک کو بھی قید کر دیا اور حمصی وزیر کو دمشق کا حاکم بنا کر مصر واپس آ گیا۔

مصر میں قید پر خلافت۔ جب علاء الدین ظاہر نے مدینہ منورہ سے تمام اسلامی ممالک میں خلافت کا عہدہ خالی رہا۔ سلطان ظاہر اسلامی خلافت کو بحالی کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ ۹۹۱ھ میں اس کی خلافت کا عہدہ خالی رہا اور اس نے اس کا پرانہ ام اور اس کے اہل بیت کا عہدہ خالی کر دیا۔ لہذا وہ مدینہ منورہ کے شاہی محلوں میں رہتا تھا۔ اور بیعت کے دن وہ پادشاہ کے بجائے کین تھا۔ اس وقت کے خلف قابل میں قیام کر رہا تھا اور مصر پہنچا تھا۔ سلطان ظاہر اس کی آمد سے بہت خوش ہوا اور وہ خود سوار ہو کر (شہر کے باہر) اس سے ملاقات کے لئے پہنچا اور مسلمانوں کے مختلف شعبوں کو قلعہ کے شاہی دروازوں پر (اس کا استقبال کرنے کے لئے) بلا دیا۔ پھر وہ احرام کے طور پر تہا محض میں اس سے ملاقات کی اور کاشی تاج لہذا وہ بیعت والا بھی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے عہدہ خالی خاندان سے ان کے بیٹے کو منصب ہونے کے سلسلے میں اس عہدہ سے شہزادہ کو طلب کیا جو وہاں موجود تھے

مصر۔ تیمار بین انساب کے نزدیک اس طرح ہے:

”امیر بن حسین بن ابی بکر بن الامیر ابی علی الملقی بن الامیر حسن بن الامام ابو عبد اللہ بن الامام ابو مسعود۔ چنانچہ حاکم حاکم (ابو عبد اللہ) نے اپنی تاریخ میں شجرہ اسی طرح بیان کیا ہے۔

فرنگیوں کی مصالحت: جب ۵۳۰ ہجری شام میں قس آئے تو تمام ترکمانی قبائل ساحل شام کی طرف بھاگ گئے تھے اور ان کے نیچے ملے کے قریب جوکان کے مقام پر اکٹھے ہو گئے تھے۔

جب سلطان خاہر نے قس کی طرف فرج بخشی کی تو یاغیاریت اور صلو سے فرنگیوں کے اپنی آئے۔ وہ سلطان صلاح الدین کے زمانے کی طرح سلاطین کے قبضہ میں سے ملے کرتی تھی اور شکست فرانس کے بادشاہ کے عام یہ سلاطین سمجھا گیا جو سندھ پانچواں۔ پس معاہدہ کی رو سے یہ ترکمان سلطان خاہر کی حفاظت میں آ گئے تھے۔

ترکمانوں کا قریب ۱۱۰۰ سالہ میں متحدہ کے فرنگیوں اور ترکمانی قبائل کی درمیان جھڑپ ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اہل صفہ نے پہلے ترکمانی قبائل پر حملہ کیا تھا۔ پھر انہیں ترکمانوں نے قتل کر دیا۔ ان کے ساتھ دوسروں کو گرفتار کر لیا اور زندہ یہ وصول کر کے انہیں بھڑاتہ بھڑاتہ سلطان ظہر کے در سے بلاد مصر کی طرف کوچ کر گئے اور شام کا علاقہ ان سے خالی ہو گیا۔

عزیز بن اور اشرفیہ کی اہمیت: عزیز بن اور اشرفیہ کے گروہ ترک خاندانوں کے۔ ب سے چوٹی طاقتور جماعت تھی۔ اشرفیہ گروہ کا سردار بہاء الدین چمری تھا اور عزیز بن گروہ کا سردار غنی الدین قوش تھا۔ سلطان مظفر قوش نے اسے نامیں غزوہ اور حائل شام کی حکومت چلائی تھی۔ جب سلطان خاہر بادشاہ ہوا تو دشمن کے حاکم شجرہ اعلیٰ نے اس کے خلاف بغاوت کی۔ لہذا اس نے اپنے استاد صلاح الدین بنہ قوش کو قوش سے گروہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔

ان گروہوں کی بغاوت اشرفیہ اور عزیز بن کے گروہ طلب میں تھے۔ انہوں نے اہل دہلی کے: ب مسعود بن قوش کے خلاف بغاوت کر دی تھی اس لیے بغداد اہل دہلی کی درخواست پر اس کے ساتھ دمشق کی طرف روانہ ہوا۔ مگر سلطان ظاہر نے ہلی کے مقبوضات میں یہاں کا اضافہ کیا۔ وہ کہا اور اس نے دمشق پر قبضہ کر لیا۔

المیرہ پر قبضہ: مگر سلطان خاہر نے بغداد دہلی کو پختہ کیا کہ دو عزیز بن اور اشرفیہ کے گروہوں کو گرفتار کرنے۔ مگر وہ صرف اشرفیہ کے سردار چمری کو گرفتار کر سکا باقی لوگ بھاگ گئے اور انہوں نے بغداد کا محاصرہ کیا بلکہ اشرف الدین بنی نے المیرہ پر قبضہ کر لیا۔ وہاں اس نے محاصرہ کیا کہ ان دہلیوں پر حملہ کرنے شروع کیا جو غزوات کے مشرقی کنارے پر تھے۔ اس نے انہیں کافی نقصان پہنچایا۔

بغداد اور اطاعت: سلطان ظاہر نے اس کے خلاف فوجیں جنال الدین یا مسعود کی سرکردگی میں بھیجیں۔ انہوں نے انہیں شکست دی۔ اس کے بعد سلطان ظاہر بخاری اور ترمذی دہلیوں طریقوں سے برنی کو اپنا حامی بنانے کی کوشش کرتا رہا آخر کار وہ اطاعت کرنے پر آمادہ ہو گیا اور اس نے قس کی اجازت مانگی۔ لہذا وہ کبکبا بخاری اس سے ملاقات کرنے کے لیے روانہ ہوا اور وہاں جو دمشق میں اس سے ملے۔ مگر اس نے سلطان سے ملاقات کیا۔ سلطان نے اسے بخشش سے مالا مال کر دیا

۱۰۔ سلطان نے اسے دوست و راز پرورد بنایا۔ چنانچہ اس نے یہ طاقت مظانِ نجات کے خواستے کر دیا اور سلطان نے اسی کے معاوضہ میں دوسرا علاقہ دیا۔

مذہب پر فوج کشی۔ سلطان ظاہر جب ۱۱۱۷ھ میں شام سے واپس جا رہا تھا تو اس نے درعیہ میں ایک عربی قیادت نامی شیخ الفکر شریف کی طرف بھیجا جس نے شام میں فوج کو بلایا۔ سلطان نے اس کا کام دیکھ کر یہی خیال بنایا کہ شام پر دوسرے کی طرف ہاتھ پھیلانا۔

اس وقت قادیان میں اس کے حاکم مذہب تھے جس نے وہاں کا ایک سردار تاریخ کے مصلحت سے شیراز سے بلوچوں کو بلوچا کر لیا۔ اس نے ان کو اپنی فوج میں شامل کر لیا تھا اور انھیں بلوچ اور اس کے کہہ پر فوج لے کر شام کے لئے بھیج دیا تھا۔ مگر سلطان ظاہر نے مذہب کی سرکوبی کے سے فکر کر کے انھیں تھمیں۔ اس نے ان کی اجماعت کو پکڑ کر اس کے لئے یہاں تک کی کہ سلطان نے ان کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور وہاں کے پاس پہنچ گئے۔

مذہب کا قتل۔ مگر شام سے ۱۱۱۷ھ میں شام کی طرف فوج بھیجی۔ یہ دوسرا سردار بلوچوں کو بلوچ کر لیا اور انھیں شام کی طرف بھیج دیا۔ سلطان نے مذہب کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور اس کے کہہ پر فوج لے کر شام کے لئے بھیج دیا تھا۔ مگر سلطان ظاہر نے مذہب کی سرکوبی کے سے فکر کر کے انھیں تھمیں۔ اس نے ان کی اجماعت کو پکڑ کر اس کے لئے یہاں تک کی کہ سلطان نے ان کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور وہاں کے پاس پہنچ گئے۔

۱۱۔ سلطان نے ۱۱۱۷ھ میں شام کی طرف فوج بھیجی۔ یہ دوسرا سردار بلوچوں کو بلوچ کر لیا اور انھیں شام کی طرف بھیج دیا۔ سلطان نے مذہب کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور اس کے کہہ پر فوج لے کر شام کے لئے بھیج دیا تھا۔ مگر سلطان ظاہر نے مذہب کی سرکوبی کے سے فکر کر کے انھیں تھمیں۔ اس نے ان کی اجماعت کو پکڑ کر اس کے لئے یہاں تک کی کہ سلطان نے ان کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور وہاں کے پاس پہنچ گئے۔

سلطنت مصر کا تختہ۔ (پہاں ۱۱۱۷ھ) سلطان نے ۱۱۱۷ھ میں شام کی طرف فوج بھیجی۔ یہ دوسرا سردار بلوچوں کو بلوچ کر لیا اور انھیں شام کی طرف بھیج دیا۔ سلطان نے مذہب کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور اس کے کہہ پر فوج لے کر شام کے لئے بھیج دیا تھا۔ مگر سلطان ظاہر نے مذہب کی سرکوبی کے سے فکر کر کے انھیں تھمیں۔ اس نے ان کی اجماعت کو پکڑ کر اس کے لئے یہاں تک کی کہ سلطان نے ان کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور وہاں کے پاس پہنچ گئے۔

۱۲۔ سلطان نے ۱۱۱۷ھ میں شام کی طرف فوج بھیجی۔ یہ دوسرا سردار بلوچوں کو بلوچ کر لیا اور انھیں شام کی طرف بھیج دیا۔ سلطان نے مذہب کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور اس کے کہہ پر فوج لے کر شام کے لئے بھیج دیا تھا۔ مگر سلطان ظاہر نے مذہب کی سرکوبی کے سے فکر کر کے انھیں تھمیں۔ اس نے ان کی اجماعت کو پکڑ کر اس کے لئے یہاں تک کی کہ سلطان نے ان کی اجماعت کو لے کر شام کو روانہ کیا اور وہاں کے پاس پہنچ گئے۔

کرتے، کی تارکی کی اور مصر سے ماہ شعبان ۶۹۴ھ کو غرق نے گروہات ہوا۔ اس نے اپنے فرزند سعید علی کو قندہ میں
 عبداللہ بن ابی مرطلیٰ کو رائی میں بھیجا۔ خلیفہ نے اپنے فرزند سعید کو ۶۹۴ھ میں اٹالیٰ بنیہ مقرر کیا تھا۔
 جب سلطان غزوہ پہنچا تو اس نے سیف الدین قلاوین کی قیادت میں دیبان سے دو مہمیں بھیجیں اس نے طرابلس کے
 قلعوں اور قندہ صاحب و عراق پر حملہ کیا۔ آخر کار وہاں کے لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے اور غزوہوں نے ختم ہو گیا۔

فتح سعید سلطان نے قندہ کی طرف سے فرج تثنیٰ کی اور اس سے اس دن تک صلہ برقرار رکھا۔ ہر سال کی ۱۲ رمضان کو یادگار کو
 اس کے قندہ میں کرنا لیا اور وہاں پر غزویں بھیجے انہیں نین یا اور چرائے۔ یہ کام کاٹا، دیا اور وہاں کی لڑائی بھی مقرر
 تھیں اور ان کے لئے سرکاری ریشہ میں باقاعدہ دیکھا جاتا تھا۔ چارہ و دستک دے آئے۔

ارمینیہ کے حالات

اس قوم کا نسب نامہ یہ ہے کہ یہ قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی کی نسل سے ہیں۔ اور حسین بن دہود کی
 اولاد سے ہیں اور ان کے بارے میں کافی انداز ہے کہ یہیں قرآن مجید میں بتا دینے کے لئے سے بیان کیا گیا ہے۔ اور حضرت ابراہیم
 کے بھائی سے یہ کہ لیا جاتا ہے کہ قرآن میں قومیں ان کے بھائی ہیں۔ ارمینیہ کے طلاق ایسی قوموں کی طرف منسوب ہے۔ ان
 کا قریبی طلاق وہود سے ہے۔ دیتے ہیں جو طلب کے طلاق کے قریب ہیں۔ اس کا مرکز ان کی قلم کاروں کے ہے اور ان کے پوشاک کا
 لقب قلاوین ہے۔

شاہ ارمین سے تعلقات۔ ملک کابل و ہماہران اس کے زمانہ میں ان دونوں پورہ استیلا کا حاکم تھے، خواہ تھا
 اس کا نام تثنیٰ بن ابی الیقین تھا۔ سلطان عادل نے اس سے یہ خطبہ کی تھی اور اس کے لئے جاگیر مقرر کی تھی اور وہ ان کے
 ساتھ ٹولہ لے کر بھی شامل ہوتے تھا۔ سلطان صالح الدین نے اس سے یہ خطبہ معاوضہ کر لیا تھی۔

شاہ ارمین کی شکست۔ ہلاکو اور تاتاریوں کے زمانے میں ارمین کا بادشاہ چوہم بن قسطنطین تھا۔ تثنیٰ وہ قلعہ کی اولاد میں سے
 تھا اس کا رشتہ بدلتی تھا۔ جب ہلاکو نے ترائی اور شاہ کو فتح کر لیا تو چوہم نے قسطنطین کی اطاعت قبول کر لی تھی اس لئے اس نے اس
 کی سلطنت پر قرار دیا تھی۔ یہ اس سے یہ چھوڑ دیا کہ وہ شاہ نے شہر و سرحد پر حملہ کرے۔ ہلاکو ورم کے حاکم نے بھی اسے اور
 دلی ہود و ۶۹۲ھ میں عرب نے قبیلہ کے کلاب و نے قرآن لکھی۔ یہ لکھنے والے وہ ہیں اور یہ سب لوگ میں تثنیٰ کے۔ بقدر سلطان
 کاہر نے ان کو قسطنطین کی فوجوں کو پکڑ کر کے ان کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ یہ لشکر بھی شکست دے کر اپنے وطن واپس آ گیا۔

سپیس پر حملہ۔ جب سلطان قلاوین چوہم کی جنگ سے فارغ ہو کر لوہا قسطنطین سے اس میں شہر پر حملہ کرنے
 کے لئے فوج بھیجیں۔ اس سے پہلے سیف الدین قلاوین اور حاکم تاتاریہ و منصور تھے۔ چنانچہ قلاوین نے کر واپس ہو گئے۔

ارمنوں کی تباہی۔ ارمنوں کا بادشاہ چوہم بہت خوفزدہ ہو گیا تھا اس لئے اس نے اپنے فرزند کثیر کو تخت پر بٹھایا تھا اور
 خود اس پر قابض ہو کر تخت پر بیٹھا۔ ارمنوں کو اس کا کیا حال تھا۔ وہ اس کے لئے کر واپس آئے۔ وہاں ہوا اس کے ساتھ۔ یہ

جہاں اور چٹا بھی ہے۔ مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کے بہت سے افراد قتل کر دیے گئے اور باقی لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بادشاہ کا بھائی اور چٹا بھی مارے گئے۔ مسلمانوں کی فوج نے ان کے شہروں کا محاصرہ کر دیا اور سب کے شہر بھی محاصرہ کر دیے۔ انہوں نے بہت ساری قیمتیں اور جنگی تہیہ حاصل کر لے گئے۔ اس لئے جب اہلوت کر چلے تو سلطان ظاہر نے قارائے قہر پر ان کا استقبال کیا اور ان کے پاس بے شمار مالی قیمت دیکر وہ بہت خوش ہوا۔

شہزادہ بدوش قباکس کا حصار وہاں کی رعایا نے سلطان سے یہ شکایت کی کہ شہزادہ بدوش گزرنے والے تھا کہ ان پر بہت مظالم کرتے ہیں اور وہ ان کے فرنگیوں سے جو چیزیں حاصل کرتے ہیں اسے دھروا لیت کر دیتے ہیں۔ اس پر سلطان نے حکم دیا کہ ان قباکس کا محاصرہ کیا جائے۔ چند فرنگیوں نے انہیں قتل کر دیا اور باقی جو بچے انہیں گرفتار کر کے جنگی قیدی بنا لیا۔

شاہ ارمن کی گرفتاری بحر سلطان ظاہر مصر آیا اور اس نے کچھ عیسائی شاہ ارمن کو روکا اور اس سے اس کے شہر کے بارے میں مصالحت کرنی کہ وہ سلطان کے پاس ہی رہا۔ آخر کار اس کا رد فرمایا اور اس کے بے گناہ شہر کو بہت دہشت اور قتل و غارتگی کی چٹائی بنی۔ کچھ عیسائی سلطان ظاہر نے انہیں اپنے سے لٹا کر لیا اور یہ شہر مار گئی کہ ان مسلم امراء کو روکا گیا جائے۔ انہیں بد کو طلب کے قید خانے سے نکال کر لے گیا تھا۔ ان میں ستر ہزار اور اس کے ساتھی شامل تھے۔ لہذا انکو روکے ہلاکوں کی (روہائی) کے بارے میں پیغام بھیجا تو ہلاکوں نے انہیں بھیج دیا۔

ارمنیہ کے قلعوں کی تسخیر اس کے بعد سلطان ظاہر نے اپنے فرزند کو بھیجا کہ دو شاہان کی چاروں سو سو چار قلعوں پر قبضہ کر لے جو زونہ کے طور پر دیے گئے تھے۔ ان میں سب سے بڑے اور مشہور قلعہ مرزبان اور مرغان کے قلعے تھے۔

اشتر کی آمد (اسے میں) مسٹر اشتر (ایچیک) سلطان ظاہر کی خدمت میں دمشق پہنچ گیا اور اس کے جلوس میں شریک ہو گیا (اس سے پیشتر اس کی آمد کا کسی کو علم نہیں ہو سکا تھا۔ سلطان نے اس کا بہت اعزاز و اکرام کیا اور اس کے منصب کو بلند کر کے ترقی دی اور اس کی گزشتہ خدمات کا اظہار کیا۔

شہر کی موت (شاہ ارمن) ۱۰۱۰ھ میں فوت ہو گیا تھا۔

تجدید جامع ازہر جب سلطان طرابلس کی جنگ سے (فارغ ہو کر) مصر لوٹا تو اس نے جامع ازہر کی از سر نو تعمیر کا حکم دیا اور جب اس کی تعمیرات ختم ہو چکی تھیں تو اس کا ایک اور ایک مسجد و محل بنوائے۔ یہاں پر کئی عمارتیں بنوائیں گئیں جو اس نے تعمیر کرائی تھیں۔

فرنگیوں کے خلاف جہاد (اسے میں) سلطان کو تاراج (کے لئے) کی خبر ملی تو دو مشن روانہ ہوا: مگر یہ فتح نہیں ہوئی۔ اس لئے وہاں سے دوسری طرف روانہ ہوا۔ وہاں سے روانہ ہونے وقت اس نے ازہر کی تعمیر کا حکم دے دیا تھا۔ اسی زمانے میں اسے اطلاع دی کہ اہل شہر نے سرحدوں پر پتھر گروٹی ہے۔ اس نے وہاں پہنچا اور حکام سے حکم دیا کہ وہاں کے میدانوں کو روند ڈالا۔ آخر کار فرنگیوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ جس طرح چاہے صلہ کرے۔ سلطان نے یہ جواب

اطاعت قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ مگر انہوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ پھر وہ محاصرہ سے نکل آ گئے تو سلطان نے ہمدانی شہر میں ٹھہر آئے اور وہاں غریب قسروں و عمارت کی۔ وہاں کے بچے کچے لوگوں نے قلعہ میں پناہ لی اور آخر کار پناہ حاصل کر کے وہاں سے نکل گئے۔

خطان ظاہر نے اٹھ کھڑے حاکم کو جو فراریس میں تھا اس کی اطلاع دینی کہندہ مطلق اور اس کے رشتہ داروں کو چھوڑ دیا گیا اور انھیں شاد ارمنیوں کے پاس بھیج دیا گیا۔

اب سلطان نے مال قیست کو اکٹھا کر کے اسے تقسیم کر دیا۔ پھر قلعہ اٹھایا گیا جسے قلعہ کا کہتے تھے۔ قلعہ کا یہ نام پڑا۔ سلطان نے یہاں طلب کی تو اس کے پاس سلطان نے اپنے (استاد اور) مسٹر قاری کو بھیجا۔ جس نے ہمدان پر قبضہ کر لیا۔

حاکم کے حاکم نے جو مال قبضہ میں لایا تھا سلطان ظاہر کو صلح کا بیڑا بھیجا۔ لہذا سلطان نے اس سے دس سال کی مدت کے لئے صلح کر لی۔ پھر سلطان مصر پہنچ گیا۔ وہاں بہتر عہد کے دوسرے دن پہنچا۔

تاتاریوں سے صلح۔ تاتاریوں میں سلطان نے سوا علی شاہ پر مصلحتوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے مصر سے فوج کشی کی۔ اس نے مصر میں حشد بنایا۔ پہلی کیمپ لڑنے لڑنے اور دلی تہذیب کا نگران مقرر کیا۔ اور صف کے مقابلے میں پہنچا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ ایجنڈا بدل کر طرف سے اسے صدمہ بھیجے گئے ہیں کہ وہ شاہ دم قصور کے پاس پہنچے جسے اس نے انھیں اتار کر طرف بھیج دیا۔ سلطان نے طلب کے ایک امیر کو بھیجا تاکہ وہ ان کا مدد کرے کہ اس کے ساتھ جتنے گھوڑے (بند) کا مدد کرنے کے لئے تو سلطان نے وہاں (میں ملا کر) کاٹھا پڑھا۔ جس میں کھور کی صفحہ خانہ کو خوش کاڑ کر تھا۔ سلطان نے عطا کا جواب دے کر کہ صدموں کو کوٹنا پورا رہے امرا جو مصر جانے کی اجازت دے دی اور خود مصلحت کوٹ گیا۔ پھر وہ اپنی جموں کی فوج کے ساتھ قلعوں پر حملہ کرنے کے لئے گئے۔

نوشیدہ سفر۔ اس عرصے میں سلطان نے یہ اطلاع ملی کہ یہ مصر کی فوج سے ہو گیا ہے۔ لہذا وہ غربت و محسوس میں خیر دن روز اور پوشیدہ طور پر بھیجے بدل کر وہ ترکمانوں کی حموزی کی فوج کے ساتھ شہان کی پھر دوسری تاریخ کو صرحت کے ساتھ مصر کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے (مصر جانے) کی یہ خبر اپنے کھڑکی فوج سے پوشیدہ رکھی تھی۔ وہاں اس نے یہ مشورہ کر دیا تھا کہ بہاری کی وجہ سے وہ غیر کے اندر آرام کرے گا۔ سلطان بدعت کی رات کو مصر کے قلعہ پہنچ گیا۔ قلعہ کے محافظ اسے نہیں پہچان سکے۔ آخر کار کسی تہیہ سے وہ داخل ہوئے تو اس وقت انہوں نے شناخت کر لیا۔ جمہوریت کے دن سلطان یہاں میں پہنچا تو لوگ اس کو کچھ خوش ہو گئے۔ پھر سلطان نے وہاں جو ضروری کام کرنا تھا وہ پورا کیا اور دوسرے دن رات تمام کو روک دیا گیا۔ وہاں دو جہازیں تھیں کہ وہ دشمنان کو اپنے غیصے میں (پوشیدہ طور پر) پہنچ گیا۔ اس کی بدعت یہ امر بدعت خوش ہوئے۔

بعد ازاں سلطان نے خلف صفوں کی طرف فوجیں بھیجیں انہوں نے صوبہ پر حملہ کیا اور ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔ وہ کہو کے میدانوں میں پہنچے۔ انہیں کا صفایا کر دیا۔ یہ فوجیں بہت زیادہ مال غنیمت حاصل کر کے لوٹ آئیں۔

مصریوں کے حلقہ۔ سلطان صلاح الدین نے جب مصر میں گورنر کیا تھا تو اس وقت ۵۵۲ھ میں ناصر الدین محمد بن توج

مقام دے دیا تو دوران کی وقت تک یہ اسی کہ قبضہ میں رہا۔ اسی کے بعد اس کا فرزند سلطان بن عثمان اس کا جگہ قائم مقرر ہوا۔ اسی کے بعد اس کا فرزند سیف بن عثمان سیف بن کا حاکم رہا۔ اسی جگہ سے میں مصر میں ترک خود مختار حاکم بن گئے تو سیف بن الدین نے اپنے بھائی عبداللہ بن کوکب سے مل کر سلطان ظاہر بن بکر کی خدمت میں بھیجا سلطان نے اس کے خوف کو قبول کر لیا اور اس کے ساتھ چھاسلوک کیا۔

مسیحیوں پر قبضہ سیف الدین ۱۱۹۱ء میں فوت ہو گیا۔ اسی نے (مرنے سے پہلے) اپنی اولاد کو یہ وصیت کی تھی کہ وہ مسیحیوں کو سلطان ظاہر کے حوالے کر دیں پتا چلا اس کے دو فرزند سابق الدین اور خوالد بن سلطان کے پاس مسرا گئے۔ سلطان نے ان دونوں کی تقسیم و تفریق کی اور انہیں انعام دیا۔ پھر سلطان نے ایک فرزند سابق الدین کو اپنی طرف سے مسیحیوں کا حاکم مقرر کیا۔ وہ بہت قوی و بااثر ہو گیا۔ سلطان منصور کے زمانہ میں دمشق میں بغاوت اٹھی۔ اس نے اس وقت مسیحیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

حاکم مکہ معظمہ کا تقرر سلطان کو یہ اطلاع ملی کہ یحییٰ بن ابی سعید بن قنارہ اپنے بچہ الدین بن قنارہ پر غالب آ گیا ہے اور وہ مکہ معظمہ کا خود مختار حاکم بن گیا ہے۔ اس نے سلطان ظاہر کے کاہک قلب (مجاہد میں یہ حوالے) کا حکم دیا ہے۔ لہذا سلطان نے اپنی طرف سے اسے مکہ معظمہ کا حاکم مقرر کر لیا۔

سلطان کا حج سلطان نے اپنے تئیں مسیحی کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اسی نے اپنے ساتھیوں کی خاص میں کو درو کیا اور ان کی ضرورتیں پوری کیں اور اپنے استاد ابو القاسم رافعی کی قیادت میں فوجیں و فوجوں کی طرف روانہ کیں۔ پھر سلطان نے سیرت و شریعت کا بیان کرنے کے لکھنؤ کا قصد کیا اور شوبک فتح کیا۔ وہاں سے اس نے تاریخ ۱۱۵۵ھ و القہرہ (حج کا) سفر اختیار کیا اور مدینہ منورہ پہنچا۔ وہاں سے درود اسلام پیش کرنے کے بعد احرام باندھا۔ سلطان تاریخ ۱۱۵۵ھ کو حج مکہ معظمہ پہنچا۔ اسی نے خزانہ کعبہ کا ضل اچھے ہاتھ سے کر لیا اور اس کے لئے پانی اپنے ہاتھ پر لے کر کیا۔ پھر اسی نے تمام مسلمانوں کو اس کے خدائے کی اجازت دی۔ سلطان نے اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر ان سے معاف فرمایا۔ پھر اس نے حج کے باقی مراسم ادا کئے۔

اہل حجاز سے حسن سلوک سلطان نے یحییٰ بن عبداللہ بن مروان کو مکہ معظمہ کا حاکم مقرر کیا۔ اسی نے امیر ابیہی اور حاکم شعی و صلیب و دیگر شرفاء کے تاز سے ساتھ و چھاسلوک کیا اس نے حاکم بن کوکب کو "اس کے مکہ معظمہ میں ہوں اور مجی وہاں حجاز کے تمام مسیحیوں کی خدمت میں۔"

مصر کی طرف واپسی سلطان ۱۱۵۵ھ و الحجاز کی تاریخ کو مکہ معظمہ سے رخصت ہوا اور مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ پھر وہ سال کے آخری دنوں لکھنؤ پہنچ گیا۔ وہ دمشق ۱۱۵۸ھ میں ۱۰ سال کی پہلی تاریخ کو پہنچا (وہاں سے) جب وہ بیت المقدس کی زیارت کے لئے روانہ ہوا تو اس نے امیر القسطنطنیہ کی قیادت میں فوجیں کو مصر کی طرف روانہ کر دی تھ۔ جب وہ زیارت سے فارغ ہوا تو وہ اہل انصاریوں کے مقام پر اپنی فوجوں کے ساتھ شمل ہو گیا۔ اور اسی سال کی تاریخ ۱۱۵۸ھ کو (دہرے کے) مکہ میں پہنچ گیا۔

[illegible][illegible]

حسدوں کی خوفناک گھٹائی یہی ہے کہ اس نے مملکت کی ہر جہوں اور سطحوں کی جماعت کو خاص و عام کیا اور اس نے بھی ہر کسی پر ایک اور نئی آغوش بٹھرتا رہا کہ اس کی شرمناک کشتیوں کو کچھ بھی نہ دیکھا اور نہ اس کی طرف توجہ دیا۔ یہ ہے جتنا ناخوش کا یہ حال ہو تو کسی کی دنیا پر طمانت کے حال اور بھی بیان کریں گے۔

[illegible]

دیکھ کر کہو مت۔ نعمان! اگر اے روزنہ ہو کر مل جائیں مکانے قلبہ پر حملہ کیا ہو اسی کا حکمت کی ضرورت ہے۔ آخر کار وہاں کے باشندوں نے پتا چسپائی کی اور سلطان نے اسے فتح کر لیا۔

میرا اسلر کے بعد سلطان طرابلس چچا اور دو بہن تھیں ان کی جنگ تھی۔ فرخدار اس کے فرار کا حکم پر سامنے نہیں آئی اور نہ اس کی تو سلطان نے اس کے گمراہ تھوڑے دوسری کے لئے مسلح کر دی اور مشرق بہت تیار۔

بہار میں نہ ہو۔ بعد ازاں سلطان نے سوال کے آخر میں حلیہ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس نے اس شرط پر چاہوے کہ قلعہ فتح کیا کر وہاں کے باشندے بے مال و دولت اور ہتھیار چھوڑ کر بچے جائیں۔ لہذا کرنے کے بعد اس نے قلعہ کو گرا دیا اور بلوچن کی طرف روانہ ہو گیا۔

مور کے حاکم نے بھی اس شرط کے ساتھ مصالحت کی کہ وہ پانچ ہفتے سلطان کے حوالے کر دے گا۔ چنانچہ سلطان نے اس سال کے لئے اسی سے مصالحت کی اور ان ٹھکوں پر قبضہ کر لیا۔ بھر اس نے اپنے باب معرکہ لکھا کہ وہ اس جنگی کتابوں کا کر کے قیریں (کے جزیرہ) کی طرف بھیجے۔ چنانچہ اس نے ایسی کتابیں تیار کیں اور وہ ایک سات میں قیریں بھیج دیں۔

فرقہ اسماعیلیہ کے حالات فرقہ اسماعیلیہ شام کے چند قلعوں میں رہتا تھا جو انہیں نے فتح کر رکھے تھے۔ وہ قلعے یہ تھے۔ مصیاف، طلیحہ، الکلبہ، سبیہ، اندوس۔

سلطان ظاہر کے زمانے میں ان کا سردار غم اللہ بن شمرانی تھا۔ سلطان ظاہر نے اسے اپنی طرف سے حاکم مقرر کر رکھا تھا۔ مگر ایک دفعہ اس نے سلطان سے لڑاوت کرنے میں تاخیر کی تو اسے معذرت کر دے دیا گیا تھا اور اس کے بنائے خادم غم اللہ بن الرضا کو اس شرط پر حاکم کیا گیا کہ جبکہ مصیاف، سلطان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ اس کے ساتھ فوجیں بھیجیں گئیں (تا کہ وہ اس سے قلعہ حاصل کر لیں)۔ چنانچہ قلعہ بن کے حوالے کر دیا گیا۔

جب سلطان ۷۸۱ھ میں صحن الاکراد پر حملہ کر رہا تھا تو اس موقع پر غم اللہ بن شمرانی اس کے پاس آیا۔ وہ اس وقت بہت بڑھا ہوا چکا تھا (اس نے گزشتہ قلعوں کی معذرت پیش کی تھی)۔ اسے سلطان نے قبول کر لیا اور اس پر اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے (۷۸۲ھ میں) قلعوں کی حکومت اس کے اور امین الرضا کے درمیان تقسیم کر دی اور ان دونوں پر ایک ایک تین ہزار روپے سالانہ ٹیکس مقرر کیا جو آئندہ وہ اکبر ہو گا۔

اسماعیلیہ قلعوں کی تسخیر ۷۸۳ھ میں جب سلطان صحن الاکراد فتح کرنے کے بعد وہاں سے نڑا تو اس نے اسی سال قنول کی پھر، ہمدین، تاروق کو غلام اللہ بن امین الرضا کے قبضے سے طلیحہ کا قلعہ چھین لیا اور وہاں اپنی خانقاہ بھی مقرر کر دی۔ وہاں سے دو ولیمہ کے مقام پر تاتاریوں سے جنگ کرنے کے لئے گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اسماعیلیوں نے اپنے مقبوضہ قلعے بھی اس کے آدمی کے حوالے کر دیے ہیں اور انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ یوں اسماعیلیوں کے تمام قلعے سلطان ظاہر کے زیرِ تحکیم آ گئے اور وہاں سے ان کی اسماعیلی تحریک کا خاتمہ ہو گیا۔

تاتاریوں کو مزید شکست ۷۸۴ھ میں ابنا بن ہاکو نے اپنے باپ کے حاکم اور جنرل دوہاری کی قیادت میں الحیرہ کی طرف فوجیں روانہ کیں۔ اس نے اس مقام کا محاصرہ کر لیا اور اس پر کائناتِ نصیب کر دی۔ اس وقت سلطان دمشق میں موجود تھا۔ اس نے معرہ شام سے فوجیں جمع کیں اور دو بڑے قیادت کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس نے آخری حد تک فوجوں کو پناہ نہ رکھا تھا۔ اب امیر قلاوون فوج لے کر آگے بڑھا اور ۷۸۵ھ میں ان کے فیصل تک پہنچ کر ان سے جنگ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تاتاری شکست کھا گئے اور ان کا سپہ سالار مارا گیا۔ سلطان نے اپنی فوجیں سمیت دریائے فرات کو عبور کیا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ چنانچہ وہ محمود اور ان کے امیر کے تمام ساز و سامان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ الحیرہ کے لوگوں نے نکل کر ان کا تمام ساز و

۵۱

کے پاس : ہادی فوج ہادی تھا جو ملک کی حفاظت کرتی تھی۔ یہ شخص (ہادی) کے نام سے موسوم تھی۔ بلاد انور میں
 قاتلہ یوں ہادیہ عالم پہلے تھا جس نے ان علاقہ کو فتح کیا تھا۔ اسی نے بعد صفائی یہاں خاں کا حکم مقرر ہوا۔ اس کے بعد وہ قواد
 تہ و ان مقرر ہو رہے وہ دونوں سلطان خاں کے زمانے میں وہاں کی حکومت میں فریب تھے۔ بدادانیت تاجاروں سے بیزار
 تھا۔ یہ نیکو روگ اس پر دست دراز کیا کرتے تھے۔ اور ان کا نظام بہت خراب تھا۔

پوشیدہ خط و کتابت: جب سلطان ظاہر کی صورت ہمسرا میں تعریف حاصل ہوئی تو برواات مجاہدوں پر غلبہ آنے کی امید نظر آئی اور سلطان کی ادا کرنے کی اطلاع سلطان کے قاعدان کی دوبارہ رسالت قائم ہونے کی توقع ہوئی۔ یہ وہی سلطان نے پوشیدہ طور پر خواہ کتابت کی (یہ کام اس وقت شروع ہو چکا ہے) : ۴۲ برس کے بادشاہ اوجینا نے سیکھنے والے میں الجیرہ کی طرف تو میں بھیجیں اور سرائی ظہر (ان کے مقابلہ کے لئے) تو نہیں لے کر لشکر کے لئے اعلان کیا۔ سلطان نے خط و کتابت کر کے اسے بلایا۔ جب سلطان جنس میں ملحق تھا تو اس وقت برواات نے اسے یہ کام بھیجا کہ وہ تاروں سے ساتھ چنگ کرے اس وقت، بنیاد (۴۲ برس) پوشیدہ ہے اسے اپنے پاس تسلیم کیا تھا مگر اس نے عذر دینے کی بجائے اور ختم ہونے کو ہی کیا تھا۔

اگر ہم نے اس کے بعد یہ سمجھا کہ سلطان نے ہمارے ہاؤس پر دھڑکیا تو اس کی ہدایت کے مطابق غریبوں کی کمی نہ
 ہوئی تھی۔ چنانچہ کراچی کے اہل ادب کی ایک چٹائی پر اس نے امداد کے لئے غرضیوں کی فہرستیں اور دوسرے علم و کمال کے اہل علم
 و ادب کے مقابلہ کرنے کے لئے نوٹ آگے چڑھوا دیے۔ ان کی ایک فہرست تھی۔ اس کے علاوہ ایک فہرست تھی۔ اس کے علاوہ
 ایک فہرست تھی۔ اس کے علاوہ ایک فہرست تھی۔ اس کے علاوہ ایک فہرست تھی۔ اس کے علاوہ ایک فہرست تھی۔ اس کے علاوہ ایک فہرست تھی۔

پانچ سو سالوں سے متبادلہ۔ سلطان، کسی سال باور جب کہ سمرقند گیا اور وہاں ایک ماہ تک رہا اس عرصے میں
 ۱۵۰۰ء میں۔ کہ ملا الموم حاکم شامی سرحدوں پر چڑھ گئے۔ جب بادشاہ کو ان کی فوجیں دیکھیں تو وہ سمرقند و سلطان
 ۱۵۰۱ء میں روانہ ہوا اور براہ راست بخارا کے قلعہ کی اور دریائے آمو کی پہلے گئی۔ وہاں سے اس نے شمس الدین
 سلطان خضر کو قتل کرنے کی بجائے اس کا مقابلہ چار یوں کی انگلی بازی سے ہوا اور انہوں نے انہیں شکست دے دی۔ پھر وہ ساغان
 کی طرف لوٹ آیا۔

[illegible]

۱۰۱: اے اہل ایمان! تم کو اللہ تعالیٰ نے تم کو جو کچھ تم سے پہلے کے لوگوں کو عطا کیا تھا وہ تم کو عطا کیا ہے۔ (سورہ ابراہیم: ۱۰۱)

فتح قیساویہ: بحرِ حلیہ میں قیساویہ حرف کو کیا آواز دے کر لے کر نیا۔ اسے فتح لکھ کر دیکھو۔ سلطانِ برصغیر کا انتظام کرتا رہا۔ کیونکہ اس کے درمیان وہاں ملائکہ کا وقتِ قہر تھا اور اس نے انگریز کی جھوٹے پھریاں سے سلطان (یعنی ملک) کو شکست دی۔

مبارز شہسوار کا علم: محمد بن علی غلام کی قبر پر کے بدشاہ افغان کے پاس بھی پہنچی تھی، اسے اپنے چار سواروں کے ذریعے یہ بھی چھ چھانک کر روانہ کیا۔ اس کا بیان تمام کے مورخین میں ملتا ہے۔ اسے یہ حالت تھی کہ حرکت نہ کر سکا تھا۔ دودھ کی دھتے کا دھنسا۔ کامیاب کرنے کے لئے پہنچا۔

مفتی عام اس بات پر شک و شبہ کو مٹانے کے لیے انہیں بکثرت میں ان کے برطانوی دوستوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ان بات کے متاثرہ افراد اس نے ان کے شیروں میں ٹکڑے کا پائڑ اور جگر کیون ٹھکانے سے بہت سے نقصان دہ بل شہریت دے دی۔ پھر اسی نے ان کو ہمارے دے دی اور پھر وہاں بھی نہ تھا۔

بروایت کا قتل سب سے پہلے اس نے اسے قتل کر دیے گا اور وہ کہا پھر اسے جھوٹا دیا تاکہ وہ ملک کی مخالف کو نظر نہ آجائی، متوالوں کی بجائے اس کے ہوا سے ہر جتن چلانا شروع کر دیا (انہوں نے بروایت کو قتل کرنے کی سولہ سالہ عہدہ دہی ایچ کے مشہوروں کے قتل کا سبب بنا) آخر کار یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ تمام تھا یا اسرائیل مغرب امیر کو سمجھا اس نے بروایت کو اسے قتل ہوتا تھا

سلطان ظاہر کی دفعہ ہے۔ جب سلطان نہیں اور جس پر یہ جس کا درجہ ہے۔ جنگ کرتے ہیں اور بخدا توبہ عزم
 و جدت سے وہ بار بار کہہ رہا ہے کہ میں نے آخر میں توبہ ہو گیا۔ اس وقت طاہک نے رزم سلطان کو کفران قرار دیا۔ اس کے بعد
 سوت کی کڑی لکھتا کہ دشمن کو پادشاهان کے کو صبر و اجتناب

برای سعید کی پادشاهی

جب دو غلامیں بیچا تو اس نے تو ان کو کھنڈیا اور بڑا بھائی اور چھوٹی اور صاحبیت کے لئے ان سے بیعت کر لی اور ان کا قبضہ سید رکھا۔ ان کے غمزدگی کے بعد ایک خود مختار حکومت کی قیادت کا شرف اس کے لئے قائم رہا۔ پیر ابو کیونکہ جب سلطان کا ہر شام میں تھوڑا سا صبح کا نائب نامہ لکھ کر دیا جاتا۔ اس کے اختصار سلطنت در دست رہا۔

احمدیہ کی گرفت قادیانی پھراس۔ یہ شخص بدین سیکڑا، اعظم اور چودہ رندہ جی، پیویری کو جو گرفتہ کر لیا، جو مغلطان قادیان کے مخصوص دھرم میں تھے۔ ان کے بارے میں اس کے کہنے کے بعد دو جوتوں نے پہلے قادیانی کے حق میں اس کی حکومت کے انتظامی اداروں میں اس کے اس کہنے سے نکلے تھے۔ وہ وہی قادیانی تھے۔ تاہم وہ اپنے اداروں کی کھلی میں ان سے جدا دیکھتا تھا۔

گرفتاری اور رہائی: جب اس نے اپنے دونوں امراء کو قریب لایا تو اس نے کہا: "میرے دو بھائی ہیں، ایک نے اسی بات کو تسلیم کیا ہے۔"

سب صحابہ کی طرف کوئی نہ تھے اور وہاں ہر جگہ پر جوش و خروش تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
مذاہق اور چند اناجہ والے تھے۔ ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
نے اور ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی

تعمیر کا محاصرہ : ان (بابائی) سرکاری قلعے کے بارے میں کہنا کہ وہاں کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
نے اور ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی

شاہی قلعہ کی طرف کوئی نہ تھے اور وہاں ہر جگہ پر جوش و خروش تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
مذاہق اور چند اناجہ والے تھے۔ ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
نے اور ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی

ملاطاف سہیل کی برطرفی : ان کے بعد انھوں نے قلعہ میں کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
نے اور ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی

الکرک کا حتم : ان کے بعد انھوں نے قلعہ میں کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
نے اور ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی

غزائے مشرق کی حکومت : ان کے بعد انھوں نے قلعہ میں کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی
نے اور ان کے پاس کوئی اور اناجہ نہ تھا۔ یہ کہہ دینے پر جس میں وقت و انداز ایک آدمی

۲۲

امیر قلات ابن کا انتظام۔ امیر قلاتوں پہ سالانہ مقرر ہوا۔ تو رشی حاکم و مشق کا تبادلہ کر کے اسے ضرب کا حاکم بنایا گیا۔ امیر قلاتوں نے ہر پختہ کی تعمیر کی اور یہ مقرر کیا۔ اس نے سماجک حکام کو اختیار کر کے ان کی جاگیروں میں اضافہ کیا اور انہیں سلطنت کے اعلیٰ درجہ سب پر مقرر کیا۔ اس نے حکام پر بنامت کو (جو سلطان ظاہر سے مستقیم ہو کر تھی) اور دروازے پر رکھا اور انہیں قلعہ نو میں مقیم رکھا۔ تاکہ وہ فخر و شہرہ پرانہ کر سکیں۔ جب ان کی سزا کی مدت پوری ہو جاتی تو اس نے ان کو بارگاہیہ۔ اس کے بعد ملک میں امن و امان ہو گیا (اور اس کے تمام معاملات سلطنت درست ہو گئے)۔

منصور قلاوون کی اصمیت : امیر قلاوون قحطی کے فتنے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جو ریح المی کے زمانہ سے مسیحیوں کا دھرم
 دیندہ بن آکسٹر پہلی کا مونی (آزاد کردہ و فخر) خر جو غلامک صانع بن گیا بعد میں ایک بے ملامت بن گیا۔ جب قلاوون نے فوت ہو گیا تو
 قلاوون (برادر اسے) ملک صانع کے مونی بنیں۔ شاہنشاہ بنی ہمدانی اور قلاوون نے مسجد تعمیر کی۔

امیر قزاقان سلطان علی قلی کے عہد حکومت میں ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ ہم آہنگی و یکجہتی کا جو حال تھا اس نے اسے متحارب بنایا اور اس کے ساتھ کسی تعلقات قائم نہ کیے۔ پھر اس نے اسی کے فرزند موسیٰ کے ساتھ نہ اس کے سر کرنے کے لیے بہت کوشش کی۔

منصور قلاوون کی تخت نشینی جب امرا، سیدیے، ناراض ہو گئے اور مہمیل نے اسے ہر طرف کہا تو وہ امیر قلاوون کو بادشاہ بنا پا چکے تھے مگر جب اس نے اس کے بھائی قلاوون حسن بن قلاوون کو بادشاہ مقرر کیا تو امراء نے بھی اس نے اجازت میں اس کی مخالفت کی۔ اس کے چھ حکومت صرف دو مہینے با آ خر کا امیر قلاوون نے ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔ چنانچہ ابن زامراہ نے ماہ جمادی الاولیٰ ۷۱۲ھ میں منصور قلاوون کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس نے تخت حکومت پر بیٹھنے کا عوام کی شکیات کا ازالہ کیا اور کئی قسم کے معمول اور غلطیوں کو ختم کیا۔ اس نے اس کے مصر میں عہدہ دہی کو (وہ مناسب طور پر) تفسیر کیا۔ اس نے اپنے عہدہ دہی کی ایک جماعت کو تہذیبی اور ان کی جائیدادوں کی جائیداد میں اس کا اضافہ کیا۔

حکام کا تقریر: اس نے فوراً عزالدین ایک وٹم چاٹ لی کہ (کیسے مٹانے سے) اور کیا اور اسے صبر کا نائب حکم مقرر کیا۔ مگر اس نے دستخط نہ دے دی۔ وہی لئے اس نے اس کے بچے نے اس کے غلام مسام الدین طرغانی کو نائب مقرر کیا اور علم الدین خیر شہابی کو سرکاری و قاضی کا مقرر کیا۔ سلطان علاؤدین نے یہاں تک اندین بخاری کو وزارت پر بحال رکھا۔ بعد ازاں اسے سبزل کے قلعہ الدین نزد وچم بن عثمان کو وزارت مقرر کیا۔ اس کے علاوہ بن وید مرغابہ کو وطیبہ کیا جسے مال الدین اقرش نے اس وقت ترنہ کیا تھا جب کہ سعید نے بلخس سے شام کی فوجوں کو اس کے ساتھ بھیجا تھا جب اسے بیڑیوں میں بکڑ کر لایا گیا تو اس نے اسے مقید رکھا۔

[illegible]

ذوالقعد ۱۱۸۱ھ میں یہ علاقہ اس سے واپس لے لیا۔ اس کے بعد ہی حیدرآباد میں فوت ہو گیا۔

مسعود خسر وکی باغی حکومت اس کے بعد انارک میں میرا کو اقتدار اس کے نائب ایف بی فخری کی قیادت میں ہوا۔ ایف بی فخری نے اپنے نائب ایف بی فخری خاں کو خسر کی اور معین کے برائی خسر کو وہیں کا حاکم مقرر کیا اور اس کا لقب مسعود خسر رکھا۔ اس نے سالی قباچے اور سلطان کرلیا۔ چنانچہ وہ یہ سب اور پانچا، مال، دولت خسر نے دے دیے یہاں تک کہ انہوں نے انارک کا تمام ذخیرہ صرف کروڑ ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ لے کر انارک کے شام نے وہاں بھی کر رکھا تھا۔

میرا خسر اور سلطان انہوں نے فخری بھیج کر صلیب پر قبضہ کر لیا اور میرا کو حاکم بنایا۔ وہ شہر نہیں چھوڑا انہوں نے شہر و شہر سے بھی خاں، کھانا، کپڑے کی جو بانی جو کیا مانا۔ جزا سلطان قلاؤں نے اپنے انارک کی قیادت میں انارک کے حاکم کے لئے بھی بھیجیں۔ چنانچہ اس کا حق حاکم ہو گیا۔ آکر وہ مسعود نے یہ درخواست پیش کی کہ وہ ناصر زادہ بن اعظم نے اس طرح مصالحت کی تھی اس طرح کا صلح کر اس نے راجہ بھی کیا ہے۔ سلطان نے یہ شرط منظور کرنی اور اس قسم کا صلح کر دیا۔

مسعود کی حکومت کا خاتمہ مسعود نے دو روئے سے اختیار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا نائب حاکم ملا احمد بن فخری جہاں ان کے پاس سے بھاگ کر سلطان کے پاس پہنچ گیا اور اس کی بھارت کی تہذیب کی ایک سلطان نے اس سے ملنے میں اپنے نائب حاکم نے یہ طریقہ کوئی نہیں دے گیا انارک کے کھانہ کے سے بھیج دیے جس نے اس کا حاکم ہو گیا۔ انارک مسعود اور اس کے بیانی شہر میں کرنا۔ انارک کے پانچ کر لیا اور ان دونوں بیانیوں کو سلطان قلاؤں کو پہنچا۔ سلطان نے ان دونوں کی تعظیم، تحریم کی اور انہیں اپنے لئے کے ساتھ شامل رکھا۔ یہ سلسلہ اس کی قیادت تک جاری رہا۔ اس کے بعد انارک اور ان دونوں کو لے کر قلعہ لے گیا۔

سفر الہی شہر کی خود سری شمس الدین سترالاحقر اب مشن کا نائب حاکم ہوا وہی نے خود مختار جاننے کا کام سمجھا کر لیا تھا۔ اس نے خارجیہ جماعت سے قلعوں کو زمین پر تھا۔ اور اس پر اپنے حاکم مقرر کر دیے تھے اور سلطان مسعود قلاؤں سے یہ مطالبہ کیا کہ جو قلعے۔ جو لے کر اپنے قیادت تک کا تمام علاقہ شام کی حکومت میں شامل کر کے اس کے زیر حکومت رکھ دے۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ سلطان نے اس کے ساتھ اس بات کا سلام دیا کہ تھا

اعلان بقاء است، جب سلطان نے قلعہ مشن کا حاکم اپنے موٹی (کوڑا، مردہ غلام) تمام قلعہ بنائیں، فخری صلیب اور کواد قیادت میں فخری شہر کی خود سری نے اس کو بہت تائید کیا اور بغاوت کا اعلان کر دیا اور اپنے آپ کو بادشاہ مشہور کیا۔ جب اسے قلعہ کی سخت دشمنی کی خبر ملی تو اس نے یہی حاکم کو لڑنا۔ جسے صرف ہتھیار اور جسمانی طاقت نہیں تھا اس سے فائدہ نہ ہوا۔ اس کے بعد اس نے اپنا نائب اعلیٰ رکھا۔ یہ تمام خبر والی اس سالی کے مارچ میں ہوئی۔

اس نے قلعہ کے (شاہی) حاکم ایف بی فخری کو قلعہ کر لیا اور سیف الدین کو شاہی املاک اور قلعوں میں اپنی حمایت کے لئے صرف (حکومت) حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ قلعہ کو اور میرا خسر اور سلطان نے قلعہ کو قلعہ کر لیا اور خود سترالاحقر بھیج دیا۔

افرم سے ملاقات اس اثنا میں سلطان نے ایک افرم کو بھیجے۔ اور کہا کہ اس وقت میرا بیابان اگر تک کا نام مسجد
 فیت ہو گیا تھا تب وہ خود پہنچا تو اس وقت تک کہ اس کو جگہ ملے وہاں پہنچا اور وہاں کی ملاقات ہوئی
 تھی۔ ستر ایشیہ نے انھیں فریاد کیا اور افرم سے کھڑبہ ہو کر اس نے سلطان پر افرام بکھا کہ اس نے اسے شرم کا دھند
 بکھرا نہیں پایا۔ اور قلندر مشن کا طلب کی خدمت دوسرے لوگوں کو کہ وہ اس ملاقات کے بعد افرم نے سلطان کو ایک
 ایسا خط بھیج دیا جس پر اب یا اور بدعت کی کہ افرم اسے سن کر کھنکھانے لگا۔

مگر ستر (افقی حواس) سے ایسا نہیں آیا بلکہ اس نے تمام کے مختلف علاقوں سے فوج کشی کی اور جب یہ سارا کچھ
 کر کے قریب واطر کی کیا بات میں یہ فوج کو بھیج دی۔ افرم اور اس کے ساتھیوں نے اس فوج کا مقابلہ کر کے اسے شکست
 دی اور ان کے افرم کی ایک جماعت قید کر کے سلطان کو دیں۔ اسے بھیج دی۔ سلطان نے انھیں دہانہ کر ضلعت
 دلائے۔

ستر کی شکست جب تک کہ خود وہ بھی دشمن نہیں ہو سکا تھا تو اپنی فوجوں کے ساتھ باہر نہ آیا۔ اس نے خود ان کے
 اس نے قریب میں مقیم اور کوئی طرف نہیں کر کے کی کوشش کی۔ اسے بھی سلطان نے مسرتی فوجوں کو واطر الدین ستر ایشیہ
 منصوبہ دی اور در اندیشہ بکھائی فوجی حملہ کر کے قریب سے روانہ کیا۔ وہ فوجیں دشمن کی طرف روانہ ہو گئیں۔ دشمن سے
 قریب ان کا مقابلہ ستر ایشیہ کی فوجوں نے ہوا اور مسرتی فوج نے ستر ایشیہ کی فوج میں شکست دے دی۔ اس کے بعد ستر
 لوگوں نے دشمن پر قبضہ کر لیا اور ہمہ جہت بکھلائی منصوبہ کی کو قید کر کے اسے مشن کا نائب جہ کہم بنایا گیا۔ قلندر مشن
 کا کام ایف الدین ستر ایشیہ منصوبہ کرتا رہا اس کے بعد سلطان کو فتح دشمن کی اطلاع دی گئی۔

شاہ تاج تار سے خط و کتابت ستر (شکست کھانے کے بعد) جب پہنچا۔ اس کے ساتھ نے اس کا مقابلہ کیا تو وہ اس
 بن مرناسے پاس پہنچ گیا۔ اس نے ہوا پر شکست خود واطر کے یہی کیا اور ان سب نے تار پر اس کے ہاتھ دیا۔ اسے دیکھا
 دشمن کی اور اسے یہ بات یاد کیا کہ وہ شاہ تاج تار کے تھے۔ اس نے یہ بات نہیں دی۔

شیر مرے قبضہ ستر نے صبح کو شیر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے سلطان مسرتی نے یہ بین افرم کی قیادت میں شیر کا بھی ہوا
 کرنے کے لئے بھیج بھیج دیا جس نے اسے کامیاب کر لیا۔

حملہ تاج تار کی فوج اس عرصہ میں یہ اطلاع ملی کہ تار پر اس کا پیشہ و احسان ستر اور ان کے ساتھیوں نے تمام پر حملہ
 کرنے والا ہے اور اس نے یہ دیکھ کر کہ اس کے حاکم مسرتی کی فوجوں نے تار پر حملہ کیا ہے اور اسے چھیننے کے بعد وہ ان
 مرخان حاکم اور ان کے ساتھیوں کو آزار پہنچانے کی سمت روانہ کیا ہے اور وہ خود تمام کے راستے سے آ رہا ہے اور اس کی
 آگلی فوجیں اس کے بھائی کے سر پر قیادت میں کوئی کر رہی ہیں۔

دشمن کے خلاف اتحاد جب اس کی خبر یہ کہ تار پہنچ گیا تو افرم نے شیر کے مقام سے محاسبہ کیا اور ستر حاکم کو
 دعوت دی کہ وہ اس کے ساتھ قریب کے دشمن سے خلاف بن جائے۔ چنانچہ اس نے یہ دعوت قبول کر لیا اور تار تاج تار کی دشمنوں

۴۳

سے ترک ہو گاتے مگر اے مسلمان! یہ کہہ کر بھی نہیں ہو گئے کہ تم لوگوں سے جدا ہو گے۔

سلطان کی نوعِ شعی: اہل سلطان نے مصر میں نو مسلمین کو بھیجیں اور تمام طرفِ روانہ ہوا۔ اس نے مصر میں اپنے فرزند کو بھیج دیا۔ اچانک اسے خبر ہوئی کہ وہاں کی دلی ممد کی کاٹیاں کیا۔ چنانچہ یہی بارے میں کیا تحریر کی کہ یہاں جو اس کے سامنے پڑا۔ تاج محمد، پھر وہ یوں وہ لٹکا کر کے دیکھا۔ اسی نے یہ کہیں روانہ ہوا اور فرزند بھیج گیا۔

[illegible]

حضرت علیؓ کا تقرر سلطان نے بھی اور تمام اعلیٰ شہزادوں نے بھی مقرر کیا۔ ان کے حکم سے ان کے حواریوں نے اس کے لئے ایک کشتی تیار کی۔ اس کشتی میں حضرت علیؓ اور ان کے حواریوں نے بیٹھ کر روانہ ہوئے۔

سٹرکی وائی سٹر ایئر جیڑیوں پر تھا۔ اب اس کی فوج کے بہت سے افراد اسے چھوڑ کر شام چلے گئے۔ اس کے ساتھ صرف تیرہ آدمی بچے۔ ان میں سے دو آدمی اس کی مدد کرتے تھے۔ ان کی مدد سے اس نے ایک گھر میں پناہ لی۔

تھیں مرقبہ میں شکست ان فریقوں کو جو مرقبہ نے قلبوں میں جتنے جب تاروں کے تار نامی انداز میں لی و انہوں نے اپنے فریق برحقوں پر قتل و عام شروع کی۔ یہاں تاریخی حاسر نے لوٹ گئے تو انہیں انکار ان کے مانع پر ان کے مانع کے مانع سے ان پر چڑھنے کی پوزیشن جب کی اور وہ اجازت سے نہ پا کہ اپنے قتلوں کو نہ مانع نہ کر کے کہ وہ ہوا ان کے زمانہ فوجوں کو بھی کھینچ کر مرقبہ جب وہ مرقبہ نے فوج کے پاس پہنچے تو وہ اس کے اپنے خیمہ میں ہوا اور قتل و الحاق کو مقابلہ کے لئے ماریاں مگر وہ اجازت نہ دیا اور انہوں میں جھگڑا۔ اس وقت ان فریقوں نے ایک دوسرے کے اپنے شکست دے دی انہیں یہ معلوم ہو کہ قتل و الحاق

فرنگیوں سے صلح نامہ جب سلطان مہر کو بیچ تو دو احوال ہوئے آخر میں ان سے بھگت کرنے کے لئے بھار
اپنے بچے اپنے قریب لے کر پائیں بنایا جب وہ صوفیہ کے قہار پر پہنچے تو ان فرنگیوں کے ایجنٹوں نے اس سے ملاقات لی تا
کہ وہ اعلیٰ درجہ کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے انہیں نے وعدہ کیا کہ ان کے ہر شہر وہاں مسلح فوجیں قید سے رہا کر
یں گے جو بلقان کے محاذ تک جیں گے۔ جوئے تھے چوتھے سلطان نے اس قہار کو جس سے صلح نامہ کرنا تھا اس
نے یہ استیفاء کے حاکم اور اس کے قریب سے بھی صلح کی۔ نیز طرابلس کے ماحموند بن محمد اور حاکم کے ساتھ بھی ان
کے شہر کو اسلامی قسوں سے بے قوت و خاتون رہا کر دیں صلح کے عوض سے کچھ سلطان کی شہرہ کیا تھیں کہ سلطانوں
کو حاکم مادی بھی مقیم ہیں کہ اور وہ کسی قلعہ کے قریب اور دوسرے لوگوں نے نہ دیکھیں کریں کے اور تو وہ کسی شہر و آبادی
تاراجوں سے ساتھ نہ رہیں کریں کے اور جیسی تک نصیب نہ ہو انہیں سلطان کے امان میں سے شہر نہ کی جوتے نہیں

دی گئے۔ سلطان نے ان کے ساتھ چھ ماہہ گیارہ سال کے لئے کیا تھا۔ اور اپنے امراء میں سے کچھ لوگوں کو فوجیوں کے پاس ان سے (اس عہدہ کے لئے) طلب الفوائد کے لئے بھیجا تھا۔

سازشیں کا قتل۔ اس عرصے میں سلطان کو یہ اطلاع ملی کہ اس کے امراء کی ایک جماعت اسے اپنا کھمبہ قتل کرنے کی سازش کر رہی ہے اور انہوں نے اس (سازش) میں فرنگیوں کو بھی شریک کیا تھا۔ اس کا مرقعہ کوٹک تھا۔ چنانچہ جب وہ بیابان پنجاب کو سلطان نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہیں قتل کر دیا اور براس (سازش میں شریک تھے وہ مشتبہ قرار دیے گئے۔ چنانچہ دستر کے پاس صبح بچھے گئے۔

خلافتوں کا تبادلہ۔ دمشق بخیتی کر سلطان نے قائد شیزر سے سیمرہ کے لئے فوجیں بھیجیں آخر کار سلطان اور اختر کے درمیان قیام و مدوں کا تبادلہ اور اس شرف کا پہلو ملی کہ ستر اختر شیزر سے دست بردار ہو جائے گا۔ جزیرہ اس کے معاہدہ میں اسے شرف اور ہاکس کا علاقہ دیا جائے۔ یہ بھی ملے پانچ اختر اپنے قیاموں کی حقیت کے لئے صرف چھ سو سو کا فوجی دست رکھے گا اور وہ اس امراء کو نکال دے گا جو اس کے پاس بھاگ کر آئے ہیں۔ جب یہ عہدہ اکیلی ہو گیا تو اس کو نافذ کرنے کے لئے فرمان جاری ہو گیا۔

اختر کے پاس سے مجرور اور دوسرے پاس چلا آیا تو سلطان نے اس کے ساتھ بچھا سلوک کیا۔ سلطان نے شیزر کا جاگیر بیان جاتی کو ستر دیا۔

الکرک کا معاملہ۔ اس سے پہلے ملک طبر کے فرزند بوہلرک میں تھے۔ سلطان سے یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ وہ سلجق میں سلطان داؤد کے زمانے کی طرح الکرک کے علاقہ پر فاتح ہو گئے۔ سلطان نے ان کے رشتہ داروں کو ہرا سے بھجوا دیا ان کے ساتھ اس قسم کا عہدہ کر لیا اور امراء طبر کے راج الدین اور شرف الدین سے صف الفوائد کے لئے بھیجا۔

تاتاریوں کا زبردست حملہ۔ ۶۱۰ھ میں تاتاریوں نے ہرمت سے شام کی طرف فوج کشی کی۔ چنانچہ تاتاریوں کا (بادشاہ) ابن توغتلان اور ۵۰۰۰ فوجوں کو لے کر روانہ ہوا۔ جب وہ درجہ کے مقام پر پہنچا تو اس نے اس کا حاصرہ کر لیا (اس حاصرہ میں) اس کے ساتھ حکام اور دین بھی شریک تھے۔ اس (بادشاہ) کے بڑی لشکر کرنے میں شام کی طرف فوج کشی کی۔ غنائی علاقے کا بادشاہ کھتر تاجہ دینی خان کی دوا سے قہارہ بھی اپنے پائے تخت سے اپنا تاج ہار کر دے کے لئے شام پر حملہ آور ہوا وہ قلعہ سے نریمانہ اقبیاء پر اور قلعہ کے درمیان مجرمانہ ہوا۔ مجرورہ کھتر تاجہ کو لے کے پاس پہنچا اور اس کے ساتھ لے کر اس نے شام کی طرف پیش قدمی کی۔

اسلامی لشکر کا مقابلہ۔ سلطان مصر دمشق سے مسلمانوں کی فوجوں کو لے کر تاتاریوں سے پہلے صبح بچھے گئے۔ وہاں ان کے ساتھ ستر اختر بھی امراء کے طہر و سمیت شام میں گئے۔

اسی ہزار کی تاتاری فوج ۶۱۰ھ میں دمشق سے زبردست لشکر میں روم انزلی ارمن اور کرج اقوام صبت اس ہزار سے زائد فوج تھی۔ لڑتین کا مصلح کے مقام پر مقابلہ ہوا۔

اسلامی صفوں کے سپہ سالار سلطان مصر کی بہن (اسی طرف کی فوج) میں حکم جاتا محمد بن المنظر، نائب حکم دمشق، بھی شہید ہوئے۔ جیسی کہ پہلے عرب بدادوں کی قیادت کر رہے تھے۔ مصر (بائیں طرف کی فوج) میں ستر اور حقہ ترکمان فوج اور ظاہر ہے کہ سیاحت اور ان کے امراء کے ساتھ شریک تھے۔ قلب (دو بائیں صفوں) میں سلطان کا نائب حمام الدین طرطالی نائب کن الہ بن ہامی اور فوج کا کثیر حصار و مالک (مصر) شریک تھے۔ سلطان (بذات خود) جندول سے نچھاپے ہوئے اور کھوس ملا، جن کے ساتھ شریک جنگ تھا۔

۲۳ مارچ کو شکست۔ تاتاریوں نے فوجیں اور ملک و سطوں میں تقسیم تھیں۔ یہ جنگ چند ہویں۔ جب وہ شہر میں ہوئی۔ جنگ جبر و استحصال کے ساتھ زور و شور کے ساتھ جاری رہی۔ پھر مسلمانوں کا سپہرہ منتشر ہو گیا اور تاتاریوں نے ان کا نائب کیا۔ اس کے بعد ۲۴ مارچ کو سپہرہ منتشر ہوا اور ان کی فوجیں چھوٹے گروہوں یا شاخوں کی طرف جھک گئیں (دو بائیں صف) میں قابض ہو گئے تو اس وقت ہر گئی اور تاتاری فوج نے بھی مسلمانوں کے سپہرہ کا قہر کرنا چھوڑ دیا۔ چنانچہ جب وہ مسلمانوں کے پاس سے گزرتے تو انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ مسلمان اپنے مقام پر فوج اور اساتذہ کی سے جنگ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مارا اور خود آگ لگائی اور آگ لگتی رہی۔

۲۴ مارچ کو فتح۔ تاتاریوں کی فتح کے بعد سلطان مصر (فلاوین) غیر بھیج دیا گیا۔ دوسرے دن اس نے دشمن کے قہر کو دیکھ کر فرار ہو گیا اور ان ظلموں کا قصہ کیا اور ریائے فرات کے اطراف میں تھے۔ ان کی فوجوں کو آگ لگائی۔ بعد انہوں نے راستہ تبدیل کر لیا اور وہ وہاں فرات کے اسٹوم مقامات میں گھس گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اور بائیں جانب گئے۔ ان میں سے کچھ فوج سلمیہ کے جنگل گیاہوں میں سے گزرتی رہا اور ان میں جنگ کرنا پڑا اور ہار ہو گئی۔

۲۵ مارچ کا فرار۔ تاتاریوں کا بادشاہ ادب کے مقام پر تھا۔ جب اسے (فوج کو شکست) کی خبر ملی وہ بعد از محاسبہ یہاں سے فرار ہو گیا۔ اس کے بعد سلطان (تادون) نے فوجوں کو ان کے اصلی مقامات کی طرف بھیج دیا۔ ستر اور شہر و دیان چلا گیا۔ ظاہر ہے سیاحت کے افراد چھپ رہے تھے اور وہ سلطان کے حلقہ میں گئے۔ جب سلطان دمشق آیا اور یہاں سے اس سال ماہ شعبان کے آخر میں مصر چلا۔

۲۶ مارچ کی ہلاکت۔ اہلخانہ کو کئی ہلاکت ہوئی۔ اس کی موت کا جب یہ بیان پایا گیا ہے کہ اس نے بیچہ وزیر شمس الدین المہر بنی کو اپنے بھائی شمس الدین کو ہلاک کر دیا۔ ۲۷ مارچ کو بادشاہ (ادب) نے اسے گرفتار کر کے اس کے بارے میں تحقیقات کرانی تو جو لہجے میں اس کو پوچھا کہ کونسا (اس کے گھر سے) تیرا بیٹا ہوا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں مغل حاکم کی گرفتاری اہلخانہ نے اسے دوسرے مغل حاکم کو بھی اپنے بھائی کی موت کا الزام لگایا جو الجیرا کو گرفتار کر لیا تھا۔

چنانچہ وہ (انصار کی فوجیں کو) بھانٹ کر کیا۔ جب سلطان قلاؤن نے ایک فوجی جہم موصل نے ملاتے پر اصرار کرنے سے لئے بھیجی اور وہ فوج کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے اس خبر کو دخل جبر و دیکھا اور اسے سلطان نے پاؤں لے لئے۔ اس نے اسے متنبہ رکھا کہ اس کے بعد اسے نہ کر کے اس کا نام اپنے سر پر لکھ کر اپنے گراں دار چاہو۔ وہ نہ دیکھا۔ اس کے بعد اسے وہاں سے واپس کر دیا اور چونکہ قلاؤن نے اس کی روایت سے متنبہ نہیں کیا اس لئے کہ جس۔

طلب کی حاجی کا انتقام اس سال سلطان نے دوری فوجی ہمیں بھیجا اور وہاں میں میں نے مریدین کے علاقوں کی طرف بھیجی۔ چونکہ رانہوں نے طلب اور اس کی مداخلت نہ کیا تھا۔ لہذا اس نے انتقام کے لئے ضروری تھا۔ ان فوجوں نے ان کے راجہ کو قتل کر دیا۔ وہاں انہوں نے ایک شہر پر بھیجنا شروع کیا اور وہاں کوئی دیکھ نہ سکی۔ تو اس کا کشت سے سر ہٹا دیا۔ یہ فوجیں پندرہ کے چاروں طرف بھیجی اور وہاں سے مال غنیمت حاصل کر کے اپنے آپ کو بخش کر دیا۔ اس نے اس سال قلاؤن کو وہ طلب کر کے قلاؤن پر چار فوجیں بھیجی۔ ان میں سے ۳۴ فوجیں لڑیں۔ یہ قلاؤن نے ان کی فوجوں کو قتل کر دیا۔ اس کی حالت پہلے سے بھی بد تھی۔

نگو دار کا اعزاز اس سال میں حکم کیا گیا کہ اس نے اپنے وہ مسلمانوں کو نے لئے رجب سے پہلے ایک اور قلعہ رانہوں کے حکام کو اس نے اسلام قبول کرنے کو بلا دیا۔ اس نے اپنا (اعلیٰ) نام لکھ دیا۔ اس کے بعد وہیں سے فوجیں بھیج دیں۔ یہ فوج سلطان مصر کو پہنچی۔ انگریزوں کے سپریم (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳

جائزہ بادشاہ کا مقدر : اب (حقیقی بادشاہ) امر ظلمی ہو گا یا مہتاب ہو گا اس کے لئے یہ شرط ایک تھیں کہ وہ مہلابہ خراج فی مقدرہ المسمی ہو گا اور مقدرہ مخالف جیسے کہ رے ایک شرط یہ تھی کہ اس میں قلعے خالص صفحہ کی ملکیت ہی رہیں گے۔ لہذا وہ چنے نتیجہ واداء اور اس کے حکام صاحبوں کو اپنے طاقے سے نکال دیا گا۔ چنانچہ ان کے یہ نام مرثیہ کا دی گئے تھے۔

خوب پر فوج کشی ان کے بعد سلاطین کی ہر فوج کو سپاہ سالاری اور اس کے آئینہ دوس کی حکومت کا خاکہ دکھائی۔ جب منصور قانہ بن ہاشم بن اثرا سے ۲۷۱ھ میں شکست کھینچ کر فرار ہوا اور عبداللہ بن ابی ولید کی قیادت میں وہ کی طرف فرار ہوئے تھے وہ اپنے گیسو ان کے ساتھ قوس کا حکم ملازمین میں بڑھ چکی تھی بل کہ قانہ اس نے فوجی میں مشہور حرب قانہ انوں کے افواج مغرب کے لوگوں اور بھلائے کے قبل کو بھرنے کی کرا تھا۔ مشہور شاہانوں میں حضرت ابو بکر حضرت عثمان علی اور اور شریف شیخاوی اور شہزادہ رومی ہوا و دیگر رومی شیخاوی تھے۔ یہ فوجی نظام جس مشرقی اور مغربی سرحدوں پر قائم رہا نہ صرف فوجی دین کے لیے بلکہ ہاشم و اس کے بھائی میں بھولی ہوئی جو سامان جو جوئے کے خیال میں قانہ سرکشوں کا بھائی تھا۔ جب اس کی فوجی مقابلہ کے لئے تیار ہوئے تھے ہجرت تھائی وہ مصری فوجیں ان کا قتل کے لیے بڑھ رہا تھا تاکہ حاقب نہ رہے۔

دوسرے حالات اس کے بعد چھ ماہوں کے چھانچ کو کھانہ نہ کھاتے اور صرف پانی پیتے تھے (ابن شہر آشوب نے اس کے بعد ایسا بیان کیا ہے)۔ اس کے بعد ملوک کو قید میں بھیجا گیا۔ اس کا بیٹا بھی مصر بھیجا گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے سلطان (خوارزمشہ) سے درخواست کی کہ سلطان نے اس کو قید رکھے۔ ملوک نے اس کی درخواست کو منظور کیا۔ اس کے بعد ملوک نے اس کے ساتھ ایک اہم کھیت سے لے کر بھیجا جس کے ساتھ چھ ماہ کی امانت دے دی اور قید میں رکھا۔ حکام کو ملوک نے بھی اس کے ساتھ ملوک کو قید کرنے کا حکم دیا۔

[illegible]

دب فوج مصر واپس چلی گئی تو چار ماہوں تک وہاں ٹھہرا گیا۔ اسی نے وہاں کے (مستقر مصر) کو مائیکس کے
اس اہمہ کو جو کہ وہاں کے سلطان کے پاس بھجوایا کہ وہ سلطان کے ساتھ اس کی مصاحبت کرے گا۔ (اس نے
بعد کیا کہ) وہ اس کے ہونے میں اہمہ نہ کر دے گا۔ سلطان نے اس کی یہ خبر نہ منظور کر لی اور وہ

طرابلس کے حالات

وہ فرنگی جو طرابلس میں مقیم تھے باوجود مہم گئی کرتے رہے اور مختلف سمتوں میں حملہ کرتے رہے تھے۔ اس لئے سلطان مصر نے مصر میں فوجیں کو اکٹھے کی اور ان کی فاسیوں کو دور کیا۔ اس نے محاصرے کے (ہدیہ) آلات بھی تیار کئے وہاں وہ درماد محرم ۸۵۷ھ میں فوج لے کر پہنچا اور اس شہر کا محاصرہ کر کے وہاں جاتیوں نصب کرادیے۔ چوتیس دن تک محاصرہ کرنے کے بعد سلطان نے طرابلس کو بڑا شیر خرچ کر لیا اور وہاں قتل عام کرایا۔

طرابلس کی تباہی: بعض فرنگی جان بچانے کے لئے منگی کشتیوں میں سوار ہوئے مگر باوجود حلف نے پھر انہیں ساحل پر پہنچا دیا جہاں انکی پادشہ کر دیا گیا مگر قتل کر دیا گیا۔ پادشاہ مصر نے طرابلس شہر کو تباہ کر دیا۔ ان کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے قتل کر کے تباہ کر دیا گیا۔ سلطان نے اس شہر سے متعلق جس قدر کچھ دیکھا تھا۔ اب کو فتح کر لیا۔ مگر سلطان نے حافظ فوجیں اور اپنے حکم شکن کارکنوں سے مشورہ کیا۔ اور کچھ قہر کر دیا تاکہ اس کا حکم اور وہ خط فوجیں دیکھیں۔ اس کا ہمہ کی طرابلس رکھ گیا جو آج تک (تہجد ابن طلحہ) موجود ہے۔

طرابلس کی ترقی: اس شہر (طرابلس) کی ترقی (اساسی) فوجات کے زمانے سے یہ ہے کہ جب امیر معاویہ حضرت عثمان کے بعد خلافت میں شام کے حاکم تھے تو انہوں نے طرابلس فتح کرنے کے لئے سفیان بن صفیہ الازدی کو (فوج دے کر) بھیجا۔ انہوں نے اس شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے باغیانی ایک اور قلعہ تعمیر کر لیا۔ وہاں کے باشندے محاصرہ سے شکست آ کر وہاں سے بکری کشتیوں میں سوار ہو کر بحال گئے (غیر) چھوٹے ہو گیا تو سفیان بن صفیہ نے حضرت معاویہ کو اس کے متوجہ ہونے کی اطلاع دی۔ چنانچہ امیر معاویہ وہاں سرحدوں کی حفاظت کے لئے پیر سال فوجیں بھیجا کرتے تھے۔

رومی پادری کا سرکر: خلیفہ عبدالملک بن مروان (کے بعد خلافت میں) اس کے پاس روم کا ایک جواہری آوی۔ اس نے خلیفہ سے اجازت طلب کی کہ وہ اسے آجائے۔ کہہ ہاں دے دیا اور اس سے عرش (۱۰ سالانہ) فوج اور کر دیا۔ پنے کا خلیفہ نے اسے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ کچھ عرصہ (طرابلس میں) رہا۔ مگر وہاں کے مسلمانوں سے خدا کی کہ کے بد روم روانہ ہوا۔ مگر مسلمانوں کے ہنگامی جہازوں نے اسے سمندر ہی میں گرفتار کر لیا (اور خلیفہ کے پاس بھیج دیا) خلیفہ عبدالملک یا علیہ بن عبدالملک نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔

طرابلس کے مختلف حکام: یہاں کے حکام دمشق ہی سے مقرر ہو کرتے تھے مگر جب فاطمہ کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے یہاں مستقل حکام مقرر کئے چنانچہ جیسے یہاں کا حکام تکرمان اقدام مقرر ہوا۔ (نار) (الترخیب) سرالدار (ابو اسحاق) علی بن جعفر الخن زوال (ابو زوال) بن زوال یہاں کے حکام مقرر ہوتے رہے۔ یہ سب فاطمی حکام کے ارکان سلطنت سے تھے۔

۴۔ بہارِ محرم : بحیرہاں کا چغنی امین اللہ اور ایوب طالب حسن بن محمد اور فقارہ کیم ہو گیا۔ وہ ۳۳۰ھ میں ملک فوت ہوا۔ وہ
 شیعوں کا بہت بڑا عالم اور فقیہ تھا اور اس نے وہ کتاب تصنیف کی ہے جو شراب اللہ و نامین حضرت کبود کے نام سے مشہور ہے۔
 اس کے بعد اس کا بھائی ابوالحسن بن محمد بن محمد اور حاکم ہوا۔ اس کا لقب جمال اللہ بن تھا۔

فرغیوں کا محاصرہ ۳۳۰ھ میں فرغیوں کا ایک حاکم جمیل جس کا نام بہت ہی فوت ہو گیا۔ جمیل ایک شہر کا نام بھی
 ہے۔ جو اس کے نام پر موسوم ہو گیا۔ جمیل اس (طرابلس) کا طبری عرصہ تک محاصرہ کرتا رہا (اس کا حاکم) ابن ہمار
 اس کی حفاظت کرنے سے عاجز آ گیا تھا۔ اس لئے وہ عراق کے سلجوقی محمد بن ملک شہزاد کے پاس امداد حاصل کرنے کے
 لئے نکلا۔ اس نے اپنے بچاؤ اور بھائی النائب کو طرابلس میں اپنا جانشین بنایا۔ اس کے ساتھ وہ اللہ بھائی بن الامیر
 بھی تھا جسے ابوالنائب نے قتل کر دیا اور اس نے افضل بن امیر الخروش کی اطاعت قبول کر لی جو اس زمانے میں فاطمی
 خلفاء کا خود مختار حاکم تھا۔

فاطمی (فرغی حاکم) طرابلس کے محاصرہ کے دوران ہی مر گیا تھا اور اس کے بجائے فرغیوں کا ایک امیر سردانی ان کا
 حاکم قرار پایا۔

فاطمی حاکم کا تسلط : (فاطمی سہ سالار) افضل نے طرابلس پر اپنا حاکم مقرر کر کے بھیجا۔ محمد بن طین کا مقابلہ کرنے کے
 بجائے ماں و دوست سینے میں مشغول رہا۔ افضل کو اس کے بارے میں یہ خبر ملی کہ وہ خوف و ہراس چاہتا ہے مگر اس نے اپنی بری
 حرکتوں کی وجہ سے اس شہر کو اپنا مخالف بنالیا تھا۔ لہذا افضل نے دوبارہ حاکم اس کے بجائے بھیجا اور امداد کے لئے مصر سے جنگی
 جہاز بھی بھیج دیے۔ اس کے بعد شہر کے ابواب اللہ کو گرنے لگا اور مدافع ملک بن ہمار کے باقی امداد اہل دیوان کو گرفتار کر
 کے مصر بھیج دیا گیا۔

امین عمار کی ناکامی : فخر الملک بن ہمار (جو سلجوقی بادشاہ کے پاس امداد کے لئے گیا تھا) ان کی امداد سے ناامید ہو کر
 واپس آ گیا۔ کیونکہ وہ اپنی ناکامی میں جلتا تھا۔ وہ ۳۳۰ھ میں دمشق واپس آیا اور (وہاں کے حاکم) سلطان مجید انا تک
 کے پاس بٹھرایا۔

طرابلس کے فرغی حاکم (فرغی حاکم) سردانی نے حالت ماں کے محاصرہ کے بعد طرابلس کو فتح کر لیا۔ لہذا افضل کے
 فرزند کے عرصہ سے آ کر طرابلس پر قبضہ کرنے اور طرابلس شہر کی سلطنت میں نہیں ہمال تکہ شامل رہا۔ لہذا کچھ فرغی
 افسروں نے اس کے خلاف بغاوت کی اور نظرس اور نے اسے قتل کر دیا اور اس سے بعد طرابلس کا (فرغی) حاکم القوش بن ہمار
 ہو گیا۔ جب اسے ایک حاکم موصول اور بیت المقدس کے فرغی بادشاہ کے دربار میں جگہ ہوئی اور وہاں میں فرغیوں کو حکومت
 ہوئی تو اس جگہ میں القوش (حاکم طرابلس) کو قتل کر دیا۔

فرغی بادشاہ جان بچا کر قریب کے تعلق کی طرف بھاگ گیا اور وہاں تک نہ پہنچا۔ زنگی نے اس کا محاصرہ کیا۔
 فرغیہ فریقین نے اس پر مصالحت کی کہ وہ قریب خزانے کو دے گا اور زنگی ان قیدیوں کو رہا کرے گا۔ جنگ میں گرفتار ہوئے
 تھے (اس جنگ کی رو سے القوش بھی رہا ہو گیا) اور وہ طرابلس واپس چلا گیا اور وہاں کافی عرصہ تک حکومت کرتا رہا کہ

(اچانک ۱۱ ماہ پر فرق پڑے کچھ افراد نے اسے قتل کر دیا۔

اس کے بعد ہندو طرہ میں کچھ دس وقت تک مقرر ہوا جب کہ وہ انہی ہی قدر دو فرنگی خوجوں کے ساتھ ۷۷۵۷
میں جنگ حارم میں شریک تھا جس میں ملک مہول نے فرنگیوں کی ہلاکت دینی تھی اور اس جنگ میں ہندو کماندار تھا اور وہ بہت
دیر تک مقید رہا۔ آخر کار جب سلطان صلاح الدین یوسف ابن ایوب تخت نشین ہوا تو اس نے ۷۷۵۷ میں اسے رہا کر دیا
اور وہ طرہ میں پہنچا۔ اس وقت سے طرہ میں حکومت اس کے اور اس کی اولاد کے پاس رہی۔ آج تک سلطان منصور
قلاؤں نے یہ حق میں طرہ میں کو تسلیم کر لیا۔

ہسپتال اور دارالعلوم کا قیام : سلطان منصور قلاؤں نے یہ مسلم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ کابریہ میں ایک ہسپتال قائم کرے
گا۔ اس نے اس مقصد کے لئے بہت سے مقامات کا معائنہ کیا۔ آخر کار اسے قلعہ خاند کے قلاؤں میں سے دو گھلوں کے قریب
اندازاً نصف میلہ مقام پندوہ اور اس نے وہاں ہسپتال کو قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اصل ہوٹلی کو ہسپتال کے لئے مقرر کیا اور
اس کے سامنے اس نے طرہ و قلاؤں کی تعمیر کے لئے اعلیٰ درجی کا دروازہ بننے سے ایک قبرہ کی بنیاد جو بنی کہ ان سب کی تعمیر
تعمیل کے لئے اس نے طرہ اللہ بنی محمدی کو مقرر کیا۔ چنانچہ اس نے بہت جلد یہ تمام کام میں تعمیر کر دیا اور یہ ۱۱۹۲ میں مکمل
ہو گیا۔ سلطان نے ان کے آخری وقت کے سے مسعود شاہ کی بہت سی جائیدادیں اور ان کی وقف بھی۔

وقف کروانے کا اعلان : (جب ہسپتالی مکمل ہو گیا تو ایک مقررہ دن کے موقع پر وہ ہسپتال پہنچا اور ایک طبعی شربت کا
پالانی کر لیا۔) ”میں نے یہ ہسپتال اپنے لئے اور اپنے سے بہتر (ہر نامی و نام) غلوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔“ چنانچہ یہ ہسپتال
اس کی نہایت عمدہ یادگار ہے۔

عکاس پر فوج کشی : سلطان منصور قلاؤں نے اپنے لڑکھڑاہٹ والہ بیٹے کو اپنی مہم بنایا تھا اور اس کا لقب اصباح رحمۃ اللہ علیہ
۷۹۱ میں فوج کشی ہو گیا تو سلطان نے اس کے ہمراہ دوسرے قزاقوں کو اپنی مہم بنایا۔ اس عرصہ میں غلوں نے فرنگیوں
پناہ دی اور انہوں نے کچھ دواؤں کے (مسلمانوں کے) غلوں پر حملے کرنے شروع کر دیے تھے اسی زمانے میں وہاں
سے (مسلمان) تاجروں کا ایک قافلہ رومی اور ترک غلاموں کو لے کر گزرا۔ وہ یہ غلام سلطان کے لئے لے جا رہے تھے کہ
اسے میں فرنگیوں نے انہیں لوٹ لیا اور لٹا کر لیا۔

قلاؤں منصور کی وفات : (یہ خبریں کہ سلطان نے ان سے جنگ کرنے کے مسلم ارادہ کر لیا اور محمد الغفر کے بعد
۱۱۹۰ میں فوج لے کر روانہ ہوا اس نے اپنے لڑکھڑاہٹ والے غلام کو قہرہ میں اپنے چاشمشیں بنائے۔) اس کے زمانہ میں محمد بن سیف اور محمد
الدین شہابی وزیر تھے (وہاں پہنچے کہ) وہ شہر کے باہر شہر میں تھا کہ چاک وہ بتا رہا تھا کہ وہاں سے اپنے گل پہنچا یا ہے۔ وہاں
اس کا مرثیہ نہ تھا کہ۔ یہاں تک کہ وہاں وہ قہرہ ۱۱۹۱ میں وفات ہو گیا۔

باب: سوم

منصور قلاوین کے جانشین

خلیل اشرف کی حکومت (اس کی وفات کے بعد) اس کے فرزند خلیل کے ہاتھ بیعت نہ ہوئی اور اس کا نائب اشرف رہا۔ اس وقت حاکم الدین طرطائی منصور کا نائب تھا۔ خلیل نے اسے اس عہد پر برقرار رکھا اور اس کے ساتھ دین و دنیا میں سب کو آئندہ حاکم کی نیابت میں شریک کیا۔ اسی نے علم و فن میں شجاعت کو بھی دیکھ کر برقرار رکھا۔ بعد ازاں یہ عہد (دستور) اس کا زیر الویت رہا اور اس نے ایک فرزند دارقہ۔

حاکم کا تقرر۔ اس وقت حاکم الدین اشبین مسجد اور مشق کا حاکم تھا اور شمس الدین تو اسلحہ جو کچھ اس کا نائب حاکم تھا۔ خلیل نے دونوں کو برقرار رکھا۔ اس نے اپنے والد کے فرمودہ کو نبھتے حکام سے انہیں فی الحال برقرار رکھا۔ ہم اس نے خواہے دونوں کے بعد اپنے نائب حاکم الدین طرطائی کو گرفتار کر کے قتل کروا دیا اور اسی کی جگہ کردہ تمام مال و دولت کو ضبط کر لیا۔ وہ اپنی دولت کو پھپھایا کرتا تھا۔ ہم انکے اس کے پاس چھانکھو بنا دئے جو سب کے سب اسی کے شاہی فرزندوں میں سے تھے۔

نئے وزیر کا تقرر۔ اب بدر الدین خلیل عہد پر اس کا نائب مقرر ہو گیا تھا۔ خلیل نے عربین و عجمیوں کو کچھ سے بلوا کر اسے وزیر مقرر کیا۔ وہ اس سے پہلے شام کا ایک بادشاہ تھا۔ اسی کے والد کے عہد میں وہ اسی کا مقرب بادشاہ ہو گیا تھا اور اسی کی انجمن خدمت کی تھی۔ لہذا اس نے اسے اپنی شاہ کی جگہ دے کر اس کا تخت پر بٹھا دیا۔ جہاں وہ کر اسی نے جہت و نہ وصل کر کے دی۔ اب اسے مصر کے دفتر کو مقرر کیا گیا۔ یہاں آ کر اسی نے بہت عظیم ہاں کئے جس کی احاطہ سلطان کے نائب طرطائی تک پہنچی تو سلطان نے اس کی دولت ضبط کر لی اور اسے سزا دے کر اسے شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

محمد بن عثمان نے اسی سال حج کیا تھا (اور وہ ہمارے میں مقیم تھا) جب خلیل اشرف تخت نشین ہوا تو اس نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ اسے بلوا کر اور اسے وزیر مقرر کیا۔ یہی آئے عیال نے بہت اثر و رسوا حاصل کر لیا۔ وہ خود اس کا کام کرتا اور عہدہ ہاں سے اسے نہ نکلتا رہتا تھا۔

خلیل اشرف نے شمس الدین اسلحہ کو بھی گرفتار کر کے خلیل میں زائل و تھوڑا۔ اس نے اپنے نائب و سلطنت طرطائی کے ساتھ عبداللہ بن سیف کو بھی گرفتار کیا تھا کیونکہ اسے پڑا لان کی طبی کردہ طرطائی سے معاملہ کر اسی کے خلاف برداشت رہا۔ یہ خبر جب اس کی پہنچائی گئی تو اس نے اسے رہا کر دیا۔

عساکر کا محاصرہ (انتظام سلطنت درست کرنے کے بعد طلحہ اشرف نے ۱۱۹۰ء میں دھاکے کا مسرہ کا قصد کیا تاکہ اپنے والد کی فوجی کمپ کی تکمیل کرے۔ چنانچہ اسی نے فوجوں کو تیار کیا۔ اور اہل شام کو دربارتہ جہود کی۔ وہ قاہرہ سے فوج کشی کر کے تیز رفتاری کے ساتھ براہ راست دھاکے پہنچا۔ شام کے حکام اور حکم حاکم مظفر بن منصور (فوج لاکر) اس کے پاس عساکر کا محاصرہ کے بعد تلہ برقوق (تلہ شمس اوقات) سے تلہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قسطنطنیہ کی برہمنوں کوٹ گھسٹا جہاں سے فوجیوں نے گھسنے کی کوشش کی تو دشمن نے ان پر حراہ لڑائی کی۔ تاہم انہوں نے مئی سے جنوری تک ویرانہ کی کوشش کی یہاں تک کہ اسے باہر تلہ دیا۔ شکستہ برہمنوں کو برہمن کے برابر ہو رہا اور اسی مدت سے شہر میں کمپ کی کوشش کا منہ کر دیا اور بے حد قتل و غارتگری کی۔ شکست خوردہ اور بچے کچھے دشمن پر غلبہ ہوا۔ بے بے برہمنوں میں پناہ گزینوں کو جو ابھی تک قائم تھے۔ اس لئے اس دین میں ان کا بھی محاصرہ کر کے مسلمان سپاہی ان میں بھی قسطنطنیہ کے اور ان کے تعلق کیا۔

فتح عظیم ۱۱۹۰ء میں فتح ہوا۔ یہ شہر فرنگی کفار کے قبضے میں ایک سو تین سال تک رہا۔ کیونکہ فرنگیوں نے سلطان صلاح الدین کے قبضے سے اسے واپس لینے کی کوشش کی تھی۔

فرنگی شہزادوں کی تباہی سلطان طلحہ اشرف کے حکم سے عساکر کا شہر تباہ کر دیا اور دھاکے میں اس کی خبر صوفیہ احمدیہ اور دھاکے کے فرنگیوں کو ملی تو وہ ان شہزادوں کو دھاکے میں چھوڑ کر چلے گئے۔ سلطان جب ان شہزادوں میں سے گزرا تو اس کے حکم کے مطابق یہ تمام (فرنگی) شہزادے مار دیے گئے۔ پھر سلطان دمشق روانہ ہو گیا۔

سلطان نے راستے میں حسام الدین الشیخ کو حکم دیا کہ دمشق کو چلا گیا۔ کیونکہ اس کے شیطان (فرنگیوں کے) اسے اطلاع دی تھی کہ سلطان اسے چاہتے قتل کرنا چاہتا ہے۔ اس نے اصرار ہونے کے لئے سوار ہوا۔ اس کے مخالف میں علم الدین خیر شہزادی کیا تھا۔

پھر سلطان بیروت آیا اور اسے فتح کر لیا۔ سلطان بصرہ کے پاس سے بھی گزرا اور اہل بصرہ کے نائب حاکم بن احمد بن علی بن دہلوی نے جو متورخ بھی تھا۔ اپنا استحقاق پیش کیا پھر سلطان نے اس سے بھائی دہلوی بن احمد و شرفی و بصرہ کا حاکم مقرر کیا۔

جب سلطان قاہرہ وادیاں یا قواں نے سلطان ناصر کے دونوں فرزندوں کو قتل کر دیا اور بصرہ کے قتل خانے سے رہا کر کے قسطنطنیہ بھیج دیا۔ جہاں پہنچنے کے بعد حراہ سخت ہو گیا۔ سلطان نے حسام الدین الشیخ منصور بن دہلوی بن احمد بن ستر الاشراف کو بھی قتل خانے سے رہا کر دیا۔ بن احمد بن ستر الدین بصرہ کا نائب حاکم دھاکے و بصرہ کے پہلے سے صدر بیچ کر متعین کر دیا گیا تھا۔

سلطان نے یہ حکم دیا کہ قاعدہ کے اوپر کے قیدیوں کو جس قدر ممکن ہو لڑاؤ سے زیادہ سب سے زیادہ بلند کیا جائے اور اس کے ساتھ ہشتم اور سب کے دونوں میں سلطان کے جہوں کے لئے ایک گنہ گھر کیا جائے۔ چنانچہ سیدہ اہل اور گھوڑوں کے بازار کے قریب ان کی تعمیر کی گئی۔

فتح قلعہ الروم سلطان طلحہ اشرف نے جب حسام الدین الشیخ کو چھوڑ دیا تھا تو اس کو شام کے حاکم کے عہدے پر بحال

کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ اسی طرح میں اپنی فرج لے کر شام روانہ ہوا۔ دمشق پہنچنے کے بعد وہ حلب پہنچا اور وہاں سے اس نے تلوار ارمک کی طرف فرج کشی کی اور اسی سال کے جمادی الاولیٰ میں اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور تیس دن تک محاصرہ کرنے کے بعد سلطان نے اس قلعہ کو چھوڑ دیا۔ شمشیر فتح کر لیا اور وہاں کی ستر فرسوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بعد قلعہ کو تباہ و برباد کر دیا اور وہاں بطرک الکادری کو قیدی بنالیا۔

حلب کا نیا حاکم۔ پھر وہاں سے واپس آ کر سلطان نے بادشاہان میں حلب میں قیام کیا اور قراستہ ظاہری کے بجائے حلب کا نائب حاکم سیف الدین بھائی کو بنایا۔ کیونکہ سلطان نے قراستہ کو کمانک کا سردار بنادیا تھا۔

لاشعین کی دوبارہ گرفتاری۔ وہاں سے سلطان دمشق پہنچا اور میر انظر سرائی (شام کے حاکم) لاشعین کو بدگمانی ہوئی تو وہ میر انظر کی رات کو وہاں سے بھاگ گیا۔ سلطان نے اس کے تعاقب میں سوار بھگا اسے تو کسی عرب بد نے اپنے قبیلے میں (سے گزرتے ہوئے) اسے پکڑ لیا اور اسے لے کر سلطان کے پاس آیا۔ سلطان نے اس کو پتھر پھینک کر قہر بھجوا دیا اور دمشق کا حاکم عزالدین ایک جمیدی کو علم الدین بھگوشی کے بجائے مقرر کیا۔

سلطان کا شمشیر۔ جب سلطان مصر واپس آیا تو اس نے علم الدین بھگوشی کو دیا کہ وہ اپنی کے ایک سالہ بد دوست ہو گیا۔ اس کے بعد سلطان نے ستر انظر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ سلطان کے نائب بدو کہ جب لاشعین کی بے گناہی معلوم ہوئی تو اسے رہا کر دیا۔ ایک مہینے کے بعد لاشعیر فوت ہو گیا اس کے منصب پر اس کے فرزند عداد الدین ابوب کو مقرر کیا گیا۔ ابوب کو سلطان منصور نے اپنی حکومت کے آغاز میں مستبد کر دیا تھا۔ مگر سلطان ظلیل اشرف نے اسے اسی سال رہا کر دیا تھا۔

پول، وہ عہدہ سالہ تک قید میں رہا۔

مگر اب سلطان اشرف نے رہا کر کے اسے اپنی ہم نشینی اور مشورہ کے لئے غصہ میں کر لیا۔

میر تقی کی وفات۔ (اسی سال) سلطان کے میر تقی اور پرائیجٹ ٹیکر لری کا بیٹا فتح الدین محمد بن محمد اللہ بن محمد اظہار فوت ہو گیا۔ اس کا سلطان اور اس کے والد کے دربار میں بلند مقام تھا۔ اب سلطان نے اس کے بجائے فتح الدین احمد بن الاشیر طلی کو (اس منصب کے لئے) مقرر کیا۔ ابن عبد اللہ میر کا فرزند علاء الدین علی تھا۔ سلطان نے اس کے ساتھ بھی خواہش کی اور اسے بھی خلیفہ میں ملازم رکھ لیا۔

نائب السلطنت سے بدگمانی۔ بعد ازاں جب سلطان مصر کے بالائی حصہ (معیہ) میں سیر و شکار کے لئے گیا تو اس نے بدو نائب السلطنت کو دار الخلافہ کے انتظام کے لئے اپنا جانشین مقرر کیا مگر جب وہ قوس پہنچا تو ابن اسلموس نے اسے پوشیدہ طور پر یہ اطلاع پہنچائی کہ بدو (نائب حاکم) نے مصر کے بالائی حصہ (معیہ) میں بے شمار زرعی اراضی اپنے قبضہ میں کر رکھی ہے۔ چنانچہ وہاں جا کر سلطان نے ان کا معائنہ کیا اور جب ان اراضی کی کثرت کو (برقی غرض) غصہ میں کیا تو بدو بدو سے بدگمان ہو گیا۔ جب سلطان اشرف مصر واپس آیا تو اس نے اس سے اس کی کچھ جاگیریں واپس لے لیں۔ اس وقت سے بدو کے بارے میں اسے شک و شبہ بننے لگا تھا اس لئے بدو نے فیصل اور عمرو بن شیبہ کے قتلے سلطان کو پیش کئے۔

شاہ اسماعیل سے معاہدہ ۱۱۹۲ھ میں سلطان نے شہر سے ستر کی تیاری کی اور بید کو لے کر پہلے بھاڑا اور خود آکر کچھ اور دہان کے حالات درست کر کے شام پہنچا وہاں اس پر اس کے حاکم نے سنا لی۔ اس سے براقت کا اس کی طرف سے معاہدہ کا اہم کیا۔ اس پر سلطان نے اس سے کہا کہ (سلطان کے) ہاتھ لگنے کے لئے تیار رہو۔ چنانچہ سلطان نے معاہدہ کر لیا۔ اور ان (مذکورہ) افسروں پر بیکار کیا۔ یہ سوتے صحن اور اشیاء اور اس کی صورت پر دہان کے عورتوں کا کادوہ سلطانوں کا تھا کہ وہ جب جاوے طالب و فتح کیا تو یہ عورتوں اور اس کی صورت پر دہان۔

پھر سلطان اسی سال نے ہجری ۱۱۹۲ھ میں پہنچا۔ اس کے ساتھ حکم نہ دے مگر بھی تھا سنانا۔ تو علم میں قیام کیا۔ وہاں اس سے عرب قابل کے برابر مہانتا میں نے نکالت کی۔ حکمت نے اسے اور اس کی دہان بھائی اور اس کی صورت پر دہان کے فرزند کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔ ان کے ان سے جو نے عرب کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔

جب سلطان محمد میں قوت اس نے وکرت۔ اسے نائب حکم نہ دے مگر بھی تھا سنانا۔ تو علم میں قیام کیا۔ وہاں اس سے عرب قابل کے فرزند کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔

سلطان اور بید کی نہ جاتی۔ جب اس وقت بید سلطان اشرف پہنچا تو اس کی صورت پر دہان کے فرزند کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔

سلطان کی کار اس کی صورت پر دہان کے فرزند کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔

اس امر کی سائنس اس کے بعد یہ واسطے مانتوں کی طرف کیا اور ان سے بلا شاہ جملہ نے کی سائنس کیا۔ اس امر کی صورت پر دہان کے فرزند کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔

سلطان اشرف کا قتل ایک اور سلطان پر ہوا۔ اس کے لئے ہر کار اور افاقہ (مذکورہ بالا) امرائے مصر نے اس کا قتل کیا۔ اس امر کی صورت پر دہان کے فرزند کوئی کوئی کر کے۔ اس کے ساتھ بعض بھی دیو۔ وہاں سے دوسرے جیسے تھے۔ وہاں وہاں قیام میں رہے۔

ہماری جگہ کے۔ سب سے پہلے دار بند کا تھا اور دوسرا شیخین نے کیا۔ انہوں نے اسے قتل کر کے زمین چتر اویا۔ یہ واقعہ انہماک کے لئے کرم کی چند رو میں درج کیا گیا۔

بید و کا قتل عارضی بادشاہیت اس کے بعد وہ اپنے فیصلوں کو لاٹ نکلتے۔ انہوں نے مسعود اور دہا کا حکم دیا اور دہا کو باغیہ بنایا۔ پانچ ماہوں نے اسے بادشاہ بن کر اس کا لقب لکھا ہوا تھا۔ بیدو نے جبری شخصی اور سیف الدین کٹر مسعود اور دہا کو قتل کر کے انہیں شاہی کھدے لے جانے کے واسطے اپنے ساتھ رکھا۔

بیدو کا قتل اسی وقت میں الدین سیف بنی (کسی اور جگہ) قتل کر کے لے گیا ہوا تھا اسے (بادشاہ کے قتل) کی خبر پکار کر تے ہوئے ہی وہ (خوار) ان کے قتل کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ سب سے فکیر مسعود دینا است زالد اور دین الدین سہیل اور قحی جانشین نے شامت کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ان (بیدو اور دین کے ساتھیوں) کو قتل کرنے کے مقام پر جا پڑا۔ باب میری کٹر نے جو نیچے میں گرفتار تھے انہیں دیکھا تو وہ تھکا اور ان کے ساتھیوں کی طرف بھاگ گئے بلکہ بیدو نے ساتھ جو کرب قاتل نے پی پی تھے وہ بھی بھاگ گئے۔ بیدو نے ان کے ساتھ جنگ کی مگر مارا گیا اور اس کے ساتھی گرفتار ہوئے اور انہیں دھیرہ بھی قلمرو بھاگ گئے۔ بیدو کا سر بڑھایا کر لے جایا گیا اور کہا جاتا ہے کہ شیخین ابن ملوک کی جامع مسجد ان کے شہادہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔

خوارشاہ کی پہلی بادشاہت نکلا اور اس کے ساتھ کھمصر پہنچے وہاں ہم الدین بنی قتل تھا۔ انہوں نے سلطان اشرف ہذا کی خدمت میں روانہ ہو کر اس سے قتل پر اجازت کے لئے درخواست کر لی اور اس کا لقب ناصر رکھ دیا۔ اسے سلطنت عطا ہوئی اور مسعود الدین بنی اس کا ایک اور حکم الدین بنی دہا پر لگا۔ (وزیر مالیات) اور دہا اور دین الدین بنی سب کا فکیر بنایا گیا۔

سازشیوں کا قتل یہ سب (خوار) خود قتل اور مطلق سلطان تھے۔ ہر کوئی اختیار حاصل نہیں تھا۔ ان امور نے ان لوگوں کو ملال کرنے کی جگہ کو شیش کی جھنوں سے بیدو کے ساتھ مل کر سلطان کے قتل کرنے کی سازش بنی تھی چنانچہ انہیں قتل ہوئی اور قتل ہوئے۔ یہ سب قتل کیا گیا۔ نوپہ کے نام پر اور دہا تو شہر پہلی قتل کیا گیا اور ان کی ریشم جلا دی گئیں۔

سرخنوں کی رہائی کھانے اشین اور قزوین کے بارے میں جو قتل کے اصل سرخون تھے شہادت قبول کر لے اور وہ لوگوں پر شہادہ مقامات سے نمودار ہو کر سلطنت کے اعلیٰ عناصر پر مول ہو گئے۔ پھر جب محمد بن ملوک سے اختلاف ہو گیا تو انہوں نے اسے بھی گرفتار کر لیا۔ وزیر شہادت نے اس کی جائیداد ضبط کر لی اور اسے سزا دی گئی۔ چنانچہ وہ اس اور ان فوت ہو گیا۔

خوارشاہ نے ایک افروغہ علی کو قید کر لیا۔ اسے سلطان اشرف نے ۶۹۲ھ میں قتل کر دیا تھا۔

نکلتا کی بغاوت سلطان ناصر کے سرحدوں کے نزدیک تھائی کے تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے اور وہ ہر کام میں اور ہر راز میں نکلتا تھا۔ اس نے خود وہ دیکھ دیکھ کر ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ چنانچہ ناصر نے ان امرات کو کھنڈ کر دی۔ ان میں سیف الدین سہیل اور سیف الدین خوجی بھی شامل تھے۔ کھنڈ سے یہ واقعہ پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ اس کی اطلاع لکھنؤ کو اس وقت ملی جب وہ کھنڈ کے میدان میں ایک مجلس کی رہنمائی کر رہا تھا اور امراتوں کے سامنے سوار ہو کر پوچھ رہے تھے۔ وہ اس خبر

اور اس کی بیوا کے بعد اس کے بیٹے اور بیٹوں کی بھی کام ہوئی تھی۔

کھنڈیا کے خلاف سرگرمی مصر سے اعلان سلطان مغلہ اور اس سے اس وقت جو تہ داروں پر چلے کر اس نے اپنے مخالفوں کو اس پر مقدمہ کر رہا تھا جدا کر دیا اس نے اور ہر ایک تہ داروں کو ان کے برابر دو چار یا تین خدا انہوں نے اسے مزید دل کرنے کے لئے وہ ہم مشورہ کیا۔

شام کا سفر ۱۶۰۶ء جو میں وہ شمال میں سلطان شام کی طرف روانہ ہوا اور اس نے حاکم دمشق عزالدین ایک تہائی و مغلہ کو لایا اور اس نے بجائے اپنے ساتھی جس سے صرف اندرین غزنی کو حاکم و دمشق مقرر کیا۔ بعد ازاں یہ وقت گذر کر اسے جس میں چلیا۔ اس کی طاقت کا حکم ملاحظہ فرمائی۔ سلطان نے اس کی تعظیم و تحریک کی اور اس سے اس کے شہر واپس کر دیا۔

اگر اسے مصر کا منتقلہ فیصلہ جب سلطان مصر واپس جانے کی تیاریاں کر رہا تھا تو اس وقت اسیات مصر نے اسے دعوے سے مصر میں کرنے اور اس نے مخالفانہ کام کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کو جب اس کی فکر میں کے مقام موجود ہوا یہ یاد آئے سلطان کی کسی جبری تہی نے یہ کارروائی سے روک دیا۔ اس نے اسے سخت پکڑ لیا اور اسے سخت دھمکی دی کہ اگر اسے مصر میں دے کر اسے سخت ہو گئے اور اسے اپنے غلط کاموں میں دھمکی دے کر اسے قتل ہو گئے۔ چنانچہ مدد پر ڈیل امراء ان کے ساتھ ہی گئے۔ شین کے ہاتھ پر (پادشاہت کے لئے) بیعت کر لی (۱) اور الدین مصر کی (۲) شمس الدین قراقری (۳) حلیف احمد بن قراقری (۴) کیا اور علی حلیف (۵) کیساتھ غزنی (۶) سلطان کا نائب (۷) اور قراقری حلیف (۸) بنکر علی (۹) امراء (۱۰) اور (۱۱) غزنی (۱۲) سلطان۔

الغادر (۱۳) کا قتل جب اس وقت قراقری کے غیبت میں بیٹے اور سے قراقری کا نائب بن کے پاس پہنچا تو یہ قراقری نے اسے بھی قتل کر دیا۔ جب سلطان کھنڈیا کی حکمرانی میں سے پہنچا تو انہوں نے اس پر بھی ہتھ کر کے اور شکست دے کر دمشق کی طرف ہٹا دیا۔

لاشین کی بادشاہت

خودروگوں نے لاشین کے قہر پر بیعت کر لی اور اس کے لقب منصور رکھا۔ مگر اس کے مرنے پر شہزادہ کوئی اور سربراہی عہدہ دے کے سلطان کی خدمت میں لے کرے گا۔ اس سے پہلے شہزادہ کوئی اور سربراہی عہدہ میں داخل ہو گیا۔

دمشق میں بیٹا جب کھنڈیا دمشق پہنچا تو اس کا اب حاکم سیف الدین غزلیوں سے ملا اور اس نے اسے قلعہ میں بند کر دیا۔ اس نے انہوں کے مصلحتوں اور ان امراء سے حوالے سے ساتھ تھے اور ان کی تہی داری اور ان کے ہاتھ کی ایک جماعت کو بھی بنا دیا۔ اسے میں وہ تو جس میں بھی تھی لیکن جو وجہ سے شام میں اس کا یہ سامان چاکان تھا یہ لوگ لاشین کے حامی تھے اور اس لئے دمشق کے قہر کو مارتے ہیں اور انہیں دھمکی دے رہے تھے۔ یہ شہزادہ پر لاشین کی بیعت کا اعلان کر رہے تھے۔

کھنڈیا کی حکمرانی کا قلعہ خاتمہ جب سلطان لشکر عازر کی خدمت کو کوئی ایمان باقی نہیں رہا تھا تو اس نے بھی

و انہی دے اور اسے وہاں کے قلعے میں مقید کر دیا گیا۔ اسی نے صرف دو سال بادشاہت کی۔ اب اسے (اپنے لئے) صرف مصر کی حکومت کے لئے درخواست کی۔ اس درخواست کے بعد دمشق کے امراء نے بھی لاشین کے پاس اپنا بیعت نامہ لکھا دیا اور سیف الدین بن جانان تکو میں اس کو بکھرا۔

حکام مصر کی تبدیلی لاشین نے اعلیٰ دمشق کو لکھا کہ تمہارا بیٹا جو بیعت کیا جائے اس نے تمہارا کام مطالبہ کی تحیم کر لیا کہ اسے مصر کی حکومت دی جائے، دمشق کا (نیا) حاکم تختی منصور کی بھی وہاں بھی بھیجا۔ لاشین نے مصر میں رکن الدین بن عامر جاشق اور دیگر مالک و بچہ قید رہا کر دیا۔ اس نے قراقرم کو نائب السلطنت اور سیف الدین بن ملاوٹ کو ستاد الدار (امیر مال) اور سیف الدین کو قریحہ اور دایرہ مصر قرار کیا۔ اس نے بہار طبرستان کی بھی وہی حد دیا اور قراقرم کو بھٹی کو بدستور و زمین مقرر کیا۔ ۶۸۴ھ (مجموعہ کے بعد) اسے سزوا کر کے اسی کے بجائے رکن الدین سقر اشرف کو دایرہ مصر قرار دیا۔

۶۹۶ھ کے آخر میں لاشین نے اپنے نائب قراقرم اور سیف الدین ملاوٹ (امیر مال) کا ستاد الدار کو قراقرم قرار دیا اور سزوا کر کے اپنے سونی (آزاد کردہ غلام) سیف الدین بن منصور کو بھٹی (ستاد الدار) مقرر کیا اور سیف الدین بن تختی منصور کی کو نائب السلطنت مقرر کیا۔

مجمع ابن طولون کی تعمیر لاشین نے ابن طولون کی جامع مسجد کی از سر نو تعمیر کا حکم دیا اور اس کام کے لئے طغرل الدین بن خضر دوا اور مقرر کیا۔ اس نے اس کے (خیرین) اخراجات کے لئے اپنے ذاتی مال سے ایک لاکھ تین ہزار دینار کا حلیہ دیا اور اس کے لئے جائیدادیں اور اراضی وقف کیں۔

ناصری الکریک کی طرف روانگی ۶۹۷ھ میں لاشین نے (مابین سلطان) ناصر محمد بن قلاوون و سیف الدین بن سلاو و ستاد الدار کے ساتھ الکریک کیجوا دیا۔ اس وقت اس نے اپنے شاہی محل کے کئی لاکھ تین لاکھ تین سو روپے کی ایک نئی عمارت میرت استاد کا قریب ہے اور حکومت میں اس کا نائب میں ہوں اور اگر مجھے جبین ہوتا کہ وہ حکومت کر سکتا ہے تو میں ضرور اسے تخت نشین کر دیتا۔ مجھے اس وقت اس کی جان کا خطرہ نہ تھا اس لئے میں نے اسے الکریک کیجوا دیا ہے۔ چنانچہ وہ اور فتح ہو جانے میں ناکام ہو گیا۔

ظاہر ہوئی تحریر فرماتے ہیں: اس نے اسی کے ساتھ جمال الدین ابن قوس بھی لکھا تھا۔

میسری کی وفات۔ سلطان لاشین نے اسی سال اپنے نائب السلطنت غلام کو کی شکایت پر درہم الدین بن صبری طبرستان کو روانہ کر دیا۔ کیرک (سلطان) لاشین نے (حکومت) کا سونپا کے پیر و کرنا چاہا تھا۔ مگر صبری نے اسے اس کام سے باز رکھا و اسی کی برائی کی۔ منکوثر نے صبری کے ایک غلام کو پوشیدہ طور پر سلطان کے پاس بھیجا کہ وہ (صبری) کی بغاوت کا اعادہ کر رہا ہے۔ اس وجہ سے سلطان نے اسی سال کے آخر ربیع الثانی میں کراواتر کے اسے قید خانے میں فحش دیا اور وہ قید خانے ہی میں فوت ہو گیا۔

اراضی کا نیا انتظام سلطان نے اسی سال بہار میں اور مزاح میں ایک سو کو بھی نو قرار کیا۔ سلطان لاشین نے اس سال پہلی عہدہ پاکر دیا مگر میں جو کچھ نوادار کی ہیں کو چاہی جائیں اور اس مقصد کے لئے اس نے حکام و مشیرین کو بھیجا۔

مرشد مہاراجہ نے اس واقعہ کے پس آیت وہ سب سلطان کو اپنا کھل کر نہ پڑھتا ہوئے۔

لاشین کا قتل: ان امراء نے رات کے وقت سلطان کے محل کا قصد کیا جب کہ وہ شہر رخ کھیل رہا تھا۔ اس کے پاس حلیہ کا قاضی شام احمد بن جینہ ہوا تھا۔ اسے کمر لگا کر تیار کرنا تھا۔ اس کے لئے دو روز سے بندہ کو دینے لگے ہیں اس نے یہ بات پہنچیں کی تاہم کمر لگا کر اس کے سامنے اپنی تمام کارروائی کرنا دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی کارروائی ایک دروازے پر چھپا دیا۔

جب سلطان صبح کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھا تو اس نے کوہر نکال کر اسٹیشن پر چل کر دیا۔ اس وقت سلطان کی کھوار نہیں تھی اس لئے سب نے مل کر اپنی کھواروں سے اس پر پتھر پھینکے۔ پھر جب کہ سلطان قتل ہو گیا۔ پھر اس نے قاضی کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر پھر انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

مشکوٰۃ کا قتل: اس سے بھی کمر لگے تھے۔ اس کی تیار کیا جہاز وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے اس کے قتل کے لئے مشورہ کیا۔ اس نے مشورہ میں نے خفیہ سے اپنا ساتھی اس نے اس کی جاں بحق کر کے اسے ایک کونویں کے بندہ کو دیا۔ پھر وہ آجس میں مشورہ کرنے لگے۔ یہ فیصلہ کیا کہ اسے قتل کرنا چاہئے۔ پھر وہ بھی مارا گیا۔

لاشین کا مختصر حاش: لاشیں کا قتل مارچ ۱۸۹۸ء میں ہوا۔ وہ علی بن المود ایک کا کلام تھا۔ جب وہ شہر میں ہوا تو وہ اسے قہر و پھونک گیا تھا۔ مشورہ تو اس نے ملک کے غائبہ کا قتل کرنے کے لئے ایک ہزار روپے میں فروغ لیا۔ وہ لاشیں صبر کے ۴۷ سے سو سو تھا۔ پھر وہ لاشیں کے نام کا کسی سے بڑی عمر کا ایک حکم ہو گیا تھا جو اس سے عمر بھر ہوا تھا اور وہ صبر کا نائب مانگھا۔

عالم سے امراء کی قتل: لاشیں کے قتل کے بعد امراء نے مسرہ اچھے ہوئے ان میں رکن الدین جو اس ہاشم صبر الدین بن سلاطین مال اور تمام لہ بن لاشیں رہا بھی شامل تھے۔ ان کے کھڑے پر حوالہ ہو کر سب (ازمینیہ) کے ساتھی سے شامل اس میں اس قدر ہم بھی دیا گیا تھا۔ وہ دمشق سے نائب حاکم اور فروری کو جس روئے کر کے دمشق سے واپس آیا تھا۔ اس کے ساتھ عزالدین وکیل فرزند اور بدر الدین سمکہ اور بھی دیا گیا تھے۔ انہوں نے قلعہ کی حفاظت کی اور انکریں میں مسرہ بن لاشیں کے پاس بیٹھا بھیج کر وہ مصوبہ کرنا اور اسے کام میں لیا۔

علی کا قتل: اس وقت بھی نے خود مختار لاشیں ہونے کا ارادہ کیا تھا۔ قاتل ایسا ہو کر وہ امراء جو طلب میں تھے وہ میں (ازمینیہ) کی فرما سے بعد میں بھی گئے۔ ان میں سیف الدین کرنی جس الدین مرہون بھی تھے اور ان کا چھ سالہ بچہ الدین بن کاش بہر سلطان تھا۔ (جب وہ قہر کے قریب پہنچے تو امراء نے اسے مشورہ دیا کہ وہ سوار ہو کر ان کے استقبال کے لئے نہ گئے۔ اس نے پہلے پہل تو اس میں بھی جرح حالی کہ (بادل ناخواستہ) سوار ہو کر گیا اور ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے اس سے سلطان کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتا دیا کہ "وہ قتل کر یا گیا ہے۔" لہذا ان لوگوں نے اسے بھی قتل کر دیا۔

کرنی کا قتل: اس وقت کرنی (اصل قاتل) قلعہ کے قریب تھا۔ وہ فوراً سوار ہو کر اٹھ گیا۔ اسے قبرستان کے قریب پلا

ترقی کر دیا گیا اور کنکاش اور دیگر اہم قلعہ میں داخل ہو گئے۔

اس کے مصر کی حکومت پر اثر انداز ہو گئی (مشورہ کے لئے) کہیں ہوئے مشورہ میں یہ امر اہم شریک ہے (۱) اس کے
(۲) میں (۳) ایک جاہل (۴) قوتی اثر (۵) انتہا پر چند (۶) کرت انا جب یہ لوگ وکالت سے مصر کی آمد کا
انتہا کر رہے تھے انہوں نے دمشق کے امراء کو اپنی کارروائی سے مطلع کیا تو انہوں نے ان کی حمایت کی۔

انہوں نے یہاں امیرین قرہ سلطان شیخ کو جو عمان حجازی کو گرفتار کرنے کے لئے دمشق بھیجا۔ پہنچنے پر اس نے اسے
گرفتار کر کے مقید کر دیا اور وہ چند دنوں کے بعد قوت ہو گیا۔ مصر کے امراء نے اس کے بجائے سیف الدین قطش کو منصور
کو دمشق کا حاکم بنا کر بھیجا۔

سلطان ناصر کی دوبارہ حکومت : ناصر محمد بن قلاوون بادشاہی الامانی کے بیٹے تھے جس نے مصر بھی کیا اور اہل مصر نے اس کے
ہاتھ پر بیعت کی۔ اس نے ۱۱۰۰ کو کتبہ تختہ تعمیر کروا کر کتبہ کو نوادیر چند اور شمس الدین احمد کو وزیر
مقرر کیا۔

حاکم کا قتل : اس نے قتل پر شہابی کو مقرر کرنے کے بعد سے معزول کر دیا۔ اس نے سیف الدین قطش کو کتبہ کے بجائے
جمال الدین قوش، غم کو دمشق کا حاکم مقرر کیا۔ اس نے سیف الدین قطش کو مصر بلا کر اسے جانب مشرق لے گیا۔ سیف
الدین کو طرابلس کا حاکم بنا کر بھیج دیا اور قطش کو کتبہ کا حاکم مقرر کیا۔ اس نے قلاوون کے بیٹے سیف الدین کو
صوبہ کا حاکم برقرار رکھا۔ اس نے قلاوون کے بیٹے سے دبا کر کے اسے صوبہ کا حاکم بنا کر بھیجا۔ اور جب ممالک کے آخر
میں اسے حاکم بنایا تو اس کی قتل کر دی۔ قوش نے قلاوون کو کتبہ کا حاکم مقرر کیا۔

سلطان نے امراء میں خلعت تقسیم کر دی اور لوگوں کو سخاوت اور بخشش سے الگ کر دیا۔ اس کی سلطنت عظیم ہو
گئی۔ البتہ مصر میں اور صوبوں پر چھانے رہے۔

حاکم کو قتل کی فوج کشی : یہ امر یہاں کر چکے ہیں کہ ۱۱۰۰ میں مصر کی حکومتوں نے درمیان کا چاقو بٹوٹی تھا اور
قلاوون نے شام پر حملہ کرنے کے لئے فوجیں نکالی تھیں۔ اس نے قلاوون کے بیٹے کو بھیج دیا اور قلاوون نے فوج دے کر
جنگ اور اس کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ وہ اپنے والدین کے لئے جنگ لڑے۔

سید سالار کی بغاوت : اس نے کوچ کیا مگر (۱) کے بل کر ہوا خرابہ ہو گیا۔ بادشاہ نے اپنے اور فوج کو اپنا مطیع بنا دیا اور ہار اپنی
بادشاہت کا نشان لیا۔ اس نے ترکمانوں کے سردار بن قلاوون کو بھیج دیا کہ وہ اپنے والدین کے لئے جنگ لڑے۔ اس کے پاس
بہنیاؤں اور بہنیں جو اس کے لئے کمر بستہ تھیں۔ جب اس نے ہوا میں چل کر دیکھا تو وہ حاکم بنا۔ چھریں نے قطش کو کتبہ
کے بادشاہ کے پاس بھیج کر امراء و طلبہ کو اسے قتل کرنے کے لئے حاکم کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کی مدد کرے۔

شاہ مصر کی آمد اور جب غازی (۱) شاد شاہ (۲) کو بغاوت کی : یہ خبر مل کر اس نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک تاجری
سید سالار کو اپنی قیادت میں شمس بزرگوار بھیجے۔ جب وہ سید کو پہنچا تو قلاوون کا لشکر اس کے آگے ہوا اور سالار

10

جامع امونی کی بے حرمتی: ان کی فوجیں مدت عاویل میں قائم ہوئیں تو حکومت حاکم اور جوش نے اس میں آگ لگا دی اور تلوہ پر جامع امونی کی چھت کے قریب بمبئی نصب کر دی گئی۔ انہوں نے اس میں آگ لگا دی۔ پتا نچ اس کی کہ دہم رو تعمیر ہوئی۔ مگر فوجیں اس کی حفاظت نہ کر سکیں اور انہوں نے چار منٹ میں اس کی طرف سے چار چھاتی لگی۔

اہل تہذیب نے بھی حسد کیا اور انہیں نے اس نجات دہانے کو قتل کر دیا جو تھیں مہماتہ۔ جاگ کھڑے اس سے اور دلیر
نے تھا۔ مگر اس کے دلیر نہیں اور وہ انسان کو کوئی اور اور اور نہیں کہہ سکتے تھے اس کا مطالعہ کیا۔

مساجد و مدارس کی ترقی: اس زمانے میں پاکستان میں دو ذخیوں کو ذیل درجہ دیا گیا کہ مساجد میں نماز و اجتماع اور تہجد کا پورا کیا جاسکے اور بری طرح کے اطفال کا زوال اور جسم و تکیا یہاں تک کہ جسم صحت کی زندگی و ذوق بچیں اور مدارس بھی ترقی پزیر بن جائیں۔

[illegible]

تھم ہوا (مکب) کے قلعہ و محکمہ و کرکے خرواہ اس سے فتح ہو جاوے گی۔ اس نے تو یوں کہنے کا قصد کیا، مگر
(مکب) نے اس مال کے ہادیہ الاہ نامی روپے لاکھ کو بھی اس کے ساتھ ہاتھ لایا۔ اب تک (یاد رکھتے ہیں)۔
چنانچہ مکب جو بیادور سے بھی جھٹکے اس کے ان کا حکم یہ اس نے اپنے حکم کے مطابق (مکب) کو قائم مقرر کیا۔

ساتھ کی افکار میں جو ترکہ فوجوں کے ہوتے تھے وہ بھی دمشق سے وہیں پہنچے مگر وہ بیت المقدس کے غرہ اور اہل بیت کے اہل انبیا کے نقل و حرکت کا جائزہ نہ لیا۔ ان کا یہ سامرا میں وقت ۲۲۲ء میں امر سو لڑا تھا۔ جس میں عیسائی کے کچھ سامرا کے اور اس سے قید ہو گئے۔ باقی کا مصلحہ کیا۔ چنانچہ اس نے اہل قید ہوں کو چھڑا دیا۔

سلطان ابن کی دو بار و فوج کشی: سلطان ابن ناصر قزو و ملحق پہنچ گیا تھا اور اس کے ساتھ بعض اہل دین بھی آ گیا تھا۔ وہ اپنے مرکز حکومت بغداد سے جنگ میں شریک ہوا۔ جب قسمت ہوئی تو وہ بھی سلطان کے پاس مصروف تھا اور جب اس سلطنت ہمارے کی ملازمت میں رہے گا۔ یہاں آ کر ماہانہ نئے فنی انتظامات درست کئے اور اس پر دل کواں کرکے دولت خرچ کی۔ مجروحہ مساجد کی طرف رہا نہ ہوا۔

سہ ماہی حکام کی آمد: خطاط کو یہ اطلاع ملی کہ نگران شہام کے کوچہ مگر گیا ہے اب اس کے پاس حاکم صاب ملوگا۔
 اسی وقت ملوگا اس کے واسطے پہنچا گیا تھا۔ نیز حاکم و مشفق بہال الدین الخرم اور صیف الدین کراچی حاکم طرہ بلوچ

مکی بیچے تھے۔ سلطان نے ان کی فوجیں اپنے ساتھ نہ لے کر گئیں۔ یہ بھی اطلاع ملی کہ قازان کا نائب شاہ محمدی
نہ ان کے بعد شام۔ یہ بھی کہا ہے۔

[illegible]

(سب اہم جان کی حیثیت سے دشمن پہنچا تو اس نے اہل دشمنی میں سے ہر دشمن کو مبرا ہی میں سے
 تاروں کی دست کی تھی۔ اس نے جہل کمر دان اور دھار (دروڑوں) کو بھی توجہ کی کیونکہ انہوں نے طاقت کے
 موطن پر (مطلبان) کو جو اس کی پھیلائی۔ اس نے اہل دشمنی کے لئے تیار کر دی اور اٹھاروں کا استعمال کرتا خبروری کو
 دیا۔ اس زمانے میں اہل دشمنی، مصر کے لئے چار میسے سے (حرج) کا استعمال کرتا اور دھاروں کی طاقت خبروری کو
 دیتی تھی۔

[illegible]

حق زان کی دوبارہ فوج کشی جب کاڑیا فوج نے کر دی تو برطانوی فوجوں نے پہلے سے جاگت کی تاہم اس کی فوج اس قدر زور و جوش سے اڑاتے ہوئے تھے کہ ان کے لشکر کی فوجوں نے (جو خوب اور اس سے) اور ان میں جہم اور ایک شرمع کیا۔ اس نے لڑائی کی۔ جس لشکر تک تمام فوجوں کا مقابلہ کر دیا۔ (قاری) سخت ہادی کثرت با اس اور کچھ اور دلہا تھے۔ اسے میں کثرت ہے نیز فوجوں اور کئی کثرت بھی ہوئی اور سخت برکت باری سے۔ گاؤں بھی نہ ہو گئی۔ انہی حالت میں وہاں کی طرف فوج کر گئے۔

[illegible]

چاہتے تھے۔ غیر مسلم (ذاتی) کسی گھڑے پر سوار نہ ہوں اور نہ وہ ہتھیار استعمال کریں۔ جب وہ گدھوں پر سوار ہوں تو انھیں عرض
 میں سوار ہونا چاہئے اور اور سارے کے سامنے جی بے قابو رہیں، مسلمانوں کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کریں اور نہ
 مسلمانوں کی باتوں سے زبردستی گفت و گو کریں۔ وہ بچے (غیر مسلم) شکار کا (کھلم کھلا) اظہار نہ کریں اور نہ باقوں
 (ذہور سے) اجائیں۔ انھیں کسی مسلمان کو بیرونی یا بیرونی بنانے کا حق نہیں ہے۔
 (غیر مسلم) ذاتی کسی مسلمان کا نام گوند نہ کرے۔ اور نہ کسی مسلم بخل قیدی پر قہر کرے اور نہ وہ بچہ خریدے جو
 غفلتوں کے حصول میں آجکی ہو۔

ان میں سے جو ذاتی (عام) تمام میں داخل ہو تو وہ اپنے محلے میں مقیم ہو نہ کہ اس کی شناخت ہو سکے۔
 وہ اور کسی کے چیلے کا جلی میں قہر نہ کرے، اگر اس میں اور نہ اپنی اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دیں۔ وہ کسی مسلمان سے سخت سخت نہ
 لیں، وہ نہ آگ نہ پلندہ کرے، روغن کریں۔ لانا یا سے جو کوئی مسلمان حکومت سے نہ کرے گا تو وہ لگ کر رہا جائے گا۔

معاہدہ کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ یا پھر نہ کرنا۔ غیر مسلموں کو یہ یاد کرنا چاہئے کہ وہ کسی پادری نے ستر
 گھوڑوں کے سامنے یہ کہا: "میں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مخالفت کو اصرار کرنا چاہئے۔ یہ پادریں کے ہر معاہدہ
 نے یہ کہا: "میں نے اس معاہدہ پر دستخط نہ کرے گا۔" پھر ہم نے یہاں اور نہ وہ کے لئے نازی قریب دیکھ دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معاہدہ: سب سے اسی موقع پر ہم نے اس معاہدہ کی نقل پیش کر دی جو حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرو بن العاص کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس کی عبارت یہ ہے۔

"نامہ دہے جو سامنے کی طرف سے امیر المومنین (حضرت) عمر کے ہے، یہ قریب (موجود) ہے۔"

"باب: پادری مسلمانوں سے غارت کرنے تو ہم نے اپنی اور اپنی اولاد کی جان مانی اور ہم نے ان کی حفاظت
 کے لئے آپ سے درخواست کی تھی اور ہم نے ان پر جو پابندی لگائی ہے، نہ کر لیں گے۔"

معاہدہ کی شرائط: "ہم اپنے قہر میں جی اور امان کے چاروں طرف نہ ذاتی نہ ظاہر اختیار کریں گے اور نہ ذاتی نہ ظاہر
 کریں گے اور نہ کوئی قیامت راہوں کے لئے قہر کریں گے۔ جس کسی قہر کی بنیاد پر بھی ہو یا وہ ہو یا نہ ہو، یہ آگ سے زبردستی
 قہر نہیں کریں گے۔"

ہم راہ گیروں اور مسافروں کے لئے اپنے دروازے، شہر اور دھکیں کے اور دروازے ہاں سے مسلمانوں کو نہ نکالتے
 اور نہ ان کے لئے اپنے پاس غیر انھیں لے اور نہ سے کھانا کھائیں گے۔

ہم اپنے گرجوں اور رپے گروں میں کسی جاسوس کو نہ لائیں، نہ ہم سے اور مسلمانوں سے ذاتی میں نہیں چھائیں گے
 دولت ہم اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں گے اور نہ ہم اپنے مذہب کی تبلیغ کریں گے اور نہ کسی دوسری دین کے
 اور اگر کوئی ہمارا دشمن اور اسلام قبول کرے تو ہم اسے از مسلمان بنانے سے انہیں روکیں گے۔

ہم مسلمانوں کی عزت و احترام کریں گے اور جب وہ ہمارے پاس بیٹھے گا اور اللہ کو سب کے تو ہم اپنی عیال میں ان
 کے لئے کچھ دیا کریں گے۔

مسلمانوں کے لئے

جہانگیر

ہم اس (مطلب) کے لئے اپنی تمام اور خوبیوں میں سے جو تھیں ان میں سے کچھ کو اپنا چنے والے کا کیا
 لئے اور ان میں سے کچھ کو اپنا چنے والے کا کیا۔

[illegible][illegible]

شری اٹل بس افسانہ ہے، یہ بہ ترغیب مہر دہی کے مرنے کے بعد ہی تحریر ہوئی تھی آپ کے اس میں ان افسانہ نگاروں کی طرح تمام انہی مسائل پر روشنی ڈال کر ہے، ہم نے اپنے لئے اور اپنے عزیز و غریب کے لئے یہ شرفِ قبول کرنے سے جیسا اور ارجح کے سہجے (اسلام) میں ہی داخلیت حاصل کی تھی یا ہے۔ مگر ہم ان شرفِ قبول کی ذمہ داری ہم نے اپنے اور اپنی قوم کے لئے اٹھائی ہے کسی چیز کی خاطر اسے روکنا نہیں تو آپ نے ہماری (اور جو کہ ہے) ہمہ جہتوں کی اور پھر ہمہ سہ ساتھ اس ملک کو فتح کرتے ہوئے تھے اور انھیں اس شخص سے سنا تھا جو جانتے ۔

میں نے اپنے دوستوں کو بھی اس بارے میں بتا دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب و غریب واقعہ ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب و غریب واقعہ ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب و غریب واقعہ ہے۔

معدنہ کو شریک میچیت : معدنہ سے عمر نے کسی مغربہ کے مطابق ایمان لے کر دے میں اقبیائے اسلام نے قرآن
رستہ پر چلنے کی مشق کی تھی۔ اس لیے اس کے مطابق (حرف و سبک) نے آپس میں اور کلمہ کیا تھا۔

دوسرے دن حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس سے اٹھتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے سر پر کھڑکھڑاہٹا کپڑا پہن کر نکلتے ہیں۔ میں نے کہا: یہ کپڑا کیا ہے؟ فرمایا: یہ کھڑکھڑاہٹا کپڑا ہے۔ میں نے کہا: یہ کپڑا کیا ہے؟ فرمایا: یہ کھڑکھڑاہٹا کپڑا ہے۔ میں نے کہا: یہ کپڑا کیا ہے؟ فرمایا: یہ کھڑکھڑاہٹا کپڑا ہے۔

تاتاریوں کی زبردست شکست

یہ ہے میرا دل، توئی نقل؟ کہتے ہیں کہ یہ لگاؤ نہیں ہو سوتا، یہ جوتہ چلا کر اظہار

ہر شخص پر ہے اس نے یہ فریب۔ یا سہا س کا شخصہ ہمک نہیں ہے۔ اس کے رجا یا کہ بھی یہ مظلومہ واکرا و میہ انوسا
سے اہلک چاہیے۔

رحمہ کا محاصرہ اعلیٰ شام کی آمد آنے لگے۔ مصر سے فوجیں روانہ کی گئیں اور وہاں پہنچ گئیں۔ وہاں انھیں یہ اطلاع ملی کہ سلطان قہار نے تاریکی میں ان کے گرد بچہ کا شیر نے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور ان کا محاصرہ کر لیا ہے۔ وہاں کے نائب مالک نے انہیں غرور سے اور چال بازی سے دیکھا اور وہ حضرت کی شان و کرامت کو دیکھ کر بے وقوف ہو گئے اور فرماں بردار بنے کیونکہ اس کے بعد بچہ کا شیر اس کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ اسی لیے اس نے فرزند کو بھی یہ خیال تھا کہ وہ بچہ کھا رہا ہے (اس شخص کے بعد اہل شام نے اس سے کچھ ترش فحش کیا، یہ شخص نے کہا کہ اپنے دینی اور اہل چاہنے والے کے لئے اس نے

درواہے فرمائے بغیر جوڑ لیا۔

مغل بادشاہ کی واپسی ۲۲۰ ہری اسٹاؤن نے اہل شرع سے نام لیا۔ طویل خطا و گمراہی میں وہ انہیں تیسری کی بجائے تھی کہ وہ سلطان (مصر) سے فوجی امداد حاصل کر چکا اور اسے آگاہ کیا کہ کریں۔ اس نے نرم اور ہمدردانہ لہجہ اختیار کر کے انہیں قریب سے مدد کرنے کی دھمکی دی۔

شاہی فوجوں کی آمد۔ بہر حال قلعہ شہر جو بانی ۱۵۳۵ء کی فوجوں کو لے کر آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی فوج کو بے ہزارہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ جب ان کی پیش قدمی کا کسی غیر ملکی (مصری) کوئی اثر نہ ہونے مصری حکومت کے حکمران ہر کسی کو دیکھا۔ ان کے شام کی خبر سے پہلے سلطان دربارہ (فوجوں کو بے کر) اس کے بعد روانہ ہونے سن کے ساتھ خلیج اعراب بھی تھا اور وہ ممکن صرف ہندی کے ساتھ کوچ کر رہے تھے۔ یہی وہ تھا پانچاویں، وقت طلب کا نام حاکم قراقرم، مصر کی تھا۔ اس کے پاس حجاز کا حکم تھا۔ لیکن وہ اس کے ساتھ نہیں آیا۔ اس کی بجائے اس کی فوجیں لے کر پہنچے۔

تعلیم کا آغاز : ۱۹۰۲ء میں نے فریمن ہائیڈریڈ ہائیڈروکاربن کے کیمیکل ریسرچ میں داخلہ لیا۔ جہاں میں نے ایک سال تک کام کیا۔ اس دوران میں نے ایک سال تک ایک کیمیکل کمپنی میں کام کیا۔ اس دوران میں نے ایک سال تک ایک کیمیکل کمپنی میں کام کیا۔ اس دوران میں نے ایک سال تک ایک کیمیکل کمپنی میں کام کیا۔

مرحۃ الصلحہ کا معرکہ: اب قلعہ شاہدار خان اپنی اپنی (۵۵ مری) فوجیں لے کر دمشق کی طرف بڑھے۔ یہ دونوں (۵۵ مری جو فوجیں) خلیفہ نے تھے کہ سلطان (فوج لے کر) مصر سے ابھی تک نہیں نکلا تھا۔ اس وقت مسلمانوں کی فوجیں

کہیں ایک ہی جہز کی قیادت میں صبح الصبح پر تیرہ بیس جو جنگ کے نام سے بھی موسوم ہے۔ وہاں کا نائب حاکم و رئیس افراسیاب فرم بھی موجود تھا۔ یہ لوگ سلطان کی آمد کا انتظار کر رہے تھے جہاں انھیں ۲۵ سو یوں کی فوج تھی، کاشک و خیمہ ہوا تو وہ اپنے فوجی سرنگز سے پیچھے ہٹ گئے، ان کے پیچھے بنے (مسلمان مارا، خوف زدہ ہوئی اور وہ مصر کے گرد فوج کی طرف بھاگتے گئے مگر سلطان اسی سانی کے کچھ رہنما میں باقی فوج کے ساتھ وہاں پہنچ گیا اور اسی وقت صبح بڑی کر۔ ان کے ساتھ تباہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ صبح الصبح کے مقام پر زمین میں ایک ہوئی۔ ۲۵ سو یوں نے سلطان کے سپرد (۱۰) کھینچا طرف کی فوج پر زور دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں طاقت قدم نہ کیا۔ اور سلطان فوج کے سپرد استقامت سے کام لیا اور وہ رات تک جنگ کرتی رہی۔ اسی صبح میں (مسلمانوں کی ایک جماعت شہید ہوئی۔

تاجریوں کی شکست: اس کے بعد تاجری فوج کو شکست ہوئی اور دو ہجرت کر ایک پہاڑ پر پناہ لے گئیں۔ سلطان نے اس کا مقابلہ کیا، صبح تک پہاڑ کا محاصرہ جاری رکھا۔ جب مسلمانوں نے محسوس کیا کہ وہاں کیا باقی بچ رہے ہیں تو انہیں نہ کہہ سکتے تھے ان پر دستہ بھول دیا۔ چنانچہ ان (تاجری) فوج کی ایک ہی تعداد چپکے سے قتل و غارتگری اور ہجرت کے پاس پہنچ گئی اور باقی بچے ان پر شاہی فوجوں نے حملہ کر کے انہیں چادہر باور کیا۔

دندل میں گرفتاری: مسلمان سوار فوجوں نے طاقت خود اور فوج کا سرور کا ترانہ جات قبہ کیا۔ درحقیقت وہ کچھ اور دندل میں پھنس گئی تھیں۔ کیونکہ سلطان نے وہاں اور سرور و ان کو یہ ہدایت نہ کی تھی کہ وہاں میں خلاف کر دیں (چنانچہ وہ اور سروروں کا پانی میدانوں اور راستوں پر بہا لگا) اور تاج (دشمنوں) کے گھوڑے کچھ اور دندل میں پھنس گئے اب مسلمان فوجوں نے (وہاں پہنچ کر ان کے قتل و غارت کا بازو گرم کر دیا۔

سلطان (مصر) نے قارئین (غازان) کو (اس فوج کی برہانی کا مخالف بھانپنے) چھوڑ کر اپنے باہر فرس ہوا تھا۔ اس کا قلب خوف و حسرت سے شکستہ ہوا تھا۔ سلطان نے مصر کی طرف فوج کی ہدایت پہنچائی۔

جشن فتح: اب سلطان دمشق پہنچا اور وہاں بڑا منظر تک منظم ہوا۔ عید کے سیرے دن وہ مصر کے لئے روانہ ہوا اور وہاں کے آخر میں مصر پہنچا۔ وہاں اتنے کا شہنشاہ اور ہزاروں کھلا تیار اور زبردست جشن ہوا۔ کیونکہ اس کے ذریعے اسام کا پورا پالا ہوا اور اسے فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ شہزاد نے بھی اس موقع پر قصیدے پڑھ کر منائے۔

اسی سال عید کا نائب حاکم کبیر کا مال فوت ہو گیا۔ وہ پہلے عید کا بادشاہ دیکھا تھا۔ اسے دشمن میں دشمن کیا گیا۔ اسی سال بلیں جو تھوڑے دن کا حاکم تھیں بھی فوت ہو گیا نیز مصر کے قاضی شیخ تقی الدین بن ابی الفیہ بھی (ای سال) فوت ہوئے۔ وہ مصر کے چھ سال تک قاضی رہے تھے۔ ان کے بچے شیخ بدر الدین ابن ابی الفیہ کو (قاضی) بنایا گیا۔

شاہ تاجری بل شکست: ۵۴۰ یوں کا بادشاہ قازان (غازان) بھی (ای سال) فوت ہو گیا تھا۔ اسے رات کو شکست کی خبر پہنچ کر اسے بہت تیز بخار ہوا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا جانشین خاندان بادشاہ ہوا۔

اسی سال سلطان (مصر) نے شریف (مکہ) کو بھی (کے دونوں فرزندوں اسید اور حمید کو قید کر دیا اور ان دونوں کو ان کے دونوں بیٹوں مشہد و راہانیہ کے جانے (مکہ منظر) کا حکم مقرر کیا۔

ارمنوں کے حالات

میں نے اپنے بھائی کو اس کی بہترین قوم کی بہترین شہریت کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کی بہترین شہریت کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کی بہترین شہریت کی طرف اشارہ کیا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

مہاراجہ اور اس کے پہلے سال کی جرہ کی رقم ارسال کی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسی کے درجے اس نے سلطان کے پاس سفارش بھی کی۔ سلطان نے یہ سفارش قبول کر کے اس کی جان بخشی کی۔

ارغلی کا قبول اسنام اس زمانے میں پلازمین میں ۱۲۴۵ میں کانگوان فوجی افسر ارغلی تھا جب اپنا مسلمان ہو گیا تو وہ بھی مسلمان ہو گیا تھا اور اس کی اجازت سے اس نے ایک - - - - - تیسرے کیا اور وہاں ایک اذان گاہ بھی تعمیر کرائی۔

یہ جو مکی چغلی خوری اس کے بعد اس کی حاکم بی بی بیوم کے ساتھ آج بھی اللہ بیوم نامی نے شاہ تارخ بزرگ کے پاس یہ حکایت بھرائی کہ وہ (ارغلی) اہل شام کے ساتھ سازش میں شریک ہے اور انہیں بیس اور ان سے متعلق ملاقاتیوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے، ہاں چند اس نے فوت کے طور پر دوسرے اذان گاہ (کی تعمیر) کا واقعہ بھی کیا۔

بیوم کا قتل ارغلی کے کسی رشتہ دار نے اسے (حکایت کا یہ حال بنا دیا۔ لہذا اس نے) اپنے حبيب اللہ کو (پوشیدہ رکھا۔ چرم کو ایک خباثت میں بدل دیا اور وہاں اس نے اس کو اپنے قتل کر دیا۔ اس نے تو کوئی کے ایک ساتھ دو کچی شکر لڑائی پر سب کے سب ہر کبھی طرف سے ضرور جزیرہ کا مطالبہ کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس کا نام بچہ غری شہزادہ کی تھا۔

شاہ ارغلی (ایک عرصہ تک) تاجوروی کے قید خانے میں رہا۔ آخر کار وہ قید خانے کے قید خانے سے بھاگ نکلا۔ اس نے بیس کا بادشاہ و بیس کیوں کو بایا۔

انکھار اطاعت جب ارغلی فرار کے پاس پہنچا تو اس سے اپنے بیوم (عانی) کا بھائی التاقی اس کی خبروں اور وہ لوگوں کے کرپار کے لئے پہنچا ہوا تھا۔ شاہ فرہانے ارغلی کے سامنے اس سے بدروہی کا اظہار کیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس نے اس کے بھائی تاجوروی کو بیس کا بادشاہ برقرار رکھا۔ چنانچہ اس نے نہایت جلد کے ساتھ ہر کو صخر خط لکھا اور جزیرہ ادا کرنے کا حسب سہجی اتر کر کیا اور کبھی کبھی رقم ارسال کی کرتا تھا۔

سلطان مغرب کے تھا کہف: اس زمانے میں مغرب اقصیٰ (مراکش) میں صحرینا کے بدخو سرین کی مملکت قائم تھی۔ اس خاندان کے بادشاہ یوسف ابن یعقوب بن عبدالحی نے ۱۲۵۰ میں (مصر کے) سلطان ہمسر کے پاس اپنے اہلی علاء الدین ابی غری شہزادہ کو بھیجا، اس شہزادہ کی خانہ دہن سے تعلق رکھتا تھا اور سلطان ظاہر ہمسر کے زمانے میں مغربین بادشاہ میں سے ہوئے تھے۔ اس اہلی کے ساتھ مغرب اقصیٰ کے لوگوں کا ایک عظیم الشان قافلہ جا رہا تھا جو غری بیسج ادا کر رہا تھا تھا (سلطان مغرب اقصیٰ نے) اہلی کے ساتھ بہت عمدہ تحائف بھیجے تھے جن میں وہاں سے گھوڑے، شیر، دھن اور اس ملک کے خاص اور نادر اشیاء نیز خاص سونے بھی شامل تھا۔ سلطان ناصر نے اس قافلہ کا نہایت شاندار طریقے سے استقبال کیا اور ان کے ساتھ نہاد صحرینا درجہ کے گرامتے میں بکلی خوراک اور کھانے کا وہ بھی خرچ سے انتظام کرے۔ وہی سے فارغ ہونے تک ان کے ساتھ صحرینا۔

تھا کہف کا تبارک: یہ اہلی (علاء الدین) ابی غری ۱۲۵۵ میں حج سے فارغ ہوئے اور سلطان ہمسر نے اس کے ساتھ اس نے تھا کہف کا جلدہاں تین دنوں کے لئے پر بھیجا اور اس کے ساتھ اپنے دو افسران کو بھیجا۔ ان میں سے ایک ابی غری بانی اور دوسرا

[illegible]

سلاطین و خاندان کی آمد اس نے انہیں بنجایا۔ سلطان ابوالفتح و خاندان کے پاس پہنچا تو انہیں فرمایا کہ تم میرے پاس آؤ اور میری خدمت میں رہو اور وہ میری اطاعت کی اور اس سے تم کو میرا نائب بنائیں اور ان کے پاس کے چارے کھاتے ہوئے رہو۔ اس کا پتہ چلا کہ وہ جیسی سلاطین اور وہ میرے ہم وطن بن گئے اور ان کے قریب اس نے ان کے ساتھ رہا۔ اس کے ساتھ میرے قریب تھا۔

[illegible]

اوپر بیان کیے گئے اس حوالہ سے اس طرح کی توہین کا نام نہ لیا جائے اور بہت سے علماء کرام نے اس کی مذمت کی ہے۔



شامی حکام کی یہ بات بہت اسی کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے
پتے پر آؤا، وہاں کے پاس جانے لکھ پڑو دھت آئے، لیکن دشمن کے حاکم اتریں انہم کھنڈ آئے، اسے ہلاک نہیں
ہوئی تھی۔

پھر بائیکر بھی ان کے سامنے آئے، سلطان نے ان کو کہا، یہ ہیں، انہوں نے ایسی اور کھو جو انے، پھر پیغام پہنچا جو کہا
خبروں پر نقل تھا۔ اس نے آؤا، انھیں بھی آئیا، وہاں کے آؤوں، انھیں آؤا۔

فریاد ناصر :- اسے تمام کے نام کے پاس بھرتے، وہاں کے بھی اسے نصرت کے خلاف فریاد، جسے وہاں کیا، اس
میں اس نے تحریر کیا تھا

”میں نے دیکھا ہے ان کے حاکم مردی اور خدوئی میں لڑائی کر رہے ہیں۔ اس واقع پر، میں اسے
نہیں عامل کر رہا، اگرچہ میں ہاٹھیں آئے ہیں اور مجھے انھیں اس سے روکنا ہے۔ آؤا، انھیں
میں نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔“

اس کے پی کریم، اس کے آؤا، چنے کے خلاف آؤا، اس سے یہاں اور گھسائی کہ وہاں آؤا، وہاں کی ایذا
...، انھیں دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔

شامی حکام کی اطلاع :- اس نے یہ فریاد آؤا، انھیں چاہتے تھے، انھیں فریاد آؤا، اسے میں لکھا، انھیں
میں نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔ اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔
اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔ اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔
انھیں دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔ اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔

مصر کی فوج کی بروائی :- اس کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے
قرش و فرس کے سر میں بائیکر بھی لڑائی میں تھی، اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔
پھر انھیں دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔ اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔
انھیں دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔ اس نے دیکھا ہے، وہاں کے بھی لڑائی میں تھی، میں نے اسے دیکھا۔

مصر میں ہنگام :- اس کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے
اس کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے
اس کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے
اس کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے

مصر کی فوج کی فوج :- اس کے جھٹکے کے نام کے نام سے ٹھیک میں، اتنا کہ شامی مردی، اس نے

تاریخ، یعنی حضرت نے جن حکام و دوبارہ خط بھیجا ان میں شمس الدین قسطنطنیہ نائب حاکم حلب اور حنفیہ اندین نائب حاکم حمص شامل تھے۔ انہوں نے اطاعت کا اظہار کیا بلکہ سب کے نائب حاکم نے نہایت فریاد بھی کیا۔ کہ پاس بھیجا اور ان سب نے اس فوجی کے لئے آمادہ کیا۔ چنانچہ ناصر شاہ شاہان و شیخے میں قلعہ انکرک سے روانہ ہوا تو دمشق کے قیام بھی اس کی فوج میں شامل ہو گئے۔

(حاکم دمشق) قوش نے دو قسروں اور ستوں کی حفاظت کے لئے روانہ کیا تو وہ بھی (سابق) سلطان کی فوج میں شامل ہوئے۔

حاکم شام کی بے بسی کی خبر سن کر، مصر میں جانشین نے تمام حکام کو یہ پیام بھجوایا کہ: دمشق کے حاکم عباس اندین قوش کی مرادیت کریں۔ اور (سابق) سلطان ناصر کو دمشق پہنچنے سے روکیں مگر انہوں نے اس کی بات نہیں مانی اور وہ (سابق) سلطان سے مل گئے۔ اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوش بے درودہ و بکا رہ گیا اور دو چاروں اور نکاح کی طرف روانہ ہوا اور سلطان نے پتا نہ لگایا، سر پہ اپنے دروازے پر نہیں گئے، چنانچہ اسے یہ بات سن کر بھیج دیا۔

ناصر کا دمشق پر قبضہ پھر سلطان قوش میں اتفاق و طور پر واقع ہوا اور اسے یہاں رہنا یہ اندین کے حوصلے کر اور جو اس کے پاس عقد کر چکا تھا اور اس نے ہجرت کر کے سلطان کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکا تھا۔ انہذا سلطان نے اس کو بہترین صلہ دیا۔ اس کے بعد قوش، خرم بھی اس کے پاس پہنچ گیا تو سلطان نے اس کی بے حد تعظیم و تکریم کی اور اسے دمشق کا حاکم برقرار رکھا۔

مصر کی خواہشیں پورا کرنے اور مصر میں باغیگریوں کے معاملات، ملحقیت و بے جا تہمتوں کے ساتھ ساتھ، سلطان نے محنت و اہل۔ نہ نکل کر شام کی طرف بھاگنے کے لئے قوش نے راج کے تعاقب میں نہ بھیجے اور نہ ہی اس اور ان فوجوں نے بھاگنے والوں کو پکڑ کر مار ڈالا یا کسی کو دیا اور اس کے بعد وہ اہل اس کے مندرجہ ذیل حاکم بن گئے۔ انہوں نے قلعہ کا ناصر کو دے دیا۔ انہیں قلعہ کا حاکم بن کر رہا۔ ان میں سے کوئی کوئی کہ پکڑ کر ہرا دی گئی۔ مگر اس کے بعد چرواہوں کی سرکشی برپا ہوئی۔

تجدید بیعت کی کوششیں سب باغیگریوں کو قوی و فخر بخشیں۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو خط (و قادیان) کے لئے لکھا کہ: میں میں نہیں (میں) بھی شریک ہوا۔ اس نے اسے قسطنطنیہ سے اور حرام سے ملک (و قادیان) میں اور بیعت نہ کرنا ایک فرامین بھی اور مانی کیا کہ بعد کے دن (مصر) پر مسلط ہو جائے۔ انہوں نے اسے شام میں چڑھ کر، باغی اور چھوٹے چھوٹے گروہ بن گئے۔

حامیوں کا اضافہ اب مصر نے ان و دولت سے لے کر اسے لوگوں کو کھانا پناہ دیا۔ پھر اس نے شام کی طرف فوج بھیجی اور ارادہ کیا۔ مگر وہ اسے بے بیعت حکام کو روانہ کیا تو وہ سلطان (ناصر) کے ساتھ نہ نکل گئے۔ آخر کار سلطان بھی بے درودہ و رمضان المبارک کو دمشق سے لگا۔ اس نے غزوہ کے حکام میں سے حکام کو روانہ کیا اور وہ وہاں پہنچ گئے۔ پھر عرب اور ترکوں کی سلطان کی فوج میں شمولیت ہو گئی۔

نصر میں ہر ایک کو اپنا روز مرہ مقرر کیا۔

نصر میں کسی گرفتاری، بعد ازاں ہر سال ہر ایک مسکین کی طرف روانہ ہوا (راتے) میں وہ کام جو اس کے ساتھ تھے کوٹ کر سلطان کے پاس چلے گئے۔ سلطان نے ان میں سے کچھ کو اپنے سماں ایک (غلاموں) میں شامل کر لیا اور کچھ کو متعین کر دیا۔ اس کے بعد سلطان کی رائے تبدیل ہوئی اور اس نے قراقرم اور بہار کو جو ابھی غزوہ میں ختم تھے اور شام کی طرف روانہ نہیں ہوئے تھے یہ پیغام بھیجا کہ وہ دونوں نصر میں کو گرفتار کر لیں۔ چنانچہ ان دونوں نے اسے گرفتار کر کے ماہ ذوالقعدہ کے آخر میں (مصر کے شامی) قلعہ میں بھیج دیا جہاں اسے نظر بند کیا گیا اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا۔

سلطان کا انتظام: سلطان نے مصر کی حکومت قائم کرنے میں بہت کوشش کی تھی اور اسی نے اس کو بادشاہ بنا دیا تھا اس لئے سلطان کو اس کے حقوق ادا کرنے کا بڑا خیال تھا۔ لہذا جب اس کی سلطنت مستحکم ہو گئی تو سارے سلطان سے یہ درخواست کی کہ وہ شہر میں اپنی جاگیر کی طرف جانا چاہتا ہے تاکہ وہاں ایک تنگ تنگ زندگی گزارے۔ سلطان نے نہ صرف اس کی ہدایت دی بلکہ اس کی جائیداد میں بھی اضافہ کیا اور اسے خلعت عطا کیا اور اس کے ممالک (غلاموں) کی جائیداد میں اضافہ کیا اور ایک سولہ زینتوں کی جائیداد کے ساتھ صلیب کے ساتھ بھیجا۔ چنانچہ وہ ماہ خزانہ ۵۷۵ھ میں مصر سے شہر کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے بعد شہر کے علاقہ کے ساتھ ملا کر کرا کا اضافہ کر کے اسے بڑھاتا شہر کی خلعت عطا دی اور جنگی سواری، اور چراگاہ، پٹا بھیجا گیا۔ سلطان وہاں (آمن و سکون کے) ساتھ رہے گا۔

بھائی کی سازش: (۵۷۵ھ) میں سلطان کو اطلاع ملی کہ مصر کی ایک جماعت بغاوت کی سازش کر رہی ہے ان میں سلطان کا بھائی بھی شریک ہے۔ لہذا سلطان نے اسے سب کا گمراہ کر لیا، اور مصر کے اہل بیت، اور غلاموں کو بھی گمراہ کر دیا جو مصر میں موجود تھے۔

سلطان کی وفات: پھر سلطان نے علم الدین جو اہل کو بھیجا تاکہ وہ سلطان کو انگریز سے لے آئے تاکہ وہ (مصر میں) سکون اور اطمینان کے ساتھ رہے۔ چنانچہ وہ اسی سال کے ماہ ربیع الاول میں سالار کو لے آیا اور وہ (مصر میں) نظر بند کر دیا گیا۔ اور یہی نظر بندی کی حالت میں وہ فوت ہو گیا۔

اس کی بجائے اندازہ دولت: (اس کی موت کے بعد) مصر اور انگریزوں کے مال و محتاج اور ذخیرہ کو ضبط کر لیا گیا۔ اس کی مال و دولت کو حق تھا ہر ایک کچلے زرد چمن سوئی اور اونٹ نے اندازہ دیا۔ کچے ہیں کہ وہ اپنی اراضی اور جائیدادوں سے روزانہ ایک ہزار روپے حاصل کرتا تھا۔

سلطان کا پتلا بنانا: اس کا پتلا بنی حال یہ ہے کہ جب اس نے ۵۷۵ھ میں قید سے، اپنی حاکم کی تو وہ علاء الدین کی اہل ہی منصور تھا دین کا سوتی ہو گیا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے والد قلاوون سے متعلق ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا تعلق و شرف اور پھر اس کے بھائی محمد بن ناصر سے قائم رہا اور ہر ایک بادشاہ کے دور میں وہ اپنی مریضہ پر رہا۔ اس کی لاشیں کے ساتھ بھی گہری دفن کی گئی اس لئے وہ اس کے دور میں بھی خدات، بھانا، چار باور اور اس کا مشرب ہر گاہ ہوا۔ وہ سلطان کی محبت حاصل کرنے کی

شاہ تاجدار کی حمایت ان میں ملے۔ اس کا نائب واکم اوش خرم بھی خالی تھا۔ ان سب نے (تاجداروں کے بااثر شاہ) فرزند کے ساتھ شامل ہونے کا حکم لیا۔ وہ بڑا اور دھارم پختہ۔ وہاں کے قائم نے ان کی بہت تحقیر و بکریم کی۔ اس نے انھیں فوتہ دار و حکم دیکھے اور ان کی خوراک اور رسد کا بندوبست کیا۔ وہاں سے وہ غلط پختے جہاں انھیں فرزند سے ملاقات کرنے کا جائزہ لے سوسملا۔ پانچ سو روپے کے پاس پختے اور اسے شام پر (تلاش کرنے کے لئے) آدھ دینے۔

سازش کا الزام جب سلطان (عمر) کا پاس کی اطلاع ملی تو اس نے شام کے کام پر مسافر کے ساتھ سزاوارتہ کے الزام لگایا۔ اس نے انھیں اس کی ذہنوں میں یہ خیال دیا۔ پھر ان نے قراقرظ کے بجائے سیف الدین (سویحد راشتری) کو مقرر کیا اور اوش کے بجائے گنتر ساتی و طرابلس کا حاکم مقرر کیا اور عرب (قافس) کا سردار مقرر ہو گئے۔ ان کے بجائے ان کے بعض فتنے میں جی کو مقرر کیا۔

شاہی حکام کی گرفتاری جب امراء حکام (شام) مصر پہنچے تو ان نے ان سب کو گرفتار کر لیا۔ اس نے دمشق کے حاکم اوش و شرفی کو بھی گرفتار کر لیا اور اس نے بجائے تنگ داسری کو اس کے جیسے حاکم مقرر کیا اور جی مانده اسلامی شہر کی حکومت لگائی۔ اس کے سپرد کی۔ اس نے اپنے باب اسطفت سوس روپے کو بھی گرفتار کر کے قندھارک میں حقدہ فروزا اور اس کے بجائے ارغون روپے کو مقرر کیا۔

سلطان کی فوج کشی سلطان نے غور کے پیر ذبیحوں کو گھسیٹا اور ان میں علیہ العطر کے بعد واپس کیا۔ اسے جس اسے یہ اطلاع ملی کہ فرزند (شاہ تاجدار) کو یہ پہنچا تھا اور اس کا حاکم کرنے کے بعد وہاں سے لوٹ گیا۔ یہ سن کر سلطان بھی دشمن کی طرف متوجہ ہوا اور وہیں شام کے مختلف علاقوں میں فوجیں بھیج دیں۔

فریختہ کی اور شہنشاہی پیر واکم کی طرف روئے ہوئے اور اس میں قریب پنج ہزار کے ساتھ لایا گیا۔ واکم کے سے رخ کے پیر واکم ہوئے۔ وہ (جنگ سے غور ہو کر) اس کے جیسے شام واکم آ گیا۔ (وہاں آ کر) اس نے مہمانی دینی کو اپنا طرف در بنائے کے لئے پیغام بھیجا مگر مقاصد یہ بنام لے کر آیا۔ اس نے اس کی یہ بات نہیں مانی۔ اس کے بعد اس کے جیسے شہنشاہ کے پاس پہنچ گیا جہاں فرزند نے اسے عراق میں جاگیر بخشی اور وہ وہاں رہنے لگا۔ پھر وہاں کی طرف سے جلدی ہو گئی۔

حماة پرایوبلی خاندان کی حکومت

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ شہزادہ قلی واکم نے فرعون خاندان میں محبوب کے تحت تھا۔ اس کو اس کے چچا سلطان سلطان اللہ نے بہت عزت دی۔ وہاں حاکم مقرر کیا تھا۔ چنانچہ یہ عہد اس کے قبضہ میں رہا۔ یہاں سے کہ اس نے اس کے جیسے وفات پائی۔ پھر اس کا فرزند ناصر الدین کی یہاں حاکم مقرر ہوا اس کا لقب منصور تھا۔ وہ اپنے چچا سلطان سلطان اللہ اور سلطان مالائی وفات کے بعد غور کے فرزند کا فرزند تھا۔ اس سلطان حاکم رہا۔ اس کا لقب ناصر تھا۔

اس کا پہلی مظفر جو لے گیا تھا، قائل بن عادل کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے اسے شیش سے لنگر کے ساتھ بجا لایا اور اس نے اپنے بیوی سے یہ خبر لی کہ لایا اور خود حکومت کرنے کا سبب وہ ۳۳۱ء میں جو شیش فوت ہوا تو اس کا فرزند محمد منصور کا لقب اختیار کر کے وہاں حکومت کرنے لگا۔

فخر الدین کا پادشاہ جب ۳۳۵ء میں نے شام پر حملہ کیا تو یہ صف الدین بدامین کے ساتھ ہوشام کا پادشاہ تھا۔ حاکم مہم منصور وہاں کا پہلی اصل بھیج دیا۔

چراغیں مصر کے قتلوں سے بھی خوفزدہ تھیں۔ یہ نہایت ہلاکت کے پاس پہنچی تھی مگر منصور کا حکم ہوا کہ مصر کی شہر متھہ ہا۔ اس عمر میں ہلاکتوں نے شام کے مہم کو اس کے تمام املاک پر اس کا خاتمہ کر دیا۔

جب بایزید خان اپنی قوم نے فخر الدین کی وجہ سے شام سے لوٹ لیا تو سلطان قطو نے شام پر حملہ کر کے اسے ۴۰۰ ہزاروں کے قتل سے نکال لیا اور اس نے تمام سرحدوں اور شہروں پر حکومت کرنے لگا۔ اس وقت اس نے منصور کو مہم کی حکومت پر بحال کر دیا اور وہاں سے مہم لایا۔

منصور کی بحالی منصور نے اپنا خیمہ کے بعد بھی، مصر کی طرف اپنی آمد رفت جاری رکھی، وہاں یوں سے خوف کا دن کے ساتھ اس جنگ میں شریک ہوا جو شیش میں کے تمام پر ہوئی تھی۔

اس نے ارمینیا وغیرہ کی طرف بھی چلی گئی تھی مگر اس نے ارمینیا میں مصر پر حملہ کر کے تھے تو وہاں سے بھی کران کے پاس پہنچا تھا۔ اس کی وفات ۳۴۴ء میں ہوئی۔

مظفر بن منصور کی حکومت اس کے بعد سلطان قتلہ نے اس سے فرزند مظفر کو اپنے باپ کی جگہ ارمینیا کا حاکم بنا دیا اور اس نے بھی ارمینیا میں مصر کے ساتھ ساتھ رہا۔ یہ فرقہ اور کھانا اور حب لاشیں کے بعد مصر میں تھے۔ قتلہ دن مصر کا نام تسلیم کیا گیا تو ۳۴۸ء میں اس کی وفات ہوئی۔

قراسنقر کی حکومت اب منصور کی نسل منقطع ہو چکی تھی۔ اس نے سلطان مصر نے ایک ترکی حاکم قراسنقر کو مہم کا حاکم مقرر کیا۔ اس کا نام منصور کے مقام سے لیا گیا تھا اور اسے مہمات دی گئی تھیں کہ وہ بحالی کے دن اور دیکھ کر اس کی جائیداد بحال رکھے۔

کلیقا کا تقرر اسی کے بعد قازان شاہ پر نائب مقرر کیا گیا اور ۳۵۹ء میں وہاں پہنچا۔ قتلہ نے منصور کو اور مہم کے وہاں پہنچ کر ۳۵۹ء میں کے قتلہ سے شاہ کو آواز دیا اور اس جنگ میں مصر کے مہمات سلطان کو کھانا دینے لاشیں نے قتلہ سے ۳۵۹ء میں قتلہ اور وہ مصر کا نائب حاکم مقرر کیا تھا۔ یہ واقعہ کار کے نتیجہ میں اور عہد میں اور مہم کے ساتھ قتلہ کو قتلہ دیا تھا اور اس کے ساتھ ویشی بھی تھا۔ قتلہ نے اسے مہم کا حاکم مقرر کیا۔

کلیقا نے اس کے بعد ارمینیا کی طرف فوج بھیجی اور سلطان مصر کے ساتھ لے کر ۳۶۲ء میں قتلہ کو قتلہ دیا۔ اس کے بعد وہ مہم کی طرف لوٹ گیا اور اس کا انتقال ہوا۔

دیکھتے ہوئے کہ وہ کیا تھا اور وہ مصر میں قائم ہو گیا تھا۔

مسلمان حاکم کی حکومت: ۱۲۰۱ء میں کرچیں (شاہ نوہ) نے جزیرہ اودا کرنا بند کر دیا تھا۔ جبکہ سلطان نے (اس کی سرکوبی کے لئے) فخر بھیجا اور اس کے ساتھ فخریہ کو بھیج دیا جو ان کے شاہی خاندان میں سے تھا اور سلطان ہو گیا تھا۔ کرچیں ان کا مقابلہ کرنے سے فخر ہوا اور وہ الہاب کے شہر کی طرف بھاگ گیا۔ جبکہ فخریہ مصر چلا گیا اور فخریہ سلطان ہونے کے بعد وہ نوہ کا بادشاہ بن گیا۔

اہل نوہ کا اسلام قبول کرنا: سلطان مصر نے الہاب کے بادشاہ سے کوہیں کو طلب کیا تو اس نے کرچیں کو سلطان کے پاس بھیج دیا اور وہ وہاں رہنے لگا۔ کچھ عرصہ کے بعد اہل نوہ نے سازش کر کے کچھ عربوں کی امداد سے فخریہ کو قتل کر دیا۔ پھر انہوں نے کرچیں کو قتل کرنے کے لئے ایک وفد الہاب بھیجا مگر وہ مصر میں تھا۔ سلطان کو جب یہ اطلاع ملی تو اس نے کرچیں کو نوہ کے علاقے میں بھیج دیا تو وہ وہاں پہنچا کہ وہ نوہ کا بادشاہ ہو گیا (پھر اہل نوہ صوبہ مسلمان ہو گئے تو ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ان پر سے یہ بڑا بوجھ دور کر دیا گیا۔

نوہ کی سلطنت کا خاتمہ: اسی کے بعد تھوڑے عرصہ کے بعد نوہ کے علاقہ میں بادشاہ ہو گئے اور انہوں نے نوہ پر چڑھا کر اس پر قبضہ کر لیا اور فخریہ بادشاہ بن کر رہنے لگا۔ نوہ کے حکام نے ان کا مقابلہ کرنا چاہا مگر ناکام ہو گئے۔ پھر اسی سے مصالحت کر کے عرب پر مشافعیہ چاہ کر رہنے لگے۔ اس کو نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور نوہی دوم درودن کے مطابق قبیلہ حبشہ کے عرب فرزند بن کر اور بھائی بنے۔ ملک بنے۔ گئے اور ان کا ملک بکڑے بکڑے ہو گیا اور قبیلہ حبشہ کے عرب و ان کے ملک پر قابض ہو گئے اور وہاں نظام کے مطابق کوئی ایک دوسرے کی اطاعت قبول نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور اسی علاقے کی کوئی کوئی حیثیت برقرار نہیں رہی بلکہ اہل نوہ بھی عرب بدوؤں کی طرح خانہ بدوش قوم بن گئی اور وہ سرگزشتی اور بادشاہ کے مقامات کی تلاش میں گھومتے پھرتے گئے اور عرب بدوؤں کے ساتھ دشمنانہ رویہ قائم کرنے کی وجہ سے وہ بھی ان کے جنگ میں پھنسے ہوئے تھے۔ اسی لئے ان کی سلطنت کا نام دشمنانہ پائی لکھا رہا۔

ارمینیا کے باقی حالات

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہارام میں تاتاریوں کے قتل عام سے ایہ غری۔ نے ارمینیا کے بادشاہ کو قتل کر دیا تھا اور اسی کے بعد اس کا بھائی نوہیر بن لیون میں کے مقام پر تخت نشین ہو گیا تھا۔ اسی نے ترکاؤں کے بادشاہ قرمان کے ساتھ ۱۱۰۱ء میں جنگ کی تھی جس میں قرمان نے اسے شکست دے دی تھی۔ تاہم نوہیر بن لیون ارمینیا کا بادشاہ رہا۔ جب افغانیہ جو اب الی ارمینیا نے اس کے بارہ سال کے فخر فرزند لیون ثانی کو تخت نشین کیا۔

اس سے پہلے سلطان مصر نے نوہیر سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان قلعوں سے دستبردار ہو جائے جو شام کے عرب تھے مگر اس نے انکار کیا۔ لہذا اس کے خلاف شام کی فوجیں بھیجی گئیں جنہیں ارمینیوں نے اس کے خلاف کوجاؤہر بادشاہ کیا تھا۔ اسی کے بعد نوہیر فوت ہو گیا تھا۔

کے بعد اس کی کمی۔ اس کے بعد جمع منتشر ہو گیا۔ یہ نظر سب کافی رہا تھا۔

معاہدہ صلح کی تکمیل ۱۲۷۱ء میں بغداد اور عراق کے حاکم ابو سعید کے حامد (سمر) پہنچے۔ ان میں قاضی نور بن محمد شریف تھے۔ انہوں نے مصالحت اتحاد اور اسلامی شعار اور حج کو برقرار رکھنے پر آمادگی کی۔ دینی اور دشمنان اسلام سے جہاد کرنے کی تہیاء پیش نہیں۔ سلطان نے ان کی یہ تہیاء منظور کر لیا۔ ان کے سیف الدین جو دلی کو بھیجا تاکہ وہ ان کے ساتھ مجاہد کر کے ان تہیاء پر کوئی جامہ پہنائے۔ سلطان نے اسے جس قوت چاہا ان کے ساتھ بھیج دیا۔ چنانچہ جب سلطان کا حامد ۱۲۷۱ء میں وہاں آیا تو سلطان ابو سعید کے مدد اور جو بان اس کے ہمراہ تھے۔ یوں باقی معاہدہ تکمیل پر پہنچا۔

اس سے پیشتر ازبک صاحب مراے (۱۲۶۵ء) یوں کی عثمانی سلطنت اور سلطان ابو سعید کے درمیان ازسرنو اختلاط پیدا ہو گئے تھے کیونکہ وہ بان سلطان ابو سعید پر مسلط ہو گیا تھا اور وہ عثمانی بادشاہوں نے درمیان کشیدہ قرار پر کر رہا تھا۔

ازبک کو اہل اور اس سے پہلے برہان اور عالم نور و سواد اور اہل ترکستان کے درمیان ایک دور غی قاضی کی کمی ازبک کے اسے نو ذرا امداد دی تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ازبک نے خراسان کے اکثر شہروں کو فتح کر لیا۔ چونکہ اس اثناء میں اس کے سلطان ناصر کے ساتھ وہاں تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ اس نے سلطان ابو سعید نے تہ بان کے مدد طلب کوئی امداد طلب کی تو سلطان نے اس کے ساتھ تعاون کیا۔

ابو سعید سے صلح جب سلطان ابو سعید نے مصالحت کی درخواست کی تو سلطان نے اس کے ساتھ وہاں کو لیا۔ جب ازبک مصالحت کی خبر لی تو اس وقت سلطان ناصر کے قہر میں وہاں موجود تھے۔ اس نے اس موقع پر سخت کٹاوتی کی اور سلطان کو مارا۔ اس کی حالت گوار۔

سلطان ناصر نے مضرت کرتے ہوئے یہ تحریر کیا کہ "انہوں نے اسے شعار اسلامی قائم کرنے کی دقت دی تھی۔ ہذا میں معاملے میں دو پہچانیں رکھ رہا تھا۔" ازبک نے اس کا یہ خبر قبول کر لیا۔

سلطانین کے درمیان مصالحت اس کے بعد جب جو بان نے ازبک سے خراسان کے پیچھے ہوئے علاقے کو ملانے تو ازبک اور سلطان ابو سعید کے درمیان مصالحت کا صلح شروع ہوا اور ان تمام علاقوں نے آپس میں صلح کر لی اور پھر عرب کے لئے جنگ بندی ہو گئی۔ بعد میں حالات اور واقعات میں نہ بہر دست انقلاب آیا۔

حکام حجاز کے حالات یہ ہم یوں تحریر کیا کہ قاضی کو دہلی باقی ماندہ ان سے کہ مستقر اور حجاز کی حکومت چھین لی تھی۔ اس کے بعد یہ حکومت اس کی اولاد پر قائم رہی اور ان میں سے بعضی ان پر غالب رہا۔ اس کا اصل نام زبیر بن عبد بن عبد بن قادیان تھا۔ وہ عربی میں فوت ہو گیا۔

اس کے بعد اس کے دو فرزند مریمہ اور نسیہ حجاز کے حکام بنے۔ انہوں نے اپنے دو بیٹوں بنی صلیفہ اور ابوالحیث کو نذر بند کر دیا۔

جب ہماری سلطنت کے دور میں انہوں نے ۱۰۰ سالہ عرصے میں کیا تو وہ دونوں بھائی اپنی فکر بند ہی سے مقام

مہرین ابن محمد بن... سے ہو گیا کہ ان نے پاس بھیجے تھے اور انہوں نے حکایت کی کہ ان نے (دونوں بھائی) اور بیوی اور بچہ نے انہیں بہت تکلیف دی ہیں۔

حکام کی غیر قیاسی، ان دونوں حکام نے اپنے غور کی فریاد کی تھی اور عینہ اور نمرہ کو گرفتار کر کے قیدی مصر بھیج دیا اور ان کے بجائے عطیہ اور ابرو غنیمت کو (تہذیب کا عالم پایا۔ انہوں نے اس مقدمے کے لئے ان دونوں کو ایسے کوکشیئے بھرنا سلطان نے پاس بھیج دیا اور انہیں اپنے لشکر کے ساتھ لے گیا۔

سلطان نے ان سے خوش موثرانہ دونوں بھائیوں کو بیوی اور نمرہ کے بجائے حاکم مقرر کیا اور ان کے بیوی اور بچہ انہیں ان دونوں کے ساتھ بھیج دیے۔ عینہ اور غنیمت ملک سے بھاگ گئے اس کے بعد انہیں مصر واپس آ گیا۔

بھائیوں کی فتنہ جھگڑا اور غنیمت حکومت کرنے کے لئے کو (تھوڑے عرصہ کے بعد) عینہ اور نمرہ واپس آ کر جنگ کرنے لگے۔ اس میں ابو الفیض اور عطیہ کو فتنہ ہوئی اور وہ دونوں یہ بھیج کر مصر واپس جا کر بادشاہ کے طرف سے چٹا پتھر لائے۔ ان دونوں کو بغیر قید اور غنیمت کی کے افراد سے لڑنے کا حکم دیا۔ پھر مصر کے حاکم نے ان دونوں کو بھگوت لے کر جنگ ہوئی۔ جس میں ان غنیمت کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا اور عینہ اور غنیمت نے دوبارہ حکومت حاصل کر لی۔ ان کا مخالف (یعنی عطیہ) بھی ان کے ساتھ لے گیا تھا۔

سلطان کی مخالفت شریعت میں ان بھائیوں میں بھرتک ہوئی۔ اس وقت دیکھا کہ ان دونوں بھائیوں نے خلاف فرمایا۔ لے کر سلطان (مصر) سے پاس بھیجے۔ سلطان نے اس کے ساتھ غنیمت بھیجے (یعنی وہ بھیج کر نمرہ کو قید کر دین کی طرف جاکر مپا۔ شریعتی نظر سے وہ کچھ کچھ کدھر دلوں نے اس سے مراعات نہ کی۔ جنگ کی خبر دیکھتے کہ ان کا نمرہ عینہ کے پاس تھا تو اس کا

بے مصریٰ نہ کہیں وہ کسی تو نمرہ واپس آ گیا۔ پھر عینہ نے پھر سلطان سے مدد طلب کی تو سلطان نے تو غنیمت بھیجے (انہیں) کچھ نہ نمرہ بھگوت کیا۔ بعد ازاں اس راہیں ان سے اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ مل کر گئی۔

اس وقت میں عطیہ سلطان مصر کے پاس پہنچا تو سلطان نے اس کے ہمراہ تو بھیج دیں انہوں نے مدد کو پکار کر سلطان سے پاس پہنچا دی۔ جہاں سے ملک میں قید رہا گیا۔

اس نے بعد میں ایک دفعہ مصر میں حکومت کرنے لگا اور نمرہ اور دیگر بھائیوں کے ذریعہ آخر میں دوبارہ بادشاہ عراق خربند کے پاس پہنچ گیا اور تاج کے حاکم نے خلاف اس سے مدد طلب کی تو اس نے اسے اپنے فوجوں سے کر بھیجا۔

مکر و سازش کی افواہ اس وقت میں اس لوگوں میں یہ افواہ پھیلنے لگی تھی کہ وہ نے ان رشتہ داروں سے مل کر جو خربند کے پاس تھے یہ سازش کی تھی کہ وہ غنیمت (حضرت) کو گرفتار کر کے لاٹھیاں لٹا دیں تو اس کے بعد اس نے نکال پھینکے۔ مسلمانوں پر یہ افواہ پھیلنے لگا کہ وہ مکر کی۔ پھر نمرہ (عرب سردار) کے بھائی محمد بن عیسیٰ نے جو خربند سے پاس، بیٹا قنہ بجا خبرات اور تاج حاصل کرنے کے لئے اس کا تعاقب کیا اور اسے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دی۔

کہا کہ وہ بھائیوں نے اس سے شکست سے وہ دھم دیاں دیں۔ پھر اس نے بھی نہ آ کر کے جانا یا مقدمہ کے لئے نہ جانے جو رہے تھے اس کے اس کا وہ سے سلطان (مصر) بہت خوش ہوا۔

تو مجھے یہ خبر ہوئی کہ میری طرف سے ایک خط لکھا گیا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 دو بارہ کی حد تک تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

میرے قریبی دوستوں اور اقاربوں کو بھی یہ خط لکھا گیا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

نہایت کا قتل : اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

یہ خط اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

سلطان کی قریبی دوستی : اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

شرفاء اور غریبوں کا ہونا : اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔
 اس خط میں لکھا ہے کہ میں نے تمہیں یہ خط لکھا ہے۔

سوڈان اور مالی کے حالات

سوڈان کا ملک مغرب کے صحرائے قریب چلکا اور دوسری اقیانوس دانہ بہہ چلے گی جسم کی جگہ طوفان مینا ہوتی ہیں۔
خبر آتی تھی کہ قریب صوبہ سوڈانی قوم آ رہے جو علاقہ کی حالت بہ دو فوج حالت کے دہانے میں سلطان ہو گئے تھے۔
مصر وغیرہ میں وچ کی کتاب کے (دوسری) نے بیان کیا ہے کہ "خروجہ" بن مسن بنی اسمن کی ایک شاخ جو
مصر کے اسی علاقہ پر حکومت تھی اور یہ بہت عظیم ملک ہے۔"

میں کہہ رہا ہوں۔ میں نہیں دیکھ سکتا ہوں کہ یہ ممکن ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو مسن میں صحابہ کرام
تھے جنہیں وہ بھی غم نہیں ہے۔ اسی کے بعد وہ اہل خانہ یہ نتیجہ نہیں کرتے ہیں کہ صوبہ سوڈان کے علاقہ اور سوڈانی خاندان اس کا
حاکم رہا۔

صوبہ سوڈان کے مشرق میں مالو قوم ہے ان کا پایہ تخت شہر بنی علی ہے ان کے بعد مشرق کی سمت تو قوم ہے ان کے
بعد کے علاقے میں ٹھہر رہی قوم ہے ٹھہر رہی قوم کے درمیان ظالم وغیرہ کے قبائل ہیں۔

مالی کی وسیع سلطنت دہانے نے انصاف کے ساتھ ساتھ عدالت بھی ہوتی رہے چنانچہ اس قوم اپنے پیچھے اور سات
کے دوسرے قبائل پر قابض ہو گئے۔ تو زمینیں وہ خود اپنے قبائل پر بھی قابض تھے ان کی سلطنت بڑی وسیع
ہوتی تھی۔ یہاں پر ان کا پایہ تخت شہر مغرب میں حرام سوڈان کا پایہ تخت بن گیا۔ اس قوم نے اس میں بھی قبول کر لیا تھا۔

مالی کے سلاطین کے بیچ مالی قوم کے متعدد سلاطین نے بیچ لیا تھا۔ ان کا مقصد یہ ہے پہلے بادشاہ جس نے بیچ کیا تھا
پر دست بردار ہے۔ ان کے غرضی حاکم ان کا نام برصہ دہانے چمکا۔ میں نے بیچ کرنے کے لئے جو راہ اختیار ہے تو۔ یہ کہ بعد
میں سامعین نے بھی اختیار کیا۔

دو سلاطین مصر، طرابلس اور تونس کے دہانے میں بادشاہ نے بیچ کیا تھا اس کا نام ضروری میں دہانے جابلو تھا۔ میں
نے بعد اس کے تو ان کے وہ ظالم سے دور دہانے بیچ گیا۔ یہ ظالم بادشاہ ان کے ملک پر صدمہ ہو گیا تھا وہ دہانے نے ہونے کے بعد تو
بیچ گیا تھا۔

سلاطین مصر کے دہانے میں اور اس کے بعد کے دہانے میں فساد میں نے بیچ کیا تھا جو مگر یہ سلطانوں کے خلاف
میں اس کا ذکر کرنا چاہئے کہ جب کہ یہ قوم مصر پر اور تونہ سلطنتوں کے مالے جان لیا ہے کہ وہ۔

میں ہاں مگر دور کی تعلیم جب موسیٰ (مصر) مغرب نے علاقے سے بیچ کے لئے روانہ ہوا تو اس نے اس صحرا کا راستہ اختیار کیا
جو مصر کے ہیرام کے پاس سے نکلا۔ اس نے سلطان مصر کو بہت برا ٹھہرا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی اس پر ہیرام
تھے۔ سلاطین نے اسے بہتے قہر میں نے قہر کے گل میں ٹھہرایا جو اس کے لئے قہر میں ضروری تھا تھا۔ سلاطین نے اسے اپنے

جو ان کے لئے بھی خرابانہ تھا وہاں اس نے بغاوتیں سلطنت اور اس کے پاس اپنے قریبہ خوجہ
مطلق کو نائب مقرر کیا۔ اس نے ششوں نے سلطان سے اس کے خلاف کیا تہیں یہ ان کہیں اور اس کے ایسے اٹھل پھیل سے
مسلح کیا نہ وہ دروغت نہیں کر سکا۔ لہذا اس نے اس پر حملہ کیا کہ اسے قتل کر دیا۔

جوانی کی بغاوت اور قتل اس کے والد جو باں کو یہ اطلاع ملی تو اس نے بغاوت کا احاطہ کر دیا۔ مگر سلطان ابو سعید جلہ
فرمان بھیج گیا۔ اس لئے اس کے ساتھیوں نے اسے چھوڑ دیا اور جوانی بڑھ گیا۔ مگر جزائے کے حکم پر ہکا بکا کیا اور اس کا
کام تمام کر دیا گیا۔ تاہم سلطان ابو سعید نے اس کے اول و عیال کو یہ اجازت دے دی کہ اس سے وہاں کے جے جٹے ہیں
جہاں اس نے مدینہ دئے کی وصیت کی تھی۔ چنانچہ اس کی اولاد میں یہ مدینہ دئے گئے تھے انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کے
لے حاکم مہر کی اجازت کہیں ضروری تھی۔ چنانچہ حاکم مدینہ نے اجازت نہیں دی۔ لہذا اسے بھیجی کے قبہ حنان میں دفن کیا گیا۔

و مہر اش کا فرار جب جوانی کے فرار کے بعد ہوا تو جو باں کو یہ حکم تھا کہ اپنے قتل کی طمانہ طمانہ سے اپنی جان
کا خطر و کسب کا اجازت دے دیا گیا۔ اس نے اپنے آزاد کردہ و کلام اور شیخ کے انتظام کے لئے چھوڑا اور اس سے اس
کے مقام پر رہ گیا۔

مصر میں قیام جب درویش و مشن پہنچا تو نائب مہر اش نے اس سے ملاقات کے لئے آیا اور اسے اپنے ہمراہ مصر لے گیا۔
سلطان نے اس کا استقبال کیا اور اس کی تعلیم و تہذیب کی۔ اس کے ہمراہ ساتھی انہوں نے اور تقریباً ایک ہزار فوجی سوار تھے۔
سلطان نے ان سب کے علم کے گاندہ دست کیا اور ان کے لئے وظائف مقرر کر دیئے اور دوسرے اس کے پاس رہ گئے۔

سلطان ابو سعید کا بیٹا یہاں پہنچنے کے بعد سلطان ابو سعید کے صاحبزادے اس کے بیٹے اور اس کے صاحبزادے کی
شریکہ پر رکنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے سلطان کو گواہ کیا کہ وہ اور اس کا باپ دونوں بیکر دار تھے اور وہ زمین میں بہت
فدا کی کوشش کرتے رہے تھے۔ لہذا وہ مہر اش سے ملے تھے۔

سلطان مصر نے یہ حکم بھیج دیا کہ وہ بھی اس طرح ہم قندھاری کی قتل کر دینا۔ نائب مہر اش نے اس کے بارے میں کہے جو
انہوں نے قتل فرم کے ساتھ خود اس کے پاس بھاگ کر چلائے تھا اور اس نے (فریاد اور رنج و غصہ) کا حکم دیا کہ وہ ان کے ہاں
پر بندہ لے گئے گا تو یہ سب کچھ تھا۔ لہذا وہ فریاد لگے پاس رہ گئے تھے۔

فریاد لے کر قتل فرما دیا اور ان کا کہہ کر مقرر کیا تھا وہ جب وہاں پہنچے مگر فریاد لگے ہوئے تو اس کے بچائے اس کے
دست قتل کو بدھون کا حاکم مقرر کیا تھا۔

قریہ مہر کا قتل سب یہ واقعہ اور ایسا تھا تو سلطان ابو سعید نے بھی اٹھ تھان کے قتل کو اس قدر سخت لے بارے میں نالائقی۔
کیونکہ یہ لوگ زمین میں تھے اور پاکر تھے انہوں نے درویش اور اس کے ساتھیوں کی طرح ان کو بھی قتل کر دیا۔

سلطان ابو سعید سے مصاحبت اس کے بعد سلطان ابو سعید کا فرار ہوئی تو مہر اش کی جماعت کو لے کر سلطان مصر کے
پاس آیا اس نے صلح مہر کی پابندی کرنے اور سلطان سے صلح کی کارشتہ کو ختم کرنے پر زور دیا۔ چنانچہ ان لوگوں کے تالیاں

بنہ جرائس کی سیادت اس سے پہلے قاضی عبدالمکرمت میں عہدہ دہاؤں کے سربراہ قبیلے طے کا ایک خانہ اہل بنہ جرائس تھا۔ ان کا بزرگ سفرخ، بن و غلبل بن جرائس تھا۔ اس کے دائرہ اختیار میں رہا تھا۔ جب ملائین جو بچہ آزاد کردہ غلام اسکے عہد میں اختیار سے فکست کھا کر بھاگا تو سفرخ اسے گرفتار کر کے (ملائے بن) کے پاس لے گیا۔ اس (قاضی سلطان) نے (اس کا رہنا سے بچہ) اس کا بھرتہ لے کر اس کا نام کیا اور اسے ترقی کے عہدہ پر پہنچایا۔

جسبان کے کارنامے مندرجہ ذیل ہیں۔ اس کے پیر پور خزانہ تھے حسان محمود علی خیران۔ ان میں سے انسان اس کا تعلق تھا۔ اسے بہت ثمرت حاصل ہوئی۔ اس کے فاضل کام کے ساتھ مقابلے رہتے تھے۔ یہ وہ شخص تھا جن نے رطلہ و خجہ ہر پاد کیا اور ان کے سپہ سالار ہر رونق نری دکھاتے رہے کہ اسے ہر ذالہ کا اور اس کی خیروں کو قیہ کی جالیات احمد ملی وہ حاضر تھا۔ یہاں تک تھا کہ یہ جی تھی۔

میرے فی الواقع اس وقت کے سوا کسی ممکنہ ذخیرہ نہ تھا۔ ان دنوں میں غریبوں کے دستوں میں فضل بھی نہ رہتا تھا۔ اس کے بجائے وہ دین پر چہرہ نہ کر رہا تھا اور عین اپنے فضل کی ہی بے جوابی فضا کا شہرہ اٹھ رہا تھا۔

نفسل کے حالات (مؤرخ) ابن الاثیر کا بیان ہے

انگلینڈ میں رہنے والے تاجروں نے آج ہوا سچو اور جلتا اور بیت المقدس کے ساتھ کہنے والے۔ یہ شخص بھی فریجیوں کی صفات کے ساتھ ہوا۔ یہی مصر کے حکماء (فالجی حکام) کا ساتھ دینا تھا۔ یہی وہ تھی کہ سلطنت جس کا انگریز اور مصری کا حکم ضرور لینا ہے۔ وہ اپنے دل کا افسانہ اور اس نے اسے شرم سے نکال باہر کیا تھا۔ چنانچہ دوسروں کو طریقہ کے پاس چل گیا تھا اور اس کا طریقہ بتایا تھا۔ اس نے جب وہ دمشق سے آجھا تو بڑا بڑا پتہ لے کر اس کو لے کر گئی۔

ذبح ہو گیا۔ اور اسی کے بعد صدقہ بین حریہ کے سلطان محمد بن ملک شاد کے خلاف بغاوت کی اور دونوں نے سر بہادر کو غصے تو یہ افضل صاحب کو ملے۔ قرواں بن کر شرف الدولہ کو مسدود کر دیا اور بعض وہ ترکاٹی حکام جو صدقہ بین حریہ کے دوست تھے انھیں لے گئے اور جب ان کے اگلے دوستوں میں شریف نوکر سلطان کی طرف جاگ گئے۔ سلطان نے ان کا استقبال کیا اور انھیں خلعت عطا کی۔

سلطان نے افضل بن راجہ کو بلند اوس صعدۃ بن حجر سے گھر میں قہر لیا۔ اس نے بعد جب سلطان صعدۃ سے جنگ کرے کے لئے روانہ ہوا تو افضل سے سلطان سے اس ذات فی اجازت طلب کی کہ وہ جنگی بیاز بن شمس کو صعدۃ کا متبادل کرے گا۔ سلطان نے اسے اجازت دے دی۔ چنانچہ اس نے الجار کے مقام پر دریا کو گھیر لیا اس کے بعد وہ سدان سے اس راہ میں آیا۔

آل جراح سے تعلق: مٹھی اور انگلیں لاکھج کے پیمانہ سے چابکیت ہوتا ہے کہ افضل اور بدور۔ حقیقت آبی جراح میں ہے

قبیلہ طے کی سیادت: قریضہ نے کی سرداری کے بارے میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ (قدیم زمانے میں) قبیلہ طے کا سردار پاک بن تمیم تھا جو عیسائیوں میں معروف بن النخث بن طے کی نسل سے تھا۔ جب نضال بن ابیہ نے ذرا کیا تو اس کا سردار کے بعد اس کے بیٹے کی سرکشی نے اسے جرم کا بادشاہ بنا دیا اور اس نے کئی جرم کے واقعے پر حضرت خالد بن ولید سے مصالحت کی تھی۔

[illegible][illegible]

بنو خارجہ سے تعلق ایسا معلوم ہوا ہے کہ شام میں بنو الجراح اور آل فضل نے جرقہاں فتح ان کا تعلق ہو چاہے وہ قبیلے سے تھا، یہی وہ افراد تھے جن کے بارے میں ابن کثیر ۷۲۰ھ میں بیان کیا ہے کہ وہ حاضر وطن تھے اور طرب کی طرف تعلق رکھتے تھے۔ کیونکہ بنو الجراح طرینین میں مقیم تھے۔ لہذا یہ مقامات قبیلہ کے اصل وطن و اجا نہیں کی یہ نسبت ان کے لئے زیادہ قریب تھے۔ بہر حال یہ بھی بہتر ہو سکتا ہے۔ ان کے نسب کو کوئی شیخ اس سے تعلق قائم نہ کرنا۔ اور صحیح ہو سکتا ہے۔

[illegible]

جب مصر کا قیصر سلطان قلم، شاہ نادر اور اس نے ۱۷۹۸ء کے قبضے سے شام کا حکم حاصل کر لیا، پھر اس کی انگلی

مستقل حق: چکا۔

آل فضل کی جلاوطنی: مہاراج کے بعد پورانی فخری سازشوں میں مشغول ہوتا۔ اس نے تاجدار یوں کے ساتھ کچھ جوڑ کر لیا اور انھیں شام پر حملہ کرنے کے لئے قادیاد کر دیا۔ جب آگاہیاں کاگیروز پر باجوڑ صرف سلطان مصر پر ناراض ہو گیا۔ لیکر اس کی تمام قوم اور قبائل اس کے خلاف ہونے لگے۔ چنانچہ جب عیسائیوں کو سلطان فتح سے واپس آتا تو اس نے اس کے خلاف شام کے حکام کو مدعا حاضر کر دیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام مشرعوں نے آل فضل کو نکال دیا اور اس سے بھرپور خاندان آل علی کو ان کا قائم مقام مقرر کیا گیا۔

نیاسر دار : جن پنج محمد بن ابی بکر کہ ان حرب قبائل کا سردار مقرر کیا گیا اور جو جاگیریں ملندہ اور اس کے نذر زندوں کو دی گئی تھیں۔ وہ محمد بن ابی بکر اور اس کے نذر زند کا رخ و خصلت نہ ان تھیں۔

دو بارہواں لکھی: میرے چھوتے سے دو اور بچہ تار با تار اس کے چھوٹے میں عالم نما اور افضل بن ہوئے کو سقاؤں نے تار سقا بن مصر کے بس ڈیم اور بیانی کا خواستگار بن کر حرم کے لئے مستحق کر دیا اور ان کی جاگیر اور عہدہ کی طرف سے لوٹا دیا۔

مہتاب کی خودداری: مجھے مصر کے بھی بڑا رگڑا نے جو اس کی ملاقات کے وقت سوچا تھا تھا اس وقت کے حالات انہوں نے سنے تھے یہ جان کیا ہے کہ ہندوستانی اس وقت کے مصر پر بھی سلطان کی کوئی چیز قبول کرنے سے پرہیز کیا۔ یہاں تک کہ اس نے خود اپنی اونٹنیوں کو دھڑکھڑایا اور وہ صرف ان کا دوسرا چا۔ اس نے اس کے کسی حاکم یا مہاجر کا دروازہ نہیں کھٹکھا یا دروازہ اس کے کوئی چڑھ گیا۔

دیگر امر اے حرب۔ بحر منہاجی اپنے قابل کے ہاں آ گیا اور ۳۳۷ھ میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا فرزند مظفر الدین حمزی ہاشم بن مقرر ہوا۔ وہ سلطان اسمر کی اوت کے بعد ۳۳۷ھ میں فوت ہو گیا۔ اس کا چوتھین اس کا بیٹا طہمان مقرر ہوا۔ سلیمان بھی فوت ہو گیا تو اس کے بچے اس کے چچا فضل بن حمزی کا فرزند شرف الدین حمزی بن مقرر ہوا۔ وہ ۳۴۱ھ میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ۳۴۱ھ میں مقرر ہو گیا۔ اسے حضرت خالد بن ولید کے حواری کے ہاں دفن کیا گیا۔

مہینا سوہم : اس کا جائزہ اس کے بھائی سیف الدین بن یحییٰ بن محمد سلطان کامل بن ناصر نے ۱۰۶۶ء میں اسے معزول کر کے اپنے اہل کے ہجرت سے سوہم بن یحییٰ کو اس کا جائزہ مقرر کیا۔ اس کے زمانے میں سیف بن مہنا نے لشکر کشی کی۔ فارس بن مہنا نے اس کا مقابلہ کیا تو سیف بن مہنا کو ہست ہو گیا۔

فیاض الرحمن مہینا: جب سلطان حسین نے پھر پکاروں کا جو حالات قیامت آگے اپنی سلطنت کے سپرد کر دیے، امیر محمد بن مہینا نے یہاں پر بھی اپنا قبضہ کر لیا۔ یوں (مجاہدین کی) امانت بھی بھاری ہو گئی۔ جب وہاں کے لوگوں نے قوت دیکھا تو اس کا جانشین اس کا بھائی فیاض الرحمن مہینا مقرر ہوا۔ جب وہاں پر ۴۰۰ گھوڑوں کی قوت ہو گئی تو اس کا جانشین فیاض الرحمن مہینا مقرر ہوا۔ اسے سلطان حسین نے اپنی سلطنت کے دوسرے دور میں مقرر کیا تھا۔

۱۱۷۷ھ میں: بانی کادھم بھاکر، رنگن پیدائش کے سیکھ میں انوں میں مشہور باد آغور کار جہاں کے صاحب فاکر

نے اس کے ہوتے میں غارتگری کی تو اس نے اس کے عہد پر طعن کیا۔

نیاورین مہا نے جو کہ جوہر دیار و مہاراجت کو اکبر الملک نے شرف نے اس کے ہم سے اس کے چچا زاد بھائی و بھتیجے
بنی ہوئی بنی ہوئی (میر مرچ) پر مقرر کیا۔

زامل کی بغاوت : زامل (میں) بنی (دیار و مہاراجت) صوبہ کے ملاکوں میں آئے اور وہاں اس کے ساتھ قبیلہ جو کہ بڑا
مقامی ہوئے اور اس کے لئے ان میں سے ایک شخص کو مقرر کیا گیا۔

اس زمانے میں صوبہ کا حکم اکثر مقررین تھا، ان کے مابین سے ایک شخص اس کے لئے مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو
نے اس کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔
اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔

وہ اس کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔
اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔

آخری (میر) کی بغاوت : میر (میں) بنی (دیار و مہاراجت) صوبہ کے ملاکوں میں آئے اور وہاں اس کے ساتھ قبیلہ جو کہ بڑا
مقامی ہوئے اور اس کے لئے ان میں سے ایک شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔
اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔

ہلاکو خانہ ان کا خاتمہ

مراقبہ : ہلاکو خانہ (میں) بنی (دیار و مہاراجت) صوبہ کے ملاکوں میں آئے اور وہاں اس کے ساتھ قبیلہ جو کہ بڑا
مقامی ہوئے اور اس کے لئے ان میں سے ایک شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔
اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔

شاہ مغرب (میں) کی بغاوت : شاہ (میں) بنی (دیار و مہاراجت) صوبہ کے ملاکوں میں آئے اور وہاں اس کے ساتھ قبیلہ جو کہ بڑا
مقامی ہوئے اور اس کے لئے ان میں سے ایک شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔
اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔ اس شخص کو مقرر کیا گیا۔

دو جاگوں کی بخشش بخش جب سے ان کا حرفی تدبیر ہو تو اس کا منہم تین عام تو صون جلدی سے اپنے صلاہوں کو
 سے استانی میں دلائل ہوا۔ اس کے ہم لہ جائے بکھت تھا۔ اس کے بار میں شک و شبہ ہوا۔ لہذا اس نے بھی اپنے
 ساتھیوں کو شیخ کر لیا، وہ ان دونوں کے درمیان تاج بندھ گئے ہو گئے۔

چنگ نے پوچھو و پوچھو یہ سلطان سے اس کی شکایت کی تو سلطان نے بھی دانوں کو ہوا کر ان میں مصالحت کر
 دی۔ سلطان نے چہرہ یہ ادا کیا کہ تو صوں کو چہرہ نہیں جانتا کہ وہ بازو پا۔ بھرو و اپنے فرزند کو کار کا نہیں بنا کر
 فوت ہو گیا۔

(اس نے سرنے سے ہمدردی میں بتا دیا کہ اسے ہوا بکھت ہی کے دوسرے فرزند احمد و کمال کو بہ نہیں
 بنا دیا جتنا چاہتا تھا تو صوں سلطان کی وصیت کو چرا کرنے پر مصر تھا۔

باب چہارم

سلطان ناصر کے جانشین

ابوبکر کی بادشاہت آخر کار شکست پر ختم ہوئی اور ابوبکر کے ہاتھ پر بادشاہت کی ابتدا کی گئی اور اس کا لقب منصور رکھا گیا۔ مگر سلطنت کا انتظام قوسوں اور اس کے ساتھی قتلوبین غوری کے ہاتھوں میں تھا۔

نئے حکام کا قیام ان دنوں شروع ہوا۔ سلطان کا نائب طغرلوں کے ہاتھ میں رہا اور ملک کا حکم مضمر رہا۔ ابوبکر نے ملک کا حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔ انہیں جغایا کی اور مشن کا حکم ہر قراہیہ دیا۔

قوسوں اور قتلوبین نے حکومت کے کاموں میں بھٹک کر پائیکس نظر انداز کر دی تھی۔ اس نے وہاں اس کو گیا اور وہاں نے مطالب کیا کہ وہ مشن کا حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دے دیں۔ ابوبکر نے ان کے لئے مشن کیا تھا تو اسے یہ ملحق بہت پسند آیا تھا۔ لہذا انہوں نے اس کا انتظامی نظارہ کر لیا۔ طرح بد و نصرت ہوئے اسے آپ قتلوبین غوری نے اسے قراہیہ کر لیا۔ اس کے بعد اسے اسکندریہ بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ نظر بند رہا۔

سلطان ابوبکر کی معزولی اور سلطان ابوبکر پیش اور پشت میں مشغول رہا۔ بادشاہت کے انتظام سے اچھے نتیجے نہ دے سکا۔ اس وقت بھیسوں کی کڑی نگرانی میں رہا۔ اس نے اس کا حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔

ابوبکر نے اس کے اس دور میں بہت کچھ کیا تھا۔ قوسوں اور قتلوبین نے اس کے لئے (قریب و آسپے) اسے بعد اسے معزولی کر لیا اور اسے قوسوں کے حکام پر بھیج دیا۔

کلک اشرف کی بادشاہت اب اس کا نائب سلطان نے اس کے جہانی جنگ کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا اور اس کا نائب اشرف لکھا گیا۔ انہوں نے طغرلوں کے حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا اور قوسوں نے وہاں سے اس کو لے کر لایا۔ انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا اور وہاں کے حکام نے انہیں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔

انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا اور وہاں کے حکام نے انہیں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔

آخر اے شاہ کی بغاوت جب شروع ہوئی تو یہاں اعلیٰ کورسوں میں مصر کی سلطنت کا مطلق امتیاز حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا اور وہاں کے حکام نے انہیں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے طغرلوں کو حکم طغرلوں کے ہاتھ میں دیا۔

فرضوں نے اسرائیلی ایک جماعت کو حقیقتاً حاسن کے استہلال کے لئے راہ ہموار کیا تھی۔ یہاں تو اسرائیلیوں نے یہ تقابلیں دیکھ کر حیرت و حیران ہوئے تھے کہ یہ کون سا ملک ہے جس نے اس قدر بڑے بڑے جنگجو ملکوں کے خلاف ہمت و شجاعت کے ساتھ اپنے دفاع کیلئے ہتھیاروں کی خرید و فروخت کی ہے۔

سلطان احمد کی حکومت

[illegible]

دوبلہ بن کر نکل کر، کوٹلی پہنچے۔ چنے بڑے پیرا لیں تو ان کے حلق کی طرف سے اتنے دردناک آواز آئے کہ ان کے

امیراء کی بے اعتدالی! ایٹمی دھماکے کے بعد بھی ان کے دل میں یہ خیال تھا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ تہذیبی اور مذہبی طور پر برابر ہیں۔ اور ان کے لیے وہ ایک نیا دور ہے۔ لیکن ان کے لیے یہ سچ نہیں ہے۔

اسلام کا انحراف کس میں قائم رہا۔ جب اسلام اور حکام و اشراف نے بدکاروں، دھوکے بازوں اور دھمکی انہیں تحفہ و شہنائی کا ہوا۔ یہ کہنے لگے کہ ہمارے ہاں یہ لوگ تو انحراف کا ہی نمونہ ہیں۔ وہ اپنے راجہ مختار اور اپنے شہنشاہ کو بھی انہی بدکاروں کی مانند ہی سمجھ لیا۔ فیصلہ عالم کی اس بات کے برعکس رہا۔

[illegible]

شام میں نے چھٹی سالانہ امتحان دیا۔ دس سو نوے نمبر ملے۔ اسی سال میں میرے چچا نے انتقال فرمایا۔

یہاں کوئی شکستہ کا حصہ ہے۔ مجھے بتایا ہے کہ اگر اس کے کسی شیشیوں پر دس چار سو روپے
اس کے بعد اس کے جسم اور اپنے گھر کی کڑا جو قدریات میں اس کے عمر دے سکتے تھے۔ قہر راز ہے۔

صالح انکا بیل کی تختہ نشینی اور اس واقعہ کے بعد ان کے امراء و حکام کا اپنے بزرگ پھر مر رہائی اور انھوں نے قوی قیادت میں قیادہ انجام دیا جس میں سناں احمد کو مدد ملے کے اس کے مافی اسی کو کم جیتے جو میں نے تھکا تھا اور ان کا قہر سچے رکھا ہے۔

اس نے قصور ساری کو حاکم مقرر کیا اور اپنی فہم کی جانب کی حکومت سے دشمن کی حکومت پر غارت گاہ اور اس کے بجائے طلب کا حاکم مقرر کر دیا۔ پھر اس نے اپنے فہم کو دشمن کی حکومت سے معزول کر دیا اور اس کے بجائے مقرر کر دیا اور طلب کا حاکم مقرر کیا۔ جب بارہائی فوت ہو گیا تو اس کے بجائے طلب کو حیاء کی مقرر کیا۔ اس کے بعد تمام جنگ کی حالات درست ہو گئے۔

رمضان کی بغاوت اور قتل بعد ازاں چند مہینوں نے رمضان بن ابی مہر کو بھڑکایا کہ وہ اپنے بھائی کے خلاف بغاوت کرے۔ انہوں نے اسے دہانے کا وعدہ بھی کیا۔ مگر جب وہ سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے وعدہ خلافی کی۔ اب کچھ اور تو وہ اپنے غلاموں کے دو میان کھڑا، باجوہ اس کی حمایت میں کھڑے لگے رہے۔ پھر وہ تلوار لٹکر کی طرف نرا ہوا گیا۔ فوج نے اس کا مقابلہ کیا اور تیج و تدارکی کے ساتھ اس کا پیچھا کر کے اسے گرفتار کر لیا جب وہ اسے لے کر آئے تو صبر میں وہ مار گئی۔

اس کے بعد سلطان صالح جب سے اس وقت تک کہ بنی ہاشم نے اپنے آپ کو فہم مقرر کیا۔ اس کے بعد یہ بھی ہوا۔ جس میں کا حکم مقرر کیا گیا اس کے بجائے ان کا مخالف کو نائب السلطنت مقرر کیا گیا۔ قلعہ انکرک کا بھی صبر سے صبر میں سلطان نے قلعہ انکرک کا حاکم کرنے کے لئے فوجیں روانہ کیں تو اس وقت سلطان احمد کے بھائی احمد نے انکرک سے بھاگ کر صبر پہنچا گئے۔

دوسرے میں انکرک سے ہی صبر کے لئے جہاز سے سمندر فرمایا وہاں سے تھوڑے فاصلے پر ساری تھی۔ یہ فوج سلطان احمد کا حاکم کر کے اس کے گھر میں قتل کر دیے تھے اور پھر کرا سے قتل کر دیا۔

سابق سلطان احمد کا قتل سلطان احمد صبر سے پانچ تیس تیس تیس اور چند دن مضمر رہا۔ پھر وہاں سے دو سو تیس میں ساتھ ساتھ انکرک قتل ہو گیا تھا۔ آخر کار اس کا حاکم کر کے اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کے زمانے میں سلطان احمد نے نائب کا حکم طلب کیا۔ یہ تھا کہ سلطان احمد نے طلب کو حاکم مقرر کیا گیا۔ یہاں تک کہ سلطان احمد نے طلب کو حاکم مقرر کیا۔ اس کے بعد اس نے طلب کو حاکم مقرر کیا۔

سلطان صالح کی وفات سلطان صالح اس سال ۷۱۵ھ میں اپنی مرضی سے فوت ہوئے۔ اس نے تین سال اور تین مہینے حکومت کی۔

انکال کی بادشاہت

اس کو چھوٹی زمین اور تین مہینے تھیں جو اس کا لقب انکال تھا۔ اس کی سلطنت کا انتظام اور غلاموں کے پرہیز تھا اور وہی صبر کا نائب تسلط تھا اس کا نائب کو پہلے مقرر کیا گیا۔ پھر اسے دس تیس عی میں گرفتار کرنے کا مشق لایا گیا۔ وہی سے اسے قمار کی فہم کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس نے اسے انکال سے لے کر قلعہ فہم کی طرف روانہ کر دیا۔ اس نے نائب کا حکم مقرر کر دیا اور ایک اشرف بن ابی مہر کو جسے قوسوں نے بادشاہ بنایا تھا اور پھر وہ معزول کر دیا۔

جور سے صلح کا نائب حاکم ناکر بھیج دیا۔

اس نے مختصر عرصہ میں بھائے صلح کا نائب حاکم دوسری کو مقرر کیا اور نائب الخلیف اور خلیف کو مقرر کیا۔

حمیادی کی بغاوت: جب اس کے ظہر و استبداد کا طریقہ سے بڑھ گیا تو مصر، شام کے امراء و حکام بدگمان ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۸۸ھ میں عیادی نے بغاوت کی اور اس بغاوت میں شام کے حکام شامل ہو گئے۔

ناکام سازش: جب یہ خبر مصر پہنچی تو وہاں کے حکام نے بھی حلو کرنے کی سازش کی۔ جب سلطان مظفر حامی کو یہ اطلاع ملی تو اس نے آرمی روانہ کی اپنے مولیٰ کو مدد کرنا کہہ کر اسے روانہ کیا اور امراء کو دوسرے دن شامی محل میں بلوایا۔ چنانچہ جس کی طرف کھلتا تھا ان تمام سب کو اس نے گرفتار کر لیا۔ ان میں سے چند امراء، جب بھاگ گئے تو شہر کے اندر سے انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ان سب کو گرفتار کر کے اسی وقت قتل کر دیا گیا۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو شام کی طرف روانہ کیا گیا مگر وہ راستے ہی میں قتل کر دیے گئے۔

دوسرے دن سلطان حامی نے ان (قتول) حکام کے بھائے چندرہ حکام کا تعزید کیا۔

جب یہ سلطان شام پہنچی تو عیادی نے ظہر و استبداد کا طریقہ سیکھا۔ اس نے کئی حکام کو گرفتار کیا۔

حمیادی کا قتل: سلطان مظفر کو جب عیادی کی بغاوت کی خبر ملی تو اس نے اپنے ہم عصروں کو شام بھیجا مگر وہ اسے مدد کا وعدہ نہ کئے۔ چنانچہ اس نے وہاں پہنچ کر کچھ امراء کیوں سلطان مظفر کی اطاعت پر آدو کیا اور انہیں حمیادی کے خلاف اس فوج کو بھیجا کہ انہیں قتل کرے۔ حمیادی کو قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ کر مصر بھیجا۔ اس سلطان کے خلاف ایسا نہ کا کہ فریاد ہو گیا اور سلطان مظفر کی حکومت منہدم ہو گئی۔

کیوتربازی پر طامش: ۸۸ھ میں جبہ حجاز (شام سے مصر کی طرف) کو آئے تو اس نے دیکھا کہ مصر کے حکام سلطان مظفر (کیوتربازی سے) پریشان تھے۔ وہ اس کی کیوتربازی سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ مشورہ دیا کہ وہ اس کی (کیوتربازی سے) اجڑا دے۔

لہذا جب سلطان پر بہت ناراض ہوا اور اس کے ختم سے تمام کیوتربازی کر دیئے گئے اس وقت سلطان نے جوت سے کہا:

”میں تمہارے، میرے افراد کی طرف انکار کرنا، جس طرح تم نے (میرے یہ) کیوتربازی کئے ہیں۔“

امراء کی بغاوت: جب اس کی اس بات سے بہت پریشان ہوا اور مجمع حویرے امراء نے مصر اور نائب السلطنت کے امراء کی طرف بھی اپنے مولیٰ اور اپنے ہی امراء کو لے کر بھیجا مگر وہ اس کے خلاف ہو گئے تھے اور اس کی معزول پر سب متفق تھے۔ سلطان نے امیر شہر کو بھیجا کہ وہ انہیں قتل کرے مگر وہ سب اس کو معزول کرنے پر مصر تھے۔ لہذا وہ بھی اطلاع لے کر آیا۔

سلطان مظفر کا قتل: (یہ حالت دیکھ کر) سلطان نے جنگ شروع کر دی۔ آٹھ روز تک یہی مسلمان کے ساتھ حکام

(جلی) حکم ہوئی تو یہاں کی کچی جوانوں نے یہی کیا تھا۔ لہذا اس شخص سے فوجیں روانہ ہوئیں اور انہوں نے دھارم پور میں جب کہ انہیں ملے تو کئی زریعہ اور انہیں مصر کے آئے جہاں دودھ کی فصل کو دینے لگے۔
 انہوں نے شاد کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے شاد کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے ان کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

یہاں رہنے کی اسیر سلطان حسن نے بھی حکم دیا کہ انہیں لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے ان کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے ان کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے ان کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے ان کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

انہوں نے ان کے حالات اور ان کے شاہراہی محل میں کہ انہوں نے شاد کے بعد ان کے عیال کو بھی لے کر لے آئے۔ ان کے بعد حاکم کو بھی لے کر دودھ کے چائے میں نہایت خوش نماں جب حاکم مقرر ہوا۔ انہوں کا بھی کوئی اور کام نہ تھا۔ یہ تو مہم کا دورانیہ اور انہی کے اہل و عیال بھی نہ تھے۔

ہیٹھارویں کی بغاوت پر پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہٹھارویں کوئی کے راتے میں تلہ انکھل کے تمام پر قید کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد طارنے سے رہا کر کے طلب کا نام مقرر کیا۔ جب دو نام مقرر ہو گیا تو اس کے سامنے امیر طارنے کے خلاف رنک و دھند پیدا کیا۔ ۱۱۰۰ء تک حاکم ہندوستان ہٹھارویں کا مخالف ہو گیا۔

عرب و ترکمان کی حمایت میں نے شام نے حکام سے ملازمت کی پٹانچا بالکیش نائب حاکم طرائس اور امیر شادی شریف کا نائب حاکم سندھ اس کے حامی ہو کر انھوں نے کالی نائب حاکم دمشق اس کا وکیل رہا اور حکومت کا سنبھال لیا اور رہا۔

انہیں (بالکیش) نے اور جب ۱۱۰۰ء میں شیوا اور سرھنٹس کے ساتھ ایک مہم پر گیا تھا اس نے اسے ہٹھارویں نے عرب اور ترکمان قبائل کو بھی دعوت دی کہ اس کی حمایت کریں چنانچہ ہندوستان میں ہٹھارویں قبائل کا سردار تھا اپنی فوجوں کے ساتھ ان کی حمایت کے لئے آیا۔ ہونیکا کی طرح قوام بن اعلیٰ اس کی اپنی فوجوں سمیت اس کا حامی ہو گیا۔

دمشق پر قبضہ (اس تمام تاریخوں کے بعد ہٹھارویں (نور محمد فوجوں کو لے کر) طلب سے دمشق (نور محمد) کے لئے روانہ ہوئے ۱۱۰۰ء میں دمشق کا نائب حاکم رنوں (پٹنم) نے فوجوں کو شرف بھاگ گیا اور ہٹھارویں کو چاہتا تھا کہ ہندوستان میں رہے۔ جب ہٹھارویں دمشق پہنچے تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا۔ کابل سے ہٹھارویں جو سکا۔ لہذا اس نے اس کے خلاف ایک اور اس کی فوجیں اس کی پاس کے دیہاتوں میں آگے مار کر دی۔ ہیں۔

شادی انکھش اس انکھ میں سلطان صالح اور مصری حکام فوجیں لے کر آئے۔ اس نے ماہیشیان میں رہا ہوا ہے۔ سلطان نے اسے براہ طیلان مستعدہ ہوا۔ جو ہٹھارویں سے کسی کو بھی لے آیا تھا۔ جب یہ فوجیں روانہ ہوئی تھیں تو مغل بھی کسی کے ساتھ نہ آئے۔ ۱۱۰۰ء تک سال سے پوشیدہ تھا۔ سرخس نے اسے انکھ سے پہنچا دیا۔

ہیٹھارویں کا فرار جب ہٹھارویں کو مصر سے سلطان اور اس کے لشکر کے روانہ ہونے کی خبر ملی تو وہ دمشق سے بھاگ گیا۔ لہذا حاکم نے ترکمان فوجوں کا قتل و ام کیا۔

بالکیش کا تعاقب سلطان دمشق پہنچ کر جمعہ میں مقیم ہوا اور ہٹھارویں کے قتل و ام میں فوجیں بھیجیں۔ ہٹھارویں کو ہجرت کرنا پڑی تو اس نے سلطان سے ان سے کچھ عرصہ کوئی کیا اور باتیں نہ کرنا کہ وہ مستعدہ کر دیا۔ اس نے دمشق کا نام امیر علی مارانی کو مقرر کیا اور انھوں نے کالی کا طلب چل کر دیا۔

سلطان صالح کی واپسی اس کے بعد سلطان نے ہٹھارویں کے تعاقب میں دمشق کی واپسی کر رکھی۔ اس نے فوجیں بھیجیں اور وہ مصر چلا گیا۔ جہاں وہ اپنی ساری کے ذوالقعدہ کے مہینے میں پہنچا۔

ہٹھارویں کا قتل دمشق (نور محمد) نے ہٹھارویں کے قتل و ام میں اس کے ساتھ ساتھ تعاقب میں رہا۔ ۱۱۰۰ء میں انھیں کھڑا کیا۔ ہٹھارویں کو کھڑا کر کے انھیں قتل کر دیا اور جسے اس کی لاشوں سے سرسبز کیے۔

ترکمان سردار کا تعاقب سلطان نے رنوں کی واپسی کی خبر پر طلب کا نائب حکم تھا کہ وہ رنوں کے ترکمان

شکو کا قتل۔ ایمر شیخو۔ جان کے محران خود مختار مسلم کی حیثیت سے (تین سال تک اکام کرتا رہا) آخر در ایک دن شاعری دربار میں ماحولیات کے موضوع میں ایک قلام نے اس پر حملہ کر کے قلم کے تین وار کئے جس سے اس کا چہرہ دھڑلے اٹھ اٹھا اور وہ غصا ہوا اور فریاد کیا کہ مجھے اور وہ قلموں سے قتل کر رہے۔

(اسی جیسے کہ بعد) سلطان نے اپنے گھر چلے گئے اور مجلس مشترکہ ہوئی۔ قلعہ کے باہر فوجوں نے تینا بھیجا مگر پراپنا گیا اور سب لوگ بے چین اور مضطرب ہو گئے۔ اس وقت شہر کے اموال (۱) اور دولت و عظام (۲) قلعہ میں تھیں کہ شاہی اہل ایمان میں پہنچ گئے اور شہر بھرا ہوا، جسکی ظلیل میں قیام کیا۔ ان کے رہنمائی کر رہا تھا۔ ظلیف نامی والدہ سے بھٹو نے فرار کر لیا تھا وہی شہر کو (۳) فتح کر لیتا جس کا اٹھا کر اس کے قلعہ کے لے لیا تھا

حکومت اور کنگز سلطان حسن ناصر نے حکمتاً اور غلامتاً و قسرتاً نے قائم کیا۔ یہ چنانچہ وہاں دونوں اہل انبیاء۔ سلطان نے دوسرے دن اسے پھانسی کر دی۔ کمرے سے پانچ ہزار باگہ کی طرف سلطان کے حکم سے لے گیا تھا۔ بھر حال امیر شیخو کا جاری ہو رہا۔ یہاں تک کہ نو روز بعد وہاں اسی سال فوت ہو کر۔ شیخو بھی بعض قند چمن نے اپنا لقب امیر کبیر رکھا۔

[illegible]

امراء کی مرقعہ کی سلطان نے ماورضانہ ۹۹۰ھ میں سرخوش اور اس کے ساتھ کے امراء کو رنغا کر لیا۔ ان میں سے امراء شامل تھے (۱) سلطان (۲) شکرہ سہر جب (۳) طباطبائی (۴) ظہیر الدین (۵) حاکم اردو خیر۔ ان امراء کے دہلی نے کھسکے یہ ان میں دن کے وقت سلطان کے غلاموں نے دیکھ گیا۔ آخر کار انہیں قتل کر لی اور وہ مارے گئے۔

شہنشاہ کا قتل / شخص اس کی جماعت کے گرفتار شدہ و امیر، امکنہ، کے قید خانے میں مقید رہا، وہ اور سترہ ان کے بعد۔

— محمد بنی کا نام قراء کر دیا گیا، پھر اس کے تمام حامی مرادہ قاضی کو جو کوفی لازمیوں کو بے ادبی تھی اور خطاطوں کے حکم سے منسلک وقت نے، ان فرس کو مار ڈرایا (سزا اپنے کا انجام) :

سلطان کی خود مختاری اب سامعین کو اندازہ ہو چکا ہو گا کہ اس نے انتظامِ سلطنت خود سنبھالا۔ اس نے اپنے چنے چام چوٹا کر کے سب کا کام سنبھال دیا۔ یہ بڑا ہی امیر و مہربان ہے۔ اس نے اپنی بی بی کو حایب مقرر کیا۔ پھر است و مشق کا نائب حکام بنا کر

1

طاہران نے طلبہ کا عالم، حیف اور پتھر مڑا دیا۔ کھڑا کیا۔ دس سے بڑھ چلا، اور کافی سے بڑے استاد مرزا، مقرر کو
حائم بنایا، جو بھائی کے ہمارے طلبہ کی حاکمیت پر حیرانی کا قہر کیا۔

جب وہاں سے واپسی پر تو تھک کر اٹھ جائے سلطان نے اسے دمشق کا ایک عظیم و قہر مانگا اور حلب کا حاکم اور
نائب القصر بنی و مقرر کیا۔

معاہدہ حسن دوسرے اپنے لیے یہ تہہ یافتہ امام نو بخاری کی حالت میں نکلا۔ اور حکام اور قاضیوں نے بہت محنت کرنا تھا اور اپنے گھر کے مختلف خطہ کرتے تھے اور سطحی سرحد میں ان سے بحث کی کہ کیا تھا۔ وہ خود بخوبی اتحاد کر اس سے تو اس اتحاد اور یک افروزی و بہت جلدی محبت میں اور وہ اتحاد پر طرچہ اسی نکلا کہ اگر کسی زمانہ سے نکلا۔

ایک دفعہ سلطان ملا علی محمد نے ایک پیر کو بلا کر کہا: "اے ابا! اس نے اپنے نیسے کاؤ دیئے۔ چمکا خاں علی کا میرا بیٹا ہے۔ اسے
 قریب آگایا کیا۔ پھر مجھ ہی کو اس کی ہڈیوں کی اطلاع مل گئی۔ سلطان نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔" پیر اور
 اسے جہاد پر آمادہ نہیں کیا۔ کہنے لگا: "اسے سلطان کی بدگمانی ہے۔ اس کا کہنا چاہئے تھا۔ لہذا سلطان نے اپنے خادموں کے ساتھ اسے
 قتل کر دیا۔ اسے ہاتھوں میں لے کر اس کی جگہ پر لے گیا۔ وہاں اس کی نعش کا مقابلہ کرنے کے لئے آیا۔ اس نے پچھلے امر کو بڑا دنیا گیا تھا
 اس نے اسے اس نے بڑا دلی کے ہاتھوں میں لے کر لے گیا۔

شاہی کشیدہ کو شکست ملانے کے بعد تینوں کو قتل کر دیا۔ دہلی کے سلطان قسطنطین نے کہا کہ اس کا قتل کرنا ایک انتقام ہے۔

سلطان کی معزولی کا مطالبہ: وہ ۱۹۱۷ء کے محرم کا مہینہ آیا تو انہوں نے اس طرح بد منی اور لٹا پھیرنے شروع کیا۔ لہذا نہایت اصراراً متحرکے پاس ان کی شکایت لے کر گئے اور اسے ملامت کرتے گئے۔ تو انہوں نے ان چند افرار کو گرفتار کر کے ان کی سزا دی۔ یہ واقعہ بروز چہار شنبہ ۲ صفر ۱۳۳۶ھ کو رونما ہوا۔ مگر جتنے دن ان مفسدوں اور مفسد پرانوں کا براعت نظر رہا۔ انہوں نے ملایان ممبر کی معزولی کو مطالبہ کیا۔ لہذا سلطان اپنے ملاکوں اور وہابیوں کے ساتھ متنبہ رہے۔ لیکن ان کے ساتھ مشرے غلام بھی تھے جو ان کے توتہ و تہمتوں سے غلبہ آئے تھے۔

استاد مرکی مگر قناری کی، اس کے علاوہ استاد مرکی بھی مگر قناری کے، بادشاہ کے سر میں بیٹھ کر "وہ سرائے مصر نے اس کی طرف
کی تو سلطان نے اس کی، غاروں کوئی کر کے اس کی جہاں شخص کی اور اسے پہنچا تا جب کے محمد و پناہ کر دیا مگر وہ قناری چھوٹا
ہو گیا۔

اس زمانے میں سلطان بن قوصون ۱۲۱۱ء میں بغداد پر قبضہ کر کے اس کا حکمران بن گیا۔ سلطان بن قوصون نے اسے شکست دے کر بغداد کو فتح کر لیا۔ آئندہ کے لئے متفقہ کر دے۔ سلطان بن قوصون اس کے حریف بن گیا اور اسے جس شرط کے ساتھ بیٹا بنا کر ملا کہ وہ کو تخت و تاج عیسیٰ کو ملے گا یہ کہ وہ سلطان بن قوصون کی والدہ کی طرف سے اس کا بھتیجا ہو۔

جو کچھ کاغذ تھمے جب بیرونی عناصر (اجزاء) کا یہ ذہنی جماعت (میک اپ) لے لے) آٹھویں چوتھی اور ۱۰۳۰ ہر کہ (تھمے کے لئے) مکمل۔ ماسٹران اور ممبرانہ فکر کے کہ چھپنے اور ذہنکار (کتابوں کو) محکمت بدلتی۔ ان میں سے بہت سے (خبردار) سے گئے اور جو باقی۔ بچے انہیں ان کے ہیچ دیا گیا جہاں انہیں قید میں رکھا گیا اس وقت میں جو کہ (تھمے کے لئے) ان میں سے بھی انہیں رکھا گیا اور انہیں ہر سوار کے لئے (تھمے کے لئے) ان کاغذ میں شست کر دیا گیا۔

تجربہ و ہنر کی سزا: پھر ان پرانی عرصہ (اجلا ب) کو، اور دوسری سرحدوں تک تو غما کر کے نقل کیا گیا یا نہیں تجویز میں رکھا گیا۔
ان افراد میں کوئی گنہگار نہ مل سکا۔ یہ تجویز بھی شامل تھی۔ (اسراء) بھی شامل تھے۔
(۱) برقوقی صفائی: جو بعد میں سرکاری ادارہ ہوا۔

(۱) برکت جلالی (۲) علیہ جلالی (۳) برکت علی (۴) علیہ

یہ سب قید خانوں میں مڑتے رہے یا جلا وطن رہے۔ آج تک بعد میں یہ سب کہنے ہو گئے۔ جیسا کہ ہم آگے بتائیں گے۔

حکام کی تبدیلی۔ اب سلطان کسی حد تک خود مختار ہو گیا تھا۔ اس نے اٹھائی پونہ ملین روپے کا بیڑا بنایا اور مقید امراء کی ایک جماعت کو راہ کر دیا تھا۔ چنانچہ اٹھائی پونہ ملین روپے کا بیڑا بنایا اور مقید امراء کی ایک جماعت کو راہ کر دیا تھا۔ چنانچہ اٹھائی پونہ ملین روپے کا بیڑا بنایا اور مقید امراء کی ایک جماعت کو راہ کر دیا تھا۔

یہاں سلطان نے ان دونوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر اس نے جب سے منگلی اپنا وطن کو بلو کر اسے آج تک کے عہد پر مقرر کیا۔ اس نے امیر خانی بن مارا انی کو بھی دمشق سے بلو کر اسے عہد پر مقرر کیا۔ یوں سلطان نے اپنی مرضی اور مفاد کے مطابق تمام کارکن عہدوں میں رد و بدل کیا۔

انہی میں سے اس کا آزاد کردہ بیڑا بنایا اور مقید امراء کی ایک جماعت کو راہ کر دیا تھا۔ اس نے امیر خانی بن مارا انی کو بھی دمشق سے بلو کر اسے عہد پر مقرر کیا۔ یوں سلطان نے اپنی مرضی اور مفاد کے مطابق تمام کارکن عہدوں میں رد و بدل کیا۔

اس نے اپنی سلطنت کا آج تک مقرر کر کے اسے اپنا خاص آدمی مقرر کیا۔ جیسا کہ ہم آگے بتائیں گے۔ سلطان نے منگلی جٹ کے بیٹے جالب کا نام طغیا طویل کو مقرر کیا اور مادرانی کے بیٹے دمشق کا حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ اس نے گرفتار کر کے اس پر ایک ناکہ دیا کہ جرات نہ کیا اور اسے طرطوس کی طرف جلا وطن کر دیا۔ اس کے بجائے شجک پوٹلی کو (دمشق کا حاکم) مقرر کیا۔ اس کا طرطوس سے تبادلہ کیا گیا تھا اور وہاں قسطنطنیہ کو (حاکم بنا کر) بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ پہلے بھی (اسی کام پر) مقرر تھا۔

طغیا طویل کی وفات۔ ۱۰۹۰ء کے آخر میں طغیا طویل کا طلب میں انتقال ہو گیا۔ اس سے پہلے وہ بغداد کا منصوبہ تیار کر رہا تھا۔ سلطان نے اس کے بجائے اسکا ابو بکر کی کو (طلب کا) حاکم مقرر کیا۔ چنانچہ اسے مصر روانہ کر دیا اور اس کے بجائے قسطنطنیہ کو حاکم مقرر کیا۔

عرب قبائل کی بغاوت

اس زمانے میں اقل قسطنطنیہ میں سے عہد بن مہنہ عرب قبائل کا سردار تھا۔ وہ بائیں ہو گیا تھا۔ اس نے سلطان نے اس کے بجائے اس کے بیٹے کو (طلب کا) حاکم مقرر کیا تھا۔ چنانچہ اس نے بغداد کا منصوبہ تیار کر رہا تھا۔ سلطان نے اس کے بجائے اسکا ابو بکر کی کو (طلب کا) حاکم مقرر کیا۔ چنانچہ اسے مصر روانہ کر دیا اور اس کے بجائے قسطنطنیہ کو حاکم مقرر کیا۔

کہا جاتا ہے کہ جبر بن جہاز نے ان دونوں کو قتل کیا تھا۔ جبر جل خرگوش کی طرح قسمت کھا کر حسبِ راجہ کی گتلیں اور جہاز (عرب کے باقی سردار) نے جنگل بیابانوں میں پناہ لی۔

اب سلطان نے عیسیٰ بن خلف کو حسبِ قبائل کا سردار مقرر کیا۔ اس کے بعد جب خود جہاز بن ہذا نے سلطان سے جاتی یافتہ کی درخواست کا اقرار کیا تو سلطان نے اسی کو دوبارہ امیر مقرر کیا۔

نئے عہدے داروں کا تقرر: اب سلطان اشرف نے اپنی سلطنت سے اجلاب و بیرونی ماسر (کا نام و نشان مٹا دیا اور ایک حد تک اپنے اختیار و اقتدار سے منہ لے کر ان کے طلب سے کٹھن بنا کر لو لیا اور اسے ایک مقرر کیا۔ اسی طرح اس نے امیر علی، درانی کو بھی مدین سے لیا اور نائب مقرر کیا اور باقی کو علی کو امیر ملاح مقرر کیا۔ اس نے اس وقت عبد اللہ کو دوبارہ مقرر کیا۔ اس سے پہلے اجلاب کا گروہ اپنے افراد میں سے کچے بھدو لکڑے دار اور مقرر کرنا تھا۔ بعد ازاں سلطان اس پر ناراض ہو گیا اور اس کے بجائے امیر صہبی کو (دو ادار) مقرر کیا۔ سلطان نے باقی سرکاری عہدوں پر ان لوگوں کو مقرر کیا جنہیں وہ پسند کرتا تھا۔

سلطان اپنے آراء و مذہب و ظلم و انجمن شہ کو مختلف ماسب پر ذوق دیتا رہا۔ یہاں تک کہ آگے تل کر ان کے اسے ایک بھی مقرر کیا جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔

سلطان نے جہاز، عیسیٰ کو استاذ دار (اسرار مال) مقرر کیا۔ پھر اسے امیر الما خود یہ مقرر کیا گیا۔ وہ ان دونوں عہدوں پر بار بار مقرر ہوتا تھا۔ تکتہ زریں امیر الما خود یہ کے عہدہ پر مستقل ہو گیا اور محمد بن اسحاق کو استاذ دار (اسرار مال) مقرر کیا۔ بیرونی ماسب مختلف عہدوں پر مقرر ہونے کے بعد آخر میں یہ عہدہ مقرر ہوا۔

ان اثنا میں سلطان بی، اللہ نے اجمالی پستی سے خارج کر لیا۔ بعد ازاں دیشلی بدولت سلطنت میں اس کا مرتبہ بلند ہو گیا اور اس کا القاب ارتقا میں ہو گیا چنانچہ ایک دن جب وہ دار (میرٹھی) لے اس سے خدمت گاہ کی تو اسے علاء الدین کو بھیجا گیا اور اس کے بجائے سلطنت پر مقرر ہو گئی کو (دو ادار) مقرر کر لیا۔ جو ایک منزل اس عہدے پر برقرار رہے۔ کے بعد عہدے سے معزول کر دیا گیا۔

اب سلطان نے اس کے بجائے طغر ملانی کو اس عہدے پر مقرر کیا جو چوتھے عہدہ کو دار تھا۔ یہ عہدہ سلطنت کا نظام اس حالت میں برقرار رہا کہ اس میں اجمالی پستی خود مختاری کے ساتھ حکومت کر رہا تھا۔

ملک و تاجا: ای زمانے میں مجاہد نے شام سے ایسے قہر و فتنے کے ایک وفد بھیجا جو بیان نہیں کئے جاسکتے۔ ان فتنوں میں نہایت عہدہ و قسم کے راستہ گزشتہ سے ہونٹ اور ٹھٹھٹھ تھے۔ ان کے علاوہ کئی قسم کا کچھ لڑ جو بدلت سلطنت کا دار و شاہ دار ضرورت کا سامنا کرنا تھا۔ یہاں تک کہ اپنے حکمرانی کے تحت اور درمیان سے بھی تھے جو نہ تھے ان کے در و حرام و انوائے تھے۔

مگر فتنہ بازوں کے وفد و طلب سے اسی طرح کے دار اور عہدہ و تاجا لے کر پہنچے۔

الجابائی یوسفی کی بغاوت اور ہلاکت

الجابائی بڑی بڑا وقت اس زمانے میں محکم تھا کرتا تھا۔ میری جگہ کے درباری عرصے میں ۲۱ سال تک معرقت ہو گیا۔ لہذا الجابی یوسفی نے اس عہدہ کو بھی اپنے عہدہ کے ساتھ شامل کر لیا۔ اس کی وجہ سے وہ باطلی خود مختار حاکم بن گیا۔ اس نے بعد سلطان کی راہ و چہرہ میں کی جاتی تھی۔ قوت ہوئی تو وہی اس کی جگہ کا وارث اور وار ہو گیا۔ بعد ازاں اس نے سلطان سے اپنا جاتی کوئی کیونکہ وہ نہایت ہی بہ ادب و اخلاق تھا اور ایسی طرح گفتگو کرتا تھا جو بہت ناگوار دہلی تھی یوں اس کے احمقانہ سلطان کے روبرو نہایت کٹھن ۱۱۰ سے گئے اور لوگ ایک دوسرے کے پاس جا کر چل خوریاں کرتے رہے۔

بغاوت کا آغاز اس کی سرکشی اور بغاوت کا آغاز اس کے ہوا کہ ایک دفعہ وہ شہر کے عوام پر کشتیاں باندھ کر انہیں دھکیلا۔ اس نے ان کے قتل کا حکم دیا اور ان میں سے بہت افراد مارے گئے۔

دب پر خیر سلطان کوئی تو اس وقت اس کے قتل سے تیسرے اربابان ملت اس کے پاس پہنچے۔ انہوں نے انہیں نے اس کے سامنے اس کو بلا کر اس کی توجہ دلائی۔ اس پر وہ انہیں دھکیلا اور انہیں نے اس کے سامنے اس کو بلا کر اس کی توجہ دلائی۔ اس پر وہ انہیں دھکیلا اور انہیں نے اس کے سامنے اس کو بلا کر اس کی توجہ دلائی۔

اب سلطان اس کے پاس گیا اور بڑی دلچسپی کے ساتھ اس کا قصہ سن لیا۔ اس نے اس کو ۲۰ لاکھ منگلی بقا زندہ رہا۔ لہذا سلطان نے اسے بھیج کر جابی کو بلا لیا۔ جب وہ آتا تو سلطان نے اسے مہمانانہ طور پر گھر لے گئے (نئے) تہریت عہدہ ملت پہنچا دیا۔

۱۱ بارہ واقعہ مگر جب وہ بارہ اس کی طرف سے اس قسم کا اصرار کر رہا تو سلطان کے قلمی دوستوں نے اسے اس عرصہ سے آگے نہ لایا۔ اس وقت اس نے اپنے غلاموں کے ساتھ سوا ہو کر باقیانہ گھر میں ملک کے میدان میں پیش کیا۔ سلطان نے پھر بارہ اور فریقین کے درمیان کا صلہ دیا چار بارہ کر دیا۔ اس نے خود روبرو ٹھہر کا تہہ ہو گیا۔

الجابائی کی شکست لہذا سلطان نے اپنے غلاموں کو باجمہر لے کر اس کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ان میں سے اکثر وہ بڑے غلاموں میں سے تھے۔ انہیں (بیرانی من سر) تھے سلطان نے انہیں اپنے فرزند اور ولی عہد شہزادہ علی کی خدمت کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ اس وقت ان کا کانا جنگ اس میدان کی دیوار کے ساتھ تھا جو کرنیوں کے متصل تھا۔ لہذا مقابلہ کرنے والوں نے کرنیوں کو اس کے اندر گھس کر اس پر چڑھ کر دیکھ لیا۔ لہذا وہ دیوار سے الگ ہو کر میدان میں آ گیا۔ اس وقت شاہی فوجیں نیزاں میں سے نکل کر گھوڑوں پر سوار ہو گئیں اور اس پر شہرہ برپا کیا۔ وہ شکست کھانے پر مجبور ہوئے۔

الجابائی کی ہلاکت سلطان نے اس عرصے میں اسے بھیجے اور بتائے کہ وہ شہر کی گروہ (پچی سرنگی) اور بغاوت پر کام نہ کرے۔ اس عرصے میں اس کے حاجی اس سے الگ ہوتے گئے۔

آخر کار سلطان نے (اس کے خلاف) ایک فوجی دستہ بھیجا تو وہ وہاں سے قلیوب کے مقام کی طرف ہٹ گیا۔

فرمانے اس کے مقابل کیا وہ مسترد میں ہو گیا اور یہ اس کی آخری گزرتی جی (وہ مذہب کیا) بعد میں اس کی ایشیائی نسل کرانے کر رہی تھی۔

مخالفوں کو سزا دی گئی: سلطان کو اس کی طاقت پر بہت انوس ہوا۔ لہذا اس نے اس کی اولاد کو اس کے محل میں قتل کر دیا اور ان کے لئے داران کے نوکر چاکروں کے لئے سرکاری وظیفہ مقرر کیا۔ چران لوگوں کو جنہوں نے اس پر موقوف کا انعام کیا تھا اور ان سے حصہ نہ کر سکا وہی عہد سے دار تھے سب کو اس نے گرفتار کر لیا اور ان کا بل بندھا کر کے انہیں مستول کر کر کے اور انہیں شرم کی طرف جلا دیا اور سزا دی۔

اب سلطان کا محل خود کا قائم ہو گیا تھا۔ لہذا اس نے اپنے سرکاری دوا دار کو بلایا کہ طرائس کا نائب قائم تھا۔ اور اسے انہیں بلانے کے بجائے ایک قمریہ اور اس کا منصب بندھ گیا۔ اس نے اور ان شاد کو پھر جس مقبرہ کیا اور اپنے آزاد غلاموں (۱۰۰ سال) میں سے امیرزہ قمریہ کو اسے صلاح مقرر کیا۔

اب قمریہ وادوار، ناصر وادہ، بی بی بھرت، مسعودی وادہ (بھرتیالی) کے خاص تقسیمات سلطان سے قائم ہو گئے۔ قمریہ وادہ سلطان نے انہیں دہلی میں اس کے قسیم کرنے کے لئے اور انہیں کی یہ سب ۱۰۰ سالہ پانچوں کے مطابق تمام امور سلطانیت انجام دینے والے تھے۔

محب کا استقبال اور قمریہ امیر میں مادیاتی: ۲۰۰۰ میں فوت ہو گیا تھا۔ مگر انہیں بھرتی کے مقبروں کی سب سے اس کا عہد ومانی رہا۔ لہذا اب انہیں بھرتی میں بلانے کے لئے سلطان نے قمریہ امیر کو نائب مقرر کیا۔ پھر اس نے ارادہ کیا کہ وہ محب کی بی بی کو نائب مقرر کرے۔ کیونکہ اس کی رائے میں اس کے اندر اس عہدے کو سزا دینے کی صلاحیت موجود تھی اور وہ سلطانیت عہد میں کے زمانے سے انہیں عہدوں پر فائز ہو کر باقاعدہ خدمت دہاں کے من سے ہو کر دہلی کا راج اور سر قمریہ کا بھان تھا۔ اس لئے وہ ان کی یادگار تھا۔

اب اس نے ان کے قمریہ کا فیصلہ کر لیا تو اس کو لے کے لئے اس نے اپنے امیر سے سفارت میں سے چٹاا صہرتی کو بھیجا اور اس کے بجائے بندہ مرخوار کی نوکر کا چٹاا بھیج دیا اور قمریہ کو طلب میں اس کے عہدہ پر جمل کر دیا۔

شاہانہ استقبال: محب کی بی بی کو سزا دینے کے آخر میں اپنے بندوں اور حاشیہ بی بیوں کے ساتھ مصر کا سلطان نے اس کی تعلیم و تہذیب کے لئے ایک قریب مشرق کی دارالکائنات سلطانیت کو حکم دیا کہ وہ وہاں پر اس کے استقبال کے لئے بھیجیں چٹاا چہ تمام امیرانہ منتظر ہوا اس کے لئے کہ وہ سرکاری دفتر کے بلانے میں تھے۔ سلطان نے حکم دیا کہ وہ پوشیدہ دروازے سے سواری ہو کر داخل ہو سب کہ سلطان نے خاص قمریہ اور اس کے سامنے بیٹل چل رہے تھے۔ درجہ کے دروازے سے وہاں قمریہ کی خالک کا سردار جیتا تھا۔

مختار کل: بعد ازاں وقت سلطان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ سلطان نے اس کا خیر مقدم کیا اور اسے اپنا نائب عام مقرر کیا اور اسے اختیار دیا کہ وہ دروازہ انہیں کا ضعیف وراہ تھے اس کو مقرر اور مقرر کر سکتا ہے۔ پھر سلطان نے اسے سلطانیت عطا کرنے کی رخصت کیا۔

اور میرے دین و دھرم میں، کن کا تفرقہ نہ کرے کہ خلیا۔ وہ ایک یادگار دین تھا اسی دین۔ خطاطان اشرف شعبان نے ریح بہ صریحی کو جو اسے سہ تھے لے کر آجاتا، حاجب کے لہجہ میں مقرر کیا۔

فتح از مسیحیت بعد از انجیل کے آفریں طالب کتاب عام مسیحیت نے زمین کی طرف نوح کلی کی اور اس کی تمام مخلوق اور ان کی روح کرنا۔

قصرِ نويس جس کھمبہ پر چڑھ کر کے کھڑو رہے جس کو گنا تھا۔ چنانچہ اب وہ اپنے اعلیٰ درجیوں کے ساتھ شاعری باریگاہ میں مصرعہ بیتی۔ سلطان نے ان سب کے وہ طائفہ مقرر کئے۔ جو اس سلطان نے جس کو کھنچ کر لیا اور دربار میں بادشاہ کی صحبت کا خاتمہ ہو گیا۔

منجھک کا جائز نہیں۔ جب منجھک پہنچے اس سال کے آخر میں فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کا بھتیجا اختر صاحب کو مقرر کیا جو
میں کے نام سے مشہور تھا۔ پھر اسے معزول کر کے اس کا بیٹا بادشاہ دارا سے بھائی اختر صاحب کو مقرر کیا۔
جب تادم میں عرب تھان کا امیر چاہا تو منجھک فوت ہو گیا تو سلف نے اس کے فرزند محمد کو اس کا بھتیجا مقرر
کیا۔ پھر تادم میں اس کے بھائی علی کا بیٹا فوت ہو گیا تو اس کا بھتیجا اشرف کو مقرر کیا گیا۔

ممالیکہ بیچا کی رہائی

سلطان اشرف شہان نے (مختصر و امتعات میں) بیچ کے غلاموں کا صفایا کر دیا تھا۔ ان سے کافی تعداد ماری گئی۔ اپنی جلاوطنی کے لمحے کو انہیں قید خانوں میں ٹھوسا گیا۔ آٹھ گھنٹوں اور نصف کے بعد ان کو نام و نشان بالکل مٹ گیا۔ اس کے بعد سلطان اپنے اپنے کے بارے میں سلطان کی تحقیقات کی کہ ان کی تباہی کا سبب کیا ہے؟ اس کے جواب میں وہ فریخ کے ایسے قید خان میں جوئی بادشاہ کو (جو وقت) ضرورت پہنچی ہے۔ بادشاہ کے قفس و عمارت کے محل میں چھپا ہوا۔ قید خانچہ سال تک مقید رہے کے بعد ان نے ان کے باقی نامہ قید خان کو کہہ کر باور اور انہیں شام روئے کیا تاکہ وہ اس کے شام کی خدمت میں ہمار ہیں۔

مستازِ افریقی رہائی جو (مہابک دہ) رہے ہوئے تھے ان میں تلمذِ انکرت کے قید خانے کے پرتی ہی شامل تھے
(۱) قولِ صفائی (۲) کہ جو جانی (۳) اظہارِ جوبانی (۴) کہ جس کی طلب (۵) تلمذ۔
پہلے سب افراد اپنی حاصل کردہ کے بعد شام پہنچے۔ جہاں حاکمِ خرم جنگ نے ان کے بزرگ افراد کو دعوہ دہی کے
وہ مہابک (ظالموں) کو تیر اندازی کی تربیت دیں کیونکہ وہ اس فن میں جڑے اور تھے۔ یوں انکو مرے وہ اس کے جان
مقیم رہے۔

طلحہ جبرانی کا بیان جب میں نے (ابن علیہ السلام) کو بلوچستان جو اب پاکستان کی قواسم نے مجھ سے کہا: ”ہم تجھ کے پاس اس زمانے میں آسمان سے جب طلحہ ان شرف نے اسے بلوایا تھا۔ دوسری طرف اقبال بریلی زبھی اسے یہی قسم کا ستموں کھاتا تھا۔ لہذا وہ ہے جین خدا کو اس دوسری میں سے کر دی کہ یقین کرے۔“

میں یہی وہ شخص ہے۔ چنانچہ ان کو پہلے ہی رہے مکر وہ مکر و خباثت پر آمادہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے (مکھنوں کے لئے) چارہ کا مطالبہ کیا۔ اس پر ادباً حکم آئس نے یہ سندھوت کی کہ خود ایک اور چارہ کا ذخیرہ آگے کے قافلہ میں چناتیا ہے انہوں نے یہ خبر قبول نہیں کیا اور جماعت کا اعلان کر دیا اور اسے بھروسہ دیا کہ وہ جلد ہی آئے رہے۔

جماعت اور جنگ۔ ایسی حالت میں سلطان اشرف نے عظیمزادہ اور کوٹوالیا جہان کا سردار تھا۔ اس نے سخت دشمنی کر کے انہیں مطمئن کیا اور وہ اس کے بھانے سے روانہ ہو گئے مگر دوسرے دن عظیمزادہ (جنگ کے لئے) نصف آراہ ہو گئے۔ اور عظیمزادہ کو بھی اپنی جماعت میں شامل کر لیا اور اسے سلطان کے پاس واپس جانے سے روک لیا۔ اس جماعت کے سرخوش و مصبرات تھے: (۱) مہاراجہ گاڑی (۲) امراتی جرمہنی (۳) عظیمزادہ۔

سلطان اپنے خاص افراد کے ساتھ سردار جہان کے پاس گیا۔ اس کا خیال یہ تھا کہ وہ درخشاں جہان کی جگہ پر مکر انہوں نے جنگ کرنے پر اصرار کیا۔

سلطان کی شکست۔ ان دنوں نے شاہی جماعت کو دیکھتے ہی انہیں حیران انداز کی کیفیت پیدا ہوئی۔ بقول سلطان شکست کھا کر اپنے جیسوں کی طرف بھاگ گیا۔ پھر وہ اپنے خاص افراد کو لے کر بڑی مشورہ پر آمادہ ہو گیا اس کے بعد اور خون شہداء آنا جب پرتو نامہ کی لمحہ بین بستی جو گرد و غبار کے جہازوں کی ایک جماعت کا سردار تھا موجود تھے۔ ان جہازوں کی جماعت بھی اس کے سر اوجھتی تھی کہ پرورش اس نے محبت و مظلوم کے ساتھ کی تھی اور انہیں سلطنت کے خلف عبداللہ کا مددگار بنا رکھا تھا۔ پھر یہ شکست خوردہ جماعت قاہرہ کی طرف روانہ ہوئی۔

قرطائی کی سازش۔ جب سلطان کا ہرے روانہ ہوا تھا تو اس نے وہاں امرامادہ و محالیک کی دو جماعت چھوڑی تھی جو اپنے اپنے جہازوں پر غارتھے انہیں جس قرطائی کی سازش تھی وہی جہازوں کی مدد سے انہوں نے اس کے خلاف (اسراہ میں سے) آخر غلطی، قصور، مستعد مرخصی اور ایک بڑی بھی وہاں موجود تھے۔

قرطائی کے شیطانی خیالات نے اس کے دل میں یہ سوچ پیدا کر دی تھی کہ وہ مصر کا حاکم ہے۔ چنانچہ وہ اس مقصد کے لئے منصوبے تیار کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں اس کے زیر نگران دہلی مہر کے روانہ ہوا اور ان کے جانوروں کے چارے کے بارے میں وزیر مملکت کے ساتھ بھلاؤ رہتا تھا اور وہ اس کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرتا تھا۔ جس پر وہ خاموش رہتا تھا اور جماعت اور سرکشی کے ذرائع تلاش کر رہا رہتا تھا۔

جماعت کا منصوبہ۔ اس مقصد کے لئے اس نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ سازش کر رکھی تھی۔ چنانچہ ۱۳ ذی القعدہ کو انہیں تیار رہنے کا حکم دیا اور اس سے پہلے کی رات کو اس نے اپنی جہازوں کے ساتھ (خاص قادمہ) کو حکم دیا کہ وہ شہزادہ کو ایسی طرح چارہ کرے اور اسے شاہی لباس پہرائے تاکہ وہ تخت نشینی کے قابل بن سکے۔

۱۱ خرداد میں دن بھر سارے مہاجرین کا قہر و غریب پہنچا۔ وہاں اس نے ایک کپڑے کے جہاز تیار کیا اور اسے نصب کر دیا۔ اس زمانے میں شہر کے لوگوں نے جہاز کے لئے دھول اور غارے بجائے شروع کر دیے تھے اس نے بھی ایک قہارہ لے کر بھاگ لیا۔ اس کی وجہ سے عوام الناس ہر طرف سے جمع ہونے لگے۔ پھر شاہی محل اور قاہرہ کے حکام ایک دوسرے سے ملنے لگے۔

میں نے بہت جلد ہی اس کا کہ دو اس کا راز لے کر (نکھر) میں نے اعلیٰ کا اظہار کیا تاہم اس کے برخلاف اسے صوبہ مقبوضہ کہہ گئے۔

سلطان اشرف کا قتل آخر میں ایب کے پاس ایک عورت مٹی جس نے یہ اطلاع مجھ پہنچائی کہ سلطان اس کی پڑوسی کے گھر میں موجود ہے۔ لہذا انہوں نے سلطان کو اس کے گھر سے گرفتار کرنے ایک کے حوالے کر دیے۔ اس نے اسے قتل کر دیا، یہ نہیں تھا۔ سلطان نے (شاہی) لڑکے، بادشاہ اور مال و دولت کا بیٹہ پناہ دیا۔ بعد میں انہوں نے اس کا کھانا کھونٹ کر کھا دیا۔



سراج النور

حصہ دہم

اس میں مندرجہ ذیل سلاطین کے حالات مذکور ہیں

- | | |
|--|---|
| (۱) شاہ شجاع الدین محمد بن علاء الدین خلجی | (۲) شاہ شمس الدین محمد بن علاء الدین خلجی |
| (۳) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۴) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۵) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۶) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۷) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۸) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۹) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۱۰) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۱۱) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۱۲) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۱۳) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۱۴) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۱۵) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۱۶) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۱۷) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۱۸) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |
| (۱۹) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی | (۲۰) شاہ تغلق بن علاء الدین خلجی |

ترجمہ ترتیب و تہذیب

۱۰

حافظ سید رشید احمد رشتہ دار

نفس اکبر و بازگراہی

تشریح و تفسیر

تشریح و تفسیر

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۱	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۱	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۲	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۲	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۳	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۳	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۴	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۴	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۵	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۵	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۶	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۶	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۷	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۷	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۸	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۸	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۸۹	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۸۹	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۰	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۰	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۱	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۱	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۲	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۲	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۳	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۳	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۴	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۴	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۵	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۵	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۶	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۶	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۷	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۷	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۸	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۸	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۱۹۹	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۱۹۹	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان
۲۰۰	یہ فرقہ دیرکھنی یا کھنڈ تشریح و تفسیر	۲۰۰	پہاڑ : پتھر کا ڈھلوان

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۹۳	مگر تو درگاہِ رقیہ سہولت کا تقرر		تو کئی نور سلطان علی احمد رین اشرف کی وفات
۱۹۴	ایسے جہانی کا ہر شہزادہ برقوق کا روشن نام ایسے چمن جہاں علی عجب جہاں	۱۹۷	ایسے جہانِ اشرف کی تخت نشینی ایسے برقوق کی آواز عسائی قیدی کی قیمن برقوق کا جہاںِ زور
۱۹۵	ترقی کے سونے کی دھاریں بدر کے وہ مقامات روشنی کی طلسمات مگر تو درگاہِ رقیہ	۱۹۸	قید نہ رہی سلطان کی طلسمات الہی - تہ مقادیر سلطنت کا گمراہ وامہ بخت مراد
	تو سہی طلسمات پر مہمانی نظامِ شہرت کا عارفِ نور مخالفوں کی سازش بدر کی کورتاویں عشقِ بزمِ کاہنِ تقرر جو جانی کا تہر	۱۹۹	نائب: پنجاب سلطانِ ظاہر برقوق کی تخت نشینی وہاں علی کی بازش تخت نشینی کا شہنشاہ وہاں کے لئے قصہ
	افریقا کے ملک سے دست برداشت ابنِ خلدون کی سلطان سے ملاقات تھانف کا جہاں تھانف کا جہاںِ رفرقی کاہن کا استقبال دورِ دہلی کا تہا	۲۰۰	تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری سازش کا نقشہ تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری سازش کا نقشہ تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری
۲۰۱	مصری تھانف کا جہاں تھانف کا جہاںِ رفرقی کاہن کا استقبال دورِ دہلی کا تہا	۲۰۲	تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری سازش کا نقشہ تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری سازش کا نقشہ تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری
۲۰۲	مصری تھانف کا جہاں تھانف کا جہاںِ رفرقی کاہن کا استقبال دورِ دہلی کا تہا		تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری سازش کا نقشہ تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری سازش کا نقشہ تو یہ ہیں میر کا قتل و غارتگری

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۸	شہابی افواج کی آمد برقوتی کی دوبارہ تخت نشینی سحاش کی کھل بکست		اہل و عشق کی بکست ابن آتش کی بکست عاصیہ کی بکست
۲۱۹	طلب کا عاصیہ طرائف پر سحاش کا قبضہ اچھندی کی اطاعت عالموں کا کھل	۲۱۲	کھل کا انداز کی ہم قدیری مراد کا فرار توہم کی بکست بہادری کا نام
۲۲۰	شہابی بکھری کی روانگی سحاش کا فرار فرہنگی چاند بنیں قلعہ عشق کی کھل	۲۱۳	کھل کا نام برقوتی کی زبردستی شہید عاصیہ کی بکست افغان کی بکست
۲۲۱	فتح طلب دیکھ شہابی شہر پر قبضہ فرہنگی سے بکست نورانی کا کھل	۲۱۴	سحاش کی بکست شہابی طرف سے کھل سحاش کی روانگی فرہنگی کی بکست
۲۲۲	عاصیہ کا تقریر اور کارنامے آتش کھولتے سرکاری آتش کی نشان دہی شہابی اور قدیری کا عہد و پرہیز	۲۱۵	شہید بکست شہادت عاصیہ کی گرفتاری سحاش کی بکست فرہنگی کی بکست
۲۲۳	الطاف کا انکشاف وزیر المیات عاصیہ کی بکست فرہنگی کی بکست	۲۱۶	فرہنگی کی بکست عاصیہ کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست
۲۲۴	فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست	۲۱۷	فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست
۲۲۵	فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست	۲۱۸	فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست فرہنگی کی بکست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	خاکستان		رسول شاہی سلطنت کا آغاز
	نور سلطان	۲۳۸	فرقہ زدگی کی قیادت
	عہد سلجوقی		نہایت کے قاتل سے جنگ
	اکھ اور تاتار		مظفر کی حکومت
	کولان کی سلطنت		اشرف کا عہد حکومت
۲۳۵	خوارزم شاہی سلطنت	۲۳۹	لاڈلہ لکچہ
	کھلی خان		جلال الدین منیر الاشراف کی بغاوت
	قوم نغاکا خاں		دوبارہ بغاوت
۲۳۶	کھلی خان سے وفات		چوہ کی شاہی
	شیریں کی بانی	۲۴۰	عبداللہ بن مسعود کی وفات
	چنگیز خان کا خدیو		زیو پر قبضہ
	خوارزمشہ کی بغاوت		مجاہد کی ناکامی
۲۳۷	چنگیز خان کا چچا		جہانگیر شاہ کی بغاوت
	تاجروں کا قتل		مسیر کی آمد کی خوشی
	استیغی علی	۲۴۱	شہر سلجوقی کا قتل
	چنگیز خان سے وفات		مجاہد کی فتح
۲۳۸	غلو کا خاں		مجاہد کا فتح
	خوارزم شاہ کا فرار		مسیر کی فتح سے جنگ
	تاجری کی وفات کا عقاب		گرتا کی اورنگی
	خوارزمشہ کی وفات	۲۴۲	افغان بن مجاہد کی حکومت
۲۳۹	مغولی تاجریوں کی بغاوت		مجاہد کی فتح
	دولت کی شہزادی کی بانی		باب: ۲۴
	شیخ بہارن و آذربائجان	۲۴۳	تاجری کی سلطنت کے عہد
	جلالان کی بانی		تاجری کی سلطنت کے عہد
	دولت شہزاد کی طرف سے جنگ		تاجری کی سلطنت کے عہد
۲۴۰	شیخ سردانی		تاجری کی سلطنت کے عہد
	دولت شہزاد کی طرف سے جنگ	۲۴۴	تاجری کی سلطنت کے عہد

صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷
۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴
۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳
۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰
۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲
۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶
۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳
۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰
۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷
۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶
۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳
۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸
۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷
۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵
۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲
۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹
۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶
۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳
۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷
۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴
۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱
۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰
۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸
۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷
۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲
۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱
۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸
۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶
۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳
۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰
۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷
۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴
۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱
۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸
۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲
۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹
۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶
۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷
۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱
۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵
۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲
۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳
۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰
۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷
۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۹۹	۱۰۰	۱۰۱
۹۸	۹۹	۱۰۰
۹۷	۹۸	۹۹
۹۶	۹۷	۹۸
۹۵	۹۶	۹۷
۹۴	۹۵	۹۶
۹۳	۹۴	۹۵
۹۲	۹۳	۹۴
۹۱	۹۲	۹۳
۹۰	۹۱	۹۲
۸۹	۹۰	۹۱
۸۸	۸۹	۹۰
۸۷	۸۸	۸۹
۸۶	۸۷	۸۸
۸۵	۸۶	۸۷
۸۴	۸۵	۸۶
۸۳	۸۴	۸۵
۸۲	۸۳	۸۴
۸۱	۸۲	۸۳
۸۰	۸۱	۸۲
۷۹	۸۰	۸۱
۷۸	۷۹	۸۰
۷۷	۷۸	۷۹
۷۶	۷۷	۷۸
۷۵	۷۶	۷۷
۷۴	۷۵	۷۶
۷۳	۷۴	۷۵
۷۲	۷۳	۷۴
۷۱	۷۲	۷۳
۷۰	۷۱	۷۲
۶۹	۷۰	۷۱
۶۸	۶۹	۷۰
۶۷	۶۸	۶۹
۶۶	۶۷	۶۸
۶۵	۶۶	۶۷
۶۴	۶۵	۶۶
۶۳	۶۴	۶۵
۶۲	۶۳	۶۴
۶۱	۶۲	۶۳
۶۰	۶۱	۶۲
۵۹	۶۰	۶۱
۵۸	۵۹	۶۰
۵۷	۵۸	۵۹
۵۶	۵۷	۵۸
۵۵	۵۶	۵۷
۵۴	۵۵	۵۶
۵۳	۵۴	۵۵
۵۲	۵۳	۵۴
۵۱	۵۲	۵۳
۵۰	۵۱	۵۲
۴۹	۵۰	۵۱
۴۸	۴۹	۵۰
۴۷	۴۸	۴۹
۴۶	۴۷	۴۸
۴۵	۴۶	۴۷
۴۴	۴۵	۴۶
۴۳	۴۴	۴۵
۴۲	۴۳	۴۴
۴۱	۴۲	۴۳
۴۰	۴۱	۴۲
۳۹	۴۰	۴۱
۳۸	۳۹	۴۰
۳۷	۳۸	۳۹
۳۶	۳۷	۳۸
۳۵	۳۶	۳۷
۳۴	۳۵	۳۶
۳۳	۳۴	۳۵
۳۲	۳۳	۳۴
۳۱	۳۲	۳۳
۳۰	۳۱	۳۲
۲۹	۳۰	۳۱
۲۸	۲۹	۳۰
۲۷	۲۸	۲۹
۲۶	۲۷	۲۸
۲۵	۲۶	۲۷
۲۴	۲۵	۲۶
۲۳	۲۴	۲۵
۲۲	۲۳	۲۴
۲۱	۲۲	۲۳
۲۰	۲۱	۲۲
۱۹	۲۰	۲۱
۱۸	۱۹	۲۰
۱۷	۱۸	۱۹
۱۶	۱۷	۱۸
۱۵	۱۶	۱۷
۱۴	۱۵	۱۶
۱۳	۱۴	۱۵
۱۲	۱۳	۱۴
۱۱	۱۲	۱۳
۱۰	۱۱	۱۲
۹	۱۰	۱۱
۸	۹	۱۰
۷	۸	۹
۶	۷	۸
۵	۶	۷
۴	۵	۶
۳	۴	۵
۲	۳	۴
۱	۲	۳

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵۰	عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی حکومت خونہ کا قتل خونہ کے بائیس سلیم حکومت سازش کا اندازہ	۲۶۳	چنگی خانہ ان کی سلطنت قید و کی حکومت پیشانی مقام جمہوری خانہ ان ترماشیں کا قبول اسام امیر تہود کا منبر یہ معلوم نسب تہود کی فوجات فتح خراہن فتح باز خانہ ان و تہود سازش
۲۵۱	از بیک بن طغر خانی خاندان مصر سے تعلقات علاقہ پر چکر موت جان پر حملہ میں کی فتح خراہن جانبی جیت کی حکومت بروٹیک میں ام فی آدور	۲۶۴	۲۲۲ رانی بارشاہ کو حکومت خاندان میں اردو کی خان کے سلطانین دوشی اور آملو خان ابو محمد ام کا خان بریک کی حکومت اسلام لائے کا واقعہ مساجد و مدارس کی تعمیر برکات کے دیگر حالات بلان کی سرکش اجن کی حکومت مکتوبہ میں سلطان تہود کی حکومت قلم کا بیہ حکومت نوجوان سے ہرگز فی قلم کا قتل
۲۵۲	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد	۲۶۵	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد
۲۵۳	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد	۲۶۶	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد
۲۵۴	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد	۲۶۷	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد
۲۵۵	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد	۲۶۸	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد
۲۵۶	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد	۲۶۹	۲۲۲ رانی دھرم کی خان جنگی خانی کا عہد حکومت عراقی پر قبضہ ایکے خان کا حملہ ارغی خان کا اقتدار عقدا ل کی حکومت عقدا ل کی فوجات بنائی کا بارگت سلطان تہود کی بلان فتح و مغربان قرہ الدین کی سرکوبی عنصر کی فتح بروٹیک کا خانہ فتح بغداد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۱	بنا کوئی دینا ملکوت ملکات مصر میں خلافت و احیاء نہایت قوی و شکست بلاد اور برکت کی جگہ سطل سرور کا فر	۲۷۶	نہایت اور ایمان کے سامنے ان کی کثرت فوت کی کج دور
۲۸۲	بنا (دہ) تو ان کا بار نہایت کی شکست نہایت کی شکست	۲۷۷	بنا: نہایت نہایت کی شکست نہایت کی شکست
۲۸۳	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست	۲۷۸	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست
۲۸۴	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست	۲۷۹	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست
۲۸۵	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست	۲۸۰	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست
۲۸۶	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست	۲۸۱	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست
۲۸۷	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست	۲۸۲	نہایت کی شکست نہایت کی شکست نہایت کی شکست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۹۳	بہارِ میلِ گلشن	۲۹۷	مفتوحہ ہندوؤں کے دھرم
	نورِ ہدیہ و محوسات		باصطلاح کلمہ سرچہ و ہر دو قسم
	حسین کا حق		مطلبِ علمی و پارہٴ فنی و علمی
	انار سے بننے		میں لکھنؤ کا کلمہ
۲۹۴	میں کا قتل		نورِ ہدیہ ازین اور فوج
	انار پر کی حمایت		جیسی ہوتی ہے
	ہندو، یہ بھگت		پیشہ کی کیا تعبیر
	انار تیسرے	۲۹۸	انار کا یہ کلمہ ہندو کا بہت حکومت
۲۹۵	ہندو اور یہ تیسری کی نگار		انار کی بارش
	ہندو اور فوج کی کئی		انار کی نگار
	تیسرے ہندو	۲۹۹	انار کے اختراعات
	انار کے مقابلہ اور نگار		جیسی ہندو
۲۹۶	ہندو اور یہ دو روایت		تیسرے خرابی
	مصر کی خوبوں کی نگار		جو ہندو کا قتل
	تیسرے خرابی و نگار	۳۰۰	انار کی شہنشاہی ہندو میں
	مصر کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
	مصر کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۱	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۲	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۳	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۴	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۵	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۶	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۷	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۸	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۰۹	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۰	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۱	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۲	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۳	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۴	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۵	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۶	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۷	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۸	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۱۹	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی
۳۲۰	انار کی شہنشاہی و نگار		انار کی شہنشاہی

علی بن الاشراف المنصور کی بادشاہت

[illegible]

ارکانِ سلطنت سے چشمِ لہلہ اب آج میں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ مرنے والی سلطنت سے جنگ کر رہی تھی۔ لہذا وہ سب آراء کو برکھ کر دیا۔ خدا کا نام ہے کہ پہلے میں نے یہ اول، پھر یہ نظر فرمایا اور اس کا جواب دیا کہ یہاں جو کہہ رہی ہیں وہ سب اس نے سحری پر والی، تاج کو شکست دینے والا تھا غالب کرنا ہوا تھا مگر میں نے یہ ایک چٹائی پر والی اس احساس ہوا کہ وہ بہت جلد نظر کرے اور نہ یہی سب اس سے پہلے نظر آئے تھے۔ تو میری اس جگہ پر پہلی نظر ہوئی اور یہی سب جانتا تھا۔ لہذا میں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ کرنا چاہی تو یہ کر دے۔

آتشِ جہنم سے چڑھ کر (وہابیوں نے) ان کے مقابلے کے لئے (فوج لے کر) نکالا اور جب قلعہ کے مہم میں فریقین کا تہہ بہہ اور آتشِ شمس تھا تو سر نے قویہ یاس کی طرف بھٹ لیا۔ پھر اس نے چٹاوا کی اسے چلائے اور پھر بڑے مالک کو۔

[illegible]

قرطبی کا زنی کو کھینچنے سے منع نہ تھا۔ وہ حکم لگا گیا کہ اسے ہاتھ پیر زنی کرنا اور ہاتھ پیر سے ایسے
 اور خوب سے مس کر دینا۔ پھر فرمایا: "یہ وہی ہے جس کو ان کے والد نے قتل کر دیا تھا۔" اس کے بعد اسے قتل
 کر دیا اور اسے قتل کر دیا۔

جاگیر میں دی گئی۔

سلطان جہانگیر کی اولاد و ان کے مخالف سردوں نے غوثیہ کے ہمراہ عکبر کرک سے واپس جان گیا اور غوثیہ اور گلو طغرانی کو مابین مقرر کیا گیا۔

طلعون کی واپس سال کے آخر میں اہل مصر طالعون کی واپس جتا ہوئے جو مصر کے آغا ذک جادی۔ بی۔ اس میں حضور کھان جراتابہ قحطالاک ہو گیا۔ لہذا قرطانی نے زنی کو اس کا جانشین مقرر کیا گیا۔ چنانچہ مصری شام سے بلا گیا اور اسے کبر قرطانی نے اسے اپنا شیر خاص مقرر کیا۔

ایک کا عروج و زوال

قرطانی کے اقتدار میں ایک ارتدادی سے شریک رہا۔ ان دونوں نے فی مرکز شہ سلطان کا تختہ الٹا اور فی سلطنت کا شرم کی گئی۔ لہذا دونوں میں نہایت ظلمانہ اور مستقیم تعلقات جو تھے انہیں ایک اپنے دوستوں کے لئے خود کشی کرنا پڑا تھا اسے یہ بھی معلوم تھا کہ قرطانی جس وقت مرے گا۔ خود اسے اور اپنے ہم نشینوں کے ساتھ دلاؤ بھی دیا رہا ہے۔ چنانچہ قرطانی نے ماہ صفر ۹۷۷ میں اپنے گھر میں ایک تقریب منعقد کی۔ اس نے اپنے ہم نشینوں میں سے سودان جو کہ اس کے مہاراجہ طازی جیسے دوستوں کو بلا لیا تھا۔ اس موقع پر ایک نے ایک اسکی نیند جیٹ کی جس میں خواب آدھ کوڑھہ مثال تھیں۔ رات بھر اس کا دور دریاں تک کہ اسے اور اس کے ساتھیوں پر نثر غالب آگئی اور وہ بوٹھا گیا نہیں آ سکے۔

یہ واقعہ دیکھ کر ایک رات کو ہزاروں لاکھ اور سلطان منصور کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور اپنے لئے اقتدار کا پرانہ حضور کر لیا اور اس کے اس کی حکومت تسلیم کر لی۔

قرطانی کی جلد وطنی قرطانی کو جن (دون) کے بعد ہوئی آیا جب کہ تمام گرجیں مل چکی تھیں اس کے اختیار میں تمام ہو چکے تھے اور جنہوں نے ایک کو حاکم تسلیم کر لیا تھا۔ اس سے اس میں قرطانی نے نہ طلب کی تو اسے بناو دی گئی بعد میں اسے کرنا کر کے معذرتی طرف بھیج دیا گیا اور ایک کی خود بخود کی کے لئے میدان خالی ہو گیا۔

شام کی طرف فوج کشی اسی سال کے ماہ مفری بند ہوئی اور ایک کو یہ اطلاع ملی کہ طغرانی شام میں جرات کا اعلان کر رہا ہے اور وہاں کے سب خاقانوں کے خلاف اس کے مخالف ہو گئے ہیں۔ لہذا اس نے مام سلطان کو اپنا کردار فوجی شام کی طرف روانہ ہو جائیں۔ چنانچہ اس نے اس کے لئے تیار ہو گئیں اور ایک نے وہ سفر کر آ کر تہیہ کر دیا اور وہاں پہنچ کر فوج کی قیادت میں ہر ول دست بجا۔ اس میں اس کے اور سلطان کے ممالک شامل تھے۔ نیز اس نے ایک جماعت بھی شریک کی۔ جن میں اسیر برقی اور اسیر برقی شامل تھے جو بعد میں خود بخود شام میں گئے۔

فوج کی بغاوت اسیر ایک آخری فوج (ساق) میں سلطان اسیر اور اپنی اندہ فوجوں کے ساتھ تاریخ ۱۰۷۷ میں واپس آئے اور وہاں جب وہ واپس پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے فوج میں جو اسیر اور شریک تھے انہوں نے اس کے بھائی کے برخلاف ہندوستان کو ہی پہنچا اور وہ شکست کھا کر اس کے پاس واپس آ گئے۔ لہذا ایک سلطان اسیر اپنی فوجوں کو لے کر

امراء کا اعلان جنگ۔ جب دوہاں پہنچے تو اسراء کی ایک جماعت نے بغاوت کا اعلان کر دیا۔ ان میں قطمر غسانی القویل نے بڑا سا حصہ لیا اور شاعری میں بھی انہیں نے جنگ کا اعلان کیا تو اس نے بڑے بھائی قطام غسانی کی سرکردگی میں ان کے مقابلے کے لئے فوجیں بھیجیں۔ انہوں نے اسے شکست دی اور اس کے بھائی کو گرفتار کر لیا۔

ایک کا فرار۔ امیر ایک کو بڑے اس کی خبر ہوئی تو اس نے ان امراء کو جو اس کے پاس موجود تھے ان سے ملاقات کرنے کے لئے بھیجا۔ جب انہوں نے بھی اپنے دکھائی تو وہ خود سوار ہو کر یہاں مصر کی طرف بھاگ گیا۔ امیر کرائی نے اس کا تعاقب کیا مگر اس کا سراغ نہیں مل سکا۔

امراء کا اختلاف۔ امراء امراء قیہ العبر سے اعلیٰ کی طرف گئے۔ انہوں نے چند امراء کو قطمر غسانی کی طرف بھیجا اور اسے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ سلطان منصور کو معزول کرنے کے سابق سلطان کے فرزند ان میں سے کسی ایک کے لئے جو حکومت کا کام انجام دے سکے نجات حاصل کرے۔ مگر انہوں نے اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

چچا ناظری کا اقتدار۔ بعد میں امراء بھی پہنچ گئے جنہوں نے بہت سی فوج ہراؤں سے شہر ایک کا بھائی کی فوجوں میں جیتا ناظری اور دانی پوری اور جرائی منصب کے حکام کی ایک جماعت شامل تھی۔ ان کے علاوہ امیر برقوق اور امیر نکز بھی موجود تھے (حکومت اور اقتدار کے بارے میں) ان امراء میں اختلاف برپا ہو گیا۔ آخر کار (اکثر) امراء کو نظر بند کر کے اسکو یہ بھیج دیا گیا اور اقتدار ناظری کے حوالے کیا گیا۔ اس نے اقتدار منہاں کیا مگر وہ تھوڑے ہی دنوں میں اس کے زہرہاں میں ایک مختلف شہنشاہ سے ملے گئے۔

ایک کی گرفتاری۔ بارہوی الاہلی کی خواہش کو سامنے امیر ایک پوئیدہ مقام سے خود راہ لگا اور حکام کے ایک گروہ کے پاس پہنچا انہوں نے اسے چچا ناظری کے پاس بھیجا۔ اس نے اسے اسکو یہ بھیج دیا جہاں وہ قید خانے میں بند کر دیا گیا۔

چچا ناظری دوسرے امراء سے بدگمان تھا اس لئے وہ امیر برقوق اور امیر نکز سے خاص طور پر مشورہ کیا کرتا تھا۔ آخر کار ان سب نے یہ فیصلہ کیا کہ شام سے قطمر کو یہاں آکر اسے امیر مقرر کیا جائے۔ لہذا اسے جانے کے لئے آدھی پیسے دیے گئے۔ وہ اس کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔

امیر برقوق و برکتہ کا اقتدار

مصر کے امراء مختلف حکومت مصر میں شریک ہو گئے اور انہوں نے چچا ناظری کو امیر کا حکم مقرر کیا تھا۔ مگر مکمل طور پر وہ اس کے مطیع و فرماں بردار نہ تھے۔ چند اسطفت میں بدانتظامی رہی اور اختلاف و انتشار برپا ہوا۔ ان جماعت میں سب سے مکمل منہاسیت و امن اور یہ امیر برقوق اور برکتہ تھے۔ انہیں جب تک کہ چچا ناظری کی عظمت طرز پر ان سے مشورہ لینا نہ تھا۔

بانی امراء کی گرفتاری آخر کار ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اختلاف و اختلاف برپا کرنے والے امراء کو گرفتار کر لیا جائے۔
کہ یہ اختلاف دوسری ایسے امراء نہ پیدا ہو سکتے تھے۔

دوسری پستی تہذیبی اقتدار میں ملوثی اس قدر بنی ہوئی تھی کہ
ماہر ملے دوسری ان سب لوگوں کو گرفتار کر کے نہیں اس قدر یہ بھیجے: یا کسی جہانی انھیں مقید رکھا گیا۔
پھر باقی امراء نے اپنا ایک گروہ بنایا۔ انہوں نے چھٹا: غریب کا ایک برقع اور رکھا اور وہ قلعہ سے نکل ہو کر
اس سے سامنے تنو کے گل میں بیٹھ گیا۔ برقی امراء غور پر غور ہوئے اور وہ باہر الاصلیٰ کے قریب مقیم ہوئے۔ ہرگز جہانی امراء
مجلس مقربہ ہوئے۔ یوں سلطنت کا انتظام چلا رہا۔

طشتر کی بغاوت: آخر تمام میں طشتر نائب حاکم نے علم بغاوت بلند کر لیا تھا اور وہ خود بخود ہو گیا تھا۔ اس سے تمام کے
امراء اور فوجوں کو کھانکھارہ اور عرب اور ترکمان قبائل کو بھی اپنے ساتھ لا کر وطن کے باہر خیزدن ہوا کہ مصر پر فوجیں بھیجیں۔

آخر ایک (سابق حاکم مصر) سلطان اور فوجوں کو لے کر تمام کی طرف جنگ کے لئے روانہ ہوا کہ وہ طشتر کی
سرکوبی کرے۔ آخر اسے میں امراء نے اس کے خلاف بغاوت نہ کی اور وہ دھڑا یہ بغاوت سے فوجیں لے کر اس کا سردار بیٹھا
آخری تھا۔ آخر کار یہ عت ایک پر غالب ان کو برسر اقتدار آگئی۔ اور ایک کا اقتدار ختم ہو گیا۔

حکومت کی پیش کش: اب وہ ناظری نے برقی اور برکت کے مشورے پر فیصلہ کیا کہ طشتر کو مصر پر لایا جائے اور اس
کے ساتھیوں کے ساتھ معاملت کرے۔ ان قدر بغاوت کا سبب یہ کیا جائے۔ لہذا انہوں نے اسے قلعہ کو دھوا تا تک کا جہدہ
نہجائے اور سلطنت کا انتظام کرنے کے لئے مصر بھیجے جانے کے لئے وہ دھڑا یہ بغاوت کا بازو رکھ دیا۔ اور یہ ہے۔

طشتر اپنی تحریر میں طشتر نے ہو گیا اور خدہ و خدہ اندک کے مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب وہ قریب پہنچا تو اس کی اطلاع ہو
اقتدار کے ہرے میں وہاں میں اختلاف پیدا ہوا۔

طشتر کی حکومت: بہر حال سلطان کو سوار کر دیا اور اپنی جگہ پر اس کا استقبال کرتے۔ پھر زمین نے امراء کو
اس کے حوالے کر دیا۔ اور اسے ایک کا جہدہ دے کر مصر کی تمام حکومت اس کے ہاتھ میں دے دی۔ چنانچہ یہی لا قدر کرنا
اور معزول کرنا اور اسے اختیار دے حاصل ہو گیا۔ چنانچہ غریب کو سہارا کے بجائے امراء میں مقرب ہو گیا۔ انہوں نے
اپنا اقتدار جماعت قلعہ کی طرف بھیج دیا کہ طشتر اس سے جہدہ پر برقعہ پہنچا دیا۔ طشتر نے ہرگز خود کو برقی و برکت کا
حاکم طشتر کے گریہ کیا کہ جسے چاہے وہ وہاں کے حاکم مقرب کو ہے۔ اس قدر برقی اور برکت نے ہی اس کی جہدہ کی
جماعت کی۔ اسے ایک پستی بھیج دیا کہ طشتر کیا اور برقی کو مخصوص فوج کا سردار مقرب کیا گیا۔ چنانچہ اس جہدہ پر ناظری غور
تھا۔ یوں انتظام سلطنت چلا رہا۔

برقی و برکت کی پالیسی: اس انتظام کے ماتحت امراء برقی اور برکت اپنا اقتدار بڑھانے کے لئے اپنے حامی کو
بہ اکثریت لاد رہے تھے۔ لہذا کوئی دوسرا امراء ان کے برابر اقتدار حاصل نہ کر سکے۔ وہ اپنے حامی طرف کوڑی کے درجے پر

کشتہ خیزی مگر قمار بازی، اور غشہ و دھن باتوں سے اپنے بچے، شہ لائق ہوا اور اس نے دوستوں نے انکو اسے بھڑکایا کہ وہ ان راہوں کا نام نہ لے گا اور نہ لے چاہیے جب وہ بچہ کا وہ ان کو اپنا تو کسی سے ساتھیوں نے بغیر سوچے کچھ جھڑمل کرنے پر مصراں کیا۔ مگر کشتہ خیزی نہیں۔ چینی کیا کر رہا ہے اور یہ بچہ بڑا بھٹل میں اٹھنے ہوئے تو اس نے غلہ کرنے کا فیصلہ کیا کہ وہ کشتہ خیزی کا ایک اکیلے نے تمام پردوں کے کچھ حصہ بھی بند کر دے۔ آخر کار وہ کشتہ خیزی کا دستہ بنا کر مجھے۔ اس موقع پر کشتہ خیزی کے ایک بچہ نے وہ دے کر اسے کشتہ میں لایا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا تو اسے اس پر کشتہ خیزی کے ایک بچہ نے زور لگا کر کہا کہ ان میں سے ایک اور بھی شامل ہے۔

ان سے استفادہ کرتے ہوئے وہ دنیا پر چلے گئے۔ ان کے ساتھ جتنا بھی تھا، اسے لے کر چلے گئے۔ ان کے ساتھ جتنا بھی تھا، اسے لے کر چلے گئے۔ ان کے ساتھ جتنا بھی تھا، اسے لے کر چلے گئے۔

میں نے اس وقت تک اس کی طرف نظر نہ کیا تھا کہ وہ میری طرف سے اس قدر غصہ کر رہی ہو۔ میں نے اس کی طرف سے اس قدر غصہ کر رہی ہو۔ میں نے اس کی طرف سے اس قدر غصہ کر رہی ہو۔

میرزا صاحب کا منہ کھولا، اور کہہ دیا: "میرزا صاحب! یہ تو میرا بیٹا ہے۔ اب اس کا نام میرزا صاحب رکھ دو۔"

[illegible]

اور اکثر محالوں میں ان کے اختیار اور جہنم لہتا تھا اس لئے وہ اس سے بچ آگئے تھے اور امیر برکت کو اس پر حملہ کر کے خودکشی حاصل کرنے کے لئے بھڑکانے لگے۔

۱۱۔ امیر برقوق کے ایک بڑے ساتھی افسس کے خلاف ہاکر چل خوری کرنے لگے کہ وہ امیر برقوق کو برکت کے خلاف بھی بھڑکاتا تھا۔ چار دہائیوں کے باہمی تعلقات کو بکاؤ کر کے لئے راہ ہموار کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ افسس دہائیوں کے خلاف بھلائی کی تیار پاں کر رہا ہے۔

۱۲۔ حاجی کا آغاز۔ (پورا تیس دن کر) برکت اور برقوق کے پاس آیا۔ اس نے افسس کو گرفتار کرنا چاہا مگر برقوق نے اسے (اسی ارادہ سے) باز رکھا اور اس کی حمایت کی۔ اس کی وجہ سے برکت افسس کا سخت خلاف ہو گیا اور امیر برقوق سے بھی بدعلاق ہو گیا۔

(پہلا صفحہ دیکھ کر) مصر کے اکابر حضرات نے ان دہائیوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کی۔ چنانچہ شیخ نکال اور شیخ النکب اور ابلیغزا سان کے بیٹے افسس و شیخ خلای وغیرہ افسس کو برکت کے پاس ساتھی بنوانے کے لئے آئے۔ چنانچہ اس نے اسے مصافحہ کر کے اسے غلطی سے بھڑکایا۔

بجائزات کا قصہ۔ امیر برکت نے اس سے بھر دو بارہ اور تیسری مرتبہ بھی بھڑکایا اس وقت اس کا عزم صحیح ہو گیا تھا کہ اسے اعلانِ بغاوت کر کے حملہ کر دے۔ اس عزم میں ماہرِ بلاول اور شیخ میں جمعہ کے دن امیر برقوق کے گھر میں دیر کی دعوت ہوئی جس میں امیر برکت کے تمام ساتھی اور حامی ان کے لشکر یک ہو گئے۔

احتیاطی تدابیر۔ اس سے پہلے امیر برقوق کو کسی غیر خواہنے یہ اطلاع دی تھی کہ امیر برکت دوسرے دن بغاوت کا اعلان کرنے والا ہے لہذا امیر برقوق نے برکت کے تمام ساتھیوں کو ذرا گرفتار کر لیا تاکہ ان کی گرفتاری کی بدولت اس کے ہاتھ دھکے ہائیں پھر اس نے اپنے ملازمین کو خود اس کی گرفتاری کے لئے بھیجا جس شخص کے لئے بدعلاق نامہ لکھا کہ وہ مسکن کے بیٹہ پر چڑھا دیا گیا تھا۔ اس نے وہاں سے اس کے اسٹبل کی طرف تیرا دوڑی کی۔ مگر امیر برکت سو رہا کہ قیدِ انصر پڑھا اور وہیں ٹیپہ زن ہوا۔

اسی وقت جو ہم میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ وہ اس کے گھروں کو لوٹ لیں۔ چنانچہ غلام نے اس کے گھروں کو لوٹ کر انہیں یاد دہرایا۔

خانہ جنگی۔ اس موقع پر چھ نامہ لکھے گئے کہ ساتھ ساتھ دہائیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے نکلا۔ اب امیر برقوق نے اسٹبل کی مسجد سے غصہ کے دروازہ پر اپنا سہاؤ کا کھمبہ لگا دیا اپنے فوجیوں کو جنگ کے لئے روانہ کیا۔ دن بھر جنگ ہوئی رہی۔ امیر برکت نے صف بندی کر کے دوطرف سے حملہ کیا۔ ایک صف کی زیادت چھٹا نامہ لکھی مگر ہاتھ

الاف شہابی نے برکت کے مقابلہ کے لئے قوج کشی کی اور افسس (فوج لے کر بحیرۂ نامری کے مقابلہ کے لئے نکلا۔ آخر کار امیر برکت کی فوج کو شکست ہوئی اور وہ قیدِ انصر واپس چلا گیا۔ اس کے ساتھی دھڑوں سے چودھے اور ان میں سے اکثر اس کے گھر میں چھپ گئے تھے۔

میں نے حکام کا قتل قرار دیا۔ اس کے بعد یہ حکام بھی اور اس نے تمام مائیں باہر لے کر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جسکی شبلی نے انھوں میں بند کر دیا۔
 کیا آتا کہ حالت میں جب یہ قتل قرار دیا گیا اور اس نے ان کے بعد وہیں پر سختی کے ساتھ انھوں کو قتل کر دیا۔ جنہیں وہ پسند کرتا
 تھا۔ اس نے انہیں کو بھی ہا کیا جس نے اس سے پہلے ہی قتل کی تھی اور اس کے بعد وہیں قتل قرار دیا گیا۔
 حکام کے قتل قرار دینے کے بعد یہ قتل قرار دیا گیا تھا اور اس نے ان کے بعد وہیں پر سختی کے ساتھ انھوں کو قتل کر دیا۔
 یہ حکام کا قتل قرار دینے کے بعد یہ قتل قرار دیا گیا تھا اور اس نے ان کے بعد وہیں پر سختی کے ساتھ انھوں کو قتل کر دیا۔
 میں نے حکام کا قتل قرار دیا۔ اس کے بعد یہ حکام بھی اور اس نے تمام مائیں باہر لے کر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جسکی شبلی نے انھوں میں بند کر دیا۔
 کیا آتا کہ حالت میں جب یہ قتل قرار دیا گیا اور اس نے ان کے بعد وہیں پر سختی کے ساتھ انھوں کو قتل کر دیا۔ جنہیں وہ پسند کرتا
 تھا۔ اس نے انہیں کو بھی ہا کیا جس نے اس سے پہلے ہی قتل کی تھی اور اس کے بعد وہیں قتل قرار دیا گیا۔

اہل بحیرہ کی بغاوت اور فوجی حملے

ال بھی وہ نہ بدوش قبائل تھے جنہوں نے اس علاقے کو آباد کیا۔ ان میں ہزارہ، سرائے اور زبجو کے قبائل شامل تھے۔ یہی لوگ اپنے ماتحت قبائل کی حکومت کرتے تھے اور ہر سال وقتِ مقررہ میں سلطان کو خراج ادا کرتے تھے۔ خراج وصول کرنے اور اسے بنگالے کا محکمہ درجن نظام دارانہ لے کر آگے بڑھانے کے لیے یہ لوگ فیروز شاہ سے تعلق رکھتے تھے جو

[illegible][illegible][illegible]

خراج میں اضافہ: اس نے بعد صلح کی ضروریات کے مطابق ان کے خراج میں اضافہ نہ کیا کی وجہ اضافہ نہیں ہو گا اور معلوم ہوا اور چونکہ وہ اہل بیت اور اہل مرتبہ حاصل کر چکے تھے اس لئے انہوں نے خراج دینا بند کر دیا۔ لہذا خراج کی دوسری میں ان پر بھی کی گئی۔ جب (ان کے سردار) اسلام کو قادیان میں قید کر دیا گیا تو اس کا فرزند بدر بن سلام قبیلہ سے ملاتے کی طرف جو صید (مصر کے بالائی حصہ) میں تھا بھاگ گیا۔

شہابی فوج کشی آخر کار شہابی لشکر ۲۰ بجے اٹھسا اور واپس صلاح جو بائی امیر مجلس اور دیگر سرتابی امراء کی سرکردگی میں روانہ ہوا۔ جب یہ فوجیں بحیرہ پنجاب میں تو پڑنے لگیں تو ان سے جنگ کرنے سے باز رہا اور انکار غرضی نے شہابی لشکر کو (مڑے انجام سے) خبردار کر دیا تو انہوں نے اپنے خیمے اٹھا کر اے اور اس مقام کو ممانی چھوڑ کر اپنے مرکزی محاذ کی طرف چلے گئے (یہ حالت دیکھ کر کورخس کی فوجیں خیرگاہ پہنچیں اور اسے نوٹے میں مصروف چھوڑ گئیں۔

اس وقت شامی فوجوں نے ان پر چڑھ کر حملہ کیا اور ان کی فوجوں کا صف بکھڑا کر دیا اور ان میں سے بہت سی فوجیں ہلاک ہو گئیں۔

دو بار دہنواوے: اس کے بعد چہرے دو بار دہنواوے کی توسلحی فوہیں پھر اس کے مقابلہ کے لئے تو اُٹھیں۔ انہیں دیکھ کر وہ ہانک گیا تو قرطاب بھی حیرت میں آئی تو جوں کا صلہ کیا۔ ان کے اکمل مردوں کو صفحہ کیا گیا اور باقی ماندہ افراد کو متیر کیا گیا۔ اس اثناء میں یہ کہ چچا زاد بھائی نور اس کے ساتھی اس کی حمایت سے بدبشیرہا۔ دو گئے۔ اس شادی فوت ہو گیا اور جو باقی رہ گئے تھے انہوں نے تمام کی درخواست کی لہذا انہیں بناد۔ سے دی گئی کچھ مردان میں سے تیرہ گئے اور جو باقی رہ گئے انہوں نے خرابی ادا کرنے کی ضمانت دی۔

بدو کا فرار اور قتل: بدو نے بھی پہاڑیوں کی کھراہے پر خوشی منائی تھی اسی لئے وہ مسجد (مسجد کے بالائی حصہ) کی طرف چلا

امیر حاج صالح کی تخت نشینی

اس کی وفات کے بعد امیر برقوق نے امرائے مصرہ بلوایا۔ انہوں نے خلیفہ مصر پر اس کے بھائی امیر حاج نوادشاہ مقرر کیا اور اسے ڈیڑھ سو روپے جاگزیخت پر بخدا دی اور اس کا لقب صدر کج رکھا۔ خلیفہ نے حسب معمول ایک نو مان جاری کیا جس میں ایک سلطان تسلیم کیا کہ جو دینیر، ترقی کوئی نہ مقرر کیا ہو۔ اسے سلطنت کا گھر دین مقرر کیا گیا۔ مملکت کے تمام نے بھی اسی قسم کا کلمہ لایا اور اس فقرہ کو بیعت میں شامل کر لیا کیا خلیفہ کا جو خیر بنی فرعون امراء کا بیٹوں اور خاص و عام افراد کے سامنے چڑھا کر سنا گیا یہ ان قلمیہ اور دیگر دن تھا۔ اس کے بعد مجمع منکسر ہو گیا۔ پھر سلطان کے چار بیوی بیست کی گئی اور اس کی سلطنت کا آغاز ہوا۔ جس میں امیر برقوق کا بہن بڑا حصہ تھا۔

امیر برقوق کی آمد اور استعجابی امیر برقوق کا اصل نام ان قبیلہ کے جس سے متعلق ہے جو شمالی علاقے کے ان کو اسنادوں میں دیتے ہیں نہ تحقیق اور اس وجہ کو شرقی سمت سے اخذ کیا گیا ہے۔ لہذا یہ کہ اس پر کوئی قبیلہ کا تعلق ایسا معلوم نہیں ہے۔ یہ ہے کہ اپنے امیر خلیفہ بنی الامام کے ساتھ رومی علاقے میں داخل ہوئے تھے۔ جب کہ ان کے امیر کا قدرت گز بنی دین ہے۔ اسے اختلاف ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ بہت مشہور ہے اور مصر میں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

عربانی قبیلہ کی تحقیق تحریر نے درست نہیں ہے کیونکہ نہ کسی کا قبیلہ انہوں میں بہت پہلے سے شہور ہے اور نہ عربی طبع انسان اس سے واقف ہیں اور اس قبیلہ کے افراد ان مقامات میں خدائے اہل کے داخلہ مردم سے پہلے ان مقامات میں رہتے تھے۔ البتہ یہ واقعہ درست ہو سکتا ہے کہ مصر کی قبیلہ جب امیر جبل کے ساتھ برقیں کے پاس پہنچا تو وہیں رہنے لگے۔ کیونکہ وہ وہیں جا رہے تھے۔ ان سے ایسے تھے اور ہر قیامت ہو گیا تھا۔ ان کے بعد وہی سلطنت کا اتمام ہو گیا۔ ان کے مصلحتوں میں مکہ و فدا ہر پاد نے مکہ ان خانہ کجیوں میں قبیلہ طبع کو خلیفہ بنانے کے لئے کسی قوم کی ضرورت ہوئی ہوگی وگرنہ ان کے انہوں نے کسی قبائل یا چنانچہ بیٹے ہوا اور قسطنطنیہ کے شرقی سمت میں ان کے کوستان علاقے میں آباد ہو گئے۔ یہی اور شادی زیادہ کر کے ان میں گھر گئے۔ یہاں تک کہ قبیلہ شیعہ سے ان کی استیفا ہوئی اور وہ وہاں ان کے فعل کران کے میاڑوں میں آباد ہو گئے۔ ان میں اور ان کی ایک شاخ عربان کے نام ان کے کسی قبیلہ کے ساتھ شامل ہوئی ہے۔ بہر حال یہ تحقیق کسی حد تک قرین قیاس اور محسوس ہو سکتی ہے۔

برقوق کا ابتدائی زمانہ امیر برقوق کا غیر چھٹا کئے زمانے میں اس زمانے کا مشہور زمانہ قریباً حاصل کر کے لایا تھا۔ امیر چھٹا نے اسے مرید لیا۔ وہ اس کے گھر میں پرورش پائے لگا اور وہیں اس نے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اس نے عین زبانی اور محسوسات کے آداب و قواعد سیکھے۔ اس طرح سے اس کا علمی و ادبی ذہن دور ہو گیا اور وہ اسے اور اعلیٰ تہذیب حاصل کرنے کے قابل بن گیا۔ اس کی خطاطی سے ترقی اور خوش خلقی کے آثار نمایاں تھے۔ موصوفہ اور کلام الفیض میں اس کے شامل

قید خانے میں۔ اس کے بعد چھ اور اس کے مزید چھ پرنسوں کو اس کے ساتھ لے کر آکر اس کے ساتھ رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد چھ
نکاحوں کو طلاق کر دیا اور ان میں سے ایک سے کوئی نہ نوں میں خوش رہا گیا۔ لیکن اس میں برقوق بھی تھا وہ بھی اپنے
ساتھیوں کے ساتھ قید خانے کے قید خانے میں پانچ سال تک مقید رہا۔ یہ بھی خداوند تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش تھی جس
میں وہ جتنا باہر اس مدت کے بعد اس کے ساتھ رہا کر دیا گیا اور یہ جماعت تمام چلی گئی۔

سلطان کی طبیعت۔ شام کے نائب۔ کہ اسے چھپک نے ان لوگوں کو اپنے پاس رکھا وہ نہایت متعلیٰ خدا اور چنانچہ وہ صاحب تھا۔
اسے اسے برقوق سے بہت محبت ہو گئی۔ کیونکہ اس نے نازل کیا کہ وہ بہت خوشوار اور سعادت مند ہو گا۔ لہذا وہ ایک عرصہ تک اس
کا منظر نگار رہا۔ آخر کار سلطان اشرف نے ان تمام نکاحوں کو جو علیا میں کا سرخیل برقوق تھا۔

اجائی سے مقابلہ۔ سلطان نے برقوق جماعت کو اندام و اکرام سے نوازا اور اپنے غمخوارہ طلی کی خدمت کے لئے انہیں
مخصوص کر لیا۔ چند دنوں کے بعد سلطنت کے حکمران الیائی نے جماعت کا سلطان کیا اور وہ سلطان پر غالب آ گیا۔ لہذا سلطان
نے برقوق کی جماعت کو فوجاً اپنے ہمراہ بھیجا اور بہترین گھوڑے ان کے لئے جوئے کئے۔ وہ ان میں سے بہترین اشیاء کا
انتخاب کر کے الیائی کے ساتھ لے گیا۔ لیکن سلطان نے اسے پہنچنے سے پہلے اس کی طرف سے تھیلے دیا۔ پھر اس کا
تواؤبہ نجات آ کر الیائی نے مسدود میں کو کر دے آپ کو ہلاک کر دیا۔

اس جنگ میں اس جماعت کی خواتین کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سلطان کی نظر سے دور ہو گئے اور اس نے انہیں اپنے مخصوص
گروہ میں شامل کر لیا اور ان کے لئے جائیدادیں اور وظائف مقرر کئے۔ بالخصوص امیر برقوق کا سربہ بہت اعلیٰ ہو گیا۔

سلطان کا گھر ان۔ جب سلطان اشرف نے اس کے لئے روانہ ہوا تو قرطانی نے ہائی ہو کر سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد
ایک سلطنت پر قابض ہو گیا اس کا نام امیر برقوق کا اور سورج سرکاری سطوں میں بہت بڑھ گیا تھا اور امراء کے بیٹے میں
اس کا بہت احترام تھا۔ لہذا جب ایک کا اقتدار ختم ہو گیا تو مختلف خیالات اور کامات کے امراء کی ایک جماعت نے خستہ کر
طو پر اقتدار سنبھالا۔ اس وقت کے دانشوروں کو ملک و سلطنت کی جاتی کا وہ پیشہ تھا لہذا اسے سورج پر امیر برقوق آگے بڑھ
اور اس نے امیر برقوق کے ساتھ مل کر سلطنت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ اس طرح عرصے کے لئے سلطنت کا انتظام درست
ہو گیا۔

جب امیر برقوق نے بھی جماعت کا اعلان کیا اور وہ تباہ و برباد ہوا تو امیر برقوق خود ہی رگھوان سلطنت مقرر ہوا۔ یہ
سب کچھ خدا کے فضل و کرم کا نتیجہ تھا۔ خدا نے ہر چہ فطری و کرم یہ کیا کہ اس کے اندر محترم کو لیا اور اس کی تھیلے پر بڑھ بند کی گئی۔
صورت پر دیکر دی۔

دانش محترم کی آمد۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ تاروں (دور درویشوں) کی ایک جماعت ان کے اندر محترم کو (دور
درویشوں کے پیچھے سے) چھڑا کر دور دروازے کے طاقوں سے نکال لائی۔ چنانچہ اس شخص کے لئے انہوں نے مختلف تدبیریں
سے کام لیا تھا ان کے وائیکا: مانس تھا۔

شاہانہ استقبال۔ جب برقوق کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے اس کے استقبال کا ہر دم انتظام کیا۔ اس نے علم دیا کہ

شیعی مفکر اور عوام پر ہو کر اس نے استحقاق کے لئے سرِ پا قدم کے مقام پر پہنچیں جہاں اس نے نزولِ اجل کے لئے نیچے گاڑا ہے جسے تھے۔ لہذا سب لوگ ۱۲۱۰ھ (۸۰۷ء) کو وہاں پہنچے جہاں حضرت صدیق اکبرؓ کی مدد و تکلیف سے ہوئے تھے اور ان کے چاروں طرف قاضیوں، امراء اور اعلیٰ اطراف کا کردہ تھا (چنانچہ استقبالی کے بعد) حضرت خیرؓ نے ان کے لئے اور حاضرین کے لئے کھانا کھانا کیا۔ پھر وہ منتشر ہوئے اور سوار ہو کر شہر چلے گئے۔

(اسی وقت میں) ہزاروں کو تہا بہت وزینت سے پہنا گیا اور (رات کے وقت) شخصوں سے حوائج مانگ کر لیا۔ لکھن اور سڑکیں بے شمار تھیں۔ شہر کے پھر کی ہوئی تھیں اور یہ دن یادگار اور قابلِ دید تھا۔

امیرِ بڑا قوق نے اپنے والد محترم کو مدینہ صریح کے نیچے اصفہان کے قریب ٹھہرایا۔ سلطان نے اسے اپنے دستِ داری میں لے لیا اور انہیں اور بیچوں میں شامل کر لیا اور اس کی وجہ سے ان کی شیرازہ بندی ہوئی اور ان کے لئے وظائف اور روزانہ رقم ہوئے۔

امیرِ بڑا قوق کے والد محترم ہنس (عسائی) تھے کہ عرصہ کے بعد فوت ہو گئے۔ انہوں نے (اپنے فرزند) کو اسنادی اسنادوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی وصیت کی تھی۔ سلطان نے انہیں روادار و توفیق کے قریب سلطان میں دفن کیا۔ پھر انہیں اس مدور (اور معلوم) کے قریب کے قبرستان میں دفن کیا۔ انہوں نے دونوں غلوں (یعنی انصاریں) کے درمیان پہلے سے صحیح تعمیر کیا تھا۔

سلاطین ہر قوم کی تحت نشینی

بجائے مٹائی کی سازشیں اسی۔ اے میرے بھائی، جو جس حد میں اوس صاحبان کی کراہی تھی میرے روق کی خاطر، ا
کی اور اس کے خلاف سرکشی کرنے لگی۔ اس پر شہ کا سرخند سلطان کو روکا اور اجاڑا مٹائی ہو۔
اس پر روق تو اس کی سازش کی اطلاع ہو گئی تو اس نے چوری نہایت بڑھائی کر لیا اور اس کا مٹائی کو جس حد میں سرخند سلطان
دیا اور اس کی مائدہ و فراخ کو جس حد میں طرف ہوا جس نے کہے مگر نہ راہی وہاں و خوشانی و غصہ تک تیرا ہے۔
دیکھو اس کا کیا پتہ ہے کہ اس کی جھجکا، اقدار وہاں، و غنی نہ ہو جائے۔ غنا انہوں نے مشورہ دئے کہ چاہے کیا کہ تو
انہوں کی تحت نشینی کو سخت بادل سے ڈھل جائے اور یہ روق کو مستحق اور بدو و مشہور بن جائے۔

[illegible]

۱۴۱۴ھ کے لئے طلوعِ اس کے بعد غارِ اور ملے، جاوڑ، گیہو، شام، لکھت میں اسے خوشِ قرنی، اطمین، پاپر اور مہکات نے تحریکِ اسرارہ، مکتبہ طے کئے، ان میں منہ، جہڑ، لہر، مٹاں تھے۔

(۱) تاج الملوک (۲) لطائف النبی امیر عسکر (۳) حج کی شکیلی امیر فخر و (۴) اوتون شیخی فی تاج الملوک (۵) لطائف
عظم امیر سلطان (۶) خوش خور و غنی و (۷) اور (۸) ثروتن و مستغن و غنی۔

سلطان برقوق نے اپنے پرائیوٹ سیکرٹری ابوہداد بن یاسین کو بھی خلافت سے نوازا۔ اس نے سلطان کے سابق پرنسپل سیکرٹری بدالہ بن یسین فضل رائے کو اپنے محل پر لے آیا تھا۔ چوتھم صحرانوی عبد اللہ زہری اور انہوں کو خواہ وہ وزیر کاتب ہو یا غاصبی اور مکتبہ مولانا کے۔ بیڑ قائم مشہور عالم کرام و مستفیان نظام دھونی نے نہ اس و خلافت عطا کی گئی۔

اسی سلسلے کا انتظام حسن، دہلی کا غریب کو اور حرم ایسے سلطان کی بادشاہت کے خوشی و غم جز سلطنت کے کاموں کو کچھ طریقے سے تمام سے رکھتے ہوئے۔ یہ مقصد ہے۔

اس سوال کا جواب ان ائمہ عظیم نے خطوں سے تحریر کرنے کی اجازت طلب کی تو سلطان نے اس کی اجازت دے دی اور وہ فریضہ حج ادا کر کے اہل بیت آئے۔

قرط بن عمر کا قتل اور خلیفہ کی معذرت

قرطاب میں حمران تو کئی سہرا وہاں میں سے تھا جو سلطنت مصر کے خدمت گزار تھے اور اہل بی بی ہارونی اور اہل بی بی ہارونی تھے۔ اس کے بعد مصر کا امیر کاب ہو گیا۔ آخر کار اسے وجہ (بالا مصر) کی حکومت پر اپنی بی بی کو دیا۔ وہ ان کے لئے میں تقیم ہوئی کے خلاف جتن کرے۔ اس نے اس خطبے میں بھی مفید بات کہی اور اس کی پوری تفسیر اس کا حاشیہ سے پتلا ہے۔

قرط کے دلیرانہ کارنامے: جب تھوڑے کے علاقہ میں بدرتجہ تمام نے ہجو کا احاطہ کیا اور وہاں سے ہٹا کر کیا تو اسے اس علاقہ کا حاکم بن کر بھیجا گیا۔ اس نے وہاں کا انتظام بہت درست کیا اور اہل دیوبند اور منافقوں کا قیام نہ کرنے لگا۔

جب زبانی نے جڑوں کا اعلان کیا تو اس موقع پر اس نے اپنی دلیری اور بہادری کے کارنامے طے کر رکھے۔ اسی موقع پر وہ اپنے بیوی بچے کا اور اس کے آگے کی گالی چہرے سے خونچکاؤ دیکھ کر اسے گرفتار کیا تھا۔

خیز و فتنہ، ان محرکات کا ارتداد جس کی وجہ سے سلطان کا مستند و نظریہ برکھیا تھا۔ اس وقت عالم و جابر انسان تھا و درویش
 فی طرف سے اس کے خلاف جیت جیتا کرتا تھا۔ لیکن کبھی سلطان نے بیعت کے بعد پہلی فرصت میں اسے کوکرنی فرمایا اور
 اسے قید خانہ میں رکھوایا۔ پھر اسے سزا کے لئے لے کر آیا۔

سازش کا انکشاف۔ اسی کے بعد روایتیں خدائیں زور دستوں کے ساتھ حج کو برے ملطان کے آستانے پر حاضر ہوتا تھا مگر اس نے اپنی جیسا کہ تھوڑا اور دو موقعی کا۔ تھوڑا کار بار۔ ہم اس کے بارے میں ملطان کو جو اطلاع سنائی کہ ان نے طبع متعال میں اس شخص سے ساز باز کر رکھی ہے کہ وہ انوں پر کر بھارت کا ملکان کریں اور ملحقہ کے خلاف ان عرب یا فیسوں کو اکٹھے کریں جو کچھ نہ ہرق کے کرداروں میں پہنچی تھے جس اور بد بین اسلام کے ماضیوں میں ہیں۔ یہ لوگ سوچو وہ ملکان (ہقوق) اس کو ملنے کے علاوہ ملحقہ سے دکن چائے تھے۔ اسی سازش میں بعض ایسے بے وقوف ایک امر ایگن شریک ہیں۔

نے مجھے دھوکا دیا۔

[illegible][illegible]

ناصری کا زوال اور نظم بندی

چوتھا کتبہ صوفیوں کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ اسی کے ذریعے سے مسلمانوں کو شریعت پر مبنی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا تھا۔

یہ نام ہے جان کر بیٹے ہیں ہر ایک کے علم ہوا ہے کہ جو کہ تھے اور انہوں نے نام لکری کو: کتاب مفر دیکھا، ظہور ہے قرآن مجید طرز انجام بخیر۔۔۔ تاکہ اس نے بعد استعرا یا اور دوسرا مال اور کیا خانے میں لکھی اس کے نام: ہر اور ہر صورت ہوا اور طرز بخیر۔۔۔ ہر مقرر ہو۔

امیر سلطنت کی ابتدا ان کی بیعت اور ان کا زوال ایک ہی وقت میں ہوا۔ ان کی سلطنت کا زوال ہوا تو اسے طرابلس سے بولشویکوں نے ہٹا دیا۔ ان کے بعد ان کی بیعت اور ان کا زوال ایک ہی وقت میں ہوا۔ ان کی سلطنت کا زوال ہوا تو اسے طرابلس سے بولشویکوں نے ہٹا دیا۔

خان قلم طلبہ اور انڈیا میں انہماک بھری تھی۔ وہ دو تین سالوں تک بھارتی سرکاری کالجوں میں طلبہ کا مقررہ ہو جاتی تھی۔ اس کے بعد ان کی تقریباً ایک سال حکومت کی۔ پھر وہاں کی اندرون خانہ اصلاح آف نوٹس کے قریب قریب تمام طلبہ میں مقیم ہو گیا تھا۔ انہماک میں کے۔ جی۔ نے دو تین سالوں میں طلبہ کا مقررہ ہو گیا۔

وہ اپنے اپنے مال کے بعد سلطان پر قوی کا برسرِ تخت نہ آئی پر بیٹا اور بیٹا کا خون بہا، شہر میں کیا چوڑی
 :۔ یہی دیکھ کر ریاست ان تھاہی نے (اکثر) دو حصوں میں بانٹ دی، ایک کو خود نے سواہر میں تو تخت لہر لہا۔
 :۔ سلطان کو کسی کی یہ دے پڑی تھی اور وہ (اس نے ہی دے دی) سے ناراض ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر سلطان نے ایک دکن میں
 برہان آباد میں محکمہ بنوا دیا۔

نہرونی کا آغاز جب سولہویں صدی کے پہلے نصف میں سلطان مسعود نے حکم دیا کہ وہ اپنے دربار کو لے

نہایت ہی مہذب تھے۔ کیونکہ اس کے خیال میں وہ قادر قزاق تھے اور اس نے مسوئی کو پیشہ بطور پرہیزگار اور بدیہی اور
 مہذبہ ہو کر (حدائق نوا) بنایا تھا۔

مصریوں کے حکم کے مطابق اس کے پاس ایک ایسا تختہ تھا جس پر اس نے یونانی اور فارسی کے ایک کے ساتھ اپنے دو خان
 جہانات کی تہہ پائی اور پھر وہ طباحت کیا۔ وہاں سے اس کے پاس سے قزاقوں نے سلطان کی عبادت کے بغیر شکر ادا کیا۔
 اس (مہذب) کے پاس تھے وہی اور اس کا حکم چاہو یا اور اور قزاقی ہوتی تھی۔ بدیہی بنایا تھا۔

گرفتاری اور قید ان تمام واقعات سے سلطان بہت ڈرا رہا ہوا تھا اور اس نے اس کے لئے ایک مکان بنوایا۔ جب وہ
 مریاتوں کے ساتھ یہ پہنچا تو (سحر کے) انتظار گزارنے اس سے ملاقات کر کے اسے گرفتار کیا اور اسے اس کے لئے لے گیا
 یہاں سے وہ سال تک قید رکھا گیا۔

دو دولہ کا تقریب ماری کے بھائی نے طلب کا حکم دیا جب وہ وہاں پہنچا تو سلطان نے اسے قید خانہ اور ماری کی
 تمام حالت و سکنات کی خبری کر کے کہتا تھا کہ تو کون سی قسمت میں سلطان کے غائب کے غائب تھے یہ بھی شاید کہ وہ قید خانہ
 ملحقین کے حکم کے تحت رہا ہوگا۔ اور قزاقوں کا کام یہ تھا کہ اپنے تحت و تحت قید خانہ سلطان کا ارادہ ان ہوتا تھا اور اس کی
 خدمتوں میں جو کچھ ہوتا تھا اس سے باخبر رہتا تھا اور حکم اس سے نہ توئی عبادت کا قصد کر کے وہاں سے بہت فائدہ
 پہنچاتا تھا۔

یہ صاحب مہذبوں کی قزاق ماری کی تمام خبریں سلطان کو بتاتا تھا اور اس کی سزا دہرے سے اسے باخبر کر رہا تھا۔ لہذا
 جب مصری کو اس قدر یہ میں قید کیا گیا تو سلطان نے اسے سب کا حکم مقرر کیا۔

یونانی کو جب ماری نے زوال کا غم ہوا تو وہ بھی خوف و ہراس کا شکار ہوا اور اس کے درمیان میں اسے اس قدر
 حلقے تھے۔ اور اس خبر سے بہت پریشان ہوا۔ سلطان کو بھی اس کی وفاداری پر شک و شبہ ہوا۔ لہذا اس نے اس کا قصد اور بھی
 قہم کر دیا جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

امیر یونانی کا خروج و زوال۔ امیر یونانی کا قتل زنی ہوئی تھی۔ اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اور وہ قزاقوں کی ماری
 (آزاد کر دیا) اس سے کہ قزاق سلطان اس طرف پر ماری تھا۔ اس نے اس کے حلقے میں پرورش پائیا اور اس کے زیر
 یہ تمام اتفاق و اتفاق کی تہہ حاصل کی اس کے (شرعاً بنائے) حلقے (برقی) نے اسے سب سے اعلیٰ حلقے تھے۔
 ایک ایک ہونے ایک ایک چل چل کر پرورش پائی تھی اور اپنے وطن میں کن و نور زیب ساتھ پرورش پائے رہے تھے۔ یوں دونوں
 ایک سے دوسرے جتنی وجہ سے ان میں باہمی محبت قائم ہوتی تھی یہاں تک کہ مصیبت اور جفا بھی اٹھائی گئی۔ دونوں ایک ساتھ
 رہے۔ یہ کہ یونانی ہوگا۔ سلطان نے قزاق کے ساتھ اپنی دل سے مشورہ کیا تھا۔

جب اس نے قتل کی خبر سنا سلطان کے رنج و غم کو سہت میں اور محبت کو سہت میں قیام پائی یا اور قید خانے
 کے بچے سہت سہا کی خواہ تھی ان رشت کا شباب اور اس کا فضل و کرم یونانی کو بھی حاصل ہوا اور اس کے بھی دن
 پھر گئے۔

برقوتی کا ریشی خاصاً (قید خانے سے رہا ہونے کے بعد) اردوؤں شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں دلوں سے کھینچے رہے۔ پھر اردوؤں کو دہلی مضافات میں لایا گیا اور اردوؤں نے اسے ترقی ترقی حاصل کی۔ سلطان نے تو قی (اعزو جاہ کے ہر مقام پر آئے جے جھانگیا۔ یہاں تک کہ اس نے مضافات میں انکار حاصل کر لیا۔ وہ اسے مصر کی تمام مضافات میں لے گیا اور ان کی برائے کھانہ سازان کرتا رہا تا آنکہ وہ نہایت سے تخت پہنچ گیا۔

امیر مجلس: اب سلطان (برقوتی) نے مضافات کے اعلیٰ عہدے اور اختیارات انہی دستوں میں تقسیم کیے۔ بالخصوص یوہانی کو بہت بڑا عہد ملا۔ اسے سلطان نے امیر مجلس کا عہدہ دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حکومت کا شیر اعلیٰ ہے۔ یہ عہدہ اتنا ایک کے عہدہ کے بعد دوسرا بڑا عہدہ ہے۔ لہذا امراء مصر میں انہی کا عہدہ اعلیٰ ہو گیا اور وہ مضافات کا انچا متوں بن گیا جس پر حکومت کا حکم و حق قائم تھا۔

جلا وطنی: یہ سلسلہ کچھ عرصے تک چلتا رہا تا آنکہ عہدہ وزارت نے اس کے سب سے اعلیٰ کو سیاہ کر دیا۔ سلطان اس سے بدگمان ہو گیا لہذا وہاں سے مضافات کے متعلق اس نے سے زیادہ مہنت نہیں دی اور وہ قلعے کے انہی سات اتنا باقی تھے کہ سلطان نے اسے رہنما کر کے اسے اپنے محل کے اندر لے کر رہا اور ان کے بغیر نہ رہا۔ پھر اسے قلعہ کی طرف بلا دیا۔

ناکب حاکم: اس عہدہ میں سلطان کے دن وہ ملک میں دھرم و شفقت شرافت اور دھارمائی کے جذبات میں کھینچا گیا۔ یہاں آخریہ اپنی نظری شرافت اور قیامی سے مجبور ہو کر سلطان نے اسے دوسرے دن یہاں سے فرما دیا۔ لہذا اس کے تمام مضافات کا یہ وہ کم مہربان ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوتوں نے اس کی زبانیں اس کے لئے دھارمائی فرم کرنے لگیں اور وہ اس میں اس کے بدلے دھارمائی اور علم و ادب کی کچھ بے ہوشی ہو گئے۔

ترقی کے مواقع کی تلاش: سلطان نے اپنی ہر ایک جہانی کے حالات معلوم کرتا رہا اور اسے ہر طرح سے آزاد تار۔ آخر کار یہ ثابت ہو گیا کہ وہ نہایت ظالم اور دھارمائی ہے۔ یہاں حاسدوں اور بدخواہوں کی کوششیں ناکام ہوئیں لہذا سلطان موقع کی تلاش میں رہا کہ وہ کسی اعلیٰ عہدہ پر اس کا تقرر کر کے اس کی ایک قوتی کرے۔ آخر کار تمام میں بدگمانی بننا اس کا اہتمام اور اسے جہانی کی ترقی و دھارمائی اور مسادات مضافات کا بدگمانی بن کر نمودار ہوا اور وہ اعلیٰ عہدہ میں سرور ہو گیا۔

بندر کے واقعات: یہ واقعہ اس طرح رونما ہوا کہ نہ تو خوارزمی شام میں دمشق کا نائب حاکم تھا جس کا تعلق انہی خوارزمی فوج سے تھا جو خوارزم سے تھے۔ اسے تخت تھی۔ وہ تار یوں کے دور میں عراق کا حاکم تھا۔ جب قیصر خان کے انہوں وہ ہلاک ہو گیا تو یہ فوج شام کے علاقوں میں مستقر تھی اور انہوں نے اس علاقہ میں قیامت کرنے لگی۔ انہی کے بعد خوارزمی فوج مصر کے ترک مضافات کے ماتحت ہو گئی۔

دمشق کی حکومت: بندر خانی کی نسل سے تھا۔ اس کی خاندانی عبادت و شرافت امراء مصر کو بے حد متحبی اور وہ ان کو بلازم بہر گیا۔ آخر کار وہ حکومت کے عہدہ کا امیر دار بن گیا اور منتخب ہو گیا اور عہدہ ناصر کے ساتھ دمشق میں حکومت کر رہا۔ جب خانی نے انکار حاصل کیا تو اس نے دمشق میں بے ہوشی کر دی۔ لہذا اس نے حاسدوں کے اسے ہاتھ ڈالنے پر مجبور کیا۔

کا خوکا دے اس کے بعد ہر جہان سرد کیا گیا۔

گرفتاری اور قید۔ جب گزشتہ حکومتوں کا خاتمہ ہوا اور موجودہ اسیر (یعنی قوق) برسرِ اقتدار آج تو اس کے مصرعے اسے دشمن کا "سم" سمرا لیا۔ وہ یہ کہ کاحنی قوم، لہذا جب برکت نے اجات انتہائی توانا نے دشمنی میں اپنے دوستوں کو جن میں بندہ اور بقری شامل تھے یہ غلطہ بھیج کر وقتاً بہ وقت پختہ کر لیں۔ اور یہ قوق نے قلعہ کے عیب و کم کوئی بھی کران نہیں اس سے آگاہ کیا۔ لہذا ہجر اراغ حازرہاں جرنی اور کچھ ایک اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور تین دن تک اس سے جنگ کرتے رہے پھر اسے گرفتار کر کے مقید کر دیا۔ اس کے ساتھ بقری بن برقی اور جرنی بھی تھے ان سب کو استبداد پر لاکر بھیج کر دیا گیا۔

شام کی حکومت پر بحالی۔ جب برکت، مرا کیا تو بندہ اور یہ کہ کے حاکم بن کر، بانکر دیہ گیا جن میں سکا: مصری اور دوسرا اہل احمدی بھی شامل تھے۔ جب سلطان تخت نشین ہوا تو اس نے بندہ کو شام کی حکومت پر بحال کر دیا۔ مگر وہ اس دولت کا بہت خواہ تھا اور غم و غم و غم کے ذریعے مال، دولت وصول کرتا تھا اور مختلف قسم کی سزائیں دے کر لوٹ لے جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شام میں اس کے دور حکومت سے نکلے گئے اور اس کی حالت قابلِ رحم ہو گئی۔

اس کے بعد حکومت کا خالق الف گزشتہ اس زمانے میں سلطنت ایران کی ایک بہت قوی جزیرہ میں ملے گا۔ جو انسانی قوتیں کرمان کے ساتھ سن لیں تھیں۔ انسانی افراد خدا کو قسم دیتے تھے کہ جو دشمنی تھے اور کچھ خدا نے اجازت میں ملوں ہونے کے قابل تھے۔ ان کے معاملات آخر ہی اور عوامی کارکنوں کے خلاف اپنے اراکین کے خلاف کی وجہ سے اعلیٰ مراتب حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا وہ زائد ہی کے حقوق خدا اور حکومت کی مخالفت کرتے تھے کہ وہ شرعی احکام کو چھوڑ کر اس سے سب ڈال دیا، مگر یہ جس جوری تھا، خدا اختیار کر چکے تھے اور جسے ملے کر ام اور ملت پر شرعاً اور قانوناً دے چکے تھے کیونکہ قوق اور ام اور ملے چلانے کے لئے سلطان کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہم مانے کے شرط صلفی اور گہنی اور ملے کا چھوڑ دینا جس کی تو تم خدا اور ام اور ملے کے خلاف اور قوت اور ہی، غم و غم کرنے ہوا تھا۔ اس بارے میں پہلے بہت کچھ بحث ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ اس وقت شافعی کے یہ خلاف میں ضرورت پیش آنے پر قوقوں کو چھوڑ دیا گیا تھا اور یہ (املاط) کے ایک نئی و تھیں جنہیں تبدیل کیا جا رہے تھے۔

حقائق کی سازش: بہر حال یہ بے طرف ان چیزوں کی مخالفت کر کے لوگوں میں انتشار پھیلاتے رہے تھے آخر کار انہوں نے اس باب میں دیکھے خلاف ایک جماعت جو ترکیبی، انہوں نے قلعہ دشمنی کے خلاف اور اس کی فوجوں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش کی مگر اس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے حاکم و ملے بندہ کو بھی اس سازش میں شریک کیا تھا کیونکہ اس کا فریاد تھا کہ اس جماعت میں شریک تھا۔

بندہ مرنے لگا۔ جب سلطان (یعنی قوق) کو یہ اطلاع ہوئی تو وہ غم سے یہ کہتا ہو گیا۔ لہذا بہت جلد ہی نے بندہ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا اس کے بعد اس نے اپنے محاسب اعلیٰ کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے رہنمائی لے لے اور اس کا حساب لے جو اس نے صورت سے چھپا کر اپنے پاس رکھا تھا۔ اس کے بعد اس نے ان کے قوقوں کی جماعت اور اس کے جو دوں کو بلا کر انہیں قید خانوں میں غولیں، یا گونہ، گونہ، گونہ میں منت مریوں کے قتل کیے۔

عشقِ قمر کا عاشقِ قمر ہوا، اس نے بھی شکرگزار ہی بیتِ اقدس میں تصدیقِ معائن نے اسے ظہورِ کبریا، عشقِ کائنات کا عالم کس جاننے پہنچے خود، عشق کا نام، قہر ہو رہا تھا اور چونکہ انوں تک حکومت کا کام سنبھالنا کمر پہ نہ نہ رہا، جس نے اس نے اس کا سامنے سہاگ، دلی، کی در خواست کی۔ کیونکہ وہ بڑھاپے کا ہے نہ بہت نر، جو تمنا خواہ اس قدر بڑھ چکا ہو، بڑھتا چلا جائے کہ بے چارے کے لئے، اسے اٹھا کر اس نے عشقِ کائنات چلا کر۔

جو اپنی کاتھرمہ لہذا سلطان نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اس وقت سلطان کی حالت تھی، اعلانِ مہینہ تھا اور اس سے بہت خوش تھا۔ لہذا اسے جو بھی تھا تو اس سے بہت جلد مر گیا۔ اس وقت اس نے اپنے انتقال کے لیے تمام کیا کیا اور اسے جس قسم کی سزا دی گئی تھی اس کا اعلان کیا گیا۔ سلطان نے اس کا کیا جواب دیا۔ سلطان نے اس کے لیے اس وقت کی سزا دی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اس وقت اس نے اس کے لیے اس وقت کی سزا دی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اس وقت اس نے اس کے لیے اس وقت کی سزا دی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

اور دشمنان سے نہایت بڑی قیمت لانا قابل بیان ایسے خائب اور سوخا نمى کے لئے گر آئے جو چپ اور غیب اقسام کے تھے۔ انہ کے رنگ اور شکلیں دیکھ کر نور اور جوج تھیں۔

حاکمان مصر نے ان مخالف کو بے حد پسند نہ کیا۔ اس موقع پر شاہی قاصد نے سلطان مغرب نام علیہ پڑھ کر بتایا۔ اس کے بعد اسے انعام و احترام سے ان اڑائیوں۔ ساتھ ہی کے سفر حج کے لئے مدد و اجراء دیا گیا۔ حج اور مکہ کے سفر کی کئی کئی باروں کا خیال رکھیں۔ پتا چھٹا ہی قاصد فوراً دوسرے چھوٹے فریض حج بخیر دخول اوائی۔

مفسر کی تجلی کتب کا تبادلہ: سلطان نے ان مغربوں کے ساتھ پہلی بار طرح نہایت کثیر مقدار میں عہدہ پشواؤں کے ساتھ کتب (سلطان مغرب) کو بھیجا۔ ان دووں ملائین کے زور و مال و محنت اور دودھ کی کثافت کا نام ہو گئے اور میں نے ان کا اکثر لود کیا کہ میری تاجپز کو شیشیں چڑھا دو ہو گیا۔

سفرِ حاجیوں کا قافلہ: حاجیوں کے اس قافلہ میں مغرب میں قبیلہ ڈول کے عرب مرد و عورتیں، حبیب علی بن علی، حاجی شامل تھے۔ اس قبیلہ، پانچ کے مرد و عورت تھے جو کھنڈھہ، حجاب اور ذاب میں آباد ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے فرزند و نوادگان و دیگر شہر و دیہات کے رہنے والے تھے۔

ان کے علاوہ ابن ابی بنی، ابی طیب، ابن کلیل بھی حج کرتے تھے۔ ان کا مطلق بائیں نسلو کی ایک شاخ کعبہ سے ہے جو تیس قبروں، و درجہ کے حیات شہداء ہیں۔ ابن کے ساتھ بن کے بھائیوں نے بھی فریضہ حج ادا کیا اور یہ سب حضرات ۸۹ھ کے اول ایلائے خرقہ کے وفد میں تھے اور واپس آ گئے۔

امرائے مملہ معظمہ کے حالات

یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ قہر معظمہ کی حکومت اس زمانے میں خاندانِ نادر خاں نے چاہی تھی جو قبیلہ جو طاعن الجہانم اور ہوسن سے منسوب تھے۔ یہ لوگ مصر میں ترکوں کی حکومت کے زمانے سے حکومت کرتے تھے ان کا بارشاد بدوی تھا۔ بہر حال یہ لوگ سلطانِ مصر کے مطلع و فرمانبردار تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان عباسی خلفہ کو کئی تحسیم کرنے تھے جنہیں مصر کے ترک سلاطین بخیر بخیر کرتے تھے۔

محمد بن گلخان کی حکومت - آخر قیام مانے میں - (۱۷۷۵ء میں گلخان کے بعد اس کا نر زمر احمد بن گلخان کا کہہ رہا تھا۔ وہ انصاف پسند تھا۔ وہ خانوں اور غلاموں سے رعایا کے مال و دولت کی حفاظت کرتا تھا بالخصوص وہ ان لوگوں کا بہت ملینا دیکھتا تھا جو (اپنے وطن کو چھوڑ کر زبردستی دے گئے) ان کے عقائد میں متعمم ہوتے تھے۔ اس نے غنیمت کے ذریعے جو جو عمر کے آدم سے مشہور تھے۔ ان کا رعب وہاں بہت بڑھ گیا تھا کیونکہ وہ اس کی حکومت کے دو گار تھے۔ اس لئے اسے مال و انصاف کے کاموں میں بہت توجہ حاصل ہوئی۔

اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ منظر میں مرد بن جرم اور ناز و معراج بکثرت آباد ہو گئے اور کہ منظر کے تمام مکر اور اسے معصوم بن گئے کیونکہ اس کے عدل و انصاف اور نیکی کا یہ جاوید روز تک پہنچ گیا تھا۔

اے سحان نے بی بی محمد کو کہا: ”فکر نہ کرنا، تمہارا خدا تمہارے لئے اسے فکر نہ کرے گا۔ یہ ہے کہ“
”فکر ہی تجویرِ حیات ہے اسی ایمان کا خمیو چار۔“

وہ بھی اور اگر تاجی، مرو، غنچ، ان کی تہذیب و انصاف میں ترقی ہو، یہ تو برا کام نہیں ہے۔ دو ہی بات ہے۔ پہلا اس قدر کہ ان کے قانون کے ان اصولوں کو تسلیم کیا جائے جو ان کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ان کے قانون کا تسلیم اس قدر کیا جائے کہ ان کے لیے اس کا حق ہو۔

قریبی کا سامنا اشراف نے غلطی کا نام نہ لیا۔ اس نے وہ بھٹ مہر دے کر ان کا تڑپتہ رشتہ دوبارہ بحال کیا۔

”یہ سب کا سب سے بڑا سرخ نشان ہے کہ جو امریکا کے پاس ہے اس کے قریب ہی ہے انھیں بھارت کو یہ سب امریکا کے پاس کے ہاتھوں میں لانا پڑا ہے۔ اس وقت ہر سال کئی کئی کروڑ ڈالر (تھوڑے سے لے کر) امریکا پر پتھر ملتا ہے۔ اسے اس طرح پرست کرنا کہ اس کے لیے بھیجا ہے، (بھارتی) بھارت کو اسے نکالتا ہے۔ یہ سب کچھ، ہر سال انھیں اسے ملتا ہے اور اسے اس کے لیے بھیجا ہے۔“

اس نے حضرت عائشہؓ کو بھی خط لکھا۔ (مگر وہ نہ دیکھا اور نہ جواب دیا)۔ اس نے اس کو اپنے ساتھ لے کر

ناظر مافی نے آج پر جب سنا ان کے حق پر ثابت ہو گیا تو وہ بخیر امن اپنا وطن کی طرف چلے آئے اور اے اے
 خدا جو ہے تو ان کا ظلم نے ان کی کوئی گناہ اور کوئی گنہگاروں کو بھلی نہ ہوئی۔ نہ غرض سے جو ان کو نہایت گنہگار
 قرار دے لے صاحب کا حکم تھا۔ وسط ملک کا جو بہت تھیں اور وہ ان کا تھا۔ اب سے پچیس سو اسی تھیں جو حال کا نام تھا۔ ان کے لئے
 ان کے برائی سے ان کے لئے شک ظلم نے ضرر پر سچا فاش لئے نہ کیا۔ ان کا ظلم تو ان کی ہی عت اور ہاں واری کا نقصان دینا
 اور یہی کہہ لے ان کی تہا جو ان کے ساتھ جب کرتے ان کے فتنہ فتنہ کا جانتا کرتے۔

تاسیسی سے ماہانہ بازار (اس یقین دہانی کے بعد) مندرجہ ذیل عملہ ایک سے مزید منسلک فیصلے پر مشتمل ہوتی ہے۔

لہذا جب حاکم کے قہر اور اس کے غلط کاموں کا مشی نے پاس پہنچے تو کسی نے قہاروں کا اظہار کرتے ہوئے بہت ہند اپنے ساتھیوں کو لکھا کہ ہم ان کے عمل کی جگہ کے لئے بھیجا۔ سلطان ان سے ملاقات اور گفت و شنید کرنے کے لئے شہر: جہر (الکادور) پہنچے اور ان کے پیچھا کر کے سلطان کا نائب مقرر کیا۔ وہ سب سامان انسان تھا۔ وہ بچے دار کے باغیانہ مقاصد کے قہر سے انہماک سے غور نہ ہو سکی۔ اس لئے اس نے سلطان کی احامت کا اظہار کیا اور مدد سے جہاد کی کا اظہار کرتے ہوئے شہر: جہر سلطان کی حکومت کا شکر دیا۔

سیوا اس میں آئے جب حاضر کو اس کی اطلاع ملی تو وہ نبوت پر یقین ہوا، تاہم وہ اپنے ارادے پر قائم رہا اور کاشمیائے
دختر کے ساتھ یہاں ہی بیٹھ گیا۔ جب وہ کاشمیا نے پاس آتا تو اس وقت حکومت کے اختیارات اس سے طلب ہو گئے تھے۔ اس
لئے کاشمیا نے اس سے درخواست کی کہ وہ سلطان کو یہ مفاد دیا کہ اس نے اسے گرفتار کر کے قید کر دیا ہے۔

شہابی فوجوں کی روانگی: سلطان (برقوق) نے ۹۵۰ھ میں غرض دوار، قرہ مناس و علیہما ارباب، امیر سلطانہ نور
ہزارہی منصب دار سوادہن بنی کو فوجیں دے کر (مقابلہ کے لئے) روانہ کرے۔ جس نے ۹۵۱ھ کی کبھی بلواریا اور دمشق کے قیام
میں کو کچھ جو ہزارہی منصب دار تھا بلواریا اور تن سے مقابلہ کیا کہ وہ بھی اپنی فوجیں لے کر روانہ ہوں۔ چنانچہ وہ منصب فوجیں
روانہ ہو گئیں۔

امیر تیمور کا ظہور اس زمانے میں ہوا کہ خراسان کا تاج دہلی و شاہنشاہ (تیمور) تھا جو چغتائی کے شاہنشاہ سے تھا۔ اس نے براہِ حق (مرقعِ عرب) اٹھ ماہ اور آدھ دن کی جانب کی طرف لشکر کشی کی اور قزوین پر بڑا شہر قبضہ کر کے اس کوٹ لیا تھا۔ اب وہ بغداد پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ لہذا برقی کے شہر کی طرف لشکر لے کر نکلا۔ یہ ظاہر ہے شہر کی طرف وہ اس (۱۵۰۰ء) میں ہوا تھا) سے جنگ کرنے اور اس کا قتلہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں مگر جب یہ لشکر صلیب پہنچا تو انہیں یہ اطلاع ملی کہ (تیمور) نے اپنی فوجی خطہ کارخانہ اس باغی کے خلاف سوز دیا ہے جس نے ماہر و مجسم کے زور و زحمت سے صلیب پر ہاتھ رکھا ہے۔

شاہی فوج سیوا اس فیضیہ سلطان کی فوجیں سے اس کی طرف لوٹ گئیں۔ وہاں کے باشندے ان آگے چلے آتے
 قافلے کے کوہ پناہ یہ فوجیں ان کی سرحدوں میں ٹھہر گئیں۔ دشمن (حاکم شہر) نے فوراً اسٹیشن کو روکا کر، یہاں اساتے دشمن
 امیری کی کہادت میں قاضی!۔ سلطان مصر کے خلاف لڑا کر ۱۵۱۵ء اور اس متحدہ کے لئے کفار کو کشتی کر دیا تاکہ وہ اس
 نے بیکانے میں آگئے۔

تاکار لوگوں کی امداد اس وقت حاضی نے اسے طاہرہ کے منہ تاجاری قبائلی خرف بھیجا جو اس ارٹاک کی نسلہ ادنی میں

— 204 —

شماي فوجوں کی داپنی اور عیسائیوں کے ہاتھوں سے قتل ہونے والے مسلمانوں کی تصویریں

طولی محاصره است جزایر که در امتداد شمال از سوی ایران و جنوب از سوی هند و شرق از سوی چین و غرب از سوی روسیه قرار دارد.

بغایت کے آثار پوشیدہ اور غیبی معلوم ہوتے ہیں۔

جوابی کے لئے: تمام ہر شخص کے لئے۔ اس لئے کہ ہمیں ہر شخص کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔

جوابی اور دیگر امراء کی گرفتاری کے بعد، سرحد کے تمام قبائل نے

دوسرے ملک ملتان نے فردہ مورطہ محمد کو بھی لایقہ قرار دے لیا۔ وہاں کو بھی اس (جوانی) کے اس

کے اسے عقیدہ کر دیا۔

امیر اسے مصر کی فوج کشی بعد ازاں طلبِ محسن اور شام کے دیگر علاقوں میں بھی مبادت کی آگے بڑھ کر ابھی تو سلطان (مصر) نے ان سے جنگ کرنے کے لئے فوجیں روانہ کیں۔ ان کے ساتھ افسانہ ایک مصری فوجی (پیشہ دار) (خلیل) پرکاش (نمبر الفخوریہ) (وزیر سامان جنگ) (اسم الفیض) (امیر بحری) (وزیر دار) (یہ کار صاحب العباب) (وزیر داخلہ) (نمبر) سلطان نے فوج کے بہادر غلاموں و دروہوں میں سے باجی جو جنگ جو بہادروں کا انتخاب کر کے انہیں علی کی قیادت میں روانہ کیں انہیں اپنے مخصوص طریقہ کا سرشار پیش تھا۔ ان کے حوالے کیا۔ سلطان نے اس خصوص قوی دستہ کی خدمت میں اور کچھ دروہوں کو اور کچھ دوسرے فوجی دستوں کو ہر طرح کیسے دھانسنے سے دست بردار کیا اور یہ تمام لوگ مصری سالی کے موسم بہار کے موسمِ صاف آ رہے ہوئے تھے۔

مسلطانی کی حمایتِ ناصری نے ان کا کام (جس وقت) کے بعد ملاحش کو بڑھ چکا جو فوجی لشکر کی سیاسی سے والہانہ کے بعد سے تازہ قیام میں قائم پڑ گیا تھا۔ ناصری نے اسے اصلاحات سے لا مال کیا۔ پھر اس نے ترکمان اور عرب قبائل کو بھی اکٹھا کیا۔ ان کے بعد وہ ان تمام قبائل کو لے کر دمشق (پرتگال) لے گئے اور اسے سے روانہ کیا۔

دمشق کا نائب حاکم غریب الخانی تھا۔ سلطان کو کادار الخانی کی خبریں روانہ کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ فوج کے نائب امیر بغوی کو ملک کرنے پر بھی آمادہ کر رہا تھا کہ اس کے بعد مصری کے ساتھ کچھ سے تعلقات تھے لہذا وہ فوج میں اسے طوافِ بزم خانہ لگائی اور اسوں نے اسے گورنر کر دیا اور ان کے گھ بکھولت کر دے قیدی یا بکھو تو کرک کی طرف بھیج دیا اور اس کے بجائے کچھ ایکشن میں بند نہ لگائی تو مقرر کیا جو اپنے ولہ سے ساتھ بہتر کر کے پاس لازم تھا اور اس وقت تاہل اور اس کے پاس کے علاقہ کا حاکم تھا۔ لہذا اسے غزہ کی طرف منتقل کر دیا۔

غدار بنی اور شکست۔ جب سلطان کی فوجیں دمشق پہنچیں تو انہوں نے قاضیوں کی منتخب جماعت کا ایک وفد ناصری واران کے سر قیوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ مصالحت کر سکیں۔ مگر انہیں مخالف (اس کے لئے آمادہ نہیں ہوا۔ چنانچہ اس وفد کو بھی روک لیا گیا اور انہوں نے جنگ کا آغاز کر دیا۔

اب مروج سے مقام پر زمینیں میں ایک شہر رہا ہوئی تھا جس میں پڑے اور اچھا کارخانہ جب اور ان دونوں کی فوجیں دمشق کی صفوں کی طرف چلی گئیں اور ان کی طرف سے لڑنے لگیں۔ مگر امراء کے مقابلہ نے بھی ان کی جگہ کی (دو جنگ) (جس کے ساتھ مل گئے) (بند) (سلطان) کی جوفی باقی رہ گئی تھی۔ دشمن نے ان پر سخت حملہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (شادی) (فوجی) منتشر ہو گئی اور انہیں (سید سالار) (دشمن کے قلعہ میں پناہ لینے پر مجبور ہوا اور یہ کہ سلطان نے اسے لکھو یا تھا کہ اگر اسے ضرورت نہ (وہ قلعہ میں پناہ لے سکا ہے)۔

گرفتاری اور قید (دوسرا سہ سال) (پس جہنم و پریشان ہوا گیارہ) یہ ملک اس کے نزدیک اسے عیاں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ اس کی امیر لاسرا و مقامات مذکورہ بھی ہوئی جس کے ساتھ اس کے دو واقعات بھی اختلافات تھے۔ لہذا اس نے اس کے گرفتار کر لیا۔

(تیسرا پارہ)۔ جس میں بھی نو مسلموں کو لایا تھا۔ ان کو سلطان کے لئے عرض کیا کہ اس کے پاس
 عرب تھے ان لوگوں نے اس موقع پر شہادت دے دی تھی کہ جو ایک نو مسلم تھا تو اس نے ایک چالیس لاکھ روپے
 دیا اس نے نیز لاکھ روپے کے لئے اس کو لایا تھا۔ اس کا سر ہٹ دیا تھا۔
 (اس واقعہ کے بعد) سلطان کی اقسام کو بے انتہار جوڑ دیا۔ دھرم بھی لے لیا۔ یہ دھرم ہے اُنہیں لڑنے کے لئے
 فیروز آباد کیا۔

تاسری کا بے مشق پر قبضہ۔ اب امرنی اور سون کی فوجوں نے بے مشق میں داخل ہو گئے اور انہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔
 وہاں اور تماموں کی فوجیں بھی گئے۔ اور وہاں میں اس کا گرفتاری۔ یہ تھا کہ انہوں نے بے مشق کو لایا تھا۔ اُنہیں نے
 پھر سے جس پر شہادت دے دی تھی کہ اس نے فوج کو لایا تھا۔ اور اس کا سر ہٹ دیا تھا۔ اُنہیں نے بے مشق کو لایا تھا۔
 اب جانکر وہ خبر ہو گئی۔ وہ اس شخص کو بچے میں قید کر کے۔ باقی قیدیوں کے بے مشق ساتھ ساتھ بے مشق لے کر لائے گئے۔
 اُنہیں لے کر لایا۔

میں دیکھتا ہوں کہ فوج میں (جہاں) اس کی فوجیں چلائی۔ یہ بے مشق کے ساتھ ساتھ لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق
 جانے لگیں۔ یہ بے مشق کے ساتھ ساتھ لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔

۱۱۔ اہمیت کی تیاری۔ سلطان صمد شاہ نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق
 لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔
 وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔

۱۲۔ اہمیت کی تیاری۔ سلطان صمد شاہ نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق
 لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔
 وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔

۱۳۔ اہمیت کی تیاری۔ سلطان صمد شاہ نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق
 لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔
 وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔

۱۴۔ اہمیت کی تیاری۔ سلطان صمد شاہ نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق
 لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔
 وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔ وہاں سے فوجیں بے مشق لے گئے۔

جاری ہو کر رہے۔
 پتہ دیے کے علاوہ اور کوئی سہ لکھنا نہ پہنچے۔

چنانچہ بہ رامت ہوئی تو اس نے اپنے باقی ماندہ غلاموں کو لیکن ہے جانے کی اجازت دی۔ پھر خود بھی چل کر
 نکل گیا اور شہر کے کسی پتہ پر مقام کیا اور پوش ہو گیا۔

۴۔ صری کی حکومت اس کے بعد نافروری اور اس کے راجہ جی سارے قلعہ چلے اور اس پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے امیر حاج
 "تمنا" ثقف کو قتل کر دیا اور اس کی جائیداد کا اعلان کر کے اس کا لقب الملک المصروع رکھا۔ اس کے بعد چروانی
 اور ان امرا کو نافروری طور پر طلب کیا گیا جو اس کے حکم پہنچے۔ چند روز بعد وہاں تک کہ دوسرے دن کا گہرا بچھ گئے۔

عسری اور اس کے ساتھی ان امرائے کے استقبال کے لئے پہنچے۔ عسری نے جو باتیں کہیں چاہیں اس پر اطاعت
 اور اسے اپنی حکومت اور اقتدار میں شریک کیا۔

سلطان برقوق کی جاں بحق پہلے دن سے سلطان خاہر کی تلاش کا اعلان کیا گیا اور مارے دن اس کی تلاش جاری
 رہی۔ دوسرے دن بھی اس کی تلاش چلتی رہی۔ یہاں تک کہ چروانی کے ایک غلام نے اس کا سراغ ڈال دیا۔ حسب اس نے
 سلطان خاہر کو دیکھا تو اس نے زمین پر پڑی اور اس کے ساتھ ادب و احترام کا سوکہ کیا اور اسے پیادہ دینے کا طلب کیا۔
 اس کے بعد وہ سلطان کو قتل کر دیا اور وہاں بھیجا۔ پھر اس نے اپنے سر شہر سے ہوتے۔ اسے شہر اور لے دیا چاہتے تھے
 کہ سلطان (برقوق) کو قتل کیا جائے۔ مگر عسری اور چروانی، خاہر کی پابندی کرنا چاہتے تھے (آخر کار سلطان کی جاں بحق ہو
 گئی)۔

سرکاری عہدہ دہی کی تقسیم اس کے بعد یہ باتیں کو کتابت تحریر کیا گیا اور عسری، اس نو (شاہی ناموں کا سپہ سالار)۔
 مقرر ہوا۔ اور خاہر امیر صلاح، امیر جیٹا امیر مجلس کاہن بنی، اور ازادہ جی جی استاذ اور (وزیر مالی) کے عہدہ پر
 مقرر ہوا۔ یوں تمام عہدہ دار اور مناصب پر نئے مقرر ہو گئے۔

شام کے حکام یہ بعد ازاں زلاکو و حکن کا نائب حاکم بنا کر بھیجا گیا اور کھجور دہی کو طلب کا نام بتایا گیا۔ سلطان نے
 ملو اس کی حکومت سے معذرت کر کے سے بستی میں نظر بند کر دیا تھا۔ مگر حسب و با عسری کا حامی ہوا تو اس نے اسے اپنے
 باغیوں کا طلب کا حاکم مقرر کیا۔

مختلف امراء کی گرفتاری (اس حکومت نے) مراد کی قیادت میں جماعت نے نافرمانی کرنا جس میں نائب حاکم حواری بھی اور
 سر دہن ملو طالب بھی شامل تھے۔ ان میں سے کچھ کو اس کے یہاں اور کچھ کو شام میں مقید رکھا گیا۔ اس اثناء میں سلطان کے
 غلاموں کی تلاش جاری رہی۔ یہاں تک کہ کفریت کو قتل کیا گیا اور باقی امراء کو شہر میں گرفتار بھیجا گیا جو کہ وہ متعلق حکام اور
 امراء یا خدمت کریں۔

فی حکومت نے مملکت کے اندر مال (استاذ دار) محمودہ جو کل شاہی کا قداران (کاروان انصری) (زخم کا سرمایہ
 دار) تھا گرفتار کیا اور اس سے دس لاکھ روپے (جوازہ) وصول کیا پھر اسے قید خانہ میں رکھ دیا گیا۔

چنانچہ جب اس نوجوان کی کا اقسام آیتور سے اس مندر کے قریب گھاٹ میں بیٹھا رہا اور اس نے مادیق
رات گزار دی۔

قلعہ انکراک کی سقوط۔ یہ قلعہ مذہبِ اہلِ حدیث کا مرکز اور بہت گنہگاروں کے جذبات کا مرکز بن گیا۔ انہیں یہاں سے جانے (یعنی انکو غریب، بدعقیدہ، خبیث، کفر و کجانت اپنے خاندانوں اور دیگر اس کے ساتھ قلعہ کو ترک کرنا) کی دعوت دی گئی تھی۔ جسے حسن لکھنوی اس کی مدد پر سامنے لیا اور اسے گرفتار کا حکم بھی مقرر ہو گیا اور اسے سلطان کی اس غریب خدمت کرنے کی پرابلیم کی ایک کوئی ذمہ داری نہ پہنچائی گئی۔ چنانچہ وہاں تارکین کے لیے ایک در قلعہ میں اس کے لیے ایک ہوسٹل اور دیگر ضروریات کا انتظام کیا۔ یہاں پہلے سلطان وہاں اس وقت تک کہ باجیب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے دوسری حکومتیں بھی جاری کی۔

اس کے بعد یہ خبر آئی کہ سلطان خواجہ ابروئی (مسنے در نظام جو کسی واقعہ کے بعد پوشیدہ تھے) اس شخص میں بغاوت کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ کچھ انہیں تلاش کر کے قتل کیا اور ان کے بعد کہ اسیر ہو گئے تھے۔ ان کے ساتھ ساتھ کچھ بھی شامل تھا۔

منظما ش کی حکومت

[illegible]

معاوضت کی تیاری جب امرِ نبویؐ کو یگانہ دیکھا اور طلب میں مصرع کے بقاؤں کا جواں نیا تھا تو اس وقت جو اپنے کے تمام عمر کیس، اپنی اہل کے ساتھ شامل ہو گئے تھے وہ معاوضت کے لئے ان میں دو زبانیں غیر مسلط تھیں۔ پہلی انہوں میں

ساتھ وہ بڑے جوبلی کے ساتھ اپنے غلام کا اٹھار کر جا رہا اور اس کی مٹھلوں کو دھننے کی دھڑکیوں میں اس کا پورا غار بھرا ہوا۔
 مصری طرف دیکھ کر وہ بھی غصے سے بھر پور تھا۔ ان کا یہ خیال تھا کہ مصری ان کی انجوسوں اور
 جاکتوں میں کوئی بھی چیز کو ہرگز نہیں لے سکتا۔ لہذا وہ بھی (اندرونی طور پر) اس کے خوف سے بھاگے تھے۔ اس لئے جب سلاش نے
 انہیں بھی جھٹکے تو برا مار دیا تو وہ فوراً اس مقصد کے لئے تیار ہو گئے اور اس کی درست گائیڈ اور ضرورت کے تحت اس کی
 حمایت فراہم کیا۔

یہ خبر تاہم مصریوں کو براہ راست بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے اسے شام کی طرف بھیج دیا اور وہ کیا مگر وہ جہاں گیا اور کئی
 دنوں تک اپنے گھر میں بیٹھا رہا۔ وہ اس سے نالی منول کر رہا تھا تاکہ ان کے خلاف اپنے منصوبے کو مستحکم کرے۔

جنگ کا قرائی جیسے کہ ان جوبلی (اسے گرفتار کرنے کے لئے) اس کے گھر پہنچے تو اس وقت سلاش نے اپنے گھر میں صدمہ
 کرنے کے لئے اپنے دوستوں کو پھیلایا تھا۔ انہوں نے جوڑی کو کھڑا کر دیا اور ان کے ہمدرد سلاش میں بیٹھا۔
 ان اسٹیشن کے دورانیہ کے پاس اس نے امرات کی سواہیوں کو لے لیا۔ اس نے یہ مصری میں اپنے دوستوں میں
 سے ایک امرات کی قیادت میں جنگ جوڑی اور اسے اس کے گھر لے گئے تھے۔ لہذا وہاں ان کے ساتھ اسے کی فریب
 تھا۔ جو گیا تاکہ وہ ان کی حفاظت کرے۔ اس وقت مصریوں اور ان کے ساتھیوں کی فوج میں اندرون شہر سے اس کے
 پاس دشمنی دیکھی۔ نیز سلطان کا یہ کہ جو کلام کہتی رہے تھے وہ بھی اس کے پاس چلے گئے۔ اس ایک جہانناہہ جہاں
 ہو گیا۔

جنگ کا آغاز (یہ حالت دیکھ کر ہر گھڑا یہ کی نہایت کے امراء بھی اپنے گھروں سے نکل کر دھکیل کے مقام پر پہنچ گئے اور
 احتجاج کرنا، کھانا کھاتے رہے۔ مصری اس وقت اپنی موجودہ فوج کو لے کر نکلا۔ اس نے امراء کو انہیں کے خلاف فوج کرنے کے
 حکم دیا۔ مگر یہ کہنے سے پہلے کہ وہ نہ تھے کیا تھا۔ تاہم مصری اور فریقین بھی منکر کرنے سے روک گئے۔
 جو ہائی کے نزدیک (غلام) اپنے آقا کا دل لینے کے لئے مصری کی طرف پہنچے تو سلاش نے دشمنی دہن (کو گروہ)
 ان کے پاس سے تو) اور مصری کو قتل کر دے گا تھوڑا دیر میں ہو گئے۔

مصری کی شکست فریقین ان کے آخری حصے تک جنگ کرنے رہے۔ مگر دوسرے دن صبح جب شروع ہوئی۔
 مصری نے زیادہ تر جہازوں کو لے کر پھاڑا۔ فریقین میں دن تک جنگ کرتے رہے۔ اس اثنا میں سلاش کی فوج طاقت میں
 اضافہ ہوتا گیا۔ آٹھ چار شہر کی شام کو تاہم مصری کی فوج اسے چھوڑ کر بھاگ گئی۔ مصری تین دن تک شائق قلعہ میں رہے۔ اس
 کے بعد سلاش کے لشکر میں داخل ہو گیا اور اس نے اس کے گھروں اور خانوں کو لوٹ لیا۔

سلاش کی حکومت کا آغاز تاہم مصری حیران اور پریشان ہوئے تاکہ اس کی فوج اسے چھوڑ کر بھاگ رہی تھی۔ یہ
 فائدہ دوسرے دن صبح صبح کے سلاش کے پاس پہنچا تو سلاش نے دشمنی کو تارک مبرا اور مصری کے پاس سے جو جاگ کر
 آئے تھے انہیں علیحدہ علیحدہ سکھائیے کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ ان کے ایک گروہ کو جسے مصری نے قہر کر دیا تھا تو اس اور
 سیاد کی طرف بھیجا گیا۔

تجدیدِ بیعت: بعد ازاں اس نے از سر نو امیر خارجہ مصر (مطالع بن عبدالحق) کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلطان کے قلموں کو بذریعہ اعلیٰ سپہ سالار بیکوایا کہ وہ حاضر ہو جائیں۔ جس دن اس نے ان کے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا۔ جو بانی وہ مٹے تھے وہ بھاگ گئے۔ اس کے بعد گرفتار شدہ قلموں کو توڑ بیچ دیا گیا۔ پھر اس نے (غیر کے) بعض اہل عدل کا بل طلب کر لیا نیز (سابق وزیر مال) آستاندار محمود کو پا کر دیا اور اسے خدمتِ مملکت کے اس کے عہد پر بحال کرنے کا ارادہ کیا۔

ضبطِ امور: مگر جلد ہی اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا اور دوبارہ اس کا مال و سامان ضبط کیا گیا۔ چنانچہ اس نے اس کی دولت کا نصف حصہ بھیج لیا۔ کیا جا چکا کہ وہ سونے (زر) کے ساتھ خزانے (قصر) تھے۔

نئے حکام کا تقریر: جب مطاش اور سلطنت میں خود بخود یہ گہما گہما تو اس نے سرکاری مہداں اور صاحب پر اپنی مرضی کے مطابق عہدے پر مقرر کئے چنانچہ اس نے اسحق کو شام سے بلوایا۔ اس کے بھائی قراطی نے ان دونوں کے بھائی چارہ کے قطعات قائم کروائے تھے۔ لہذا اس نے انہیں نائبِ اعظم مقرر کیا۔ اور امیر عربین یعقوب شاہ و امیر صلاح مقرر کیا اور ابلا مہدی کو صاحبِ دیوان مقرر کیا۔ پس اس نے ان تینوں کو شخصِ مشورہ کے لئے دربارِ سلطنت میں شامل کر لیا تھا۔ اور انہیں بنی مطلقہ (نہ جہ امیر حجاز) سے ملانے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت اس کا حکم دیا تھا۔ اس لئے مطاش نے اس کا خاص طور پر خیال رکھا اور بڑی اصرار پر اسے مقدم رکھا۔ مگر جب اسے یہ اطلاع ملی کہ وہ دیکھو امراء کے ساتھ اس کے خلاف بیعت کرنے میں محنت و شبہ کر رہا ہے اور خود بخود ہر ناچاہتا ہے تو اس نے اس کو گرفتار کر لیا۔ پھر اسے طب کا حکم دیا کہ اسے مٹانے کی طرف روانہ کر دیا۔

مطاش نے افروغ ہونے لگا کہ اس کا خاص آدمی اسے مقرر کر رہا تھا اور اس کا منظور نظر تھا لہذا اسے اس سے قطعاً قطع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس کے دروازے پر جمع ہونے لگے مگر کچھ عرصے کے بعد مطاش کو یہ خبر ملی کہ اس نے امیر حجاز و امیر اہم سے ساز باز کر رکھی تھی لہذا اسے پھر گرفتار کر لیا اور قید کر دیا کہ یہ تحقیق کر لی جائے کہ وہ امیر اہم کے ساتھ سازش میں شریک تھا یا نہیں؟ مگر وہ دیکھ کر ہر پاؤں قید خانے میں زمین کی گڑا رہا۔

مطاش نے (سابق) نائبِ سردار کو (قید خانے سے) رہ کر دیا اور وہ مصر آ کر خانہ نشین ہوا اور یہ سلسلہ حکومت اسی طرح قائم رہا۔

بذلِ لاری کی ناکام بیعت: جب دمشق میں بذلار کو یہ اطلاع ملی کہ مطاش سلطنت (مصر) کا خود مختار حاکم ہو گیا ہے تو یہ بات اسے ناگوار معلوم ہوئی اور اس کے دل میں بغاوت کا جذبہ پیدا ہوا اور اس مقصد کے لئے اس نے مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے شام میں طلب و غیرہ کے حکام سے خط و کتابت کی اور انہیں (بیعت میں) حصہ ہونے کی دعوت دی مگر انہوں نے اس کی حمایت نہیں کی اور وہ (مطاش کے) مطلع اور فرمانبردار رہے۔

بذلِ لاری کی شکست: اس واقعہ میں غاز کے بھائی اسحق نے جو دمشق کا امیر کیر تھا۔ یہاں کے امراء سے (بذلار کے خلاف) ساز باز کی اور انہیں سلطنتِ مصر کا قیام دیا۔ جب بذلار کو یہ اطلاع ملی تو وہ اپنے قلموں اور حامیوں کو لئے کرے گرفتار کرنے کے لئے پہنچا مگر وہ اسے گرفتار نہیں کر سکا بلکہ اس کے برخلاف حامیوں کی تعداد میں بھی اور دمشق کے عوام نے بذلار

نے ملوث اس کی ادائیگی اور ان کے ایک حصے میں اس کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔ جب ہزار گواہی شکست اور ہلاکت کو یقین دہنایا تو اس نے اٹھارہ اہل ایہ اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔

شاہ حاکم دمشق: سلاطین کو حرمات کے ساتھ بغیر پہچانی سمجھتی تو اس نے اسے نصر بند کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہزار قیدی خانے میں رہے جو کفوت ہو گیا۔ اب سلاطین نے مختصر کو حاکم قمر بنایا۔

برقوقی کے قتل کا حکم: جب سلطان ظاہر (معاویہ بادشاہ) کو تھوڑے روز میں یہ اطلاع ملی کہ سلاطین سلطنت (مسلم) اور خود مختار حاکم ہو گئے ہیں اور اس نے جو عادیہ کے تمام غمزدہ و عقیدہ رکھنے والے اور ان کے بھائی بچے ہیں جو اس کو مستقر کر دیا ہے تو اسے اپنی جان کا خطرہ نظر آیا اور اس کے تاج پر سے خود وہ ہوا۔

جب سلاطین خود مختار ہوئے تو اس کے نزدیک 'ہم کا سلطان ظاہر (برقوقی) کا خاتمہ کرنا تھا لہذا اس نے تھوڑے روز کے بعد جب حاکم حسن کھلی کو حکم بھیجا کہ وہ اسے (سلطان برقوقی) کو قتل کر دے مگر مصری نے جب حسن کھلی کے سرور (حاجی) سلطان کو دیکھا تو اس وقت اس نے یہ ہدایت قتل کی کہ وہ اس کے بدخواہوں سے اس کی حالت کرے۔ ہزاروں اس (قتل) کر گوارا دے۔ یہ مذہب اس نے بریدی اور غشی شیرازہ پر انجیہت بیکر کوئی اور دوسرے رائے میں سے اس بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلطان (برقوقی) کا خون بہانے سے پرہیز کیا جائے۔

مختصر یہ تاہم: لہذا اس (حسن کھلی) نے سلاطین کو یہ معذرت دیا کہ سلطان (موجودہ) اور ظلیف کی اجازت کے بغیر اس کام کی انجام دہی میں بہت نظرات ہیں۔ سلاطین نے سلطان اور ظلیف کی اجازت حاصل کر کے ان کی اجازت کے ساتھ دوبارہ اسی مضمون کا خط لکھا۔ مگر اس نے بریدی (مختصر کا صاحب) کو اپنے پاس لے کر دیکھا اور دھڑلے کے ساتھ پہلا تھوڑا سا غول کرنا رہا۔ آگے اس سے غصے کی کوئی صورت نہ تھی۔

یہ لوگ سلطان کے احترام اور شفقت کی وجہ سے اس حکم کو سلطان سے چھپائے ہوئے تھے۔ سلطان نے اس بات کو بھانپ لیا تھا۔ اس لئے اس نے ان کی طرف رجوع کیا اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو اپنے پاس لے کر دیکھا۔ کیونکہ وہ اپنے گھر کی کلائی سے ان کے مزار کو دیکھ کر رونا تھا۔

بریدی کی قاتل (یہ موقع پر) سلطان کے حکاموں نے شہر کا محنت کیا اور وہ ایسے افراد (کی ادائیگی) حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے جو سلطان کی ایسی طرح بدانتہا نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ کثرت بخشد کے بعد انہوں نے ظلموں کے ساتھ (سلطان کی بدانتہا کا) معاوضہ کیا اور وہ بریدی (شاہی قاصد) سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ بریدی کا گھر سلطان کے گھر کے سامنے تھا۔ چنانچہ یہ (کھلی) حضرات السباک کی دوسری چمچ کی رات کو اس کے دروازے پر پہنچ گئے اور اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ اس کا سر کاٹ کر سلطان (برقوقی) کے پاس بھیج دیں جس حالت میں پہنچے اس کی قوموں کی امدادوں سے فوج بہرہ ور تھی اسی وقت حسن کھلی سلطان کو حکم دینے کے لئے اس کے دسترخوان پر روز و انتظار کر رہا تھا۔ جب اس نے ان لوگوں کو دیکھ کر وہ بہشت زدہ ہو گیا۔

دوبارہ حکومت کے لئے جدوجہد انہوں نے، اسے بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر سلطان (برقوقی) نے اسے اپنی پناہ

کھشیتقا کی اداوی مہم اور طلب کے نائب خانہ کعبہ حبیبی نے اپنی مملکت میں سلطان کی حمایت میں کام کرنا شروع کر دیا تھا اور جب سلطان کو کہنے سے شام کی طرف روانہ ہوا تھا تو اس نے تجربی طور پر جسے اپنی حمایت کا یقین دلایا تھا۔ لہذا جب اسے پادشاہ کی کردہ و خشکی کا محاصرہ ملے ہوئے ہے تو مشرقی ساحل سے ملاقات کے لئے جہاز بولا اور اپنے ساتھ دو تاج ساز، سنانان لے کر روانہ ہوا جس سے ساحلانی نفاذ فتح چڑھ گئی ناموسو دور سرد رہاں اور گر بنے اور انسانی نشان قوت کا ہم سکے۔

قیدی امراء کا فرار: دوسری طرف انیال یعنی اور سلطان کا بچا زاد بھائی گجرات اور امراء جو سندھ میں مقیم تھے اور سب کے سب سلطان کے پاس پہنچ گئے۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ صدر کے نائب حاکم کے پاس سلطان کے چھ غلام ملازم تھے جنہوں نے اس نے صدارت کر کے صدر کے قید خانے میں مقیم تمام امراء کو ہانک لایا۔ لہذا وہ سب سلطان (برقوق) کے پاس پہنچ گئے جس کے وہ دشمن کا حامی ہو رہا تھا۔ ان سب کا پیش رو انیال تھا۔

قوص کی بغاوت: جب ان امراء کو جوت میں نظر بند تھے یہ اطلاع ملی کہ سلطان (برقوق) نظر بندی سے رہا ہو گیا ہے اور وہ کرک کے علاقہ پر قابض ہو گیا ہے اور لوگ (اس کی حمایت میں) اکٹھے ہو رہے ہیں تو انہوں نے اس سال کے اوائل میں بغاوت کا اعلان کیا اور وہاں کے حاکم کو گرفتار کر کے تھامنی کے خزانے سے مال و دولت نکال لی۔ جب ان کی (بغاوت کی) اطلاع مصر پہنچی تو ان (کی سرکوبی) کے لئے نو عیسوی روانہ کی گئیں پھر یہ اطلاع بھی ملی کہ ان (افغانوں) نے اسواں پہنچ کر وہاں کے حاکم حسن ابن قرق کو بھی درغنا پایہ اور اس نے بھی ان کی حمایت کا وعدہ کیا ہے۔ ہندوستان کے توسط سے وہ گئے اور انہوں نے فرار ہو گیا کہ وہ انوی انتصب کی شرفی سمت سے صوبہ کی طرف روانہ ہوں اور وہاں سے کرک جائیں۔

بغوات کا انسداد: چنانچہ جب انیال قرق (کے ماہ باز) کی خبر ملی تو سلطان نے سمرقند میں یعقوب شاہ کو روانہ کیا۔ وہ اپنی فوجوں کو لے کر شرفی کنارے کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے میں انیال قرق سے چند کچل کر اپنی اطاعت اور دلاوری کی یقین دہانی دینے سے تنظیم و حکمران کے ساتھ اس کی سلطنت پر بحال کر دیا گیا۔

اس کے بعد انیال یعقوب شاہ کو بھی پہنچ گیا۔ اس نے تمام گرد و باز کے علاقہ پر قابو پایا تھا اور باقی امراء و مجاہدین بھی لے کر وہیں گرفتار کر لیا تھا۔

اس کے بعد سلطان ظاہر کے حکاموں اور مصر کے باغی علاقہ (مصر) کے حکام نے غلام تھے ان سب کو قتل کر دیا۔ پھر امراء کو لے کر مصر روانہ ہوا اور وہاں اس سال کی پندرہ ذوالحجہ کو پہنچا۔ وہاں صرف چار امراء کو چھوڑ دیا گیا تھا جن میں سے دو ایلی ابی بھی شامل تھا۔ باقی امراء کو تیار رکھا گیا۔

کشمیر کی بغاوت: ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مصری نے کشمیر کو جو اس نے (مقامی حکاموں کا وکلاء) تھا طلب کا نائب حاکم مقرر کیا تھا مگر جب سلطان شوقی حاکم نہ گیا تو وہ اس کا مخالف ہو گیا تھا۔ پھر جب پزار نے دمشق میں بغاوت کا اعلان کیا تو اس نے اسے اپنے ساتھ شامل کر لیا مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔ تاہم جب اسے کرک کی نظر بندی سے سلطان کے رہا ہونے کی اطلاع ملی تو اس وقت اس نے بغاوت کا اعلان کیا اور سلطان (برقوق) کی بادشاہت کی تحریک کی حمایت کی۔ اور یہی بین ہندوستان کی مخالفت کی اور سب کے سفارت کے بل بوتے پر اس نے بھی غارتگری کی۔ ہندو کشمیر نے ان سب سے جنگ کر کے انہیں شکست دی اور کافی ایلی ابی اور شاہ کو بھی قتل کر دیا جو اس کا مخالف تھا۔ یوں بلو شاہل میرا وہ طلب کا خود مختار حکم ہو گیا۔

برقوق کی زبردست امداد: اس کے بعد اسے اطلاع ملی کہ سلطان (برقوق) نے دمشق اور دین باغیس کی فوجوں

تھیں۔ اور قریباً کے مقام پر اپنا محاذ قائم کر رکھا ہے کیونکہ اہل دمشق نے میرا بن سے لڑنا اس کا سامانِ کثرت لیا تھا۔ اب وہ دمشق کا محاصرہ کر کے بیٹھے ہے۔ لہذا اس نے طلب سے فوجیں اور سامانِ جنگ اکٹھا کیا اور سلطان کو (جنگ کے لئے) انجمنِ جزی کی ضرورت سمجھا دی۔ وہ فرما کر کہیں۔ لیکن میں (اللہ کا) دشمن ہوں۔ دوسرے کچھ نے اٹھیا کر اذیت کھڑے ہو کر، اے آلِ اُت، شامی لشکرِ قریشی اور یحییٰ بنی سب چیزیں مٹا دیں گی۔

(سب وہیں پہنچا تو) سلطان نے اس کا کرم جوش سے استقبال کیا اور اس کی بے حد تعظیم و تکریم کی۔ سلطان نے اسے اتنا بے ادب اور شیر و عظیم بنا لیا اور اس کے ساتھ اسلحہ کے محاصرہ میں شریک رہا۔

شدید محاصرہ و دمشق کھینچا کے پھینچنے کے بعد دمشق کا محاصرہ سخت کر دیا گیا کیونکہ سلطان نے اسے تنگ و مایوس اور محاصرہ کے آفات کی کثرت سے بھرتی کر دیا تھا۔ لہذا شہنشاہ کو چاروں طرف سے پہنچی (قلعہ شکن آلات) کے ہتھیروں سے تیار و مہیا کر دیا گیا اس کی دیواروں میں کھاف پڑے، اس کے آس پاس کے گروہوں میں آگ لگ گئی اور تمام کتھروں اور قلوں پر چاقو اور آتش لگائی گئی۔ یہ نصیبوں کے اور نہ تھا۔ جب شہر پر پہنچی اس کا مشورہ، مشافیہ کے قاضی احمد بن القزحی نے دیا تھا، عمر بنی سلمہ و زید و مضر اٹھنے اس کی مخالفت کی تھی۔

معاشرے کو جب اس موقع سے محاصرہ کی اطلاع ملی تو اس نے شہر اٹھ کر وہاں ہجرت کے بارے میں اس کی فوجوں سے رائے منی اور جواب دیا اور وہ غور و خوض کیا۔

اس کے بعد (حاکمِ دمشق) ہجرت کے اہلِ اُت اور آلِ انصاف ہر بن ہمارے فوجی اور مدد طلب کیا تو وہ جنگ کرنے کے لئے وہاں پہنچا۔ اس کے مقابلے کے لئے مستحقاً جب حاکمِ طلب (فوج لے کر آیا اور مقابلہ کر کے اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور اس کے خاتمہ کو کوئی کرے قیدی نہ کر سکا۔ سلطان کے پاس لایا گیا اس نے اس کو قتل کر دیا۔ یہ ایک بڑے لشکر اور صوبہ کی رائے تھی۔ اس کے ہاتھ لگے۔ اس کے بعد بدستور دمشق کا محاصرہ جاری رہا۔

انیال کی بغاوت

دمشق کے واقعہ نے بعد جب انیال کو شکست ہوئی تو وہ مصر کی طرف بھاگ گیا۔ قادیان وہ خود بھی۔ اسے گزرا تو تونین ایکس۔ تھا۔ یہاں قادیان آیا تھا۔ اگر کنگش نصر بند رہا۔ جب مصری خود بھیجا۔ کم ہذا تو اس نے اسے سفید کی طرف رہا۔ وہ نہ کر دیا تھا۔ یہاں وہ رات بھر امراء کے ساتھ ٹھہر رہا۔

جب قطیف نکالی صفحہ کا قادم ہوا تو اس نے ہرقوقی کے گلاسن کی ایک عزمت کو اپنا لازم مقرب کیا اور ان میں سے چیلہ سامی کو روکا اور مقرر کیا۔

جب اسے یہ اطلاع ملی کہ سلطان ہرقوقی نظر بند ہے تو اس نے یہاں سے توجہ لیا ہے تو سلطان نے اپنے وٹاؤ قلعہ کے خلاف اس کے ساتھ یہ ساز باز کی کہ وہ مخالفہ کر کے سلطان کے پاس چلے جائیں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک صاحب نے راجہ افراد اختیار کی تو قلعہ چالان میں قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ اس نے قلعہ سالکی کو دوا دار اور صفحہ کا صاحب مقرر کیا (اس کے جانے کے بعد) ان لوگوں نے انہی اور تمام شامی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اس قادیانیہ کے انیال نے قلعہ

پہنچے کر لیا۔

جب قلعہ بجا مغرور افراد کے ختاقب سے داخلین آیا تو اس نے دیکھا کہ ان گھوڑوں نے اس کے علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کو روک دیا ہے لہذا وہ اپنے خداسوں سے بدگمان ہو کر حصار سے چلا گیا کیونکہ ان کے گھوڑا اور چمگیر کھولت لیا گیا تھا۔ وہ شام چلا گیا جہاں کے گمراہ نے سلطان (برقوقی) سے مشغب کے ختام پر سخت کہانی سنی اور اب وہ مصر جا رہے تھے۔

ادھر اقبال نے منہ کا انگوٹھ دوسرے کمر کے دہاں اپنا جاتھن مقرر کیا۔ پھر وہ سلطان کے پاس چلا گیا اور اسکا کمرہ سامنے رہنے لگا۔

مطالعہ اش کی فوج کشی اور مصر میں شام کی فوجوں کی شکست کی خبریں سن کر پانچویں لکھن اور (یہ بھی معلوم ہوا کہ) سلطان مظاہر (برقی) نے اس شخص کا عیصر کر رکھا ہے اور عقبہ احمد اور شام کے دیگر حکمائے اس کے حامی ہو گئے جا رہے ہیں پھر لکھنؤ کے قور و فوجیں بندر کی کوئی اور ساز و بار نہ کیا قائم نہ ہوئی۔ انھوں نے بھی (مطالعہ اش کو) جنگ کے لئے آمادہ کیا۔ نیز مشین کے ۱۲۰۰ حکام بھتر کے قلعہ دار اس کے فرار کے بعد بھی لکھنؤ آئے رہے۔

شام کی طرف فوج کشی ان حالات میں سلاش نے شام کی طرف فوج کشی کا حزم مسخ کر دیا اور نجی چاروں شروع نہیں اور سلطان کرا گیا۔ فوجیں اکٹھی ہو جائیں۔ اس نے سلطان مصر خلیفہ قاہص کی اور ملایا کرکشی اپنے عہدہ الیاء اور عہدہ والیہ اس کے ساتھ کرکشی کیا۔ ۱۱۰۴ ہجری سے ۱۱۰۵ ہجری کے مقام پر قبرستان اوتارکا کہ جنگی کامیابی اور کوروج کی کو دور کرے۔

مطالعہ نے قاہرہ پر اچھے دوا باز (چشم کار) صرانی شکر کو اپنا جانشین مقرر کیا اور اسے مکمل اختیارات دیے۔ اسی نے کھڑے پر بکا اشرفی کو مقرر کیا اسی نے کھڑے میں خزانہ کے ایک کدو م کا روڑہ بند کر کے اوپر سے بھیگایا اور اسے کوسوں کی طرح ہٹا کر وہاں سے چے سے مانتا اور کانِ خلعت فتح میں کو خلع کیا۔

مصلحت نے نائب سودوں کو کسی طرف منتقل کر کے اسے وہاں غمخوار کیا پھر اس نے حکم دیا کہ سلطان (برقوق) کے بیٹے غلام باقی رہ گئے ہیں انہیں گرفتار کیا جائے۔ اس پر وہ شہر کے ماحولم مقامات میں دوپٹوں میں گھسے۔ بس نے یہ بھی حکم دیا کہ کابروہ کی اکثر سازشوں اور سازشبرائیوں کے حوالے ایک ہند کر دیئے جائیں۔ چنانچہ وہ ہند کر دیئے گئے۔

مطاش کی روانگی (ان حربہ جھانسی اتہامات کے بعد) مطاش سلطان کو فروری ۱۷۲۳ء کو مجبوراً روانہ ہوا اس کی تمام فوجیں اپنے محل پر کے ساتھ کوچ کر رہی تھیں اور محل بحال رہا تھا۔ لیکن یہ سچ ثابت نہ ہو سکا۔ یہاں پہلی کڑی مخالفت ہے جس نظام دہسرا کے پاس ملازم ہیں وہ دوسروں کے ساتھ ساز باز کر کے ملو کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں تو انہوں نے انہیں گرفتار کر کے نکال دیا۔ مگر وہ (خبر تلخی) بھاگ گئے اور سلطان (برقیاتی) کی فوج میں شامل ہو گئے۔

فریقین کی صف آرائی سلطان (برقوق) و مفتی کا صبر و کرم و باحق مگر جب اسے مصر سے فوج کشی کی اطلاع ملی تو وہ اپنی فوج کو لے کر ان کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا اور غلبہ کے قریب خیمہ زن ہوا۔ (دوسرے دن) صبح کے وقت اس کی فوجیں صف آرا ہوئیں۔ کھینچا طلب کی فوجیں کو لے کر سلطان کی دائیں طرف (بیسٹہ) صف آرا ہوا۔

اور سلطان نے بھی اپنی فوجوں کو صف آرا کیا۔ اس نے شاہ مصر، امیر حاکمی، عظیمیہ، حبشیوں اور تہامیہ اراکوں کو فوج کے پیچھے رکھا اور ان کے ہر اراکے کو جو رانیں نوہ (شاہی نکاحوں کی فوجی کواٹر تھا) اور امیر صلاح سدر بن یحییٰ شاہ کو برقرار رکھا اور خود وہ اپنے غلاموں اور ساتھیوں کے ساتھ میدان جنگ کے وسط میں صف آرا ہوا۔

شہید جنگ جب فریقین صف آرا ہوئے تو حسرتی اور اس کی فوجوں نے سلطان کے سپہ (دائیں طرف کی فوج) پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو منتشر کر دیا۔ پھر ان کی شکست کا کر صوبہ کی طرف بھاگا اور وہ اس کا قہقہہ کرنے لگے۔ پھر (حسرتی کی فوج) سلطان کے قہقہے کی طرف متوجہ ہوئی اور اسے لوٹ لینا اور سلطان کے چھانور بمقابلہ قہقہے کو بھی متیار کر لیا جو وہیں دھمکی تھا۔

شاہ مصر اور خلیفہ کی گرفتاری بعد ازاں سلطان (برقوق) نے اس جھڑپ کا حکم دیا۔ (شاہ مصر) امیر حاکمی غنیمت اور خاص تھے۔ وہ سب اس کے حکم اور قبضے میں آئے۔ پھر سلطان نے ان پر ایک ایک انصر مقرر کیا۔

بعد ازاں فریقین کا حکم نکھار دیا۔ وہ ایک دوسرے کے حاکم سے واقف تھے۔ انکی حالت میں سلطان اپنے ہار اور ان کے ایک دست کو لے کر صفوں کو چھوڑنا، ہار اور سورہ پر بیٹھ کر رہے، باوجود ہر طرف سے انکی بھلا ہار بمباریاں تک کہ اس نے قسمت خوردہ مقام اور اس کے پاس چلے جاتے ہوئے اور اس کی فوج کی تعداد بڑھ رہی تھی۔

مطاش کی شکست پھر اس نے اپنی فوج پر حملہ کیا اور انکی شکست دے دی وہ سب دشمن کی طرف بھاگے مگر سلطان (اپنی باقی فوج کے ساتھ) انھیں کے ساتھ چھوڑ کر چلا گیا۔

جب سلطان پہنچا تو اس نے نائب حاکم بصرہ کو یہ بتایا کہ اسے فتح حاصل ہوئی ہے اور سلطان امیر حاکمی چھوڑ دیا ہے۔ اس نے اس کو راجہ کو فوجیں بھیج کر اس کے استقبال کے لئے نکھیں۔ چنانچہ دوسرے دن وہ (دشمن سے ہار کھاتا) قوسدان (برقوق) نے اپنی فوجوں سے اس کا قہقہہ کر کے اس (مطاش) کی فوجوں کو شکست دی اور ان کا صفایا کیا۔ اس سے مسرت و خوشی کے بہت سے عام شہری بھی مارے گئے۔ اس کے بعد سلطان اپنے کمان کی طرف لوٹ گیا۔

امیر حاکمی کی دست برداری انکی حالت میں امیر حاکمی (موجودہ شاہ مصر) نے اپنی دوست برداری کا اعلان کیا۔ وہ وہ (برقوق) کے کن میں بادشاہت سے الگ ہو گیا۔ لہذا (برقوق) نے خلیفہ اور انیسویں کو بولایا۔ انہوں نے اس کی دست برداری کی شہادت دی اور یہ بھی کواعی، امیر حاکمی کی خلیفہ نے سلطان (برقوق) کو بادشاہ مقرر کیا ہے اور اسے دوبارہ تخت نشین کیا ہے اور اس کے چہرے پر ہمت کی ہے۔

برقوق کی مصر روانگی سلطان (برقوق) انھیں کے مقام پر خود تیار ہوا۔ چونکہ سرور شہید ہوئی تھی اور انارک کی کمی کی وجہ سے خود ایک کا غیر ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے سلطان نے مصر جانے کا قصد کیا اور وہیں سے مصر روانہ ہو گیا۔ جب سلطان کو اس کی اطلاع ملی تو وہ تعاقب کے لئے نکلا۔ مگر جب قریب آیا تو پیچھے ہٹ گیا اور وہاں چلا گیا۔ مگر سلطان نے اپنا سفر جاری رکھ کر خراج کے حاکم سے ان کی ایکسٹریکٹ کر لیا تھا۔ لہذا جب سلطان وہاں پہنچا تو اس نے حاکم کو اس کا حاکم مقرر کیا اور اس کی ایکسٹریکٹ کر لیا تھا۔ سلطان مصر کے حالات بھی اس شخص سے معلوم کر لیا۔

محافظ قلعہ کی رعایت

حطاش جب ملحقان مصر اور یوحنا کو لے کر تمام دروازے اٹھا تو اس نے کاجرو میں اپنے چاشمیں اپنے دو دروازے (میں کا) سرائی حمر کو تھریا تھا، اور اسے اسٹبل کے پاس ٹھہرا لیا تھا۔ یہ تھریا قمرہ کا عذوبہ اشرفی و مشرق کا تھا، اور وہاں کے نظریہوں پر بھی سے گراں مقرر کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے خود رائے لینی کا طریق اختیار کیا۔

پتہ دلوں کے بعد انہیں اطوار علیٰ کرکسٹان کے غلاموں کی ایک جماعت نے حاکمیت کا تختہ کپڑا ہے اور انہوں نے ان کے غلاموں سے بھی سارا جہیز لے لیا۔ نہ رات کے وقت نہ کھانے کی گنجائش ان سے چھین لی۔ غلاموں نے ان کی حاکمیت کے لئے تہہ بستر بھی کیا تھا۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے تلامذوں کو بھی توفیق کی جوتان کے ساتھ شریک تھے یہ بہت بڑی جماعت تھی۔ اس لئے انہیں زیادہ روزانہ لکھنے کے جو کام کرنا پڑے۔ انہیں نے انصاف کر لیا کہ جس شخص کے پاس سلفان کے کوئی علم نہ تھا کیا

انہوں نے سلطان کے ہونے کی دعا دے کر کھڑے ہوئے اور علی نے کہا: "اے اللہ! اس امر کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا جو میری نگاہ نہ تھے۔" پھر خود قتل ہو گئے۔

ابھی صاف ہے اور اس کی فوجوں کے بارے میں کوئی شک معلوم تھا جس نے انہوں نے کہاں۔ یہ خبریں معلوم کرنے کے لیے کچھ اڑا کر بھیجا جا سکے۔ خبریں معلوم کر لیں۔

انہوں نے عقد نے فریاد کیا تو ان کے لئے دعا اور دعا پڑھ کر وہ عزم سے وزیر ہے اور میں چاہتی تھی کہ وہ خود اسے چھوڑ دے اور وہ بھی دیکھ گئے۔ اسے فانی ہو کر فریادوں کی حالت دیکھا۔ یہ فانی اور دولت پریشان ہو گئے۔ اسے
 اٹھا، میں کسی قدر ایک ایسا زمین دوز ترک کا سراغ لے گیا، جو اس میں کی۔ یہ اس کے کچھ تھی۔ اس سے انہیں بہت خوشی
 حاصل ہوئی اور انہیں دانی کی صورت مل گئی۔

[illegible]

حاکم مہر کا فرار: پھر نہیں نے اسطبل چلا دیا، لیچے کھڑا نہ توڑ دیا اور اس کی آہ (دلاش) سے جا بھینچا، مگر یہ بھی نہیں گئے۔ اور اس کی علامہ رافقی سے یہاں پر یہ کھڑا کیا کہ علامہ: یہ تو دوسرا کٹر فصلی، کھوپڑے سے شیخ دسائی کو دیکھا، وہ جب بھٹکا تے ہاتھ چاڑھا، (سے سر نہ لے لے) کہ وہ مسن بھی چاڑھ کر ہی ہوا۔

یہاں سفاک نے اعلیٰ تعلیم کے لئے ترغیبیں دینے کی ایک جماعت کو متعین کر رکھا تھا، ہولن کا دفتر

پاکائی غور سے سرفروشی کر کے لکھ کر دیت تھا اور اس کے مال و اسباب اور اہل و عیال پر قبضہ کر لیا اور اس کے کھو جانے پر سواریوں کو چارے سے ملانی اس قابل پر قبضہ کر کے رات بھر ذرا صول بجاتے رہے۔ دوسرے دن ان کے پکانے کا نئے سے جنگ کی۔ کونجو افراد نے چار شیدہ ہلا کر رنج و غلیل خانہات پر قبضہ کر لیا تھا مگر انہیں ہلا دیا گیا۔

لکاک کی فتح: سرائی تھرا اور قلعہ حاجپ نے اس سے جنگ کرنے کے لئے اسماعیل کی طرف فوج کشی کی اور وہاں جنگ کرنے لگے۔ مگر (پنج عمر) جگہ کرنے لے ہوا اور دوسرے (حسن) میں چار مژینا ہو گئے۔ اب باکو فتح حاصل ہو گئی تھی۔ اس لئے اس نے دوسرے آگ لگانے کے لئے آ دی بیٹے غوث کمان فوج (تیر اندازوں) سے جوہاں تھے بے وطلب کی۔ چنانچہ انہیں چار ہادی ہو گئی۔ اس نے بعد اس کی فوج شہر میں۔ لٹا دی اور اس کے ملاحیوں کے کہہ دیں کو لوٹنے لے لئے پہنچی اور وہاں خوب خندہ بار باریا کیا۔ اس اثنا۔ میں سلطان کے دو غلام جو تاجروں میں چھپے ہوئے تھے اس کے پاس پہنچ گئے۔ ان کی تہذیب ایک بار سے زیادہ ہوئی۔

اسرار کی نظر بند کی دوسرے دن کا نرسوہن کا مہر کو بنا دیا۔ وہ ایک اسرار کا مہر بن گیا اور دوسروں کے پاس لے گیا۔ ہاتھ ان دونوں کی نظر بند کر دیا۔ پھر سوہن کو دینے کے لیے بھیجا جس کا نشان بینوں کی بہت عجیب تھی۔ اس سے سرائی مہر اور قتلوار کا جب کو سامنے آئے گا سمجھ دیا۔ چنانچہ انہیں بنا دے دی گئی حوام نے انہیں پکڑ لیا۔ مگر سوہن ان دونوں کو بھگت ہاتھ کے بس لے آیا۔ اس نے ان دونوں کو بھی نظر بند کر دیا۔

برقیوں کی حکومت کا اعلان احمد کے دن میروں نے قابو میں اسکا عام کا اعلان کیا اور سلطان (برقیوں) کے حق میں
قبضہ ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس دن سے سلطان (برقیوں) کے نام کا اعلیٰ درجہ کا پابانہ لے۔

مستفید امر اہل ربائی، بلکہ حکماء یا کوہد خانوں کے ارادہ کو قبول دینے جا بھی اور کن قید خانوں میں مستطاف نے من حکام و دہرہ اسے سخت کہ بند کر رکھا تھا انہیں کہ جادو یا جہنم نے وہاں کے حکام میں جو نافرمانی نے وہ نافرمانی کی کیو کہ وہ سلطان کے حکاموں کے برخلاف مستطاف کا کوہد کار بنا رکھا تھا۔ اس لئے اسے اپنی جہنم کا فخر تھا۔ مگر کچھ کہیں کا سر اس غل کیا لیتا کہ گرفتار کرنے کے بعد اس نے اسے بھی مستطاف کے مسمول کے ساتھ مستفید کر دیا۔

اس نے ان تمام امور کو جو باکرو یا جنھیں ہضم دیا اور شیوہ میں قید رکھ دیا تھا۔ انہی میں سے معظم کے قتل کا واقعہ
حسن کا حاکم شریف حمان بن سنان (میرہو) بھی قید میں تھا۔ اسے بھی گرفتار کرنے کے ساتھ ہی کیا گیا۔ اسے نکالتے
اے پہلے اچھا کے ساتھ جبراً لے کر گھوڑے پر باندھ دیا تاکہ وہ مظان کے حالات سے باخبر ہو سکے (پانچویں کرم) معلوم کریں۔

شاعی و فنون کی آید۔ (ان کے ہوتے ہی بعد) انہوں نے وہن سلطان کا ایک خط بھی سیف بن محمد بن جلی لکھوا دیا۔ کہ
بچہ رہا، بچھا جس میں یہ تحریر تھا کہ حسب موصول سلطان کے حکروں میں غلام اور چارہ (مناسب مقدار میں) فراہم کیا
جائے۔ (اس خط میں) تمام واقعات کا ذکر کر لیا گیا تھا۔ اور یہ بھی تحریر تھا کہ سلطان مصر روانہ ہو گیا ہے اور اس کے مقام پر پہنچنے
کیا ہے۔

عقب کا محاصرہ اس اثنا میں اس نے میرزا قمر کے طلب کا کامیاب جواب مقرر کر کے بھیجا۔ قندھار میں اس کا قتلہ کیا گیا۔ اس نے کھوٹا کے قلعہ کا ہاتھ سے تنگ محاصرہ کیا اور محاصرہ کو ختم کر دیا۔ یہاں تک کہ قلعہ کو دواؤں اور دواؤں پر بھی حلاوی اور قندھار سے کی طرف سے اس کی فوجوں میں عقب زنی کیا جاتا تھا۔ ایک مقام پر جہاں عقبہ ملک کو بھی غریبین سے درمیان میں لے لی تھی۔

طر ابلیس پر مصیبتیں کا قبضہ اس کے بعد میں نے اپنی اہواز کوئی لی سرنگی میں طرابلس کی صرف تو نہیں ہے۔
 پانچویں سے شہر کا کام دیکھا اور وہاں جب انجیل سمندر کے قریب سے اس شہر کو چھین گیا۔ وہ طلعان کا: (بقول) کا حامی ہے
 اس شہر کا قبضہ تھا۔ بندہ اب یہ ہے کہ اس کے قبضے میں آیا تو اس نے شہر کو آتش کی آگ کا دیکھ کر ترس دیا۔ پھر طرابلس کی
 طرف بھاگتا ہوا وہاں اس کے رفیق دادویں کو ۱۱ سال کی فوج کو اپنے لشکر نے ساتھ لے لیا تو مدینہ میں ان سب کو
 مروا دیا۔

[illegible]

میں الفتوا کا قتل جب اس نے ساجی محلہ سے اٹھ کر واپس آئے تو سڑک پر بیٹھ کر چاکر کھانے سے اس وقت کوٹھن کی مخالفت کا کام ہوا اور وہ اپنے دو بیٹوں، عبد کلام اور کیا۔ لہذا اس نے امرامان واصل کئے: جب کہ بکر بن عمر اور جبرانی صاحب کے ہمدانی جرجی کو قتل کر دیا اس نے انہیں شیعہ بادب کو بھی کر دیا کر کے قتل کر دیا۔ ان دھوا میں قاضی محمد خان قریبی بھی شامل تھے۔ اس کی اس (سرسب) سے بہت براہ راست ہوئے اور اس سے بھاگ کر سلطان فی پناہ میں چلے گئے۔ ان میں دھواں ستر بھی شامل تھا بد والدین فی شعل اند بھی جو جماع ہت ستر فی قضا فی قضا فی قضا بھی بھاگ گئے۔ چونکہ شیعہ کے مرکز کے مرقی پد مشعل پہلے ستر قتل کر کے قاضی فی قضا کو سلطان فی قضا اس پر قتل کر دیا۔ وہ قاضی کے قاتل رہے وہیں نے دھواں اور قاتل کو قتل کر دیا۔

اب سعید نے سلطان سے مخاطبہ اس غماز میں کیا جو تلمذ میں مقید تھے اس نے چاہا کہ یہ ایک
جسٹ کوئز ہو، مگر وہ اس نے جس ناقابلِ رائے پاراویہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھا۔

جس طرح ہندوؤں نے شاعی لشکر کی راہنمائی کی تھی۔ مصر نے فوجی افسران شاعی لشکر کو لے کر جو بانی کی قیادت میں روانہ ہوئے اور مختلف منازل پر گزرتے رہے۔ ہر منزل پر دمشق کے امراء بھاگ کر (شاعی لشکر میں) شامل ہو جاتے تھے سب سے آخر میں عربوں کا حاکم ابن ضمیر اپنے والد کی طرف سے پہنچا ہوا اس شاعی لشکر میں شامل ہو گیا۔ اس کے بعد وہ شام کی سرحد میں داخل ہو گئے۔

مطاش کا فرار۔ اب مطاش کو اپنی (ناکامی کا) اندیشہ ہوا اور اس کے ساتھیوں پر خوف و ہراس چھا گیا۔ لہذا وہ ماہ جمادی الثانی کے وسط میں اپنے خواہش اور دوستوں کو لے کر دمشق سے بھاگ نکلا۔ اس کے ساتھ مال و دولت اور مسلمان کے محض معصوف تھے اس نے اپنے ساتھ محمد بن ابی نائل کو بھی لے جانا چاہا مگر اس کے غلاموں کی ایک جماعت نے بغاوت کر دی اور وہ اسے وہی کے باپ کے پاس واپس لے گئے۔

عربوں کی پناہ میں۔ امیر آل فضل محمد بن جواد اس زمانے میں اپنے قبائل میں مقیم تھا اور اس کے ساتھ جو آل مروہ کے قبائل بھی رہتے تھے جن کا میر عیسیٰ تھا کہنا مطاش ان کے پاس پہنچ کر پناہ کا طالب ہوا تو ان (عرب قبائل) نے اسے اپنی پناہ میں لے لیا اور وہ جتنے گئے۔ احمد رہنے لگا۔

قلندہ دمشق کی تسخیر۔ جب مطاش دمشق سے ہوا۔ میں تو دمشق اپنے قید خانے سے نکل کر قلندہ پر قابض ہو گیا۔ اس سے ساتھ مطاش کے غلام بھی تھے۔ اس نے جو بانی کو یہ (مطاش کے فراری) اطلاع پہنچائی تو وہ حمزہ رضوی کے ساتھ دمشق پہنچا اور اپنے (ساتھ) کو منہاں لیا۔ اس نے مطاش کے باقی ماندہ حامیوں اور ملازمین کو بھی دیکھ اسیروں کے ساتھ گرفتار کر لیا۔

طرابلس سے طرطوسی اور درواش جو سنی ہیں وہاں پہنچ گئے۔ انہیں مطاش نے جو اباقا محمد وہ ان کی آمد سے پہلے ہی بھاگ گیا تھا۔

فتح حلب۔ جب ایماز ترطب کا حاکم رہا کہ باقیہ اور اہل کافور اس کی مدد کر رہے تھے تو اسے یہ خبر (مطاش کے فراری) ملی۔ لہذا اس نے راوند اور اقلیہ کی اور وہ مطاش کے پاس چلا گیا۔ اس کے بعد کھنچا ہلی کی مرمت کرنے کے بعد ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا اور اپنے ساتھ حامیوں کو لے کر آیا۔ اس نے کافور کے ہاتھوں کے ساتھ جنگ کی ان کے ساتھ مطاش کے حامی بھی تھے۔ یہ جنگ بھی اسی دن جاری رہی اس کے بعد انہیں شکست ہوئی۔ کھنچا نے اہل کافور کے آٹھ سو افراد سے زیادہ کو قتل کیا اور کافور کے مقام کو جلا دیا اور وہ وہاں ہو گیا۔ اس نے غلہ کی خرید کر کے اسے حکم کیا اور اس میں مسلمانانہ رسمہ خود رکھ کر دیا۔

شامی شہروں پر قبضہ۔ جو بانی نے طرابلس کی طرف فوجیں بھیجیں جنہوں نے جنگ کے بغیر اس شہر کو مطاش کے نائب حاکم مختار اشری سے چھین لیا۔ اس طرح حماہ اور حمص پر بھی قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد جو بانی نے جرہی کا نائب حاکم اور شامی علاقوں کا گورنر حاکم حرب قبائل کے حاکم محمد بن جواد کو پیغام بھیجا کہ وہ مطاش کو اپنے علاقے سے نکال دے اور اسے اس کے حوالے کر دے مگر اس نے انکار کیا اور معذرت پیش کی۔ لہذا وہ ہامصری اور دیگر امراء کے ساتھ فوج لے کر، دمشق سے روانہ ہوا اور مصر کا قصد کیا۔ جب اس کی فوجیں حمص پہنچیں تو وہاں خیم ہو گئیں۔ انہوں نے ہمر کو پیغام بھیج کر (مطاش و

نے بھیجے کی (سفر) کی دہرے طبع کی تو اس نے غرور و تکبر کا اظہار کیا اور صرف انکار کر دیا۔

لحد و دمشق سے دشمن نے بینہ کیا کہ بندہ عوامی جھڑپ کے ہائی گروہ عداوت کا قصد رکھتے ہیں لہذا ماموری دمشق روانہ ہوا اور اس نے ان کا قتل عام کیا۔ پھر وہ اپنے فوجی حاکم کی طرف نوٹ آیا اور وہاں سے انہوں نے اسی کی طرف کوچ کیا۔

عرب قبائل سے جنگ (عرب قبائل کے (عرب) گھرنے اپنے دیہہ پھر رہا کیا۔ فریقین میں سیئہ وہی کا تہہ دہا اور کوئی تہہ نہیں نکلا۔ آخر کار فریقین میں سخت جنگ ہوئی (شامی) فوجوں نے مدینہ میں اور عرب کی فوجوں پر مسلہ کیا اور انہیں شکست دے کر شیوس تک بھاگ دیا۔ دوسرائے نے مدینہ کا تعاقب کر کے اسے سلوٹ سے باہر نکال دیا اور عرب قبائل کو بیخبر کے چھوڑا۔ پھر انہوں نے مسلہ کیا مگر وہ ان کے حملہ کے متاثرے میں ثابت قدم نہیں رہ سکے۔ ان کے ساتھ آل علی کو پورا کر دیا تھا۔ انہوں نے پیچھے کی طرف سے حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا اور انہیں شکست ہوئی۔

جودنی کا قتل جودنی کے قتل سے متعلق جہیز کر بھاگ گئے۔ لہذا عرب قبائل نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے اپنے سردار (عرب) کے پاس لے گئے۔ اس نے اسے (جودنی کو) قتل کر دیا۔

عرب قبائل کا قتل عام اب ماموری دمشق چلا گیا۔ اس نے سرزمین ایک جماعت کو اسیر بنایا اور انہیں لٹا۔ جسے نہ تھا جو بڑی مامورین (عالم اور دوسرے افراد) کو قتل کر دیا۔ چونکہ عرب قبائل نے ان کے شیوس اور سامان کو لوٹ لیا تھا ان کے ماموری دمشق چلا گیا۔ اس نے ایک قیدی کو ماموری کی کمرہ کے دروازے پر آئے اور اپنے قبائل کو لے کر مسلہ آور ہوئے۔ اس نے انہیں شکست دے کر ان کی ایک جماعت کا قتل عام کیا۔ یوں اس نے جنگ میں ان کی حرکتوں کا انتقام لے لیا۔

ماموری کا قتل بعد ازاں (مقوق) نے اس سال کی چند روز میں شعلان و ماموری کو دمشق کا عہدہ مامور کر دیا اور اس نے اس کا انتظام بحکومت نبیال کیا۔

محمود کے قتل اور کارنامے محمود، بھارتی فوجی ترک تھا اور ترکوں کے ایک تاجرانہ ماموری کی قتل سے تھا۔ اس نے خدمت مصر کے زیر سایہ پرورش پائی تھی اور اپنی صلاحیتوں اور قابلیت کی بدولت ترقی کر رہا تھا اس نے بہت سے اہم اور وزراء کے ماتحت کام کیا یہی ایک کدو مصر میں کمال تک پہنچ گیا۔ اس نے اس قدر شہرت حاصل کی کہ سلطان مصر نے اسے اپنے لئے انتخاب کیا اور اسے مختلف خدمات میں بڑا مامور اور رہبر مصلحت میں کامیاب ثابت ہوا اور لہذا بہت محنت اور لگن کے ساتھ سلطان کی خدمات سرانجام دینا بہت بڑا کام تھا۔ چاہے سلطان کو اس کی صلاحیتوں کے بارے میں کافی یقین ہو گیا تو اس نے قیدی خانوں کے ساتھ اسے دوسرے کارکن شیوس کے ساتھ ہی کو اسے دے کر اسے کام میں لے کر دیا۔

محمود کے قتل کا افسر اس افسر میں استاذ الدار (وزیر امور) بہادر مصلحتی (جو کوئی فوجی تو سلطان مصر نے اسے اپنے قتل اور مصلحت کے تصور میں قتل کیا اور مصلحت کے دفتر میں کے ماموروں کا حکم تھا۔ افسر بھی مامور کیا گیا کہ وہ شامی حقوق کی تحریکی کرے اور وزراء کو

کاروں کی طرح عطا کیا کہ زمین کی نگرانی کرے اور اپنی فطری صلاحیتوں سے کام لے کر سرکاری عمارتوں کے صیانت کو
پیک کرے اور صرف آسمان کا سون کو اپنے قہر و دانش اور ہمیت سے ڈر چلے گی کرے بلکہ بیچیدار و فطرتی کاموں کو بھی
آسمان پر تعلق رکھنے والے مشکل مسائل میں حل کر سکے۔

سرکاری آمدنی میں اضافہ۔ اس نے ان فراموش کو جو سلطان نے اس کے چہرے کے خوش اطوار کے ساتھ انعام
دیا اس نے محسوس کیا کہ آمدنی میں اس قدر اضافہ کیا کہ برکات و خزانے اسے شمع کرنے میں تنگ ہو گئے اور یہ (آمدنی) اور
صرف سلطان کے تمام مصارف و سرسلطنت کے اخراجات اور اس کے ملازموں اور فوجوں کے لئے کافی ہو گئی بلکہ والدان کی
تخویہوں اور وظائف میں اضافہ اور توسیع کا ذریعہ بھی ثابت ہوئی اور اس اضافے کی بدولت ان کی ضرورتیں پوری ہو
گئیں۔ جس سے سلطان کی تہارت میں مطمئن اور مسرور ہوا۔

(یہ کامیابی دیکھ کر) دفتر والے اور دیگر ملازمین حسد کرنے لگے۔ انہوں نے چغل خوری کے ترچہ چلائے اور فریاد
کرنے لگے اور یہ مذبذب کو اس کے خلاف کھڑا کیا۔ مگر وہ اس معاملے میں بھی سونے کی فرج کھیر نکلا اور اس کے خلاف
کوئی اقدام نہیں ثابت ہو سکا۔

ضبط حال اور قید۔ بعد اس کے حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے (محمود کو ذوال آبا اور دہلی پر مگر نید قانون کے
اتحاد میں من ذوال دیا گیا اور اسے کوٹاؤں تکلیف میں مبتلا کیا گیا۔ اس کے بال و دولت کو ضبط کر لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ
ناسری نے جو اس وقت بالذات حاکم ہوا تھا محمود سے سونے کی اشرافیوں (تاجروں کے) پانچ خزانے چھین لئے اور معاش
کے بچوں فراتوں پر بند کیا۔

سابقہ عہد ویرہ عالی۔ ان تمام تکالیف اور آزمائشوں میں اس کا زور خالص سکون میں کر لیا اور (اس کی قسمت کا) پانچ تھن
تے نکلے واجب کہ سلطان (برقوق) کیسیبیوں اور ذوالی کے بعد خود ملازمین کو مسخر کے تحت پروردگار پہنچا اور اس نے اسے
سہ ہر جہد پر بحال کیا۔ اس وقت بھی اس نے اپنے فراموش بحسن و خوبی انجام دے۔

مالیات کا انتظام۔ اس نے سلطنت کے مالیات کو اس طرح درست کیا کہ (ملازمین کی) تنخواہ اور وظائف میں اضافہ اور
توسیع ہوئی مگر اور محسوسات سے اندازہ اور بے حساب وصولیوں نے لگے۔ اس نے اپنی قابلیت اور ورک ہائی سے آمد و خرچ
کا حساب اس طرح درست کیا کہ سلطنت کے مالیات کا خزانہ پہلے کی طرح قائم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی اپنے
اقتدار و زور کے ساتھ اور داخل کامیاب و متور پر رتور ہوا۔ ان سے منسلک سے قریب آتا تھا اور جو کوئی اس کے پاس
کسی ضرورت سے آتا تھا اس سے وہ نہایت شرافت اور فیاضی کا سلوک کرتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سلطنت کے لئے
بیک ان کی کامیابی بنا اور فراموش کے لئے توجہ دہانی پانچ نکات تھا۔

وزیر مالیات۔ اس کے حربوں نے اس کے خلاف بہت چغل خوری کی مگر سلطان کو اس پر اس قدر اعتماد اور محبت تھا کہ
ان کی تمام ماضیوں کا کام ہو نہیں سکا اور کوئی تہدیر کار نہیں ہو سکی اور کانٹوں کے لئے قہار راستے بند ہو گئے۔ اس کے ہر شخص اس
کا اثر و سونچ بڑھتا گیا۔ سلطان کو اس کی صلاحیت اور قابلیت پر اس قدر دلچسپی تھا کہ اس نے تمام اہم کاموں کے سپرد کر

جس میں حضرت نے اپنے ہاتھوں سے لکھا تھا کہ اس کے سپرد کر دیا تھا پتا چلا کہ اس نے آدھ خرچ کا حساب اس طرح پر کر دیا تھا کہ نہ کوئی فضول خرچی ہوئی تھی اور نہ اس کا میں کوئی انجام دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس کے ساتھ ساتھ اس کا منصب لینا ہوا گیا اور جب سلطان مفتی بادشاہ کا مقابلہ کرنے کے لئے شام کے سفر پر روانہ ہوا تو وہ اس وقت تک وہ پہنچا پہنچے اہل عہد سے پرکام کر رہا۔

محاصرہ حلب و عتاب

جب شاہی لشکر کوسلیہ کے مقام پر ٹھکت ہوئی تو پھر (عرب قبائل کا سردار) اپنے قبیلوں کے پیشواؤں اور اس کی فوج کو لے کر حلب کے علاقے کی طرف روانہ ہوا۔ پھر ہمدانی جاگیر کے شہر میں کی طرف پہنچا کہ حسب معمول وہاں کی اور انھیں کوئی قوم بھی تقسیم کرنے کے لئے نہیں سے خوشتر حلب کا نائب مام کھٹیا سے قرآن کی فوج میں حکیم کر چکا تھا جو اس کی طرز سے میں تھی۔ جب ہمدانی پہنچا تو یہ فوج حلب کی طرف بھاگ گئی۔ راستے میں انھیں ہمدانی احمد اور کھٹیا کے مقابلہ کے لئے آ رہا تھا (اسے دیکھ کر) فوج واپس آ گئی اور ان کا بل بن سب (اور اس کی فوج سے) مقابلہ ہوا انہوں نے اسے شکست دے کر اس کے کچھ مامیوں کو مار ڈالا۔ اب تمام اپنے قبائل کی طرف لوٹ گیا اور ان سب نے حلب کی طرف آگے کیا اور اس شہر کا محاصرہ کر لیا۔ وہاں ہر صفائے الیاد کے دنوں میں شہر کا محاصرہ کرتے رہے۔

عہد کی معذرت: پھر کھٹیا نائب مام حلب سے پھر نے خط و کتابت کی اور اپنی طرف سے (محاصرہ سے) دست بردار ہونے کا ارادہ کیا۔ اس نے اپنے افعال کے بارے میں معذرت چینی کی اور جواباً اس کی فوج کو جو جنگ میں شریک تھی ہجر فرما دیا اور اپنے نائب شہر المہتمم کے ذریعے پناہ طلب کی۔ کھٹیا نے اسے سلطان کے پاس بھیجا اور پھر کھٹیا سے آگاہ کیا۔ سلطان نے اس کی درخواست منظور کر لی۔

محاطات کے دیگر حالات: جب صفائی کا محاصرہ حلب کے موقع پر ان باتوں کا علم ہوا تو وہ اس سے برہمگاہ ہو گیا تاہم اس نے عہد کے ساتھ یہ حال چلی کہ اس نے عہد کو یہ بتایا کہ وہ ان کے قریب بہت کمالوں کی فوج پر حملہ کرنے چاہتا ہے لہذا اس نے عربوں کو اس کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی اور ان کے ساتھ سوار اور اس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب وہ درجنہ سے آگے پہنچا تو اس نے عرب فوج کو کھنڈوں سے اس کو گرنے پر مجبور کیا اور ان کے گھوڑے لے کر گرنے والوں کے پاس چلا گیا اور عربوں کے شہر میں مقیم ہو گیا جس کا سردار سولی (ترکوں کا حاکم) تھا۔

نکاح پر حملہ: (دلا چار بنو) عرب فوج میں پایہ ذہر کے پاس آ گئیں اور عہد اپنے راستے کی طرف لوٹ گیا۔ دوسرے محاطات میں ایک کسے کی طرف جس کا نائب خطاب تھا پہنچا۔ اس کا نائب حاکم محمد بن شہری تھا۔ اس نے اس حاکم پر قبضہ کر لیا۔ یہاں کا نائب حاکم چند دنوں تک کسے میں مقیم رہا مگر محاطات بھی بہت قدامت ہوا اور اس کے ساتھ ان کا کٹل حاکم کو تار اور ہاتھ کے امراء کی ایک جماعت کو مار ڈالا۔ اس نے جس حلب تھا اور صفائی نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج بھیجی تو محاطات عربوں کی طرف بھاگ گیا اور وہاں سے بنابر وہ کی طرف منتقل ہو گیا مگر اس وقت اس کی حالت کمزور ہو چکی تھی۔

نئی نئیوں کی اطاعت۔ اس کے حامی سپاہی اسے چھوڑ کر شاہی لشکر میں شامل ہو جاتے رہے جہاں تک کہ ماہ ذوالقعدہ ۱۰۷۷ھ میں اس کی موت آئی۔ سلطان کی طبیعت دُور مانعہ دار ہو گئی۔ ترکمانوں کے امیر سولہ بن دلاور نے ۱۰۷۹ھ کو سلطان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ سلطان نے اس کو پناہ دے کر اسے حسب سابق پانچویں کا حکم مقرر کر دیا۔

کشمیقہ کے حالات

کشمیقہ جمہوری پہلے چچا کا اس کوپ (غلاموں کا سردار) تھا اور طرابلس کا نائب حاکم تھا۔ سلطان نے اسے معزول کر کے اسے دمشق میں مقید کر دیا تھا۔ جب باغیوں نے دمشق پر قبضہ کر لیا تو اسے قسطنطنیہ سے رجا کر دیا۔ وہ دیگر افراد کے ساتھ مصر آیا۔ جب وہ شام کے حکام خاقانوں کا حاکم بن گیا تو اس نے اسی طرح کے حکام میں اپنے بجائے اسے طلب کا حکم مقرر کیا۔ جب سلطان (برقوقی) کے مہر وکیل نعم بن ادراس نے دمشق کا قصد کیا تو کشمیقہ نے سلطان کو اپنی بیعت اور اطاعت کا بیٹام بھیج دیا اور اس نے طلب اور اپنی عسکری میں سلطان کی حمایت کا اعلان کیا اور جب سلطان دمشق کی طرف روانہ ہوا اور اس کا سامرا کیا تو کشمیقہ نے اس کی قیادہ ضروریات پوری کیں۔ وہ دیکھ کر وہ شمس شمس طلبہ کی امداد تو ہمیں لے کر اس کے پاس پہنچا۔ وہ تمام امداد دہی جنگی سامان لے کر آیا اور نہ صرف اس کی تمام جنگی خامیوں کو دور کیا بلکہ اس کی شاہی شان و شوکت کو قائم کیا۔ سلطان نے اس کے تمام کاموں کا بہت شکر کیا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے مصر کا نائب (امیر الاسراء) مقرر کرے گا۔

جب میں حضورؐ کے بعد شغب کی جنگ ہوئی جس میں کشمیقہ شکست کھا کر طلب بھاگ گیا اور وہاں محصور ہو گیا۔ معاش کے کاموں کا بکریا کرتے اس شہر کی گلیوں تک کا محاصرہ کیا۔ جب سلطان دمشق سے بھاگ کر عرب قبائل میں پناہ گزین ہوا تو قیلازتر نے طلب کا محاصرہ اٹھا لیا۔

اس کے بعد جو پانی نے جنگ کی جس میں وہ ہار گیا۔ بعد ازاں معاش اور بصرہ نے طلب کی طرف فرار ہو گئی اور محصور اور تک اس کا محاصرہ کرتے رہے۔ آخر کار جب ان دونوں میں اختلاف پیدا ہوا تو سلطان نے ان کو قتل کر کے کھاتے کی طرف بھاگ گیا اور بصرہ سب کے شہر کی طرف فرار ہوا۔ اس نے سلطان سے پناہ طلب کی اور ان خیالات کے وسط میں وہ سلطان کا بیٹا فرماں بردار ہو گیا۔

فصلوں کی مرست۔ یہ حال جب پہلوگ محاصرہ سے دست بردار ہوئے تو کشمیقہ نے قلعہ سے نکل کر اس کی فکرت حالت کو درست کیا۔ اس نے (باغیوں کے مرکز) بانیو سا کو جاؤ دیان کیا اور وہاں کے باشندوں کو معاف کیا اس نے طلب کی نصیحتوں کی مرست کی اور ان کے زخموں کو دور کیا۔ یہ نصیحتیں ہلاکو کے ذمہ سے شکست اور فرار حالت میں تھیں۔ اہل طلب نے اس کی مرست کے اخراجات کے لئے دس لاکھ درہم بھی کر دیئے تھے اور وہ تین دن میں اس کام سے فارغ ہوا۔

جب سلطان کی سلطنت مستحکم ہو گئی اور اس کا نظم و نسق درست ہوا تو اس نے ماہ ذوالحجہ ۱۰۷۹ھ میں کشمیقہ کو اپنے پاس بلا لیا اور اس کے بجائے طلب کا حکم مقرر اور اس کا مقرر کیا جو اس سے پہلے طرابلس کا حکم تھا۔ طرابلس کا حکم اس کے

یہاں تھری علیحدگی : دوسرے دن صبحی سٹاش کے خاقانہ کے لئے نکلا۔ اسے بتایا کہ تھری (خلافت کے) کہیں دمشق کے گرد ہوا جس میں اس کا جائزہ کر رہے ہیں۔ سٹاش صبحی سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہوا۔ عمر اس کا نائب (وزیر) اس کے ہمراہ تھا۔ کھڑو فوج کو لے کر صبحی کے لشکر سے جا کر مل گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سٹاش نے رو قرو اختیار کیا۔

اب صبحی دمشق لوٹ آیا تھا۔ اس نے یہاں تھری علیحدگی کی اور (اسے قریبی رانے کے) اٹھکے دھڑے کئے۔ اسے میں اسے یہ خبر ملی کہ سلطان شاہ کی سرحد میں داخل ہو گیا ہے لہذا صبحی اس کا استقبال کرنے کے لئے روانہ ہوا اور قانون کے مطابق اس سے ملاقات کی سٹاش نے اس کی بہت عزت افزائی کی اور دوسروں سے اترا خود خود بھی پا پیادہ ہو گیا اور بعضی گھوڑوں کے بعد اس نے اسے اپنے قریب بٹھایا۔ پھر اسے دمشق کی طرف لوٹا دیا۔

سلطان کی دمشق میں آمد : اس کے بعد سلطان (ایلی فوجی کے ساتھ) اس کے پیچھے چبے روانہ ہوا۔ آکر سلطان بھی دمشق پہنچ گیا۔ اب صبحی دوبارہ اس کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ سلطان بارہ دن ۱۲ رمضان المبارک (موجودہ سال) تک دمشق میں ہی جاں بحق رہا۔ کئی دن تک صبحی کے ساتھ ساتھ جیل میں قید رہے تھے۔ صبحی اس کے ساتھ سوار تھا اور اپنے سر پر (دھرم) روئے کے مطابق (روٹی) لٹائے ہوئے تھا۔

اصرا کی معتدلت : پھر نے شاہ کے نائب حاتم نے خط کے ساتھ اپنے کزیشہ بھائی پر معذرت کا اظہار کیا کہ اس نے سٹاش کے مدد میں صبحی پر جو الزام لگایا تھا اس سے اس کا معتدلت و فدا کا قصد تھا۔ اس نے سلطان سے یہاں سے تھری کر کے فرستادے گا۔

سلطان نے اسے بنا دیا اور اسے تھری کر دیا کہ وہ اسے یہاں سے تھری کر دے۔ چنانچہ حیدر وافر کارانہ کزیشہ کے ساتھ وہ شہر کو سٹاش کی طرف طلب کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں سوینی بن و تار اور امیر ترکمان کاوشی حیدر اس کی طرف سے مخالفانہ کراہتا تھا اور اس نے اس کے دافعہ پر معذرت مانگ لی تھیں کہ اس نے وہ کیا تھا کہ وہ اسے طلب کے نائب حاتم کے لئے کر دے گا۔

سلطان نے یہ تھا کہ قبول کر لے اور اسے چاندی کے ساتھ اسٹان کرنے کا وعدہ کیا۔ بعد ازاں (عرب قبائل) آل حیدر اور آل یمنی کے افراد کے ہتھیار کئے۔ انہوں نے اطلاع دیا کہ انہیں اور وعدہ کیا کہ وہ سٹاش اور دھرم کے خلاف سلطان سے سرحدوں کو نہیں گزریں گے۔ (انہوں نے یہ اطلاع بھی دی کہ) وہ دونوں شاہ کی سرحد پر راجہ کے مقام پر تھیں۔ لہذا سلطان نے اس وفد کی عزت افزائی کی اور اس کی اطاعت قبول کی۔

صباحی کی گرفتاری کی اطلاع : پھر وہ طلب کی طرف روانہ ہوا اور اس کے قدم میں تھیں۔ سلطان کو یہ اطلاع کہ سٹاش جمہور سے الگ ہو گیا ہے باوجود وہ اس کے لئے ملتا ہے کہ روایت کہ وہاں کی فوج نے اس پر حملہ کیا اور اس کے ساتھیوں کی جھمکت کو لڑ کر لیا ہے۔ تھری کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ترکمان حاکم و کاروانی کے پاس پہنچ گیا ہے چنانچہ اس نے اسے رہا کر لیا ہے اور اس کے بارے میں سلطان کو یہ مقام بھیجا ہے۔

لہذا سلطان نے طلب کے نائب حاتم کو اور شاہی فوجی کے کمرہ دار و کاروانی کے پاس بھیجا کہ وہ اسے

حاضر کرے اور اس سے پیچھے ناصری کی بھی پیچھا۔

اس نے جب کوہدارین کی طرف پیچھا تاکہ وہ مطاش کے ماتحتوں کو لے کر آئے اقبال دریں اٹھن کی طرف بھاگ گیا تھا۔ بہر حال بادین کے حاکم کے ماتحتی آئے اور انہوں نے مطاش کے ماتحتوں کو اس کے حوالے کر دیا۔ بادین کے حاکم نے خبر لیا تھا کہ وہ سلطان کے مقابلہ کی تہیہ کر رہا ہے اور اس کے دشمن کی گفالت میں ہے۔

تاکام والہیسی : اسے جسے فراموش بھی سالم بود کاہ کی کے پاس بھیجا گیا اور حدیث کو حاصل کرنے کے لئے وہ اس کے پاس چار دن عظیم رہا مگر وہ حال مول کر رہا۔ لہذا فراموش نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر لوٹ لیا اور اس کی قوم کا قتلہ کیا۔ مگر سالم بود کاہی اور مطاش نے خبر کی طرف بھاگ گئے۔

اس کے بعد ناصری بھی اہل آب پیچھا۔ اس نے فراموش کو اس قتل پر ملامت کی اور ان دونوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ یہاں تک کہ ناصری مارنے کے لئے تیار ہو گیا۔ آخر کار کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور سب قومیں سلطان کے پاس لوٹ آئیں۔

اس کے بعد سالم بود کاہی نے مطاش کے بارے میں مذمت مار پیچھا کہ ناصری نے اسے قتل کیا تھا کہ وہ مطاش کو جفاقت رکھنے کی نکل دے جس ترکوں کا قصاص ہے۔

ناصری کا قتل : (اس نظم کے بعد) سلطان قلعہ میں بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ یہ واقعہ ۱۰۲۰ھ النجی اسی سال کا ہے۔ اس نے ناصری کو لہذا کرے جو راجہ کی۔ پھر اسے اور اس کے بچے قتل کر دیے اور وہی نوبہ (نوبی ناصر) شیخ حسن اور علی احمد بن بہمدار کو جس نے قلعہ طلب پر قبضہ کر لیا تھا گرفتار کر لیا اور ناصری اور فخری کو جو بادین سے الٹا کے ساتھ آیا تھا قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس نے دمشق کا نائب حاکم اس کے بجائے بکاواہ کو مقرر کیا اور وہی کی جاگیر میں قرا اور دار کاہی اور اسے حکم دیا کہ وہ مشرق بٹ جائے۔ اس کے بجائے طلب کاہم (مصر) کو مقرر کیا گیا تھا جو پہلے اس کی ذیہ (خاموشی) کا باغی، اشراف۔

نئے عہدہ داروں کا مقررہ سلطان نے کیا کے بجائے الہیہ کو دربار (بیٹا سلطان) مقرر کیا۔ یوں اس نے اس کی خدمت کا صلہ دیا جو اس نے ناصری کے مبعوث حکومت میں سفیر بن کر کیا۔ وہی جس اور اس کی شکایت کی وجہ سے وہ الہیہ کے ساتھ ساتھ اس کے پاس چھپ کر رہا جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

پھر سلطان طلب سے کوئی کر کے اور الہیہ کی پند ہوئی اور الہیہ کو قتل بھیجا اور وہی۔ مگر قلعہ اس کو قتل کر دیا جس کی تعداد کچھ تھوڑی تھی۔ اس نے حرب قہا کی پر محمد بن عبد کو مقرر کیا اور محمد کی جاگیر میں رکاوٹوں کی ایک جماعت کو دے کر مقرر کیا۔

مصر والہیسی : اتنا یہ کھٹا : جب سودن اور حاجب سکیر سلطان سے ملے اس کے بعد وہی کے میں سلطان فوجوں کے ساتھ نہایت شاندار طریقے سے قلعہ میں داخل ہوا اور اس دن دشمن مٹا گیا۔

سلطان کی آمد کے دوسری دن دمشق کے نائب حاکم کائی وفات کی خبر موصول ہوئی تو سلطان نے اس کے بجائے سودن طرغانی کو نائب حاکم مقرر کیا۔ پھر ماسری پر دوسری تاریخ کو فراموش الحوی کو گرفتار کر لیا گیا اور وہ قید خانے میں لاک ہو گیا۔

جارج وین ملبرن سلطان نے لطیفاً اہم اور خرم جشی کو بھی کر لیا کہ اسی سال امام مفر کے آخر میں یہ اطلاع وصول ہوئی کہ جب بکا ہلاک ہو گیا تھا تو اس کے ساتھی بہت پریشان ہوئے، چنانچہ ان میں سے کچھ افراد بھاگ گئے تھے۔ اس موقع پر بکا مرنے کی ایک جماعت نے لطیف دودار اور بکا کی سرکردگی میں قلعہ و مشن پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور قید خانے کے اندر قحب لگا کر: مری اور مٹاش کے قریب ایک سو تیسوں کو قتل کیا۔

لہذا اس کے تہ بے کے لئے شای فوج بھیجی گئی اور انہوں نے قلعہ کا مشن دن تک محاصرہ کیا۔ ہر قلعہ کے پچھلے پر مہر کے لئے بطور یاد دہانی فوج قلعہ میں داخل ہوئی اس نے ان (سب ہائیوں) کو گرفتار کر کے انہیں مار ڈالا۔ مگر ایک دودار اور بکا مار ڈالنے اور گرفتار کرنے کے بعد بھاگ گئے تھے تو اس وقت کا قلعہ خالی ہو گیا۔

اسی سال امام شہان کے سفر میں سودون طرحا کی وقت کی خبر آئی تو اس کے ہم نے امیر مجلس کو بھیجے اشرافی کو (دشمن کا) حاکم بنایا کہ اور کھینچا کے حد سے پر امیر شیخ نہ مٹی کو مہر کر گیا۔

مطاش کی شکست سلطان سام، دودار کے ساتھ بھاگ گیا تھا اور کئی دلوں تک اس کے ساتھ مقیم رہا۔ بھارت سے بھی چھوڑ دے مری کے پاس چھوڑ دیا اور اس کے (عرب) قبائل کے ساتھ رہنے لگا۔ اس اثنا میں وہاں کے قبیلے کے ایک شخص نے اسے پتہ دیا کہ کارخیز جوش کیا اور اس نے اس کے ساتھ نکلتے کو لیا اور قلعہ کے ساتھ رہنے لگا۔

پھر اس کے بعد میں کم و مضامین کو وہاں سے روانہ ہوا اور وہاں سے فرات عبور کر کے حلب کے علاقہ میں آ بیٹھا۔ وہاں سرکاری فوج کے ساتھ اس کا مطالبہ ہوا۔ جس میں سے کھتہ ہوئی اور اس کے حاسن کی دیکھ جو صحت قرار ہوئی۔

اس اثنا میں ہمر بنو دودار فرماؤں کے اثرات سے شک آ گیا اور اس کے قبائل بھی قلعہ و خرواک کی کمی کی وجہ سے پریشان ہو گئے۔ لہذا اس نے اپنے صاحب (دوبان) کو بکا حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے مطاش کو گرفتار کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ بشرطیکہ اسے چار ہزار گنیمتیں دیے جائیں جن میں مصر کا شہر بھی شامل ہو۔

مطاش کی تلاش، بکا بکا دودار نے سلطان کی طرف سے اس شرط کو منظور کرنے کی تجویز کی مگر بکا بھی بھر دے دے میں محمد بنی ایک شخص نے یہ اطلاع دی کہ وہ مسلمان ہیں اپنے قبائل کے ساتھ مقیم تھا اور اس کے ساتھ ترکمان بھی ہیں جو خیر کے تمام جہم ہیں۔

بائیوں کو شکست: لہذا سرکاری فوجیں وہاں بھیجی اور انہوں نے ہائیوں کو شکست دے دی۔ وہاں ایک شہرعی سوار نے تھوڑے سے مل کر کے صف کش کر دیا تھا اور اسے زخمی کر دیا تھا۔ کیونکہ میدان جنگ میں وہ مطاش کو شناخت نہیں کر سکا کیونکہ کھٹا دھن اور مٹاش کی وجہ سے اس کی شکل خراب ہو گئی تھی لہذا انہیں ہر سے اپنے گھوڑے کے پیچھے بٹھا کر اور بھاگ کر فرار ہو گیا مگر ان کے حاسنوں کی ایک چلی جماعت مادی گئی جن میں انکی برادران اور ابن انبال بھی شامل تھے چنانچہ ان دونوں

کے سر (کات) کو نشان لگائے گئے۔

اب سلطان نے تمام امرائے شام کو حکم دیا کہ وہ عام فوج بھیج کر کے اسے اپنے علاقوں سے نکال دیں تاکہ یہ علاقے محفوظ رہیں اور وہ عام اپنے کھیتوں کے غنوں کو اٹھا سکیں۔

دشمنوں کا قتل عام : پھر پھر اور معاش نے اسی سال کے یکم جمادی الاول کو سلیبی کی طرف فوج بھیجی کی۔ حلب اور حماہ کے نائب حکام نے ان کا مقابلہ کیا۔ مگر انہوں نے اپنا دھنوں کو کھست دی اور حماہ کے شہر کو لوٹ لیا۔ حلب کے حکم نے حماہ تبدیل کر کے ہھر کے قبائلی بیسیوں کا رخ کیا اور ان پر حملہ کر کے انھیں لوٹ لیا اور ان کے مویشیوں کو بٹکا کر لے آئے اور باقی ماہ جسے کوزہ متاش کر دیا اس کے بعد ہر کاوی فوجیں ان کی واپسی تک گھنٹے میں لگی رہیں اور دشمن کے کواپس آئے کا نتیجہ رکھتی رہیں جب شہر صاف ہو گیا۔ (دشمن کو) یہ اطلاع ملی تو وہ حیر و حاشی کے ساتھ اپنے قبائلی کی طرف واپس آئے۔ اس وقت گھنٹے میں لگی ہوئی پوشیدہ فوج نے ان پر حملہ کیا اور ان کا قتل عام کیا۔ یوں فریقین میں سے عرب امراء اور قداموں کی بہت بڑی تعداد ہلاک ہوئی۔

یہاں اہل انصاف میں (عرب قبائل کا ایک سردار) حاکم بن طار بن جابر سلطان کے پاس آیا اور اس نے اطاعت قبول کی اور اپنے چچا (عمر) کی مخالفت کا اعلان کیا۔ ان کو ان سے ہر بھی سلطان کا مطلع دیا تا کہ وہ اسے واپس لے دے اور کیا کہ اگر ان سے مطالبہ کیا جائے تو وہ سلطان کو کچھ سیکھتے ہیں۔

عرب قبائل کا فیصلہ : سلطان نے اس عرب سردار کا غیر مقدم نہ کیا اور اسے اس بات اور توہمات سے زبردہ کیا اور اسے اپنی منظوری اور اختیارات دے کر جو بھی اسے پاس بھیجا۔ چنانچہ جب ان کا چچا اور بھائی عمر بن حارہ سلطان کی طرف سے یہ توہمات لے کر واپس پہنچا تو انہوں نے آل ہبہ کے تمام قبائلی سے گفت و شنید کی اور انھیں سلطان کی طرف سے ملنے والی نذر کی طرف مائل کیا اور اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ غنٹہ اور ناقرا کی نتیجہ میں اس قدر پریشان دور جنگ داخلی میں چلے ہیں۔ ان سب نے ہھر کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ وہ دو باتوں میں سے ایک کو منظور کر لے کہ وہ سلطان کو اپنے پاس رکھے یا وہ انہیں اجازت دے کہ وہ سلطان کو اطاعت قبول کر لیں اور محدود جہاں پناہ سے چلا جائے۔

سلطان کی گرفتاری : ہھر یہ باتیں سن کر بہت گھبرایا۔ وہ اپنے قبائلی کی مخالفت نہیں کر سکا اور انھیں اجازت دے دی کہ وہ سلطان کو گرفتار کر کے اسے سلطان کے حکام کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اسے گرفتار کر کے اسے حلب کے نائب حکم کے حوالے کر دیا۔ ان فرزندوں نے سلطان کی طرف سے اپنے صحابہ سے اور اپنے باپ کے لئے نائب حاکم سے طلبہ جمع حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے افسروں کو بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے سلطان کو گرفتار کر لیا اور اس کے ساتھ سو سوار اور بیوہ فوج بھیج کر اسے طلب لے آئے۔ یہاں زانے پر انہوں نے ایک جاسوس کو ان سنا یا اور اسے قلعہ میں متعین کر دیا۔ اس کے بعد سلطان نے قاهرہ سے ایک امیر کو بھیجا۔

سلطان کا قتل : اس نے (قید خانے میں) محسوس کر کے قتل کیا اور اس کا سر (کات) شام کے علاقے میں اس کا کھشت کر لیا۔ اور تاریخ از حضرات البیادیک کہ وہ سر قاہرہ لے کر آیا اور باپ ذیل کے کوپر (سلطان کے) سر کو لٹا دیا۔ اس سے

مکتبہ معظمہ کے واقعات

ملی کا تقعر لہذا تقعر میں یہ جلیات کے پاس سرخیوں میں سے ایک ذریعہ کا علی آقا تقعر میں اس کو تقعر کا اس تقعر کے ہر اہل خانہ کے ساتھ اس کے ساتھ یہ جانکد و شکار (اس کے) کے درمیان پہلے کرے۔

مسلطان کی گرفتاری: سلطان بنی سلاسل کو سلطان نے پس پھینکا اور سلطان نے اسے گرفتار کر کے اسے قید کر لیا اور وہ اس وقت تک تیار نہ ہوا جب تک کہ وہ اس کے لئے کوئی نیا مکان نہ ملے۔ اس وقت تک کہ اس کے لئے کوئی نیا مکان نہ ملے۔ اس وقت تک کہ اس کے لئے کوئی نیا مکان نہ ملے۔

پلی کی خور و حکام کی۔ یہ ہے جس سلطان مصر نے انہیں اپنے پاس بلا کر یہاں سے کہیں زمین کو کوہاؤں بیٹھے۔ سلطان نے ان کو ان کی تسلیم و تحریک کر اور ان کو انوں کا منصب دیکھ رکھا ہے ہم پلی کی نشست پر، ان کو، سے یاد نہ تھی۔ میرا نظریہ ہے کہ

سلطان تیمور کا بیٹا اور ۱۴۲۰ء کی یہ قیام شدہ سال تھی۔ جسے حکم قائم رہا آخر کار ان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ بعد ازیں
 ۱۴۲۰ء میں شیخ حسن کا پوتا اور بن اور لیس حکمران تھا کہ اسے میں یہ خبر آئی کہ اوران، انیس کے ملاق ترکستان و نظامین
 (ایک نہر سے اور تھوڑا سا حکم کو دیا ہوا ہے جس کا نام تھوڑا (تیمور) تھا اس کے پاس مثل دربار میں گائیے بنگرہ تھا۔
 یہ بادشاہ اوران کی تو بہ چٹائی خانہ میں سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا یہ لوگ بنگرہ خان کے فرزند چٹائی کی نسل
 سے تھے یا یہ چٹائی کوئی اور شخص تھا جس کا مسئلہ کی دوسری قوم سے تعلق تھا۔

چٹائی کی قوم کی تعداد تاہم یہی بات زیادہ درست ہے کیونکہ یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ بنگرہ خان کے چٹائی خانہ ان کی
 سلطنت بادشاہ انیس کے ہاتھ میں چٹائی تھی۔ اس سلسلے میں یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ تھوڑا (تیمور) بادشاہ کے ہمراہ چٹائی
 خانہ ان کا بنگرہ خضر ہوا تھا اور ان کی خدمت میں اس خاندان کی اس قدر کثیر تعداد نہیں ہو سکتی تھی۔ (اس کا جواب یہ ہے کہ)
 چٹائی کے زمانے سے لے کر اس وقت تک تین مدت دو سو سال ہوتی ہے۔ کیونکہ چٹائی اپنے والد بنگرہ خان (کی تہا مات)
 کے زمانے میں پہلیں سوا کا تھا۔ اسی وقت میں پانچ سلسلے جاری ہو چکی ہیں کیونکہ یہ نسل چالیس سال کی ہوتی ہے اور
 چالیس سال کے عرصے میں ہر دور کے اس فرزند کم از کم ہو سکتے ہیں۔ اس مرسا پانچ مرتبہ ضرب پانچ ہے (دو سو سال کے
 عرصے میں ایک ایک بار تھوڑا ہوتا ہے)۔

(علامہ ازمی) اگر فی کس اس فرزند فرض کریں تو پانچ لکھوں سے زائد یہ تعداد ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر یہ
 (اوساٹھ گنا کر) فی کس اس اندھ کر دی جائے تو یہ تعداد تیس ہزار تک پہنچتی ہے اور اگر (بھگت کر) فی کس سات کر دی جائے تو
 اس صورت میں بھی یہ تعداد سولہ ہزار ہوتی ہے۔ تاہم فی کس سات بچوں کی تعداد بدولت معاصرین سب سے کم تھوڑی
 ہے۔ ہر سال سولہ ہزار کی فوج بھی دوسری قوموں پر حکومت کرنے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ فوج تھوڑا، غریب
 مدد ہوتی ہے۔

سلطان تیمور کی فتوحات: بہر حال جب سلطان تھوڑا (تیمور) بادشاہ انیس کے علاقے میں نمودار ہوا تو وہ خراسان پہنچ گیا
 اور وہیں یہ بھی بنگول کے بعد اس کے حاکم شیخ دلی سے پہلا تو جین لیا۔ شیخ دلی تو ریز کی طرف بھاگ گیا تھا لہذا سلطان
 غزنے کے علاقے میں تو ریز پر فوج کشی کی اور تو ریز و ذرا بانچوان کو فتح کر کے انیس ویران کر دیا۔ ان فنکاروں میں شیخ دلی بارہ
 لاکھ کے بعد وہ شہر ہسپانیہ کے پاس ہے۔ گزرا تو وہاں سے ہاشمہ دلی نے اہل حق تبار کی۔

ترک فوجوں سے مقابلہ: تو ریز کی جنگ کے بعد وہ بغداد کے علاقے میں پہنچا تو وہ لوگ اس کے مقابلے سے گریز
 کرتے رہے۔ اس کے بعد آذربائیجان کے علاقے میں اس کی فوجوں کا لکڑہ اور موصل کی ترک فوجوں سے مقابلہ ہوا۔
 ان کے ساتھ اس کی جنگ برابر ہوتی رہا۔ اس کے بعد وہ ہسپانیہ کی طرف پیچھے ہٹ گیا۔ اسے میں اسے یہ خبر معلوم ہوئی کہ
 اس کی قوم کے ایک شخص نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے جو قرآن میں فطرت سے نام سے معلوم ہے یہ بھی معلوم ہوا
 کہ اس نے دو ٹی خاں میں ویشیر خان کے خاندانی علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اور نہرانے کے پاس تھوڑا چھوٹا قبضہ کر لیا ہے اور اسے
 فوج اور مال و دولت کی مدد بھی دینی چاہی ہے۔

(چونچر میں کراہت و رونا بچہ نے تخت کی طرف نہ کیا۔ چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بازو میں کوئی اطلاع مسنون نہیں تھی۔ اس کے بعد یہ اطلاع آئی کہ وہ باقی قریب الدین کا طالب آگیا ہے اور اس کے تختہ و دار کا نسخہ لکھ دیا ہے۔ نیز مراٹھے کے اے تخت کو بھی فتح کر لیا ہے۔

فتح امیران، میں نے جہد سلطان شہر (تیجور) نے اسفہان عراقی، محمد کاوی اور کرمان کا قصد کیا اور مظفریادری کے قریب دوں کیمساجد کی دوحہ جنگ کی۔ اس جنگوں میں میں نے کے سلاطین، دست مجھے اور ان کا شیرازہ بھر لیا۔ ان کے کارہے تمام علے علما کے زخم کھینچا گئے۔

اگر بغیر اور اس کا ذکر میں قائم ہے، احمد بن ابی اس سے خط و کتابت کرتا رہا اور تھاقت بھیج کر اس سے حفاظت قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ یہی حکم وہ خط و کتابت سے اور اگلیاں اہل کرم کے ذریعے اسے لے رہا تھا۔

جاء غلام احمد بن ابی اس صحت پا گیا۔ کہ غلام احمد بن ابی اس نے جسے وہ خط و کتابت بھیج کر اس سے حفاظت قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ یہی حکم وہ خط و کتابت سے اور اگلیاں اہل کرم کے ذریعے اسے لے رہا تھا۔

جاء غلام احمد بن ابی اس صحت پا گیا۔ کہ غلام احمد بن ابی اس نے جسے وہ خط و کتابت بھیج کر اس سے حفاظت قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ یہی حکم وہ خط و کتابت سے اور اگلیاں اہل کرم کے ذریعے اسے لے رہا تھا۔

جائے بقدر اوکا قبر اور (احمد یلدرم سے بھاگ کر تھکے لڑے) (تاریخ افغان احمد بن ابدان کے توفیق میں لکھی گئی۔ انہوں نے دہائیوں سے قبل کے تمام پروردگار میں تمہیں کرا سے پار کیا۔ پھر انہوں نے احمد کو مراد حضرت علی (ع) (عجف و شرف) پر جانچا۔ اس نے بھی اپنے کروائیوں میں کے ساتھ مقابلہ کیا اور توفیق جاری و افسوس کے تقاب میں بھی جیتا تھا وہ (اس جنگ میں) اور قبر۔ احمد کا تھکا وہ دو شام کی سرحد پر رہا۔ ان کے معاصرین طرف بھاگ گیا۔ تاہم وہ کارول توفیق نے اس کے تمام سزا و سزا میں جاری کے جانور لاد۔ یہ دولت پر پختہ کر گیا اور اس کو سزا کر دیا آگئے۔

بعد ازیں دوبارہ تاج پئی احمد بن علی نے وجہ کے مقام پر آرام کیا اور وہاں سلطان مصر کے نائب حاکم کو اپنے حالات سے مطلع کیا تو اس نے ذرا بچے خصوصاً افراد کے ذریعے اس کے لئے خوشہ راہ و ضروری سامان و سامان بھجوا دی جنہیں نے گروہ و غلامانہ کے آخر میں طلب پہنچا۔ وہاں نہروان قندریہ آباد ہوا کہ مصر میں جا رہے تھے۔ یہ یہ اطلاعات موصول ہوئی کہ وہاں سلطان تیور نے اس کے ساتھ اس کی بہت کٹ مار چکی تھی ہے اور نہ صرف اس کے تمام ذخیرہاں پر قبضہ کر لی ہے بلکہ تمام اہل خداداد کے مال و دولت کو بھی ضبط کر لیا۔ چنانچہ اس کی امیر و غریب کے پاس کوئی راز و سامان نہیں چھوڑا ہے یہاں تک کہ وہ نائب وہ سب ممکن ہو سکے ہیں اور قندریہ و خداداد کے تمام محلے و دیہات جوتھے ہیں۔

مصر کی فوجوں کی تباہی ۱۹۰۷ء میں۔ اور سلطان علی کا مصر کے پاس فریادوں کا کرچا ہونے اپنے ملک کو بار بار حاصل کرنے اور دشمن سے انتقام لینے کے لئے اس سے مدد و طلب کی۔ بعد ازاں سلطان (مصر) نے اس کی فریاد پر بھی اور سلطان کی مدد میں فوجیں بھی بھیج کر اس کے لئے کارروائی کی۔

باب: ششست

یمن کی رسول شاہی سلطنت

ہم پہلے یمن کرچکے ہیں کہ اپنی سلطنت نے یمن کو بھی فتح کر لیا تھا اور ان کی طرف سے یمن سے حکام مقرر ہو کر آتے تھے۔ مگر جب یہ مظفر بنی سے ٹیپٹ و بنی العتب کا پوتا طیب بن سعد الدین ٹیپٹ و یمن کا حاکم مقرر ہوا تو وہ سلطان عادل کے عہد حکومت میں خروخوار ہو گیا اور بغاوت کا ہارن اٹھایا جسے سرقہ بنی سلطان عادل نے اپنے فرزند امیر کاچا کو جو مصر کا حاکم تھا پیغام بھیجا کہ اپنے فرزند یوسف مسعود کو یمن بھیجے اور وہاں کا بھائی تھا اور اس کا شری میں لقب انیس یا انیس تھا مسعود نے سینہ سپر ہو کر حملہ کیا اور گرفتار کر کے اسے مصر بھیج دیا۔ یمنیوں نے یمن کے کٹاف میں ان کے بھائی کو شہید کر دیا۔

مسعود کی حکومت۔ مسعود بنی خروخوار کو یمن کوٹ ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا فرزند کاچا دارشاہ مقرر ہوا۔ اس نے بھی پورے یمن کو یمن کی حکومت پر بحال رکھا۔ مسعود نے ۱۱۹۱ھ میں فریضہ فتح کیا۔ فتح کے دن میں مسعود نے فیض کے منہ والے کو اپنے بھائی سے بھیجے کہ تھا اس کے گھر سے میں حالات ہم پہلے جان کر پہنچے ہیں۔

۱۱۹۲ھ میں سلطان نے غلطی کرنا تھا۔ وہ مسعود کے ساتھ چلا گیا۔ وہ انگریزوں نے اسے شکست دے کر نہ مظلوم پر قبضہ کر لیا اور اپنی طرف سے وہاں ایک حاکم مقرر کر کے یمن کوٹ آئے۔

۱۱۹۶ھ میں وہی رہا تو وہ کو مظلوم چلا گیا اور یمن پر پہنچے استاذ وار (وزیر مالی) علی بن رسول مرہانی کو بچا کر یمن مقرر کیا۔ مسعود چار سال حکومت کرنے کے بعد کہ مظلوم کوٹ ہو گیا۔

اس کی وفات کی خبر اس کے والد کو اس وقت ملی جب کہ وہ مظلوم کا کھوسہ دکن سے تھا (وفات کی خبر سننے پر)۔

ابن خرداد (جو مالک مقرر تھا) نے مظلوم کوٹ آیا اور (وہاں سے) اپنی حکومت کو حملہ کر لیا۔

موسیٰ اشرف کا عہد حکومت۔ علی بن رسول نے (اس کے فرزند) موسیٰ بنی المسعود کو یمن کا حاکم مقرر کیا۔ اس کا لقب اشرف مقرر ہوا۔ مسعود کا ایک اور فرزند بھی تھا جس کا نام یوسف تھا مظلوم کوٹ ہوا تھا اور اس نے ایک فرزند چھوڑا تھا جس کا نام بھی موسیٰ تھا۔ یوسف کوٹ (امراء) نے ایک کے بعد حاکم مقرر کیا مگر پھر اسے اٹک کر دیا تھا۔

رسول شاہی سلطنت کا آغاز۔ ہر وہ علی بن رسول نے موسیٰ اشرف بن مسعود کو حاکم (برائے نام) مقرر کر کے خروخوار کو حملہ کر لیا۔ پھر اسے درخواست کرنے پر حاکم بن گیا تھا۔ خروخوار کے حاکم سلطان کال کا دار تھا اور

کے بعد اس کا فرقہ عاشق مہدی الدین مرہٹوں کا نہ کہ ہوا۔ اس وقت اس کا چھٹی راہہ خراج کا حکم تھا ہندو اس نے خود حاکم بنے گا
وہی کیا اور اس کی حکومت کی۔ ہندو اشراف نے اس کے خلاف فوج کشی کی۔ اس کی فوج نے جنگ میں اسے شکست دے کر اسے
گرم گار کر دیا اور اسے قید خانے میں بند کر دیا۔ اس اثنا میں اس کی ایک نوٹہ نے اسے زہر دے کر ہلاک کر دیا اور وہ ۱۶۹۰ء
میں فوت ہو گیا۔ اس نے صرف چھ بیٹے خواست کی۔

دادا الملوچ اشراف کے رہنے کے بعد اراکے مرہٹوں نے اس نے بھائی دادا علی علی راہہ قید خانے سے نکال کر اسے حاکم
دین مقرر کیا اور اس کا (شاہی) منصب اراکے رکھا۔ اس نے نہ کہ ہوتے خراج ملا کام کیا کہ اس نے محکمہ یا کہ اس کو بڑی کوتاہی
کر دیا ہے جس نے اس کے جانی گزر دیا تھا۔

اس کے بعد اراکے ساتویں منصب کو خواست اور مرہٹوں اور شاہی بھتیجا اور مرہٹوں نے خراج میں اراکے کو تاراج کر دیا۔ چنانچہ
۱۷۰۰ء میں اس کے قتل کی طرف روڑوں کو نکالنے کے بعد بوجہ پرستش میں مرہٹوں (اس کے بنے ہوئے) اور کپڑے میں مرہٹوں کی
فارسہ قتل اور مرہٹوں کی شاہی قتل میں اس کے علاوہ مرہٹوں اور مرہٹوں نے بھی پیچھے کیے تھے۔ اس نے ۱۷۰۰ء میں بھی مرہٹوں
قد رجا تھا پہلے۔ اس کے بعد اراکے کے تعلقات مرہٹوں میں سے گئے۔ تا آنکہ جب مرہٹوں میں اس نے اس قسم
کے خلاف پیچھے تو مرہٹوں نے وہ خلاف بھی کر دیا۔ وہ مرہٹوں کے خلاف مرہٹوں سے کیا میں خود کر رہی کہ مرہٹوں
۱۷۰۰ء کو یہ نہایت عالم و فاضل عالم تھا۔ وہ شاہی مسلک کا تھا۔ اس نے نام شہرہوں سے کیا میں خود کر رہی کہ مرہٹوں
تھیں۔ چنانچہ اس کے قتل ہونے میں مرہٹوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ وہ مرہٹوں کو مرہٹوں سے تو اتنا تو مرہٹوں نے بہت
بڑے شاہی عالم میں لگی مرہٹوں کا اعانت بھی تھا۔

اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مرہٹوں کی بیوی مرہٹوں کا مرہٹوں میں کے قتل ہو گیا۔

جال الدین مرہٹوں کی بغاوت حاکم مرہٹوں کے بعد مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
خدیجی مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
اس مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے

دو بار بغاوت: جلال الدین کو قید کرنے کے بعد مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
اس مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے
مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کے ساتھ مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے

مجاہد کی بغاوت: جب مجاہد مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں کی بغاوت اور مرہٹوں میں مرہٹوں ہو گیا۔ اس نے

۳۰ شیخ، مؤلفہ میں۔ اور اسے خود لڑنے کے لیے تیار کر دیا۔ اس کے ساتھ
فرمانبردار ہوئے۔

عبداللہ بن منصور کی مخالفت اس وقت عبداللہ بن منصور ایوب دعوہ میں تھا۔ اس نے اس کی مخالفت کی
اور اعلیٰ سے انکار کیا۔ مجاہد نے تحریر کیا کہ (اگر اس نے مخالفت کی تو وہ اس کے باپ (منصور ایوب) کو قتل کر دے
گا۔ اس کے باوجود وہ کالیٹ پر قائم رہا اور اعلیٰ کی مخالفت کی۔ اس کی بدولت وہ قتل ہوا اور (اس کے) (عرب) (اور
گردن) میں (میں) ہوئے اور حالات خراب ہو گئے۔

منصور ایوب نے قید خانے سے اپنے فرزند کے نام پر ہدایت احمد بھیجا کہ وہ دعوہ (اس کے) حوالے کر دے (اسے
اپنے قتل سے) کاٹ دے۔ مگر عبداللہ نے اس کی (ہدایت) ماننے سے انکار کر دیا اور اپنے باپ کو بھی سخت جواب تحریر کیا۔

زید پر قبضہ جب مجاہد (عبداللہ کے) (دوبلے) سے مایوس ہو گیا تو اس نے اس کے والد منصور ایوب کو اس کے قید خانے
میں لے کر لایا۔ اس وقت دعوہ کے باشندے اپنے مرد و زن و بچہ قتل کر دے اور انہوں نے عبداللہ بن
عبداللہ بن منصور ایوب کے ہاتھ پر (حاکم کی حیثیت سے) تسلیم کی۔ اس کے بعد اس نے شباب صفوی کی سرکردگی میں دعوہ
کے مقام کی طرف فوج بھیجی جس نے اس شہر کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا۔

مجاہد کی نہ کافی زاب مجاہد نے اپنے پر سالار و ملوک روئے اور ان کی گزشتہ باتوں میں، ان میں بھی جیسے جب وہ زین کے قریب پہنچیں
تو اہل سیلاب آئندہ اور اہل زین نے ان پر شب توں مار کر (مجاہد کی) فوج کو نقصان پہنچا اور ان کے مرد و قتل کر لیا۔
(جب جو کوہ پر پہنچی تو) اس نے اپنے سپہ سالار علی بن دواظر پر یہ اترام لگا کر کہ وہ اس کے دشمن کے ساتھ مل گیا
ہے اس نے اس سے اسے تحریر کیا کہ وہ اہل زین کے لئے مدد بھیجے (اس نے ساتھ ساتھ) اس نے مدد کے
کہ کم توڑ کر دے کہ وہ اسے گرفتار کر لے۔

عبداللہ بن منصور کی فوجیات یہ تحریر لکھا (بن منصور ایوب) کے ہاتھ لگی ہوئی ہے یہ خط اور ادار کے پاس بھیج دیا۔ پانچویں
مدد اہل زین آئے۔ اور اس کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا اور ۳۵۷ھ میں مدد کو فتح کر کے قاری کی حکومت کا خطبہ پڑھا۔ پھر
وہ نے متعاود و غرض کے حاکم کو اپنے ساتھ لایا اور انہوں نے بھی مجاہد (بن منصور) کو جاکر نصیب کیا۔
مجاہد نے مدد اور مددوں کے قبضے سے اس وقت اہل دعوہ کی جب کہ وہ ملک مدینہ میں تھا۔ مگر انہوں نے اسے
کوئی مدد فراہم نہیں کی۔

اس طرح نے ملک مدینہ سے شرفا اور وہاں کے قاضی محمد بن بطری بکھر کر گیا کہ وہ مدینہ کا حکم ہو گیا ہے۔

مسیر کی اہل زین فوج جب مجاہد بن منصور ایوب بن نے قلعوں پر دھڑکائی اور انہیں مجاہد کے قبضے سے نکال دیا اور
قلم مدینہ میں اس کا محاصرہ کیا تو جب وہ نے مسر کے ترکہ مدینہ محمد بن قلدان الناصر دعوہ میں ایک فریاد نامہ بھیج دیا اور اہل
کی درخواست کی۔ چنانچہ سلطان نے مسر کے عیوب اور ان کی قیادت میں جو اس کے اصرارے سلطنت میں سے دئے
فوج بھیج دی۔ (بن) ۳۵۸ھ میں پہنچے کہ ان کی بھرپور میں مجاہد مدینہ سے مدد کو آئے اور ان میں قاتل کے

مقام پر پہنچا۔ جب وہاں کے باشندوں نے چاہ طلب کی تو اس نے انہیں چاہ دے دی۔ اس کے بعد انہوں نے ظاہر بن منصور راہب سے مصالحت کے لئے خط و کتابت کی مگر وہ اولاً کو اپنے فیصلے میں رکھے پھر اسرار کر رہا آ کر انہوں نے باہر طلب اٹھایا۔

شہاب صفوی کا قتل ترک امرا نے (جواہر کے لئے) وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ شہاب صفوی کو طلب کیا جس نے مجاہد اور ظاہر کے درمیان مخالفت اور تشویش پیدا کر رکھا تھا۔ اس نے قتل حکم سے انکار کر دیا لہذا اسے (مصری سردار) سوار ہو کر اس کے پاس پہنچا اور اس کے بے خیالی میں اس پر حملہ کر کے قتل و غلبہ (مکروں کے بازار) میں جو قصہ سنے مقام پر واقع تھا اسے قتل کر دیا۔

پھر (ترک فوج نے) برصغیر سے مجاہد کے خاندانوں کا قتل عام کیا تا آنکہ وہ سب اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔ اس میں اس کی قسمت مستحکم ہوئی۔ اس کے بعد ازکی (فوج) نے اس میں مصروف ہو گئی۔

ظاہر کا قتل شہاب میں شہاب کی حکومت مستحکم ہو گئی اور دیوبند کے علاقے پر ظاہر اس کا جانشین بن گیا۔ ظاہر نے اس کے ساتھ دو ممتاز شخصیات کا حکم کئے۔ شہاب و ملکن ہو گیا تو مجاہد نے اسی ذمہ اختیار کیا کہ وہ دیوبند کی حکومت سے دستبردار ہو گیا۔ مجاہد نے اسے اپنی طرف سے دیوبند کا حاکم مقرر کیا۔ یوں وہ اس کے حامیوں میں شامل ہو گیا۔ پھر (مجاہد) اسے نے اسے گرفتار کر کے مصر کے قلعہ میں مقید کر دیا اور ۳۳۳ھ میں قید خانے میں اسے قتل کر دیا۔

مجاہد کا بیٹا مجاہد نے اس سے بیٹے حسن والا سے پہلے وہ حکومت میں بیٹھا دیا کہ وہ سال تھا جب کہ مصر کی سلطنت کے عمران خان نے بھی اس کی حیثیت سے بیٹھا دیا تھا۔ اس وقت سابق نگران سلطنت و بیٹا اس نے متعین ہو کر بیٹھا تھا۔ کیونکہ سلطان مصر نے ظاہر و حکم و باغیہ کہہ دیا تھا کہ وہ اسے گرفتار کر لے۔ گرفتاری کے بعد بھی اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ فرط بیٹا ادا کرے۔ لہذا اس نے اجازت دی کہ مقید ہو کر بیٹھا کرے۔

مصری فوج سے جنگ اس اثناء میں شاہ یمن مجاہد بیٹا کو قتل کرنے کے لئے بھیجی گیا۔ اس کے مطلق یہ خبر منہور ہو گئی کہ وہ خلاف کلمہ مصلحت نہ چاہتا ہے۔ اس بات پر اسے مصر و روان کی فوج بھیجی گئی۔ اس نے اپنی اور ایک دوسری فوج کے ساتھ یمن ہنگامہ پر پہنچا اور جنگ چھڑ گئی۔ اس میں مجاہد کو شکست ہو گئی اور اس کی اکثر فوج جانی رہی۔ اس موقع پر چچا اس کو جنگ کرنے کے لئے ہار کر دیا گیا تھا اور اس نے اس جنگ میں بہادرانہ کارنامے انجام دیے۔ اس کے بعد اسے دوبارہ تہہ کر دیا گیا۔

گرفتاری اور رہائی (اس جنگ کے بعد) مجاہد کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور اسے مصر لے جا کر مقید کر دیا گیا تھا۔ سلطان مصر کے ہمہ حکومت میں اسے رہا کر دیا گیا تھا اور اس کے اہل و عیال کو بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اسے اس کے ملک چھوڑ آئے۔ مگر جب وہ فوج کے مقام پر پہنچا تو فتنہ کو اتار دیا کہ وہ مجاہد کے باپ سے کچھ لہو چاہا کہ وہ اسے قتل کرے لہذا نذر کرک کے قلعہ میں اسے مقید کر دیا۔ اس کے بعد پھر اسے رہا کیا اور اس کو اس کے ملک پہنچا دیا گیا۔

مجاہد کی وفات: بیان آ کر اس نے بادشاہ مصر سے مصالحانہ تعلقات قائم رکھے اور وہاں تحائف پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھا تا آنکہ ۶۷۰ھ میں فوت ہو گیا۔ اس کی مدت حکومت پچاس سال تھی۔

افضل بن مجاہد کی حکومت: جب ۶۷۰ھ میں مجاہد کی وفات ہوئی تو اس کے بعد اس کا فرزند صاحب شہر ابن ہو اور اس کا لقب افضل تھا۔ اس یمن پر امارہ سارا حکومت کی اور وہ ۸۰۰ھ میں فوت ہوا۔

دیکھ کر حکام یمن: جب ۸۰۰ھ میں افضل عباس بن المجاہد فوت ہوا تو اس کے بعد اس کا فرزند محمد المصمودی حاکم ہوا اس کی حکومت منظم رہی البتہ وہ عرصے میں اس کے خادموں کی ایک جماعت اس کے خلاف باغی ہوئی اور اس نے اس کو قتل کرنے کی سازش کی مگر جب سے اس کی سازش کا علم ہو گیا تو وہ تمام دھوکے کی طرف بھاگ گئے عربوں نے انہیں دانتے میں پکڑ لیا اور انہیں (ہونہار کے پاس) لے کر آئے۔ دشمنوں نے انہیں معاف کیا۔ اس کے بعد بھی وہ حکومت کرنا رہا تا ۸۱۲ھ وہ فوت ہو گیا۔

محمد احمد بن افضل کی وفات کے بعد اس کا بیٹا شرف المصمودی (یمن کا) حاکم ہو۔ اس کی سلطنت بھی منظم رہی تا کہ وہ اپنے دور نے سرحدوں کو وسیع کیا۔ یمن کا حاکم ہے۔

باب: شہادت

تاری سلاطین کے حالات

ہم پہلے تاریخوں کے حالات میں یہ بتائے ہیں کہ تاریخوں کا نقش ترک اقوام سے ہے اور صحیح روایت کے مطابق تمام ترکوں میں گورنمنٹ یافت کی اولاد سے ہیں جس کا ذکر قرون وسطیٰ میں موجود ہے۔

ہم نے ترکوں کی مختلف اجناس و اقوام کا ذکر بھی کیا ہے اور ترک قوم کو جس سے سلجوقیوں کا تعلق ہے انہی میں پھر کیا ہے نیز ہلالہ بھی انہی میں سے ہیں اور راجی میں سے تھے ترک قوم اور اہل بلاد اسلام کا جو سرحد کے قریب ہے انہی سے مشتق ہے اور وہ اس نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔

ہم نے خطا اور طغرلوئی میں اشارہ کیا ہے اور وہی تاریخ یہاں۔

ابن دینور قوموں کا مختصر تذکرہ طغاج کی سر زمین میں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ترکستان کا شہر اور اس سے متعلقہ اور اہم (دریا پور) کا علاقہ تھا اور جب ان (۱۲۲۵ء) کے سلاطین مسلمان ہو گئے تھے تو اس وقت بھی ان کا علاقہ تھا۔ ہم نے خوجند، خوار خروہر، ختن خ کو بھی انہی میں شمار کیا ہے۔ کیا تھا تو ایک ملک ان کے قبائل میں ہیں اور اب ترکستان و ترکستان بھی انہی میں شامل ہیں۔

ترک اقوام مغربی کی کتاب روجر کے مؤلف (اورین) نے مندرجہ ذیل (قبائل) کو بھی انہی (۱۲۲۵ء) میں شمار کیا ہے:

(۱) ایلک (۲) قنقوزیہ (۳) خرنیہ (۴) کیمانیہ (۵) خرنیہ (۶) خوار (۷) طغر (۸) ایلک (۹) یساک (۱۰) برطاس (۱۱) سبخت (۱۲) خراجان (۱۳) اکر۔ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ ترک قوم کے حکماء و ولی عہد انہی میں ہیں۔ ترکوں کی چار قومیں دریا کے پار (ماوراء النہر) مشرق سے عرب و قزوین تک انہی سے لے کر ساقیہ، انجم تک جنوب و شمال کے درمیان میں آباد ہیں اور ممکن ان کے حکماء کئے گئے ہوں گے۔

چینگ۔ چینگ کا ایک اہل مذہب مسیحی کے تحت تھا جو پانی کی ماوراء النہر کے بھائی تھے۔ پھر یہ ملک بھی ان کے تحت ہو گیا اور انہوں نے چینگ کا اکثر علاقہ فتح کر لیا۔ اہل مذہب کا بھی سامنے ملاؤ چینگوں کے قبضہ میں ہے۔

تاریخ مذکورہ میں جیسا کہ ہم آج کے کتاب میں اور سلجوقیوں کے حالات میں بیان کر چکے ہیں ان کی اکثر آبادی انہی میں تھی اور بابائوں میں آج وہ جو چینگ اور ترکستان نے درمیان میں اسلام سے پہلے بھی ان کی ایک سلطنت تھی جو اہل انہوں نے ساتھ جنگ کرتی رہی تھی۔ اس زمانے میں ان کے حکام ہونفرامیان تھے۔

تا تاریخوں کی حمایت میں خطا قوم کے برخلاف ہو گیا۔ ہر طرف سے ان کا مقابلہ ہو گیا۔ چنانچہ ان کے محدودے چند افراد ہی کے جزیرہ کنٹن کے پہاڑوں کے درمیان قلعہ بند ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک قلعہ بعد از خوارزم شاہ کے ساتھ مل گئی تھی اور اس سے ساتھ رہے گئی تھی۔

کھٹلی خاں سے مخالفت۔ اب خوارزم شاہ نے کھٹلی خاں کو جو تاروں کا بادشاہ تھا قوم خطا کی گفت پر مبارکباد دی اور یہ پیغام دیا کہ (جیسے کہ) اس کی بادشاہت بدولت ہو رہی۔ ۴۲ تاروں کا بادشاہ نے (اس کی امداد کا) اعتراف کیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ مگر (کچھ عرصہ کے بعد) علاقے کی حکومت کے بارے میں اس سے جھگڑنے لگا۔ خوارزم شاہ نے اطلاع پر جنگ کیا مگر اسے جندی معلوم ہو گیا کہ وہ اس کا تھا بلکہ نہیں کر سکتا ہے۔ لہذا وہ جنگ کرنے میں تامل مول کر تاروں کا بہت کھٹلی خاں سے اس بارے میں ملازمت کرتا تو وہ اسے مخالفت جاری رکھا۔ اس کا تاروں میں کھٹلی خاں نے کاشغر ترکستان اور سانگون کے علاقوں کو فتح کر لیا تھا۔

شیراز کی توجہ۔ خوارزم شاہ کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ دشمنی فرقت سے انجانبہ لا نشان اور ان کے چاندوں طرف کے شہروں کو جو رہا۔ کئی حمایت کی صاف سحر سے اور خوب صورت شیراز کے پاس کے باشندوں سے خالی کرانے۔ چنانچہ ان کے باشندوں کو دشمنی و دشمنی میں بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے ان تمام شہروں کو ویران اور تارہ کر دیا تاکہ وہ تاروں کے قبضہ میں نہ چلے جائیں۔

چنگیز خاں کا ظہور۔ اس اثنا میں مغلی خاں کے مقابلے ہوئے۔ لے نعل قوم کو روک دیا۔ جن کا بادشاہ چنگیز خاں تھا۔ لہذا کھٹلی خاں خوارزم شاہ سے جنگ ترک کر کے مغلوں سے جنگ کرنے لگا۔ وہ دیر یا کو جو کر کے خراسان پہنچا اور خوارزم شاہ کا دوشتر ہوا جت کے میں رہا یہاں نہیں گئے۔

خوارزم شاہ کی فتوحات

جب سلجوق (خوارزم شاہ) نے خراسان کی طرف کوچ کیا تو اس نے خراسان اور بخارا کے درمیان تمام ملک فتح کر لے۔ ان میں خراسان، نازندران، باسجیان اور غزنی سے بخارا وستان کی سرحد تک کے شہر شامل تھے۔ ابلیغ غوری، خاندان کے سلاطین اپنے علاقوں پر قابض رہے اس کے بعد اس نے رے، ہمدان اور (ایران کے) کوہستانی تمام شہر فتح کر لے۔ اس کے بعد وہ عراق کی طرف روانہ ہوا اور (حماوی) خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ خلیفہ میں کا نام اسی طرح شامل کیا جائے جس طرح بلخوی سلاطین کا نام کیا تھا۔ خلیفہ نے اس پر عمل نہیں کیا جیسا کہ حکم ظلال کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

مگر اور فرقہ سے (ابلیغ) بھی حکومت و غزنی اور اس نے خیرشاہر میں قیام کیا۔ وہاں اس کے پاس چنگیز خاں کے اہل صفدی چاندی پہنچے۔ مگر نیم اور اوغوز کی سفیدان سے جتنے ہوئے ملک خطا کی پوشائیں تھیں۔ خاندان کے طور پر لے کر آئے۔ چنگیز خاں نے یہ پیغام بھیجا کہ اس نے جمن اور اس کے درمیان کے ترکستانی علاقے فتح کر لئے ہیں لہذا مصالحت کا خواہاں ہے اور یہ پامنا ہے۔ چنانچہ جمن سے تاروں کو اپنا سامانی جہاد دے دے اور لے جانے کی اجازت دی جائے۔

بھارا کا عاصہ کیا۔ اہاں کے لوگوں نے ہاتھ بٹ کر اپنے چچا نہیں چاہا۔ بے کراہی نے شیر پر قبضہ کر لیا۔ بھرا اہل بخارا اور قندھار
تفریق میں اس کے ساتھ مل کر گئے۔ یہاں تک کہ اس نے قندھار و ہندوستان کو دیکھ دیا۔ مگر چنگیز خاں نے اہل بخارا کے خلاف مجھ
شہنشاہ کے اہل خانہ کو لے کر اپنا دور نہیں قیام کیا۔ اس نے اہل سرحد کے ساتھ بھی ۱۱۹۱ھ میں بھی ملک لیا (کہاں کا قتل عام کیا
اور انہیں قید کر لیا)

خلطوط کا حوالہ: پھر اس نے خوارزم شاہ کی والدہ کے رشتہ دار اس کے خوارزم شاہ کو خلطوط بھیجے جو اہل خلطوط کے بہادری
تھے۔ اس نے خوارزم شاہ کی والدہ کی فرمائش کرنے پر خدمت کی اور اپنے خلطوط میں ان سے بہت توفیق حاصل کی اور
خوارزم شاہ کی والدہ ترکان خان سے جو خوارزم میں تھی تو اسان میں ملاقات کرنے کا وعدہ کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ وہ ایسا
فہم کیسی ہے وہ باطنی مقرر کر سکے۔

پھر اس نے یہ خلطوط سلطان کو بھیج دیا۔ جب اسی نے یہ خلطوط پڑھے تو وہ اپنی والدہ دار اس کے رشتہ داروں
سے یہ کہنے لگا۔ یوں تو ممکن جس قدرت اور بڑائی کے جذبات سے نہ لگے۔

خوارزم شاہ کا فرار: جب شیخ زانی نے اور اہل اہم علاقہ فتح کر پاتے تھے۔ کہ جب خانہ جنگی میں بھی شکست خوردہ فوج
آئے نہ ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ سلطان نے بھی بھائی نہ رہا نہ چھوڑا نہ لیا۔ اس نے ہر قوم خلا کی جو فوجیں تھیں
وہاں سے ہجرت کر بھی گئیں۔ انہیں زانی نے اس کے خلاف میں نہیں بڑا کر کھڑا کیا۔ مگر فوجی کاروبار میں فوج کے نام سے سہم
تھا۔ یہ قندھار و اسان کی سمت سے تھیں اس کے خلاف فوج لے کر رہی تھی۔ خوارزم شاہ نے قندھار و ہندوستان پر چھوڑا۔ عرصہ کے
بعد وہ ہندوستان کی طرف کوچ کر گیا۔ اس وقت بھی ۱۱۹۲ھ میں فوج اس کے خلاف میں تھی۔

۱۱۹۲ھ کی فوج کا تعاقب: جب خوارزم شاہ ان پہنچا تو ۱۱۹۲ھ کی فوج نے اسے کھڑے کر کے کاشغر اور ہمشتر کر
دیا۔ لہذا خوارزم شاہ نے کوہستان طرہ منان میں پناہ لی اور اپنی خدمت خوردہ فوج کے ساتھ سالہ بھر کے ایک گاؤں میں مقیم رہا
پھر اندھون نے اسے وہاں بھی کھڑے کر دیا۔ وہ بھڑکی نہ سے بچرہ بھرستان کے ایک جزیرہ میں پناہ گزین ہو گیا۔ ۱۱۹۳ھ کی
فوج بھی تعاقب میں پائی میں کھینچی اور پانی کے زور سے وہاں سے نہیں بڑھا پڑا۔

خوارزم شاہ کی وفات: خوارزم شاہ اس جزیرہ میں مقیم رہا مگر قیام نہ کر سکا۔ وہاں کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ نہ اپنا دل
جہ جلا۔ والدہ جزیرہ کو کھڑا کر گیا۔

ترکان خان کی گرفتاری: جب خوارزم شاہ کے فرار کی خبر اس کی والدہ کو نہ تو کون خاتون کو موصول ہوئی تو وہ بھی وہاں
سے نکلی کہ نہ اندھون کے کھڑے کر دیا نہ پناہ گزین ہو گئی۔ یہ تاجری فوج خوارزم شاہ کے تعاقب سے وہاں آئی تو انہوں
نے ہندوستان کے قلعوں کو فتح کر لیا۔ ان پر قابض ہو گئے۔ انہوں نے قندھار و ہندوستان کے بعد میں کہا۔ وہاں انہوں
نے خوارزم شاہ کی والدہ کو اس کی بیویوں کو گرفتار کر لیا۔ جن کے ساتھ ۱۱۹۵ھ میں لے کر لایا۔ چنانچہ وہی خاں تھا۔ گلجہ
خانہ نے بھی اس کی ایک بیوہ سے نکاح کیا اور ترکانہ فوج (اس کی والدہ) کی بہت ذات اور مہمانی کے ساتھ ۱۱۹۵ھ میں اس کی
قید کر لی۔

مغربی تاتاریوں کی فتوحات

بہت علاقہ میں مغربی۔ اس نے بہادر کی خواہش کو شاہ کا جواب کرنے کے بعد بعد اُن کی طرف لوٹنے کو اہل
ہند میں نے ان کا مذاق کیا۔ وہ ان کے ساتھ پہنچ گئی۔ اہل غبار نے پھر ان کے ساتھ بھی جرحہ اختیار کیا۔ مگر بہادر
قوس پہنچے تو ان کے ہاتھوں نے ان کا ہاتھ لے لیا۔ ہمارے ان کا حصر کر کے اس شیر پناہ آ کر قبضہ کر لیا اور
(جس کے) جاننے کے لئے ہمارے لئے وہاں سے روانہ کیا گیا۔

[illegible]

پھر بڑے عباسی خاں نے یہ فریبہ مست کی کہ وہ اپنی قوم جو اس کے لئے مروجہ کی مخالفت کے لئے قوت نہ تھیں۔ اس نے ان کا حصہ ہمارا تمام اہل حق و عین کو قرار دیا۔ یہ مگر اس نے اپنا وہ مقابلہ کرنے سے روکنا چاہا اور اس کی مخالفت کرنے سے انکار کیا۔

اُنچے بھرا ان روپے کو باغیچائی پکڑ کر کیڑا لے آئے وہاں فوری چمکی تھی مٹی نے ان سے دھڑکت کر بے سے نکال دیا اور ہلک کی جھڑواؤں میں پڑا۔ شمشیر صاحب آئے اور ان کا صاف گارنگے کا ہاتھوں کا کھنکر (خیمہ) لے کر کے جھڑواؤں اور پھانسیوں کی طرف لمبے گئے وہاں انہیں نے درختوں کو کھنکڑ کر کے تمام کیا اور اسے چھاد دیا اور کہا کہ: بھڑوہ تو میری طرف چلے گئے۔ اس وقت اس کے بھی پھانسی لگوانی کی طرف مایہ تھا۔ پھر وہاں کے شہر والے نے یہ حاصل کرنے سے انکار کیا۔

[illegible]

در بندہ شربان کی طرف چشم قدمی نہ کر ایسا جانے دو نہ شربان کا قصہ کہ اور خبر جانے کی خاص راہ چہرہ شریف میں
میں وہ نظریں نہ کرے کہ آئینہ اور بھڑا ہے نہ وہ بر پا کر دے۔ وہ بندہ اور دہائی کی وجہ سے دہائے کے نہیں جانتا ہے۔ اس لئے انہوں
نے شربان کو دھتورے کے لئے لکھ کر جانے کے لئے صراطِ حق کو انہوں کے پاس بھیجا تو انہوں نے اس کی بجائے کچھ اور ادا کر دیا
تو دہائی وہ جو ماتی جا رہے تھے انہیں دیکھ کر کہہ کر دیا

چمرہ درہند سے احمد کی سرزمین کی طرف روانہ ہوئے وہیں چٹاقی بوزنہ اور دو ترک سلاخوں سے دیکر قبائل سے اور کوخوئی میں مقیم تھے۔ چنے کو ان کو قلعہ بہت زیادہ دینی اس لئے (یہ بتاتا ہی قوم) ان پر قابض نہیں آئی۔ اس لئے اس نے اس کے ارد میں پھرت ڈالنے کی کوشش کی: آنگہ (اس طرح سے) کہ ان کے علاقے پر قابض آگے بڑھ رہیوں نے اسے قلعہ دو باد و باد کو دیا تو کوئی کشتی عام آیا اور جو کچھ رہا نہیں قدرتی بنایا۔ اس نے آخر یہ ان کے پیچھے سے ملک دوس کی طرف سے آگے اور چوٹی بنی۔ انہوں نے پہاڑوں اور وادیوں میں پناہ لی۔

فتح سر رواق: آخر یہ ۱۰۲۰ء کی قوموں کے سب سے بڑے شہر رواق پہلی بڑی تھکڑی کے قریب، کوخوئی کے کنارے واقع تھا۔ یہ نئی بندہ گاؤں اور یہیں سے ان کی تجارت ہوتی تھی خدا آبادیوں نے اسے فتح کر لیا۔ یہاں کے باشندے پہاڑوں کی طرف ہر ایک کے لیے اور کچھ لوگ بڑی لڑ سے باہر وہ چلے گئے جو چٹاقی اور دوسروں نے مانت تھا۔

روکی ملائے رحملہ: ۱۰۲۲ء میں چٹاقیوں نے وادی کے وسط سے قریب وادی ملاؤں میں قلعے۔ جو بہت وسیع ملک جس کے باشندے عیسائی مذہب کے ہیں۔ وہ اپنے میں برصغیر میں ان کا تسلط کرنے کے لئے آئے ان کے بڑے تو قلعہ کے دو کچھ شاخیں تھیں اور بڑے چند دوسرے ملک مقابلہ کرتے۔ یہ چٹاقیوں کے بڑے قلعے میں تھے ان کا قلعہ "میر" اور "کوت" اور "کے" بعد انہیں قلعہ بنایا۔ یہاں کے باشندے "م" سے پہلے کے لئے اشتیاق میں سوار ہو کر اعلیٰ ملک میں پناہ لیں۔ اسے اور اپنے شہر پر دیکر چلے گئے۔ انہیں ۱۰۲۵ء میں نے چٹاقیوں پر اپنا اثر دیا تھا۔

چمرہ: ۱۰۲۵ء کی وادی سے لوٹ آئے اور اس کے آخر میں انہوں نے بلارکھانہ کی طرف کوچ کیا اور ان کے باشندوں نے کچھ لوگوں کو زمینوں پر اس میں پناہ لے لی۔ ان کا مقابلہ کیا جب مقابلہ ہوا تو کچھ لوگوں سے (پوشیدہ افراد) پیچھے سے نکلے۔ ان میں سے صرف ایک تھکڑی تھی۔ اس نے وہاں سے نکلے۔

ان کے بعد ۱۰۲۵ء کی وادی سے لوٹ آئے اور وہاں سے چٹاقیوں کی طرف کوچ کیا اور ان کے باشندوں نے کچھ لوگوں کو زمینوں پر اس میں پناہ لے لی۔ ان کا مقابلہ کیا جب مقابلہ ہوا تو کچھ لوگوں سے (پوشیدہ افراد) پیچھے سے نکلے۔ ان میں سے صرف ایک تھکڑی تھی۔ اس نے وہاں سے نکلے۔

چنگیز خاں کی فتوحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم: چنگیز خاں کو پارکرتے ہوئے کی طرف سے مغربی علاقے کے ۱۰۲۵ء میں اس نے قلعہ شہر نکلتے تھے اس وقت چنگیز خاں نے احمد کوئی کر لیا تھا۔ اس وقت (تین سالوں کی طرف سے) جس بھی تھکڑی یا قلعہ کا وہ چٹاقیوں نے قلعہ کی طرف بھیجا تھا۔ دوسرا احمد خوارزم کی طرف روانہ ہوا تھا اور تیسری فوج اس نے خراسان کی طرف روانہ کی تھی۔ ان میں سے جو فوج خوارزم کی طرف روانہ کی تھی وہ سب سے جلدی تھی۔ کوخوئی (خوارزم) ملک کا بڑے قلعہ اور سب سے بڑی فوج چھوٹی تھی۔ اس نے ان فوجوں کے ساتھ اپنے قلعہ چٹاقی اور پارکرتے ہوئے کی طرف روانہ کیا تھا۔

۱۰۲۵ء میں اس نے اس کا کوچیہ تھکڑی تھکڑی کر کے چٹاقیوں کے خاں نے مزید فوجی امداد بھیجی۔ اس سے بعد انہوں نے ایک ایک علاقہ فتح کر کے تمام ملک کو فتح کر لیا۔ پھر انہوں نے دریائے اس کے قلعہ کو قلعہ پارکرتے ہوئے کی طرف سے

پانی کو شہر سے دوکے ہوئے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑے پتھروں کا پانی پیا۔ یہی شکل میں شہر میں آگئی اور اسے غرق کر دیا اور وہاں کے باشندے عراق اور سندھ کے علاقوں میں منتقل ہو گئے۔

نسائی کا بیان:- (ابن الاثیر کا بیان ہے) جلال لد بنی کے صاحب زنی کا یہ بیان ہے کہ روٹی نہ لے کر روٹیں نے انہیں پتہ ہوئی اور جب وہ (پتہ کے دھوکے کے مطابق) اس کے پاس نکل کر آئے تو اس نے ان سے کہہ کر کہہ کر دیا۔ یہ واقعہ باوجود محرم الحرام میں ہوا۔ اس کے بعد روشی خاں اور اس کا لشکر چنگیز خاں کی طرف روانہ ہوا۔ انہوں نے اسے قتل کیا۔

فتح ترمذ و فرغانہ۔ وہ دودخ (تاجری) جو ترمذ کی طرف روانہ کی گئی تھی۔ اس نے اسے فتح کر لیا۔ پھر آگے بڑھ کر وہ پائے تکوں کے قریب قلعہ کدہ پہنچ کر کھڑے ہوا۔ فرغانہ کی طرف جو فتح گئی تھی اس نے بھی ایسا کیا۔

فتح بلخ۔ نوروزم کے لئے جو فتح روانہ ہوئی تھی وہاں رہا مہر کر کے فتح پڑا اور علاقہ میں وہاں کے لوگوں کو بنیاد کے سواتے فتح کر لیا اور وہاں مسلح جو کہ تہم کی بھر پور فوج وہاں آجے حور اور زمانہ دران چلی اور ان (شہروں) کو فتح کر کے وہاں حاکم مقرر کیا۔

قلند بنی اختیار۔ مہر پور فتح قلعہ خاں کی طرف روانہ ہوئی۔ اس نے قلعہ صبار کو کا خاصہ رو کیا جو بہت محکم تھا۔ جب اس قلعہ کے محاصرہ کو پہنچے تو سلطان چنگیز خاں بغیر خاں نہیں ان کی آمد کو کے لئے پہنچا اور حریہ چار مہینے تک دو محاصرہ کرتے رہے۔ پھر چنگیز خاں نے حکم دیا کہ کٹر پان اور کٹر لہ کر ٹیک دینا اور فوجی ٹیلہ بنایا جائے جو شہر سے بھیڑا جائے۔ لہذا جب اس قلعہ کو یقین ہو گیا کہ اب وہ ہانک ہو جائیں گے تو انہوں نے قلعہ کا چٹان کھول دیا اور لہجیت بہاؤ کی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں ان کے محو سہار تو فتح ہو گئے اور وہ مختلف شہروں اور چٹانوں کی گھاٹیوں میں متشدد ہو گئے۔ یہاں فتح ہلاک ہو گئی۔ چنانچہ تاجری (فتح) نے قلعہ میں نہیں کرالیا کا منایا کر دیا۔

قتل عام۔ چنگیز خاں نے اپنے ایک رفیق و رفیق تون کے امرا اور ایک شکر سہائی طرف روانہ کیا۔ وہ اس کے محاصرہ کے دوران ہمارا گیا اس کے بعد جب تاجریوں نے اسے فتح کر دیا تو اس قتل عام کیا اور اس مقام کو دیران کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس مقام پر ستر ہزار سے زائد افراد مارے گئے۔

سات لاکھ کا قتل عام۔ پھر چنگیز خاں نے شہر مرو کی طرف توجہ دیا جس روانہ کیں جہاں مختلف جنگوں سے بچنے والے افراد پناہ گزین تھے۔ پناہ (مقابلہ کے لئے) شہر سے باہر دو لاکھ سے زائد (چنگیز پانی) کاٹنے ہوئے تھے۔ جو اپنی فتح مندی کے بارے میں شک و شبہ محسوس کرتے تھے۔ مگر جب تاجریوں نے ان کے خلاف حملہ کیا تو وہ ہمت کا کر ہو گئے۔ دشمن نے ان کا قتل عام کیا۔ پھر تاجری فتح پانچ مہینے تک شہر کا محاصرہ کرتی رہی۔ آخر کار اس کا حاکم پناہ طلب کرنے پر مجبور ہوا (مگر پناہ دینے کے باوجود) تاجریوں نے اس سب کو قتل کر دیا۔ چنانچہ ان کے قتل عام کے موقع پر خود چنگیز خاں موجود تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس مقام پر سات لاکھ افراد مارے گئے۔

فتح خیشاپور۔ پھر تاجری فتح خیشاپور پہنچی اور وہاں بزرگ شہر تھیں کہ قتل عام کیا اور علاقہ کو تباہ کر دیا (خاندان کارن کا) یہی

خوارزم شاہی سلطنت کی تقسیم

خوارزم شاہ نے اپنا ملک اپنی اولاد میں تقسیم کر دیا تھا۔ اس نے عراق کا حاکم نورمن شاہ کو مقرر کیا اور کرمان کا حاکم غیاث الدین خورشید کو مقرر کیا۔ جب خوارزم شاہ بھاگ کر روے کے علاقے میں پہنچا تو اس کا فرزند نورمن شاہ نے یو عراق کا حاکم تھا اس سے ملاقات کی پھر ۶۴۲ھ میں سے جنگ ہوئی تو خوارزم شاہ جزیرہ طبرستان چلا گیا اور نورمن شاہ کرمان آ گیا۔ اس کے بھائی غیاث الدین بھی کرمان میں تھا اور اس کا ملک اس کے اور اس کے داماد (داعب) جاطر ابلیسی کے درمیان (تقسیم شدہ) تھا اور وہ آذربائیجان کی طرف بھاگ گیا تھا۔

نورمن شاہ اسٹامین اور روے کے علاقے پر قبضہ ہو گیا تھا۔ مگر ۶۴۲ھ میں اس نے اس کے خلاف حملہ کر کے اسے شکست دلائی اور اسے قتل کر دیا تھا۔

غیاث الدین کی فتوحات: غیاث الدین نے عراق، مازندران اور طبرستان کو فتح کر لیا تھا۔ اس نے جاطر ابلیسی کو ہران کا علاقہ سے ہٹا دیا تھا۔ پھر غیاث الدین نے آذربائیجان کی طرف فوج کشی کی۔ مگر وہاں کے حاکم بہک بھلاؤن نے اس سے مصالحت کر لی۔ غیاث الدین کے داماد جو امرا اور افسان کے علاقوں پر قابض ہو گئے تھے وہ سب اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔

طوائف المملوک: ہمارا کا داعب حاکم بھانچاں خاں اس جنگ کے بعد نہا، بھرجان، شیردان اور خراسان کے تمام علاقوں پر قابض ہو گیا۔ لیکن بطوان مرد کے علاقے پر قابض تھا۔ جہاں اس نے علاقہ میں دریا کے کناروں کو پار کر کے تاراج فوج کو شکست دی۔ پھر انہوں نے اس کا شیردان تک تھاقب کیا اور بھرجان کے حکام پر انہوں نے ایمان خاں سے جنگ کر کے اسے شکست دی۔ اس کی شکست خوردہ باقی ماندہ فوج غیاث الدین کے پاس چلی گئی جو عراق سے اور جنوبی علاقہ لوکان اور آذربائیجان کا حاکم تھا۔ یوں سلطنت خوارزم خاندان میں ختم ہوئی اور علاقے میں کوئی نہ کوئی زبردستی کا حاکم بنا رہا تھا۔ اس وقت تاراج فوجی خدای کے شہروں کو روند رہی تھیں مگر ایسی حالت میں غیاث الدین پیش و محضرت میں مشغول تھا۔

جلال الدین خوارزم شاہ کی واپسی

جلال الدین خوارزم شاہ ۶۴۲ھ میں ہندوستان سے واپس آ گیا اور اپنے بھائی غیاث الدین کے جو قبضہ علاقے عراق اور کرمان کے تھے ان پر قابض ہو گیا۔ اس نے (غری) عظیم سے مطالبہ کیا کہ اس کا نام خطبہ میں شامل کیا جائے۔ مگر اس نے (پہچالہ) منکر نہیں کیا۔ جہاں اس سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

اپنی شہزادوں کی تباہی: روے کے شہر کو مغربی تاراج یوں نے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ جہاں ان کے جانے کے بعد وہاں کے کچھ باشندے واپس آ گئے تھے اور انہوں نے اسے آباد کر لیا تھا۔ مگر چنگیز خاں نے ۶۴۲ھ میں اس کا لشکر بھیج کر اسے تباہ و برباد

دیر انداز یا تھا۔ میں نے ساتھ ملو تو تم دو گنا شاہ کو بھی جاؤ اور یاد کرو یا تھا۔ خوارزمشہ و کاشغر میں سے انہیں روکیے کہ جو کہ
 گیا تھا تو انہیں سے میرزا کو بھی جاؤ۔ یاد کرو یا اور ان کا تعاقب کر کے آؤ۔ بانچون کی سرحد میں انہیں شکست دی۔ شکست
 خوارزمیوں کو پھر سرحد پر کی طرف بھاگ گیا تو ۵۵۰۰۰ یوں نے ان کا بھی تعاقب کیا مگر وہاں سے کہ کم از کم بن بھلو نے
 تار یوں میں ساتھ مصافحہ کر لی اور (شکست خوارزمیوں کی) ایک جماعت کو بھی کر کے باقی بچاؤ اور کاشغر میں اس کے
 پاس ایک بیچ، یا اور صفوں کے سرداروں اور ماں و دوات کو صفحہ کشت کے طور پر اس کے پاس بھجوا دیا۔ خوارزمی اس کے
 قتل سے ابتر ہیں۔

بطلان الدین کی فتوحات۔ اب سلطان الدین خوارزمشہ نے ۱۲۱۰ء میں آؤر باغیان پر فتح پائی کہ اس کو فتح کر
 لیا۔ اس طے کے حالات ہم اس کے بعد حکومت کے واقعات میں بیان کر چکے ہیں۔ بطلان الدین کو یہ اطلاع مل کر
 تار یوں نے اپنے ملک سے دے دیا کہ تیجھے سے عراق کی طرف فتح پائی گئی ہے۔ بطلان الدین نے اس پر اطلاع مل کر
 نے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے اور دمنیان کے مقام پر آئے۔ اس جنگ کی اس سرخشاں کا ہماری نیت الدین اپنی فتح کو
 سے کرنا ہے۔

تار یوں کی شکست۔ تار یوں کے رئیس بازو (میرزا) کو شکست ہوئی تو سلطان ان کے تعاقب میں روانہ
 ہوا۔ دمنیان میں چھپ گئے۔ بطلان الدین نے تار یوں کے اس کی ایک جماعت کو شہر کے دیواروں پر کھڑا کر دیا۔ شہر کے
 دیواروں پر کھڑے ہوئے اور وہ اپنے راست پر چلے گئے اور وہیں شکست کھا کر تار یوں کو راجا اور آؤر باغیان شکست پہنچی
 گئی۔ تار یوں کے بچے آنے والے تھے جس نے تار یوں سے فوجیں روانہ کر دیں۔ اس وقت ہو گئی ہے۔

سلطان احوال الدین (آنکھوں کے بعد اسفہان پہنچا تو معلوم ہوا کہ تار یوں اسفہان کا کام کرنے لگے ہیں
 لہذا سلطان اپنی فوجیں لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکلا اور انہیں شکست دی۔ اس نے خوارزمیوں کو تعاقب کیا۔ پھر
 اس نے ان کے تعاقب کے لئے فرسان تک پہنچے اور خوارزمیوں نے ان کو جلا یا اور وہاں رہنے لگے۔ وہاں کے حالات
 اس کے بعد حکومت کے حالات میں مذکور ہیں۔

جلال الدین خوارزم شاہ کا آخری دور

جب صحابی زاد اور اخیر (ترتیباً) میں رہنے لگے تو انہوں نے وہاں کے شیخین کو آپ کا کیا اور خود مر گئے قریب ایک ہوا شہر آباد کیا جس کا نام وہاں تھا "مکرقراسان کا علاقہ" وہاں رہ کر وہاں کے امراء با شایہ مائی طرح خود بخود ہو گئے اہل ذہب ملعون ہاں الدین اندر وہاں سے وہیں آیا تو وہیں کہ علامت کا علم رکھنے لگے تھے۔

ملخص ہاں الدین عربی وفد میں آکر رہا اور باغیان اور اوان کے حالات کا احوال طعن تھا۔ تاہم غرض اس کی

تاریخ جو میں کا بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان سے کسی ایک فریبی یا عقاب نیکی اور ان سے سدا ان طالع

میں سے جنگ کی تمنا نہیں کہ یہ ہوں مٹتے ہیں۔

[illegible]

تاجدار یوں کی فوج تھی۔ قلند کو سب سے پہلے عاصیوں کا نام یاد دلاؤ۔ وہ نبی جلال الدین کا آئین تھا۔ نے تہہ پہر الی الدین سے اس کے علاقے میں آل و منہا قیام کیا۔ پھر پورے قمر، نور و شہر اپنے اس پر چڑھا۔ یوں ادا ادا ہو کر کچھ اور محبت کی۔ اس کی فوجی دقت گزرا۔ ہوئی ہے لہذا اس پر شہر لڑا۔ چنانچہ تاریخی ۱۳۱۱ھ کے قمر میں آذربائیجان کی طرف سے ہوا یہ تھی۔

[illegible]

بطل شہزادہ کی بیخیاہ سے اس کی شہزادی بیگم کی بھانجی کی شادی ہو گئی تھی۔ اس نے خود اپنی بیگم کے خلاف بدولت کر لی اور انہیں قتل کر دیا۔ اس کے حاکم مغربیوں نے اسے قید کر لیا۔ اس کی شہزادی بیگم کی شادی ہو گئی تھی۔ اس نے خود اپنی بیگم کے خلاف بدولت کر لی اور انہیں قتل کر دیا۔ اس کے حاکم مغربیوں نے اسے قید کر لیا۔

بھر سلطان نے کدہ کے تمام کی طرف فوج نکلی کی اور اسے دہلی پہنچ کر لیا۔ اور بغاوت کے سرغنوں کو قتل کر دیا۔

خلاط کی طرف پیش قدمی: اس کے بعد وہ خلاط کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت اشرف بن ہال نے حاکم شام سے فوجی امداد طلب کی مگر وہ اسے دھڑوں کے ذریعے پہلانا نہ رہا۔ مگر وہ مصر کی طرف بھی روانہ ہوا مگر وہاں سے بھی امداد سے انہیں محروم کیا۔ پھر اس نے پڑوسی کے حاکموں یعنی حاکم حلب اور حاکم آرمینیا سے بھی امداد طلب کی۔

اس نے فوجیں چاروں طرف کے علاقے فرست کر متعلقہ اور آذربائیجان کی طرف بھیجیں کیونکہ اس کے حاکم نیکباز اور اشرف کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے۔ اسی واقعہ سے تمام حکام پریشان ہو گئے اور انہوں نے اسے فوجی امداد نہیں بھیجی۔

جب طالب الدین خلاط میں تھا تو اسے چار اطلاع ملی کہ ۱۵ مارچوں نے اس کے خلاف فوج نکلی کی ہے۔ اس اطلاع سے وہ بہت پریشان ہوا۔ لہذا اس نے اپنے ایک بک (نائب) کو تہہ رسالی کے لئے چار ہزار سواروں کے ساتھ بھیجا۔ جب اس کا ایک ہزار تباہ ہوا تو اس نے یہ اطلاع بھیج دی کہ تہہ رسالی کی سرحد پر اسے نہیں چاہئے ہیں بقا اس کی قوم نے اسے مشورہ دیا کہ وہ استنبھان واپس چلا جائے۔ مگر اس کے حاکم نے اسے بلا دیا۔ اور فوج نکلی کر اسے کا مشورہ دیا تھا اور اسے یہ توقع دلائی تھی کہ وہ اس علاقے کو فتح کرنے کے بعد قریب تکھنوں سے واپس نہ آئے گا۔ اور ان کے ذریعے تاجریوں پر غارت گاہ حاکم آرمینیا نے اسے خبر دی تھی کہ اسے دہلی سے کا دھڑو کیا۔ کیونکہ اس طرف وہ حاکم باہرام سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ جس نے اس کے گھروں پر قبضہ کر لیا تھا۔

غضب مشہور: سلطان جلال الدین نے حاکم آرمینیا کے پٹل کیا اور استنبھان جانے کا ارادہ منی کر دیا اور آرمینیا میں مقیم ہو گیا۔ ترخان قوم نے اسے غصہ سے آگے دیا۔ اور یہ اطلاع دی کہ انہوں نے تاجریوں کو (بسیوں میں) آگ لگائے ہوئے دیکھ کر اس نے کین کی خبر کو غلط سمجھا۔

ایک حکم نامہ، آخر کار تاجری فوجی مامورین کو چار ہزار سواروں کی قیادت میں روانہ کیا اور اس نے اس کے نیچے کا حاصر کر لیا، ہم اس کے ایک ہزار خاں نے ان پر حملہ کر کے انہیں اس کے نیچے سے دور ہٹا دیا۔

اس وقت سلطان سوار ہو کر پہنچا اور اور خاں نے فوجوں کو نوچا دیا۔ اس وقت وہ ایک طرف چلا گیا کہ جو وطن کی نظروں سے اوجھل نہ جائے۔ مگر اور خاں استنبھان چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ یہاں تک کہ ۱۵ مارچوں نے ۱۵۳۱ء میں اس سے پرہیز نہیں کیا۔

سلطان جلال الدین کا قتل: سلطان جلال الدین اس وقت بھرنگ پھرا کیونکہ تمام راستے (درہ بند) اور درے منہ دیں سے مرے گئے تھے۔ جو لوگ وہاں کر رہے تھے اس نے اور خاں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ واپس آ جائے چنانچہ سلطان ساقی قارچین نے ایک دیہات میں آ کر سہجہ ہو گیا۔ اس وقت اور خاں اسے چھ ڈھک کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر تاجریوں نے سلطان کی قیاد گاہ پر حملہ کر کے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ سلطان بھاگ کر جبل الکاثر پر چڑھ گیا جس سے کوئی خطرہ نہ رہا۔ لیکن تاجریوں نے وہاں سے چھوڑ دیا۔ انہوں نے سلطان کا وہ دستار بھیج دیا اور اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے

میں کسی کو معلوم ہوا کہ یہ سلطان ہے لہذا وہ اسے اپنے گھر لے گیا تاکہ وہ اسے دیکھ کر کسی عطا کی طرف بھیجے (چنانچہ وہ اسے اپنے گھر لے گیا مگر جب وہ گھر میں موجود نہیں تھا تو ان کا کوئی ذلیل شخص اس کے گھر میں داخل ہو گیا۔ وہ خود ارمیوں سے اپنے بھائی کے قتل کا انتقام لینا چاہتا تھا جو غلام اس کا مارا گیا تھا۔ لہذا اس نے سلطان کو قتل کر دیا اور گھر کے ٹوٹے سے نہیں بچا سکے۔

تاتاریوں کی تباہ کاریاں۔ کچھ نے واقعہ کے بعد تاریخی فوج آذربائیجان کا علاقہ اور دیار گجر کے تمام علاقوں میں کئی کئی انہوں نے ان علاقوں کا صلیب کر کے انہیں تباہ اور مہمان کر دیا۔ نیز اس طرح کے شہر پر بارہ شیر قہر کی اور پتھر دیں اس کا محاصرہ کرنے کے بعد اس کا صلیب کر دیا۔

اس کا علاقہ ان کے علاقے سے بھی گزرے مگر وہ کافی فخریہ تباہ کاریاں نہ تھیں۔ انہیں دیکھ کر اس کے تمام علاقے کا صلیب کر دیا مگر وہ تباہ اور اس کے کوہستان کی طرف پہنچے اور تاجرین کے پھر وہ ایسی پہنچے اور اسے تہہ و آفتاب کر دیا۔ مگر وہ علاقہ اس کی طرف پہنچے اور وہاں باہر کی اور اس کا صلیب کر دیا۔

آذربائیجان سے تاتاریوں کا ایک دوسرا فوجی دستہ ارمنی کے علاقے کی طرف پہنچا۔ راستے میں وہ ارمنیوں کو اور اس کا تاجرین کے علاقے میں سے گزر کر وہاں انہوں نے ثبوت دیا کہ وہ اس کا تاجرین اور موصول کا نقصان ان کے باشندوں کی امداد کے لئے پہنچا تھا۔ تاریخی فوج آذربائیجان کے جاہل تھے۔ اس لئے وہ لشکر اوت آیا۔ اس میں وہ علاقہ چھل سہارا بنا۔

چنگیز خان کے حالات

چنگیز خان تاتاریوں اور مغلوں کا حکم سلطان تھا۔ شاہب الدین بن فضل اللہ کی کتاب میں جو مذکور ہے "چنگیز خان مغلوں کے سب سے مشہور اور عظیم قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ چنگیز خان نے (مغول) کا کھٹکھٹ سادہ زبانی درسیاتی آواز میں بولا جاتا ہے۔ اس کا اصلی نام ترجمین تھا بعد میں اسے چنگیز کہنے لگے۔ اس کے بعد میں خاص کے علاقہ کا اضافہ کر دیا۔ ان کے اس بادشاہ کے نظم میں ہے۔

چنگیز خان کا نسب تاجرین کے بعد موجود ہے۔ شاہب الدین بن فضل اللہ کی کتاب میں مشرق میں متحولات کے نام جو شخص الدین اصنافی سے نصیر الدین طوی کے قول سے منقول ہے۔

"موجودہ ایکہ خاتون کا نام ہے جو آپ کے سلسلے سے ایک (نصاب کے تحت میں) اس کی جڑ تک

میں۔"

موجودہ کی کہانی یہ تھا جانا ہے کہ موجودہ دلی شدہ تھی۔ اس کے دو فرزند تھے۔ ان میں سے ایک کا نام تاجر تھا اور دوسرے کا نام تاجر تھا جس کی ان اولاد کو بہت عطا کیا گیا تھا۔ مگر اس کا شوہر فوت ہو گیا اور وہ بچہ لڑکی ہو گئی کی حالت میں اسے محل ہو گیا تو اس کے رشتہ داروں کو یہ بات پہنچ گئی۔ مگر اس نے یہ جان کیا "ایک لڑکا اس کے اندر جس مرتبہ داخل ہوا۔ اس کے بعد اسے محل نظر کیا۔ لہذا اس کے پیٹ میں تین فرزند تھے۔ جس میں ایک شخص اس کے موقع پر اس کی بات بچے سے نکلے تو وہ آپ ہیں اس کے ساتھ شہر کر رہے۔"

[illegible]

نسلی کا بیان: سلطان جلال الدین خوارزمشاہ کا تیسری بیٹی، نام احمدی سلطان، اپنی اس کی شادی کیا جو میں بھی بہادر
کہلاتے

[illegible]

پہلے کا راجہ شہنشاہ مورخ نے لکھ دیا ہے کہ "میں نے اس کا سب سے بڑا دشمن اور مخالف ہندو مذہب کے قلمیوں کے زور سے لیا تھا۔" اسے مرغان کہہ سکتا تھا اس نے یہ طاقت اپنے آباء و اجداد سے حاصل کی تھی۔ وہ طاقت ہندو مذہب کے قلمیوں کے زور سے لیا تھا۔ چنانچہ مورخ نے اسے "میں نے لکھ دیا ہے کہ "میں نے اس کا سب سے بڑا دشمن اور مخالف ہندو مذہب کے قلمیوں کے زور سے لیا تھا۔" اسے مرغان کہہ سکتا تھا اس نے یہ طاقت اپنے آباء و اجداد سے حاصل کی تھی۔ وہ طاقت ہندو مذہب کے قلمیوں کے زور سے لیا تھا۔

چنگیز خان کی بادشاہت وہاں تک اور تان (باستاد) خرمیسی کو نام دہشتی و قتلہ اس نے چنگیز خان کی وفات کے بعد اس کے بیٹے کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس وقت سے چنگیز خان اس کی حکومت کے دن سے چل رہا تھا۔ اس کی بیوی نے اس کے بیٹے چنگیز خان کو ہاں قابو رکھا اور بادشاہی کو چنگیز خان کو دیا اور اس کی اطلاع کر دی۔

شہنشاہ حسین: جب ذہنی انجم فرما کر کیا اطلاع پہنچی تو اسے یہ گوارہ معصوم ہوا اور وہ فرح نے ساتھ حملہ آور ہو گیا۔ اسے شکست ہوئی اور پھر تیز خون کا ان واقعات پر ہوشم قہقہہ ہوا اور وہ فرح کی شکست کو بے جا اور بیوقوفانہ پھر خوانین کو ہار ستاؤ کی فریادیں جو مکتعہ جہانگیر خان (شہنشاہ کا ہم عصرونہ نظر میں آگیا) اور وہی جن کو شہنشاہ مقرر ہوا۔ وہ خود اپنے سرشاہ سے ہار گیا۔ یہ جیسا کہ یہ بیان کر چکے ہیں۔

[illegible]

از ایک خبر کی شکست ایک دفعہ از بندہ نہ اپنے دیوانہ محسن حضرت داروغہ اتوانوں و سواروں نے پتھر غارت کیا۔

طلب کی اس نے ان دونوں کو چناؤ سے کر انہیں سلائی کی طاقت دی۔ اس کے بعد ان دونوں نے اسے بادشاہ کے (مخالفانہ) رویے سے متعلق کیا تو بہت پریشان ہوا۔ اسے بادشاہ (ازبک خان) کے سخت حملہ کا اندیشہ تھا۔ اس لئے وہ اپنی فوج کو لے کر بھاگ گیا۔ مگر ازبک خان نے اپنی فوج کے ساتھ اس کا حق قب کیا۔ جب بادشاہ اس کے پاس پہنچا تو چنگیز خان نے پلٹ کر اس کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دے کر اس کا تمام ساز و سامان لوٹ لیا۔

فوجی طاقت میں اضافہ۔ (اس جنگ کے بعد) دونوں بادشاہوں کے درمیان عداوت قائم ہوئی اور چنگیز خان نے جب خاں سے وٹک جو گیا۔ اس اثر نے اپنے لشکر و محبت اور الفت سے نواز اور اس پر انعام و احسان کی بارش برسا دی۔ اس کی شان و شوکت میں اضافہ ہوا اور مغلوں کے دویزے قبیلے اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔ ان کے نام یہ تھے (۱) اورات (۲) خنودرات۔ ان کی وجہ سے ان کے لشکر کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔

چنگیز خان نے ان دونوں خاندانوں پر بھی بہت احسانات کئے۔ جنہوں نے اسے سلطان نے جب خاں کے لشکر سے آگاہ کیا تھا۔ چنانچہ ان نے ان دونوں کا منصب بلند کیا اور جیسا کہ دو چاہے تھے اس کے مطابق خاں نے ان کے لئے چہرے مبارک دکھا کر ان کی خوشنیت تک (فصلی و فصل) ان کا منصب برقرار رہا۔

کاٹاری شہنشاہ اس کے بعد اس نے سلطان ازبک خان کے خلاف جنگ کرنے کے لئے لشکر چڑھایا۔ اس کی مدد سے اس نے اسے شکست دے کر اسے قتل کر دیا اور اس پر اس کی پوری سلطنت پر قابض ہو گیا اور کھنکشا کے بعد وہ چنگیز خان کے لقب سے موسوم ہو گیا۔ ورنہ اس کا ذکر میں تھا۔

چنگیزی مجموعہ قوانین۔ چنگیز خان نے اپنی قوم کے لئے اصول سے مست میں ایک کتاب تحریر کرائی جس کا نام سیاست کبیرہ ہے۔ اس میں نظام سلطنت اور حکمرانی کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں شرعی احکام کی طرح عام احکام و قوانین بھی مذکور ہیں۔

چنگیز خان نے یہ بھی حکم دیا کہ یہ کتاب اس کے نزدیک میں محفوظ رکھی جائے اور دوسرے (مفسرین) رشتہ داروں کے پاس محفوظ نہ رہے۔ یہ کتاب اس کی کوئی رقم اور اس کے آباء و اجداد کے دین اور عبادت کے مطابق تھی۔

وسیع سلطنت۔ اب چنگیز خان اور اس کی اولاد نے زمین کی مالک بن گئی تھی اور اب اس کی سلطنت عراقی شمالی علاقہ اور ماوراء النہر کے مالک بن گئی تھی۔ بعد ازاں ان مناطین میں سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی مسلمان ہو گئے اور وہ اسلام کے زیرہمگیر شامل ہو گئے۔ آ کر ان کی سلطنت کا خاتمہ کیا۔ جیسا کہ ہم آگے چل کر دیکھیں گے۔

چنگیز خان کے جانشین

چنگیز خان کی اولاد بہت سی جیسا کہ ان کے بیٹے اور حاشیہ کا نشانہ تھا۔ مگر ان میں سے مشہور چار ہیں (۱) وٹکی خان است بری بھی کہا جاتا ہے (۲) چغتائی اسے کدائی بھی کہا جاتا ہے (۳) اور کدائی نے اتائی کے نام سے بھی ۱۲۳۳ء میں (۴) تولی اسے طوی بھی کہا جاتا ہے۔

[illegible]

ملطان اہلسیہ سے ٹکرتی جیلہ عالم میں لگی، جی الخیر نور الدین مہدائیسینا احادیث کی روایت سے کتاب الہدین
 میں فصل اللہ نے یوں بیان کیا ہے۔
 ”کہ وہی چٹائی ہے اور جہنم لٹھی ہے۔“

سلطنت کی تقسیم جب چنگیز خان نے یہ حکم دیا تو اس نے کہا تھا کہ (پتے غریزہ میں) تقسیم ہو جائے گا۔ اس کے غریزہ غلطی ہوئی تو اسے لے کر جلتا ہوا علاقہ دیا گیا۔ وہ اسے بھی بچے ہیں۔ اس کے بعد اس کی وصیت میں اس کا بیٹا، اس کا بیٹا اور اس کے بیٹوں کے بیٹوں کا اس کا کیا کیا کیا (دوسرے فراموش) یاد اور باقی (و) کا علاقہ دیا گیا۔ اس کے بیٹوں میں سے ایک نے اس کے بیٹوں کو دیا۔ اس کے بیٹوں میں سے ایک نے اس کے بیٹوں کو دیا۔ اس کے بیٹوں میں سے ایک نے اس کے بیٹوں کو دیا۔

[illegible][illegible]

اور کسب سے بہانہ ملتا تو قاضی کو بھی کیا بات ہے۔ وہ چنگیز خان کی روضہ کو منقذ ہو گیا۔ وہ اپنے
 سے بے خبر نہ ہوا۔ — تھے۔

(۱) ناخود (۲) بزن (۳) بارود (۴) حوقل۔ یہ اس نظم کا بیان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ تحریر کیا ہے کہ اس کی (۵) جگہ سے اس طرف ناخود ہو کر گئے۔

اسی کا دوسرا فرقہ بھی اس کا زنا نہ ہی میں نہیں کرتا۔ وہ غریبی کے لئے دوا کے میں جلا لے۔ یہ خواہش
 ہے۔ کہ اس کا دوا کے میں جلا لے۔ اس نے یہ فرقہ مجھ سے ہے۔
 (۱) اس کا دوا کے میں جلا لے۔ (۲) اس کا دوا کے میں جلا لے۔

پانے تحت قرا قوم کے سلاطین

ان فضائل اللہ نے بیان کیا ہے۔ "جب انجیلوں والے جو شیاطین اس کا نام لے کر دعائی جنت تھیں ہوا اور جنت قدس اور اس سے متعلق علاقے کا بغیر ہوا۔" اس کو سب سے پہلے قرآن مجید اور قرآن سب کے علاقے کی طرف تھیں ہو گیا جو ان کا اصلی مرکز تھا۔ اس نے اپنا تہجد علاقہ ذکر الہی اپنے قرآن مجید و دعا کی تکرار کی تھی۔ یہ چنانچہ بھی ہے جسے ملازم الہی

سلطنت حاصل نہیں کر سکا۔

اس نے خانوں کو بھی سنا سناتے اور ان کے ان اختیار اور اس طرح کا مصلحت یہ تھا کہ اپنی طرف سے ایک یا کم بھیجا تاکہ وہ اس کا قور سے بیکس وصال کرے اور وہیں کے حکام کو گرفتار کرے (اس کے دستور) خانوں نے انہیں تحریر کیا تھا کہ وہ اس کے نام کو گرفتار کر لیکن چونکہ یہاں سے اسے گرفتار کرنے کو اس نے خود دیا، اس نے اس کو کام تو کر دیا۔
جب خانوں کو اس کے نام سے خبر ہوئی تو وہ چاہے لاکھوں فوج لے کر وہاں پہنچ کر انہیں جلا کر کھینچ کر ہیرا ہو کر
میر لکھن پوری بھیج کر دیا۔

اب قوم نے نہ کھوئے یہ تو سب سے کی کہ وقت و تاریخ کا وارث بنے مگر اس نے کیا کیا اور اس مقصد کے لئے اس
نے مشغولان میں جن کو گرفتار کیا اور اس کے پاس اس کے دونوں برائیوں نے جس کو اس کے ساتھ تھے قیدیوں کو بد کو
نیچا اور ان سے ساتھ اپنے بھائی کو سنی قیادت میں ایک لاکھ فوج بھیجی تاکہ وہ اسے تخت پر لکھ کر اسے ماردے۔

قبول اسلام جب وہ (ان کے) راجے کو تو اس کی ہوائی سے صوفیوں نے کراہنے کے لئے ایک نیم اندر میں نے ایک مٹائی میں
نہیں لکھ دیا وہ خود ہی سے ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے وقت کے امت مبارک نے نیت کر کے اس کو نماز پڑھا اور ان
کے ساتھ اس کے عقیدے میں نہایت عقیدے و تکرار ہو گئے۔ یہ وہی وہاں کے رہنے والے تھے جو ان کے لئے آواز دیا اور اسے
شب پھر دلی کو وہاں لے گئے۔ اس وقت کی حالت یہ تھی کہ وہاں لکھن پور میں ایک

چند پیر (مفسر) برکت (اور حریف) نے اس کے پاس صوفیوں کا جادو کر کے لکھن پور کو ان کے درمیان دوستانہ تعلقات
قائم ہوئے۔

مشاورت کی سخت دشمنی اب مشورے کی سخت دشمنی تھی۔ اس نے اپنے چوتھے بیٹے کی اولاد کو بلایا۔ ان کے نام مقبرہ و
خانہ چندی خان کی اس وجہ سے رکھی ہوئے تھے کہ وہاں کو اس۔ وہ اس کے نام کو دیکھا جو اس کے لئے پناہ کی آگ بھڑکے۔ یہ ہے کہ
انہیں۔

پھر اس کے چوتھے بیٹے اور بلایا۔ جس نے یہ شکر کا حال کیا۔ لکھن پور اس نے یہ حکایت سنا کر اس کی مٹی فٹ و ہاں کٹر
دشمنانہ و کراہت۔ لہذا اس نے اپنے جانی و دو کو ان کے خلاف جنگ کرنے اور ان کے قتل کے لئے تیار و ہاں کراہنے کے لئے
بھیجا۔ اس نے ان کی ہدایت کے مطابق عمل کیا اور اپنے جانی و دو کو ان کی طرف سے شہر سے ہاتھ پیرا انہیں طرح پر تہہ کر
اور اس کے جانی و دو کو اس کے لئے اسے کوئی شکر نہ کیا۔ موت آئے۔

اب یہ کہ کوئی نہ تھا۔ وہ اپنے بھائی کو ہار دینا تھا۔ جس نے مشورے کو بلا کر اس کے پاس کی ہدایت کی۔ یہ کہ
کہ یہ نہایت مستحکم کے سامنے شہر کوئی نہ ہاں کے کلاہی دوستوں کے ساتھ کام سے قتل ہوا۔ انہیں اپنے بھائی بلایا
ہاں کی کہ وہ ان کے نام سے ہاں۔ یہ وہی شہر قادی ہے۔

لکھن پور کی سرکوبی لکھن پور کے پاس یہ لکھن پور کی اس وقت پہلے یہ کہ ہاں اور لکھن پور کے لئے میں تھا اور لکھن پور
راہان پھر یہ تھا لکھن پور اس کے پاس یہ لکھن پور کی اس وقت پہلے یہ کہ ہاں اور لکھن پور کے لئے میں تھا اور لکھن پور

۴۔ رجب میں مکہ خان۔ جو ۹۰ ہوا، قتل کرنے کی اجازت طلب کی اور اس مقصد کے لئے وہ لکھنؤ کی سرکوبی کے لئے خلیفہ کے حلقہ میں ٹھہر گیا۔ اس نے ان لکھنؤیوں کو شکست دے کر ان کے قلعوں کو فتح کر لیا اور ان کا مقابلہ کر دیا۔ اس نے اہل ہریانہ پر بھی تھک لیا اور انہیں جلا کر کھوکھروں اور برکت اوروں کے بھولی، غلو کے حالی تھے۔

پلا کو کی شکست: پھر پلا کو نے دشت قچاق کی طرف پیش قدمی کی تو برکت بے شمار فوج لے کر جس کے مقابلے کے لئے آیا۔ جسے فریقین میں جنگ ہوئی تو پلا کو کے بے شمار سپاہی مارے گئے اور اس نے شکست کھ لی۔ بعد ازاں وہ بے گریں فریقین کے درمیان حاکم ہو گیا اور پلا کو اپنی شکست کی طرف واپس چلا گیا۔ محمد اویس کے درمیان ہمدان سے منگوا ہوئی۔

سقوط بغداد: اس کے بعد پلا کو بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ آشکارہ و مضمہور حاکم (بغداد کی شاہی کاروبار والا جس کا تہ کرہ اس کے مہر خطبہ کے حالات میں بیان ہوگا۔

اصطبلہائی کی روایت: ان شخصوں نے عمرہ اندازہ کیا کہ روایت سے اپنی کتاب میں یہ بیان کیا ہے کہ پلا کو خود پلا کو (پلا کو) کے ساتھ اپنے گھر میں مقیم تھا۔ وہ اپنے گھر میں مقیم تھا۔ اس کی طرف سے نائب حاکم تھا۔ وہ اس کے نام کو کوئی کنڈو حاکم تھا اور نہ کسی کے پاس کے فرزند ہیں کہ اس کا تھا۔ بہت سب اور خود ہوئی، حاکم ہو گیا تو اس نے صاحبہ تختہ دہلی (مغل بادشاہ) کے نام کے ساتھ اپنے گھر بھی کنڈو کر دیا تھا۔

وہ مرد پر اثر فرما رہے تھے۔ مغل تختہ نشین (درواہ) کا فوجی لشکر (کوثر ال) اس وقت سے بغداد میں رہتا تھا مگر جب کارانہ بادشاہ ہوا تو اس نے اس کوثر ال کو کال دیا تھا اور مگر میں صرف اپنا نام ہی لے کر نکلا۔ اس کا قول تھا: ”میں نے ہی پہلے ہر شے شروع کیا ہے۔“

باقی حراعت: پھر حقان کے فرماؤ سے ان کی یہ روئے ہے کہ پلا کو کو بغداد کی حراعت تہ کیونکہ دیکھ کر خانہ نے (ان کے ہر احمد) مولیٰ (تولی) کو بھی حراقت کا حکام مقرر نہیں کیا تھا۔ اس نے مغل خان کو بھی جو یہ حراقت حاکم مقرر ہوا، اسے سب حاکم بنانا کر دیا تھا۔ بعد میں مغل حاکم کو ناخوشاں ہو گئی نے تختہ نشین کر دیا تھا۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔

جھولی اسب: وہ حراقت پر اثر فرما رہے تھے۔ فوجی حاکم حضرت نے یہ بیان کیا ہے کہ پلا کو نے کسی ایسے شخص کو نہ نہیں چھوڑا جو اس کے سب دنس کی قیمت کر سکے۔ لہذا اس نے اپنی سلطنت کے ختم کے لئے ایسے افراد کو گرا دیے تھے اور جو زندہ بچا نکلے وہ اپنی شخصیت کو پیشہ ور کئے تھے۔ اس وجہ سے اس کے سب حاکم کو چھوڑ دیا۔

مغل سلاطین کی ترسیب: جس مالک بن امینہائی نے مغلوں کے ایک بڑے امیر کے حوالے سے یہ بیان کیا ہے۔ ”سب سے پہلے دیکھ کر ان تختہ نشین ہوا۔ پھر اس کا فرزند کو کوئی تختہ پر بیٹھا۔ پھر اس کا فرزند کو کوئی تختہ نشین ہوا۔ پھر مغل خان بن مولیٰ بادشاہ ہوا۔ پھر اس کا بھائی ارسلان تختہ نشین ہوا۔ پھر ان دونوں کا بھائی قباچی ہوا۔ پھر اس کا تختہ نشین ہوا۔ اسے قمر خانی بھی کہتے ہیں۔ پھر تولی کی بیوی (مغلوں کا) بادشاہ ہوا۔ پھر کیز کاں ہوا۔ (آخر میں) مغل بادشاہ قمر خان بن مگر بن قباچی بن مولیٰ تختہ نشین ہوا۔“ یہاں پر اس شخص مالک کی تحریر ختم ہوئی ہے۔

[illegible]

مضمون خان کی وفات اس کے بعد مسعود خان نے اپنے بھائی تقي خان کو نوبت و عہدہ کے لیے اس کی قیادت میں ایک وفد حکمران عالمی کی طرف بھیج کر نوکری اشترکے لئے۔ اس کے نتیجے میں نوکریاں دفتر قوم کے قریب پہنچ گئیں۔ اور مسعود خان نے ایک نوکری بھیج دی۔ اس نے ہی میں ملاکت نم۔ میں وہی ہے جو قلمی کے قریب ۱۹۵۹ء میں فوت ہو گیا۔ اس نے بعد از کنگ تخت نہیں دیا۔ وہ قلمی کا ایک حکمت نامہ ہے۔ اس کا وقت ایک ایک کے لئے شریعت کے لئے ہے۔ یہاں سے اس کے بعد اس نے راجہ قیامت پر نوکری کر لیا۔ اس کے بھائیوں اور قوم کے لئے اس میں سے دوا دے دیا۔ اس نے وہ وقت قلمی کے لئے ہونے ابوں دے لئے اس وجہ سے اس نے نوکری کر دینے کی از بدلی۔ یہ بھائیوں کے لئے اسے خاص ہے۔ اس کے لئے کہ وہ ایک قلمی ہے۔ اس کے بعد خان کی ملاکت کے قلمی کے لئے

قیانچن خان کی حکومت جب سترہ سو اسی کے آدھے تھیں تو ان کے دور میں چھوٹی سی ریاستوں نے ان کے خلاف بغاوتیں کی تھیں۔ ان کی حکومت کی قیادت میں چھوٹی سی ریاستوں نے ان کے خلاف بغاوتیں کی تھیں۔ ان کی حکومت کی قیادت میں چھوٹی سی ریاستوں نے ان کے خلاف بغاوتیں کی تھیں۔

قبیلہ کوئی فتح، تباہی خان کے آخری جہاد تھ جس سے پہلے جس نے اپنی تمام اموالی کے کسی فرد کے لئے اس کے خلاف حالات کی دہائی میں فاکٹر بن گیا تھا، جو کوئی اور اس کے ساتھ کامیابی کے لئے کچھ کرنا نہیں سوسے کر اس سے اس منصفہ کے لئے دیکھا گیا تھا، مگر اسے یہاں تباہی خان کے اپنے لئے غرضات کی قوموں میں نئے مقابلہ پر لئے کہیں آخر قیود نے اسے شکست دی۔ جس میں اسے اپنے والد کے پاس پہنچے تو اس پر حملے کا مرض پیدا اور اسے یہاں ارمکسٹ کی طرف بھاگنا پڑا اور وہ یہاں رہ گیا۔

قبلائی خان کی وفات کے بعد قبیلہ کی قیادت کا کام اُن کے بیٹے نے سنبھالا۔ اُن کے زمانے میں سلاطین اور بادشاہ چنگیز نے قبائلی خانانے اپنے لئے اور ان کے بیٹے نے قبائلی خان کی نصرت کے واسطے اور ان کے بیٹے نے قبائلی حکومت کو بڑھا دیا۔ یہ سب قبائل نے قبائلی خان کی وفات کے بعد اپنے آپ کو آزاد قرار دیا۔ قبائلی خان کی وراثت کے واسطے یہ سلاطین یا بادشاہین اور کئے گئے خان کے بیٹے۔ یہ سب قبائل نے قبائلی حکومت کو بڑھا دیا۔

چغتائی خاندان کی سلطنت

ترجمہ ان کو بخانا اور بار بار اُلٹیں کا خلافِ اسلام ہے پہلے سب میں ترجمان کی بجائی جلتا ہے حتیٰ کہ چپ ترختاں اور کاشمیر کے ذریعہ مایوس ملتان کا وہ دورہ تیار رہے جس نے اسے بخانا اور مریض کے غور و فکر کو مایوس کر دیا ہے۔

تک کیسے پہنچا ہے کیونکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ چنگی خانہ ان سے نہیں تھا بلکہ اس نے ان کے سلاطین کی نسل میں سے ایک بچے پر چند کر رہا تھا جس کا نام طغش یا خود تھا۔ اس کے والد کی موت کے بعد اس کا نام (سلاطین کی غیرت میں) تبدیل کر لیا گیا تھا اور اس پر غالب آ گیا تھا اور اس نے (اپنے آپ کو ان کے امراء میں مشہور کر دیا تھا۔

نامعلوم نسب۔ اچھے سے ایک چنگی خاندان کے یہ بیان کیا ہے کہ اس کا باپ بھی خود بخود امراء کی طرف تھا تاہم مجھے یہ نہیں معلوم ہے کہ آیا وہ چنگی خاندان کا خالص نسب تھا یا وہ ان کے حامیوں میں سے تھا۔

تیمور کی فتوحات۔ قیصر ہانہ کی خوارزمی نے جو خوارزم کا جزا عالم اور مستور سرور تھا مجھے یہ بتایا: "جب بادشاہ امیر یہ (تیمور) نمودر رہا تو بخدا میں ایک مشکل سرور تھا بدھمن کے نام سے موسوم تھا اور خوارزم میں بھی سرانے کے صاحب تھے، تاج سلاطین میں سے ایک شخص تھا جو حاجی حسن صوفی کے نام سے مشہور تھا۔ جو اس سے پہلے اس نے بخارا پر لکڑی کی اور حسن کو غلام کر لیا۔ پھر وہ خوارزم پر تلے اور بخارا اور حاجی حسن صوفی کے ساتھ اس کی طویل جنگیں ہوئی۔ چنانچہ اس نے بھی مرتد ہوا یا نہ ہو گیا۔

فتح خراسان۔ قیصر ہانہ کی حسن صوفی فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا تو عمر نے اسے شکست دے کر خوارزم فتح کر لیا اور طوٹیاں حاصل کر کے اسے تاجدار باد اور ویران کر دیا۔ بعد ازاں اس نے تم و شہر و قلعہ و قریہ کو تیر کر لیا۔ اس طرح بادشاہ امیر کی ملک اس کے زیرِ تسلیم ہو گئی تو اس نے بخارا کو پایہ تخت قرار دیا۔ پھر اس نے خراسان کی طرف لشکر کشی کی اور ہرات کے حاکم کو شکست دے کر اسے فتح کر لیا۔ اور اسے خیال میں ہرات کا حاکم غوری خاندان کی یادگار تھا۔

فتح بادران اور تور بوز۔ (تیمور) اس کے بعد بادران کی طرف لشکر لے کر بادران و بادران و اس کے حاکم شیخ ولی کے ساتھ طویل جنگیں لڑیں۔ آخر کار شیخ ولی اس نے فتح حاصل کی اور شیخ ولی تور بوز کی طرف بھاگ گیا۔ عمر نے اسے دیکھ کر ہنس کر کہا اور شیخ ولی یہاں کی جنگ میں مارا گیا۔

اس کے بعد اس نے شہر امیریاں پر حملہ کیا۔ اہل امیریاں نے مجھ (بادشاہ) سے اطاعت کی تاہم اس کی قوم اور خاندان کے ایک بڑے سردار نے جس کا نام نورالہ ہے اور تھا۔ اس کی مخالفت کی اور حوائج کے تحت طغش (مقل بادشاہ) نے اسے بھادراہم کی اس لیے اس نے پلٹ کر حملہ کیا اور اس کے ساتھ جنگ کر تا رہا تا کہ اس نے اسے شکست دے کر اس سے تمام دشمنان دور کر دیے اور طغش (تخت طغش بادشاہ) نے اس کے متوجہ نہ ہو کر اپنے قبضہ کر لیا۔

فتح بغداد اور تیمور نے۔ تیمور نے بغداد پر حملہ کیا تو وہاں کا بادشاہ امیر بن ابوالحسن جو خاندان چاکو کے بعد وہاں کا زریعی بادشاہ بن گیا تھا۔ بغداد سے بھاگ گیا۔ اس کے بعد امیر بن ابوالحسن شام ۷۶۷ھ میں پہنچ گیا۔ یوں قمر (تیمور) نے بغداد اور بادران و تور بوز پر غزوات تک فتح کر لیا۔

تاتاری بادشاہ کو شکست۔ جب معاہدہ بادشاہ اس سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوا اور وہ اپنے کلمات کے قریب پہنچ گیا۔ مگر تیمور نے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اپنے بہت کردہ کردار کے تقصیر اور بزدلی کی طرف اشارہ کرتا ہوا توہمات بیان اور انہماک

موصوف نے ملاقات کے لئے سفر کیا تو شیخ موصوف نے اسے ملاقات کی اجازت نہ دینا دلی۔ جب ان کے ساتھیوں نے بہت اصرار کر کے باہر نکلتے تو وہ ملاقات کے لئے داخل ہوا اور اسلام کے لئے تہجد پڑھتے تھے۔

پھر اس مساجد کی تعمیر شیخ موصوف نے برکت سے یہ مہر لیا کہ وہ نہ صرف مکمل کھلا اخبار اسلام ترسے گا بلکہ اپنی قوم کو بھی اطلاع دے گی کہ قریب و دور کے مسلمانوں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان ہونے کی ترغیب دی۔ اس نے اپنی مسافت کے تمام شہروں میں مساجد اور مدارس تعمیر کرائے اور علماء و قضاہ کو قریب و دور کا دعوت دیا اور انہیں انعام دیا کہ انہیں جو انعام دیا۔

(ابو القاسم) کے اس بیان سے یہ ہر بہت بڑا ہے کہ ہرگز اپنی باہر نکلتے کے زمانے میں سلطان ہوا۔ مگر ان کا کہنا یہ کہ اس روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے بھائی خاتون کے عہد حکومت میں مسلمان ہوا تھا۔ چونکہ ہمیں مغلوں کی سند کے کوئی دستہ نہ ملتا ہے جس کی طرف سے جو یہ کہا جائے کہ اس نے یہ صرف بیان دیا ہے اور اجتہاد ہے۔

برکت کے دیگر حالات یہ ہیں کہ ملاقات کے بعد وہ اپنے بھائی خاتون کے عہد حکومت میں مسلمان ہوا۔ اس نے اپنے بھائی خاتون کے لئے صرف ایک ملاقات کی طرف بھیجا اس نے انہیں (جس کی) کے دینی اخبار سے جنگ کی جس میں اسے شکست ہوئی اور انہوں نے کہا۔ جو وہاں رہا اور شیخ اس وقت میں رہا۔

جلا کوئی سازش اس کے بعد برکت اور صاحب تخت اس کا قبلی کے دربار میں خانہ جنگی ہوئی اور وہ کہنے لگا کہ قبلی کی غلطی میں سے خانہ کا علاقہ چھین لیا اور اس کا خاتمہ اپنے بھائی خاتون کے لئے صرف خانہ کو مسترد کیا۔ اسی سال خانہ کو دوبارہ دیا۔ جلا کوئی اس کے ساتھ یہ سازش کی کہ وہ اپنے بھائی خاتون کے خلاف ہائی ہو کہ صاحب تخت قبلی کی حمایت کرے۔ اس کے بدلے میں وہ خانہ کے علاوہ بوطاق وہ چاہے گا کہ جاگیر میں مل جائے گا۔

برکت کو اس سازش کا علم ہو گیا کہ یہ اس کا سرخاڑا ہے تو اس نے اس کے قتل کر دیا۔ پھر اس نے اس کے قبیلہ کے لوگوں کو اس سازش کے بھائی کو خانہ کا حکام مسترد کیا۔

ابن خلیسٹ جلا کوئی نے سرخاڑا کا انتظام لینا چاہا۔ چنانچہ ۱۱۱۰ھ میں وہ اپنے والد کے قریب جلا کوئی برکت کے دربار میں جنگ ہوئی۔ پھر جلا کوئی ۱۱۲۰ھ میں سرخاڑا کے دربار میں کارفرما ہوا (۱۱۱۰ھ) اس کا جانشین ہوا تو وہ بھی برکت کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ برکت نے سنائی بن و بھٹائی اور غنیمت بن و بھٹائی کے دربار میں جلا کوئی کی قیادت میں اس کے خلاف فوجیں بھیجیں۔ جب فریقین میں مقابلہ ہوا تو سنائی پہاڑ اور غنیمت کسا کر لوٹ آیا مگر غنیمت نے اپنا کو شکست دی اور اس کی فوج کا مقابلہ کر دیا۔

یوں برکت پر غنیمت کی دھاک چڑھ گئی اور وہ سنائی پر غنیمت بار بار حملے کر رہا اور اس کی فوج ہتھیارتے جا رہی۔ آخر کار برکت

منگولتر بن طغان بن نالطوخان

جب ہرگز فوت نہ ہوا تو اس کے بچے ٹائیفلط کے تحت پر متکثر میں محتاج ہیں۔ خدا کا ہر قومیت حویل۔ جا۔
اس کے نتیجے میں بادشاہ شکر ہے ساتھ میں، بحریں کن جو سے اس کے طب پر۔ اور اس کا نظریاتی طور پر انسانی کے اقامت
وہ خود، تہذیبیاتی کا میدان میں ہے۔ یہی ایک اہم

[illegible][illegible][illegible]

نوشیت سے بدگئی چنانچہ قادیان سے روانہ ہو کر اس سے دو ایک مہینہ پہلے میں کچھ دوا نامہ اور پتھر وغیرہ لے کر واپس آیا اور وہاں مصائب کا طغیانی ہوا اور یہ خانہ نے اس کے دل میں سستی اور غفلت اٹھانے کا انعام کیا۔ اس سے پہلے بھی وہاں کے علم و اقبال کی خبر تھی، مگر محض کیونکہ اس نے غفلت کی ہوئی تھی اور پھر اس کے پاس سے مارا بھاریاں کے بعد اس خبر کو سب نے نہ سنا۔ اس نے لکھنے سے روکتی کی تو اس نے نہ سنا، پا کر اس کا دل ٹھنک رہا تھا۔

دولہ کے سلطان ہوا اس منصوبے پر اتفاق ہوا۔ چنانچہ وہ اپنے تمام ہاتھ پاؤں لگا کر اپنے خیر خواہی کے لئے اس کے حامی بن گیا۔ چنانچہ وہ خود کو بلا کی گیارہ اس نے سنان علیا کا کئے بنائیں (اپنے خیر خواہی کے لئے) اس کے حامی بن گیا۔ اس میں غلطی نہ ہو کہ اس کی اولاد ان میں سے تھی جو حکومت بن گئی تھی۔ اس کے فرزند تھے وہ اس کے ساتھ تھے مگر جب سلطان صاحبزادہ اپنے قریبی رہتے تھے تو یہ خود تھے۔ اس وقت کے لئے اسے چاہیے تھا کہ وہ اس کے جہان اور خیر تھے۔ خود تھے۔ اپنے چاہیے تھے کہ وہ بھی چاہا۔ جب وہ ان میں سے ایک تھے تو وہ اس کی تھی اور اس کے لئے اس کے بعد (خود تھے) چنانچہ وہ اس کی تھی اور اس کے لئے اس کے بعد (خود تھے) چنانچہ وہ اس کی تھی اور اس کے لئے اس کے بعد (خود تھے)۔

لہذا علی کی حکومت۔ ماسان قادیان وکٹ کرتے ہی ان کے ہجے کے حصے کی لوٹاؤں میں داخل کیا اور توضیح اپنے سے، سنی طرف واپس چلا گیا۔ اس نے ماسان کی کسب پر اپنی کچھ کی کو روانہ کیا تمام مزارعہ مالک کو اسے جنسوں سے عطا کیا گئے ماسان کی اس کے نقل کی سائنس کی تھی۔ چنانچہ ماسان نے اس سبب وکٹ کر دیا۔ مگر وہ بھی توضیح سے بائٹاں ہو گیا جسے ملک و ظلم و استبداد کے تحت یہ بدستور قائم رہا۔ اس نے ماسان کی اس سے فائدہ نہ کیا۔ اس بدستور کے اور میں توضیح کی بنا تھی۔

[illegible][illegible]

نے وہاں کا حکم پایا کیا اور مجبور ہو اکیس آگئیں۔

سیدل کی فتح خراسان اس مرتبے میں یونان (جو سلطان ابوسعید کا نائب تھا) اس کی مصلحت پر غائب ہو گیا تھا۔ اور وہ چنگیز خان کی اولاد پر بھی حکم پلا تھا۔ وہ اس بات کو پسند نہ کرتا تھا کہ ذاتی من مصلحت کو چھٹائی دین چھٹائی خوار و نرم کا وہ شہاد مقرر ہو۔ اس لئے وزیریک نے اس سے جنگ کن اور خراسان فتح کر لیا۔ اس نے توجہ کی مدد کے لئے اپنے نائب قطرکی قیادت میں ایک لشکر بھیج دیا اور پھر سبکی بھی اس مقصد کے لئے روانہ ہوا۔ ہذا سلطان ابوسعید نے ان دونوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے نائب یونان کو بھیجا مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ ہر سال خراسان کے بہت سے مارقوں پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد یونان نے اس کے ساتھ مصالحت کر لی۔

سیدل کی فتح میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد سلطان وزیریک نے اپنے نائب قطر کو اس کے جس میں مغزوں کو دیا اور اس کے جانے بیٹنی کو نائب مقرر کیا مگر جو اس کے نائب نے قطر کو دیا وہ اس کے مجدد ویریت پر بھاری کر دیا۔

جائی بیگ کی حکومت سلطان وزیریک اور سلطان ابوسعید کے درمیان جنگ اس پر رونے مریے میں جاری رہی یہاں تک کہ سلطان ابوسعید اس سے پیچھے ہٹ گیا۔ اس وقت بھی فوت ہو گیا۔ سب سلف وزیریک نے مندر لپائی فوت ہو گیا۔ فرزند جائی بیگ میں کاجا شہنشاہ ہوا۔

جائی بیگ کی فتوحات اس سے چھتر سلطان ابوسعید فوت ہو گیا تھا۔ اس کی فرزند اولاد بھی پانچ عراق میں اس پر چالیس سو سن ہوا جو اہلانی بنا کو کے یونان میں سے تھا۔ باقی مارقوں میں طوائف اہل مذہبی پر یاہوئی اس کا نتیجہ ہوا کہ جائی بیگ نے خراسان کی طرف بھیج دیا۔ اس نے فتح کر لیا مگر اس نے آذربائیجان اور تورانی کی طرف لشکر کشی کی۔ ان طاقتوں پر الشیخ الصغیر ابن امرامش بن یونان مقرر کیا تو وہ اس کے لہذا اس کا جانی دشمن قائم بنا تو۔ ہذا جائی بیگ نے اس مطالبہ کے ساتھ تورانیان پر حملہ کیا جس مطالبہ کا کہہ اس کے بددکان تلف کرتے تھے۔ آخر کار (ابن دجاہم) اشراف مارا گیا اور وہ تورانی اور تورانیان پر قابض ہو گیا۔ اس نے تورانی پر اپنے فرزند بزدلیک کو مقرر کیا تھا اس کے بعد خراسان کی طرف۔ اس میں پہلی ایک چار ہزار فوت ہوئے۔

برج بیگ بن جائی کا دور سب آذربائیجان کی طرف ہاتھ بٹنے جاتی ہے۔ یہ مزاحمتی تو اذکان و اہلقت نے اس کے فرزند برج بیگ کو بغیر رحمت کے ساتھ پہنچائی اس وقت وہ تورانی کا حاکم تھا۔ اس نے اپنی طرف سے اپنے ایک جانشین کو لیا مگر وہ برق رفتاری نے ساتھ اپنی قوم کے ساتھ اپنی قوم مانا ان کے پاس بھی جمنا۔ جب دھرمانی دسوا کی پہنچا تو اس کا نائب جائی فوت نہ ہوا تھا۔ مگر قوموں نے اسے اور شاہ مقرر کیا اور وہ خود بھی بادشاہ بن گیا مگر وہ صرف میں جالی صورت نہ رہنے پایا تھا کہ فوت ہو گیا۔

تاتاری حکام کی خانہ جنگی

جب برج بیگ فوت ہو گیا تو اس کا فرزند قطر میں نہایت فخر کا تھا۔ اس کی بیٹیرو جو برج بیگ کی بیٹی تھی۔ یکم سفل

[illegible]

ماما کی کا عبید حکومت: جب بزرگ فوت ہو گیا اور اس کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا تو مذکورہ بالا حکام اپنے علاقوں میں خود مختار ہو گئے۔ ان میں قرم کے شیہ پینچا در سے آئے ایک خان کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو، شاہ مقبرہ گیا جس کا نام عبید تھا۔ اسے اپنے عہدے کے اس نے صرائی کی طرف فتح کشی کی لہذا (وہاں کا مذہب ہندو تھا) غلط فہمی سے جاگ مریا اور وہ چھوٹی سی جنگیں خان کی سلطنت سرحدوں اور انہی کی طرف چلا گیا۔ اس وقت دہلیا ایک محل سردار جس کا نام عبید تھا۔ اس سلطنت پر قابض تھا۔ اس نے گل ایک بچے کو جس کا نام عبید اور منسوب تھا (برائے نام شاہ مقبرہ لڑو رکھا تھا۔ وہ اس کی والدہ سے نکاح کر کے اس پر قابض ہو گیا تھا۔ چنانچہ (صرائی کا مذہب) غلط فہمی سے پلن یتیم ہو گیا۔

صبر ای بڑا قیمتی ہے جس کے بغیر وہ حکام جو سلطنت صبر ہی کے مختلف علاقوں پر چاہتے تھے، انہیں میں لڑنے لگے چوتھے مینا خاں خاں کے عالم حلی شمس نے، ان کے طرف ذی انتہائی کی اور اس کے قبضے سے سلطنت صبر ای ہو چکی کہ وہ دوسرے چاہتے ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امامانی شمس قمر کی طرف چلا گیا اور وہاں کی خود مختار حکم ہو گیا۔

جب حاجی شمس الدین عکرمادی سے روانہ ہوا تو اس وقت غورنام کے علاقے سے ارضی خان نے (اس کے خلاف فوجیں بھیجیں) چنانچہ انہوں نے بیخ طرخان کا محاصرہ کر لیا حاجی شمس نے اپنے ایک سردار کی قیادت میں فوجیں مقابلہ کے لئے بھیجیں۔ اس سردار نے ایسا تدبیر چھپائی کہ (وٹمن کی فوجیں) شکست کھا کر بیخ طرخان کو چھوڑ کر چلی گئیں۔ اس نے ان فوجوں کو اس کے سردار پر جانک سلا کہا۔

ایک جانب کا مسئلہ: جب مالی شمس، سی، مانتہ جی میں محفوظ قمار چاہے (دوسرے حاکم): ایک خانہ کے صرافے پر حملہ کر دے تو ان کے قبضے سے سرائے کو چھین لیا اور چند نفوس تک دوہاں کا خودی کرنا حاکم بنادے۔ جب وہ خوف نہ ہوا تو ان کے بعد کسی کا قہر نہ کر سکی سلطان بادشاہ حضور باد۔

ارض خان کا اقتدار اس زمانے میں خوارزم نے کہ بہتان سے ارض خان حملہ آور ہوا تو اس نے صراہی کو قلعہ کر لیا اور وہاں سے قادری خان جینا ایک خان بھی حکم کیا اور اپنی جنگی عسکر لاری پہ کا بعض دبا اور ارض خان صراہی کا قلعہ بھی تیار کیا۔ یہ واقعات ۶۷۱ھ میں رونما ہوئے۔ اس وقت سے وادی ارض خان کو اصل ملکیت اور صراہی کی سختی کے درمیان تقسیم سے بچانے کے کام لیا (سابقہ صراہی) طغتمش اس عرصے میں سلطان محمود کے پاس دروازہ کھڑے کھاتے میں مقیم تھا۔

طغتمش کی قسمت: اس کے بعد طغتمش نے سرائی کی اپنی آبائی سلطنت حاصل کرنے کا سزم سمجھ کر کیا۔ لہذا اسطغان تہور نے اس کے سر اور غنیمتوں کو اپنے پاس بچا کر جب انھوں نے کٹر کڑواہد کے کوہستان میں پہنچا تو انھوں نے ان کی فوجوں نے۔ جس کا مقابلہ کیا اور وہ شکست کھا کر تہور کے پاس واپس آ گیا۔

حضرت علیؓ کی فتوحات: ہر فتح و کامیابی سے اس نے ہمیشہ میں اس فتح کا ثمرہ لے کر اپنے مسلمانوں کو بخش دیا۔ یہی سبب تھا کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی رہی اور ان کی حالت اچھی رہی۔

اس کے بعد صبح کی طرف چلا آئے۔ وہاں اچھے مکان کے حکام موجود تھے اس نے انہیں شکست دے کر وہاں سے فرار کیا۔ اس کے بعد وہاں کے حکام نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے انہیں شکست دے کر وہاں سے فرار کیا۔ اس کے بعد وہاں کے حکام نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے انہیں شکست دے کر وہاں سے فرار کیا۔

مامان کی بلاست اس سے بعد وہ پہلی عیب ذات ہوا جس کی وجہ سے وہ اس کی جگہ سے ہٹ گیا۔ چراسی کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی جس پر چور نے کہا: "ہاں... میں ضروری... اس کے علاوہ تو یہ شخص نے نہ دیکھ سکی۔ جنت میں نہ رہے۔" (مردہ)

سلطان تیمور کی پٹھار

[illegible]

فقیر، عقیبان اس نے بعد سلطان تیمور کی مخالفت اور اندھا ہو اسقہا جانے بعد امر دوا (دوبن کا گائتر) ابن و عفر نے اطاعت قبول کی۔ قہار نے قہر کے طور پر جسے مولا بنا، اسے یہاں رہا کر دیا۔ اس سے پیشتر اس نے صفائی کے دست کھان بہا کر کے، صحت، شکر و کثرت، نے مٹی کی اوبارے، باہر سے نکالی، باجوہ، علی غلبہ، شہر و راج و طرف جو اس نے تیار کیا، پونچھ بہا کر، صوفی، کی طرف، روانہ، باجوہ، شکر، نے مٹی، تیار، کیا۔

[illegible]

یہ سب باتیں کہیں سے کہیں نہ آئیں گی۔ لیکن یہ باتیں کہیں سے کہیں نہ آئیں گی۔ لیکن یہ باتیں کہیں سے کہیں نہ آئیں گی۔

غزنی اور بامیان کے سلاطین

غزنی اور بامیان کا علاقہ بھی دہشتی خان کی اور اس کے قبضے میں تھا۔ وہ غزنی جسے میں زور و مالک کا علاقہ ہے اس کی سرحدیں جہان و ہندوستان کے متصل ہیں۔ اس سے پہلے یہ علاقہ خوارزمشہی سلاطین کی حکومت میں شامل تھا۔ مگر جب ۵۸۵ ہجری کو محمد غزنوی نے بامیان کو فتح کر لیا تو اس نے اسے فتح کر لیا تو وہ پکیز خان نے اسے اپنے فرزند دہشتی خان کو عطا کیا تھا۔ پھر یہ اس کے فرزند اورنگ کے پاس آ گیا۔ پھر یہ اس کے فرزند دہشتی خان کے قبضے میں آ گیا وہ ساتویں صدی (۱۵۸۵) کے قریب تک رہا۔ اس کے تین فرزند تھے (۱) بیان (۲) کبک (۳) غزنوی۔ ہذا چاروں کنجیر کے اربابان تسلیم ہو گیا۔

بیان کی فتح بیان جو بڑا فرزند محمد غزنوی میں فتح ہوا انکی کے قریب ہے۔ نے کے بعد اس کا فرزند کبک بادشاہ بنا تو اس نے (۱۵۸۵) بھائی بیان نے اس کی مخالفت کی اور اس نے سرحدی کے بادشاہ غفغانی سے فوجی مدد طلب کی تو اس نے اپنے بھائی کو اس کی مدد کے لئے بھیجا۔ کبک نے قندھار سے امداد طلب کی تو اس نے فوجی مدد اور سال کی مکر و دھند تیار نہیں کی اور اسے شکست ہو گئی وہ قندھار سے فرار ہو گیا۔ بعد ازاں تمام علاقے پر دہشتی خان تسلیم ہو گیا۔

قوشانی کا دور یہی کے بعد کبک کا فرزند اور اس کا بیٹا قوشانی اس کے خلاف فوج نے گرفتار کر لیا اور اس نے بھی قندھار سے کبک کے حامیوں کی مدد سے اس نے اپنے چچا بیان سے فوجی مدد طلب کی اور قوشانی کے قتل پر دہشتی خان نے دھمکیاں دیں کہ اگر اس نے اپنے چچا کی مدد سے قتل نہیں کیا تو اس کے پاس پہنچ گیا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس نے بیان پر فوجی حملوں کی تھی وہ اس کا بھائی غفغانی تھا اس کے بعد کے حالات ہمیں معلوم نہیں ہو سکے۔

باب: ششتر

خاندان ہلاکو کے سلاطین

پہلے جان پاجا پکا ہے کہ چنگیز خان نے قراقرم میں اپنا پایہ تخت اپنے فرزند کدائی کو عطا کیا تھا۔ اس سے بعد اس تخت پر چنگیز کا بیٹا ہلاکو خان وارث ہوا۔ بعد ازاں اس کے اور کئی بیٹے ہوئے۔ اور کدائی کے بیٹے ہلاکو خان چنگی ہوئے۔ یہ بادشاہ ظہور میں دو فی مائیں تھا جو صرائی کے تخت پر بیٹھا تھا۔ چنگیز کی بیٹی اور تاجدار یوں کی بیٹی کے سرائی کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ مگر راستے میں اس کی وفات ہو گیا۔

اس مغل فرخ نے جو اس کے ساتھ تھی اس کا تخت و تاج نہ کب کے حوالے کر دیا۔ چاہا کہ اس نے اپنی ذات کے لئے یہ تخت قبول نہیں کیا بلکہ اپنے بیٹے ہلاکو خان کو اس مقصد کے لئے بلا بھیجا۔ ان لوگوں کے ساتھ اس نے اپنے دوسرے بیٹوں قبچاقی اور ہلاکو کو بھی بھیجا۔ ان دونوں کے ہمراہ ایک اور بھائی پرگہ بھی گئے تاکہ وہ اسے تخت سے لیں کر لائے۔ چنانچہ وہ فرخ خان سے سخت دشمن ہو گیا۔ جب پرگہ وہاں سے واپس آیا تو اسے فرخ خان قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کا بیٹا ہم پیسہ دیا کہ چنگیز سے اپنی مملکت خاں مستغنی طور پر تخت نشین ہو گیا تھا۔ اس نے چنگیز خان کی بیٹی پر حمل کر کے بڑے چٹائی میں چنگیز خان کی اولاد کو اور امانچہر کے مل کوں کا نام مقرر کیا۔ اور اپنے بھائی ہلاکو کو عراق و خراسان کے لئے اور فرخ خان کے قتل کو یہ ملامت دینی کہانتے تھے چاہے کرنے کے لئے بھیجا جائے کہ وہ خلیفہ المسلمین کے ساتھ یہ بیعت کر لے۔

ہلاکو بن طولی کے حالات

جب ستوخان نے اپنے بیٹے ہلاکو کو عراق کی طرف بھیجا تو وہ عراق کے دوسرے حکمرانوں سے ملنے روانہ ہوا۔ اس نے فرخ خان اور امانچہر کے بہت سے قاتلوں کو قتل کر لیا۔ اور ان کا شہرہ کا سر دیا۔ اس اثنا میں جس کی بیٹی ہلاکو کے ساتھ خان چنگی پر تھی وہ چنگی کے بیٹے میں صرائی کا بیٹا ہوا تھا۔ جب یہ کچھ وقت میں ہلاکو کے ساتھ چنگی کے بیٹے کو روک دیا تو چنگیز خان نے فرخ خان کے قتل کے قریب مقابلہ ہوا۔ اس وقت سخت سردی کی وجہ سے اس نے کاپانی قلعہ پر توجہ دلا کر ہلاکو کو شکست ہوئی اور اس کی تمام فوج تباہ ہو کر ہوئی۔ اس خان چنگی کے اصحاب ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

ابن ابی نعیم کا خط: (اس شخص کے بعد) ہلاکو کا بیٹا جو باکے بنائے گئے تھے اس نے قلعہ امانچہر کا قصد کیا تھا۔ جو اس کا حکم دلا۔ یہ تھا۔ راستے میں اسے قلعہ امانچہر کے وزیر ابی نعیم نے روک دیا۔ اس نے اس کو روک دیا۔ اس نے اسے پہنچایا تھا۔ جس میں اسے اپنی بات پر قانع نہ ہوا تھا۔ اور ہلاکو نے اسے اس کے قلعہ میں دوا سے مرہم کر لیا۔

کرے گا۔

جملہ بغداد کا سلب:- (اس خط کے پہنچنے کی وجہ یہ تھی کہ) ابن العثیمی راضی تھا۔ اس کے محل کرخ کے باشندے بھی شیعہ تھے۔ اہل سنت والجماعت کے افراد ان کے خلاف برپا کئے تھے۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ خلیفہ اور دواداران کی حمایت کرتے ہیں۔ لہذا انہوں نے علی کرخ پر حملہ کر دیا تھا۔ ابن العثیمی اس پر بہت براغزوخت ہوا۔ اس نے پوشیدہ طور پر اور علی کے حاکم ابن الصلت یا کو یہ خط بھیجا (کیونکہ وہ اس کا دوست تھا) کہ وہ تاجداروں کو بغض و کین کرنے پر آمادہ کرے۔ اور اس نے عام فوجیوں کو یہ خبر دیا کہ، ۲۴۰ ہجریوں کو خطبات دے کر ان سے مخالفت کر رہا ہے۔

(اس کی سزا سے) ہلاک ہوا ۴۲۲ ہجری لشکر لے کر بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے بغداد میں طاعون مروجہ اور سے بھی امداد طلب کی تاکہ وہ اپنی فوجیں لے کر اس کی امداد کے لئے آئے۔ اس نے پہلے تو انکار کیا پھر وہ فوج لے کر روانہ نہ کیا۔

بغداد پر فوج کوئی:- جب ہلاک کوئی فوج لے کر بغداد کے قریب پہنچا تو ایک دوادار مسلمانوں کی فوجوں کو لے کر اس کے مقابلے کے لئے پہنچا، اس نے ۳۲۲ ہجری لشکر کو شکست دی۔ تاجداروں نے دوبارہ حملہ کر دیا اور مسلمانوں کی فوجوں کو شکست دی۔ جب یہ فوج بغداد واپس جا رہی تھی تو اس رات دریائے دجلہ میں غلبہ مقامات پر تکلف پڑ گئے جو ان کی امداد میں حائل ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام فوجی زخمی ہو گئے اور ایک دوادار (جو چھ سال دھکا ہلاک ہو گیا اور اس کے ساتھ جو فوجی افسر تھے وہ گرفتار ہو گئے۔

مستوفی بغداد اب ہلاک کوئی فوجیں شہر بغداد کے قریب پہنچ گئی تھیں۔ انہوں نے شہر کا ایک غریب تک حاضر کیا پھر ابن العثیمی نے خلیفہ مستعصم اور اہل بیت سے لئے پتہ طلب کی جس کا خیال یہ تھا کہ ہلاکوں کی جاس بخشی کرے گا۔ لہذا وہ شہر کے حمزہ افرات سے نکلے کہ لے کر ماکرم ۲۴۰ ہجری میں ہلاک کے پاس پہنچا (اور بھیجا اور بل دیے)

قتل عام۔ اب خلیفہ مستعصم کو گرفتار کرنے کا ارادہ لایا (پھر قتل عام کا حکم دے دیا گیا) کہا جاتا ہے کہ جب مستوفیوں کا شمار کیا گیا تو وہ جبرہ لاکھوں تھے اس کے علاوہ جن خدای مملکت اور ان کے خزانوں کو ان کا لایا تھا ان کی مالی دولت کا کوئی اندازہ نہیں لایا جاسکتا ہے۔

کتب خانوں کی تباہی۔ وہ ملی کتب بردہاں کے کتب خانوں میں محفوظ تھیں انہیں دریائے دجلہ میں پھینک دیا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے خیال میں مسلمانوں سے اس بات کا بدلہ لیا کہ مسلمانوں نے جب ان کی فوجیں تباہ کیں تو انہوں نے انہیں ان کی کتابوں کو تباہ کیا تھا۔

ابن العثیمی کا قتل۔ ہلاک کوئی تمام گھر میں کوڑا برس کر کے کا امداد کیا تھا مگر اس کے ہر کان سلطنت نے اس کی حمایت نہیں کی۔ ہلاک نے ابن الصلت سے کوہنہ زاری کی کہ اس کی طرف سے برتر اور کیا۔ کیونکہ سلطنت کے آدھے خرچ کا حساب کسی دوسرے شخص کے سپرد تھا جو ہلاک کا نیا، اس پر بارگاہ تھا ابن العثیمی کو صرف آدھے خرچ کے بارے میں ایک سر تک مشورہ دینے کا حق

مہاجر رقبہ کی شاہی پرانے قلعہ اور کچھ کمرے نے یہ ایک خوبصورت یادگار بن گئی تھی۔ یہاں کا نام اس کا شمار کرتے ہیں اور قلعہ اور قلعہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک خوبصورت یادگار ہے جسے ایک آگ نے تباہ کر دیا ہے۔ یہ ایک تاریخی یادگار ہے جسے ایک آگ نے تباہ کر دیا ہے۔

[illegible][illegible]

اور انکی کاغذ صبر و جلاوت نے، روضہ کی عربی محققین کو فتح بخشی جس نے اس پر شعرا و محققین سے تہنید و تحریات کا سہاوی نہیں بدولت
نے فتح و جہر سے مدح و ترغیب کی۔ انکی صورت میں ابن ابی اسحاق و ابو جابر اوس نے، موقوف فیست جہاں اور شرف المدین
کر دی کہ ان کی پانچ فیمن کا کردار جلاوت کا کیا ہے نہ ان کا لڑنے کے قتل کا راز کیا۔

[illegible][illegible]

فتح غالب اس نے بعد بارہ نے سب زوطی فن نشانی اور کچھ دوسریں میں اس کو عالم ہو گیا۔ پھر اس نے اسے فتح علیا
نہاڑہ نے اس سے پشورا میں کچھ ہندوؤں کو کچھ دیا۔ وہ ان کے دلہن کو ملنے سے پہلے اسے اپنے حریفانہ

نہ تھا۔ بعد میں جس میں سلطان ناصر شہزادہ کو رکھا تھا، ان میں سے اکثر اور غلو وغیرہ بھی شامل تھے۔ ہندو ہلاکو نے ان سب کو رہا کر دیا۔ ان میں کچھ تاجک تھے۔ ایک بڑا سردار بھی شامل تھا جو جس کے پاس چلا گیا اور اس کی خدمت کرنے لگا تھا۔ ہلاکو نے اسے ان کے ساتھ شامل کر لیا اور شام کے مشورہ ملاؤں کا حکم مقرر کیا۔

دشمن کی طرف پیش قدمی اس کے بعد اس نے دشمن کی طرف فوجیں روانہ کیں۔ اس وقت سلطان ناصر مصر گیا ہوا تھا۔ قہر امن کا کہہ رہا تھا۔ ابن شرف اس سے اجنبی ہو کر ہلاکو کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ ہلاکو نے اسے دشمن کا حاکم مقرر کر دیا اور وہ اس کی نگرانی کے لئے اپنے جانشین بھی بھجوا دیے۔

خط مشورہ کا نتیجہ اس کے بعد طلحہ سلطان مصر قلعہ سے ۱۰۰ فاصلہ ہو گیا اور ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ ہندو ناصر ہلاکو کے پاس پہنچا، وہ اس پر حمایت کرنے لگا اور اس سے مشورہ کیا کہ آیا وہ شام میں اپنے فوجی دے دے۔ چھوڑ جانے یا نہیں؟ ناصر نے (مشورہ میرا) مصر کے فوجی کو اجازت دے کر بھیج دیا۔ چنانچہ ہلاکو نے انہی کے مشورہ پر عمل کیا اور اپنے ایک تاریک سردار کو بھیجا کہ مصر فوج کے ساتھ شام میں چھوڑ دیا۔

تاتاریوں کو زبردست شکست کھینچانے سلطان مصر کے پاس اپنے اچھی جیسے س کے اچھیوں نے سلطان مصر کے دربار میں اطلاع قبول کرانے میں بہت بڑی کامیاب رہ کر کھینچا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان نے انہیں مراد آباد اور شام کی طرف فوجیں لے کر روانہ کر دیں۔ میں چاروں طرف کے مقام پر اس کا کھینچا کی فوجوں سے مقابلہ ہوا جس میں تاتاری فوجوں کو شکست کاٹی ہوئی اور ان کا سردار کھینچا مارا گیا۔

تاتاریوں کی آمد پر عجب ہوا کہ انہیں بھی تاتاریوں کی حرکت میں اس بھٹک میں شریک نہ ہو جائے اور نہ خود راہ لے۔

حلب کی جنگ ہلاکو نے اس کے بعد اپنی فوجیں انہی کے ساتھ ہی طرف بھیجیں اس وقت سعید بن لاؤ حلب کا حاکم تھا۔ اس کے پاس کافی فوج تھی۔ اس لئے اس نے جنگ نہیں کی تاتاریوں کے مقابلے کے لئے بھیجیں مگر انہیں شکست ہوئی لہذا حلب کے سردار اس وجہ سے سعید کے دشمن ہو گئے انہوں نے اسے قید کر کے حاکم الدین جو کھڑو کو اپنا حاکم مقرر کیا۔ مگر جب تاتاریوں نے حلب پر حملہ کیا تو وہ وہیں سے ہلاک کر دیا اور اپنے دوست منصور کے پاس سے بھیج لیا وہاں سے انہوں نے تاتاریوں پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی۔ اب تاتاری فوج اقامہ کی طرف روانہ ہوئی۔ وہ پیش قدمی سے چھوٹی اور اپنے وطن کی طرف کوٹ کر گئی۔

حاکم و مشن کا قتل جب ہلاکو کو شکست کی اطلاع ملی تو اس نے دشمن سے کہہ دیا کہ اس نے اس پر ہاتھ مار دیا تھا کہ اس نے مصری فوج کو قہر کھینچنے کے بارے میں مشورہ دیا تھا۔

ہلاکو کی والدہ جیسی جب ۱۰۱۰ء میں ہلاکو نے شام کو فتح کیا تھا تو اسے چار سال کی تھی کہ خان (خان) اعظم سلجوقان جب دلا کے سماک پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوا تو وہ راستے میں فوت ہو گیا۔ لہذا وہ خان اعظم بننے کی توقع میں بھروسہ نہیں چلا گیا۔ مگر جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے اس کے بھائی غیاثی (خان) کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی اور ایک سے خاندان کی کرنے کے

نامی لشکر روانہ کیا اس کے پیچھے پرفرزد ایسا کو بھی (فرج دے کر) روانہ کیا۔ آخر سلطان ظاہر نے وہاں کے باشندوں کی ہمدردی کے لئے فوجیں بھیجیں۔ جب اور وہاں کے لشکر کے قریب پہنچیں تو وہ پانی انھیں دیکھ کر بھاگ گیا۔ اس نے اپنے بچے اور تمام سارے سامان بھی وہیں چھوڑ دیا اور بھاگ کر ایسا (فرزد) جا کر کے پاس پہنچ گیا۔ ایسا اس پر سخت ناراض ہوا اور اس نے اسے قید کر دیا۔

بلوچ نے عراق پر دس برس حکومت کی تھی کہ وہ ۶۱۳ھ میں فوت ہو گیا۔

ابغابن ہلاکو

جب ہلاکو فوت ہو گیا تو اس کا فرزند ابغاسی کا جانشین ہوا۔ اپنی حکومت کے آغاز میں وہ صوبے پہلے تہائی سلطنت کے بادشاہ پرک کے خلاف جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ سلطان نے کئے اپنے ایک عزیز نوغانی صطری میں مصلحت دینی خان اور شہب میں مصلحت خان کی قیادت میں فوجیں روانہ کیں ان میں سے سخت قوت فہم کرنے سے خوف زدہ ہوا اور قسطنطنیہ کی طرف چلا گیا مگر نوغانی مقلانے ہزار بار بار اس نے ایسا کو شکست دی اور اس کی فوجوں کو مٹا دیا۔ اس وجہ سے سلطان پرک کے دل میں اس کی فتنہ و جذبات پڑ گئی۔

سلطان ابغاسی نے اپنی فوج میں اپنی کی قیادت میں الجیرہ کے کھمروہ کے لئے فوجیں بھیجیں لیکن سلطان ظاہر نے دریائے فرات کو عبور کر کے انھیں شکست دی اور وہ پانی کے ہمراہ وہ سرداروں کو قتل کر دیا۔ دریائے فرات نے شکست کھا کر ابغاسی کو جان جا کر پناہ دی۔ سلطان ابغاسی پر بہت ناراض ہوا اور اسے سزا دل کر کے ابغاسی کو افسر مقرر کیا۔

شہزاد کی شکست ۶۱۷ھ میں سلطان ابغاسی نے شہزاد بن سونی بن سلطان بن چنگیز خان کے علاقے پر فوج کشی کی تو اس نے اپنے چچا زاد بھائی براتی بن صغیر سے فوجی امداد طلب کی تو وہ بذات خود وہی فوج لے کر روانہ ہوا۔ آخر سلطان ابغاسی نے رسم کی فوجوں سے امداد طلب کی جن کے سردار عثمان اور ہدو تھے۔ آخر کار فریبین کا کر جتان میں مقابلہ ہوا۔ اس جگہ جی گھدار کو شکست ہوئی اور اس نے وہاں ایک پہاڑ پر پناہ لی۔ اس کے بعد اس نے سلطان ابغاسی سے جان بخشی کی درخواست کی۔ چنانچہ اس نے اسے پناہ دے کر یہاں لے کر وہاں جمع ہوا گھوڑے پر سوار ہو گا اور تیر وکان استعمال کرے گا۔

تاریخی فوج کو شکست ۶۱۸ھ کے بعد سلطان ابغاسی کو یہ خبر ملی کہ سلطان ظاہر واکم صحر (فرج) نے بلبلادہ پہاڑ کی طرف روانہ ہوا ہے لیکن اس نے اسے وہ فوجی جرنیلوں کی قیادت میں فوجیں بھیجیں ان دونوں جرنیلوں کے ہمدردان اور غلام تھے۔ چنانچہ وہ دونوں فوجیں لے کر روانہ ہوئے وہیں۔ ثناء میں سلطان ظاہر نے ان کے سرحدی شہر تھسارہ کی فتح کر لیا۔

نائب سلطان ابغاسی کو یہ اطلاع ملی تو وہ بذات خود شکست کے مقام پر پہنچا۔ وہاں اس نے صرف اپنی قوم کے مایہ جوں کی لاشیں دیکھیں اور (حاکم) ہمدردانہ کے کسی فوجی کی لاش کا وہاں نہ دیکھا۔ اس نے (اس شکست کا) ہمدردانہ سے قرار دیا اور ابغاسی کے بعد اسے غلام کر دیا۔

دوسرے کا حکم صحر سلطان ابغاسی نے ۶۱۹ھ میں دریائے فرات کو عبور کر کے تھسارہ صحر دیکھا۔ اس نے دریائے حاکم کو بھی

ایمان کی تکمیل سلطان علی حسرت نے صفائی کی فوجوں کو لے کر مقابلے کے دو اہم ہواؤں میں سے مستاجر میں آتا تھا۔ انہوں نے مقابلہ برائے شیعہ جہاد کی فوجوں کو لے کر حرمِ قدس پہنچی اور ان کا پورا ہاتھ چاہا اور ہواؤں میں آ گیا۔ (انجیل) سلطان ایضاً ہواؤں میں آ گیا اور انہوں نے مقابلہ کر لیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنے ہواؤں میں آ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ان کی جہاد میں آ گیا اور انہوں نے مقابلہ کر لیا اور انہوں نے اپنے ہواؤں میں آ گیا۔ کہیں کہیں تھا۔ چنانچہ جب وہ ہواؤں سے اتر کر اپنے ہواؤں میں آ گیا اور انہوں نے اپنے ہواؤں میں آ گیا اور انہوں نے اپنے ہواؤں میں آ گیا۔

طحاوی نے اپنی تصانیف میں ۱۹۱۱ء کو لکھا ہے کہ: "اچھا لکھا جاتا ہے کہ اس نے ورنہ اس کا سبب جس انداز میں ہوئے ہے نہ کیا ہے۔"
 یہی اس کی مصلحت ہے کہ یہ خطبہ قرآن میں ہے تو اس کا لکھنا اور نہ اس کا لکھنا۔

جب بھاجن پکا کوٹھوتہ ہوا تو اس وقت سنا کہ قزاقوں کو (پائے تختہ پر) چڑھوا دیا تھا اور سر اسٹیشن پر آگیا۔

قصر طائی کا قتل اس نے عمری طرف اپنا چل بسید اور وہ طلب کی جو چارے فرمیں ان کے قاضی قصبہ الدین شیرازی (اور ہم سے سابقہ اور اور دینی کے زمانہ کے حسب ذکر گئے) اس غلامی تمہ کا بی صفا جانا تو تلی کے برابر اور حرم قبا بیدار اور نے وہاں بیٹھا کر کہا کے بھائی کو اور اسے کہو کہ میں نے تمہیں شکم سے لگا دیا تو ان کا نام نہ عام قبا بیدار الدین کے خیر کے اسے خدائی بخود کے اسے لڑا اور وہ قتل ہو گئے اور خود اس کے پاس بیٹھا نکلا۔ نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا اور غلامی کے بعد کچھ دیکھ کر کہ اس نے چلنے کی اور بی بی (اور ہم سے سابقہ قریب اور صفا) کو متوال کے یہاں لے گیا۔ مگر یہ بات اور دیکھ کر رہا۔

[illegible]

کچھ عرصے کے بعد نیروز نے قازان کو تحریر کیا کہ وہ جنگ کرنے کے لئے روانہ ہو جائے لہذا وہ (فوج کے کمر) فراموش سے روانہ ہو گیا۔ جب بعد کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے نیروز اتاک سے اس بارہ سے کسی مشورہ و طلب کیا۔ نیروز نے جواب دیا: ”میں اس کم کے لئے کافی ہوں۔“ (اور اس کا ذمہ دار ہوں)۔ (اس پیغام کے بعد) نیروز نے توقف کیا۔ جب نیروز آگیا تو اس نے اسے قازان کے پاس روانہ کیا۔

نیروز کا قتل: جب نیروز قازان کے پاس پہنچا تو اس سے بعد کے امراء کے بارے میں یہ معلومات پہنچا کر وہ اسے پسند نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اس پر حملہ کر دے۔ بعد اس خبر سے بہت پریشان ہوا تاہم وہ مقابلہ کے لئے روانہ ہوا۔ جب فریقین میں جنگ کا آغاز ہوا تو نیروز کی سازش کی بدولت بعد کے امراء اس کے برخلاف ہو گئے اور اسے شکست ہو گئی۔ یہ بہت بد حال کے طعنے کی طرف بھاگ گیا، اس کے گناہ کر لیا گیا اور اسے ۱۶۵۵ء میں قتل کر دیا گیا۔ اس نے صرف اٹھارہ ماہ حکومت کی۔

قازان بن ارغو

یہ نئے قتل کے بعد قازان بن ارغو مغلی کا بادشاہ ہوا۔ اس نے اپنے بھائی نیروز کو تحریر کیا کہ قازان کا حکم مقرر کیا اور نیروز باوجود جنگ کو اپنی سلطنت کا حکم مقرر کیا اس نے اوتھار سنبھالنے کی طرےائی کے ان غل امر اور کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی جو یہ وہ کے ساتھ کھٹو کو قتل کرنے کی سازش میں شریک تھے۔ اس اطلاع سے طرےائی کو اپنی جان کا اندیشہ ہوا جو نیروز اور سوسل کے درمیان جھگڑا ہوا اس نے شاہ معرکتہ حال کو ایک پیغام بھیج کر اس کے پاس آنے کی درخواست کی۔

طرےائی معرکے میں: اس کے بعد قازان نے اپنے ایک حامی کو دیار بکر کا حکم بنا کر بھیجا جس کا نام سولان تھا۔ اس نے اسے شکست دے کر اس کے لشکر کے بڑے حصہ کا مقابلہ کر دیا اور خود جان بچا کر شام کی طرف بھاگ گیا۔ سلطان کھٹو نے اس کو لانے کے لئے (اپنے خاص) آدمی بھیجا جو اسے صحرے لے آیا۔

جب وہ بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا تو سلطان نے اسے خوشترانے بادشاہ نے اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ اور اس کی قوم اور راجہ مصر میں رہے گی۔ سلطان نے انکو جاگیریں بھی عطا کیں چنانچہ اس کا یہ (طرز عمل) کو دوسری ملکوں میں انتہائی کاؤر پر ثابت ہوا۔

نیروز کا قتل: (مغل) سلطان قازان نے اس کے بعد اتاک نیروز کو قتل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ قازان سے ناراض ہو گیا تھا اور کھٹو کے بعد مصر و شام کے سلطان لاشین سے خط و کتابت کرنے لگا تھا۔ جب نیروز کو اس کا اطلاع ہوا (احساس ہوا) تو حکام ہرات سے پتہ طلب کرتے ہوئے ہرات بھاگ گیا۔ ہرات کا حکم فخر نندین خٹو نے اسے قتل کر دیا۔ جستان کا حکم بھی فخر نندین خٹو نے اسے گرفتار کر کے قتل و شہادت کے پردہ کر دیا اس نے اسے قتل کر دیا۔

اس کے بعد قازان نے اپنے دونوں بھائیوں حاکمی قتل کر دیا جو بغداد میں تھے۔

مغل سرداروں کا فرار: اس کے بعد مصر سے سفیر حاکم آئے اس کے بعد علاء الدین اہل مصر بھاگ گیا۔ اس نے

بعد فتح جو بلاد مصر میں ایک طوار (ایک لاکھ) فوج کا چھ سالہ قحط پھاڑا گیا کیونکہ قازان اس سے ہر گمان ہو گیا تھا اور (سب اس کے مراد ہونے کی اطلاع ملی تو) اس نے (اسے گرفتار کرنے کے لئے) فوجیں بھیجیں۔ انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی، اس جنگ میں اس کے اکثر ساتھی اس سے الگ ہو گئے، اس لئے وہ خود (اکیلا) مصر کی طرف بھاگ گیا اور اپنے اہل و عیال کو دیرینے مجبور و پاتا۔

منجو کا قتل۔ جب شاہ مصر نے اس کے اہل و عیال کو واپس لانے کے لئے بنی کے مراد فوجیں بھیجیں اور وہ مصر کے مقام سے گزر رہا تو بیری فوجوں نے انہیں روکا اور انہیں شکست دے کر اس مصری جرنیل کو بھی قتل کر دیا جو اس کے ساتھ تھا۔ منجو نے کسی قلعے میں پناہ لی مگر قاری فوج نے وہاں سے بھی اسے نکال کر۔ قے قازان کے پاس بھیج دیا۔ قازان نے اسے قتل کر دیا۔

منجو کا بھائی قلعہ بنی بیری فوج کے ساتھ مصر میں رہنے لگا۔ یہ واقعہ بنی قازان اور اہل مصر کے درمیان اختلاف کا سبب بنا۔

شام پر حملہ۔ تیمور نے اسے شام بھیج کر اس کے پاس پہنچے تھے، ان میں درجہ سب مہتمم و مشفق، مگر جہانم سب اچھی ظاہری اعزاز و اعصابی شامل تھے یہ لوگ اپنے سلطان کا سمرقند میں قزاقوں کے خلاف ہو گئے تھے ان نے وہاں (قازان) کے پاس چلے گئے تھے اور اسے آدھ کیا کہ وہ شام پر حملہ کر دے۔ چنانچہ وہ ۶۹۹ھ میں نکلیں اور اوسن فوجوں اور اپنے نائب قلعہ شاہ اور اس کے ساتھ (شام پر حملہ کرنے کے لئے) روانہ ہوا۔

سلطان ناصر کو شکست۔ سلطان ناصر بھی مصر سے مسلمانوں کی فوجوں کو لے کر (مقابلہ کے لئے) روانہ ہوا۔ جب وہ غزوہ کے مقام پر پہنچا تو اسے یہ اطلاع ملی کہ کتب خانہ کے رئیس ساتھی اس کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور وہ قتل امراء جو مصر بھرت کر گئے تھے اس میں شریک ہیں لہذا وہ سب سے آگے روانہ ہوا اور تاہمیری فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر پہنچا مگر وہاں سے آنے والی فوج کے وقت مرغانہ و بیچارہ ہاں طریقین کے درمیان جنگ ہوئی، جس میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کی کافی تعداد ضیاع ہوئی۔ سلطان جان بچا کر مصر چلا گیا۔

قازان کی فتوحات۔ مگر قازان صف بندی کے ساتھ روانہ ہوا۔ اس نے مصر و تمام شاہی علاقہ فتح کر لیا۔ پھر اس نے دمشق کی طرف پیش قدمی کی اور شہر فتح کر لیا۔ اس نے چھوٹی سی طرف پیش قدمی کی تاکہ وہاں کا محصور و صول کرے اور دمشق کے قلعہ کا محاصرہ کرے، جہاں کا قلعہ دار طراد و عین غیر منصور تھا۔ مگر وہ قلعہ بغیر نہیں ہو سکا اس لئے اس نے اس کی چاروں طرف کی آبادی تباہ و برباد کر دی۔ جس میں دارالحادیہ بھی شامل تھا جو شاہی محل تھا۔

مفتوحہ علاقوں کے حکام۔ اب قازان سب کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے شہر کو فتح کر لیا مگر قلعہ فتح نہیں ہو سکا۔ اس کے بعد اس کی تاباری فوجیں شہروں میں نوٹ مار کرتی رہیں اور لوگوں و عمارت کرتی ہوئی قلعہ تک پہنچ گئی تھیں مگر چند عہدہ داروں کے قلعے سخر نہیں ہو سکے تھے اس لئے قازان نے اپنے وطن کی طرف کوئی کیا اور اس نے قلعہ شاہ کو شہر کی حفاظت فوج کا نائب بنایا اور قلعہ کے محاصرہ کا کام اس کے سپرد کیا۔ لیکن جن محل کے سپرد مصلحتات و وصول کرنے کے کام کیا اور چھاتی کو دمشق کا نائب

حاکم مقرر کیا کہ کلہر کھلب، حصن اور سات کا نائب نام لگاؤ۔

نصر کا شام پر دو بارہ قبضہ سلطان اس نے فوجیں اکٹھی کر کے دوبارہ مل گیا۔ اس نے پشتراس نے فوجوں کو اور
پشتراس نے فوجوں اور ان کی فوجوں کو دوبارہ کو قتل کیا۔ اس کے جزیروں، ستوں کی قیادت سرسبز و خوشحال اور آباد کر کے تھے اور
دونوں سلطنت کے گراں تھے۔ چنانچہ چالیس شام کی سرحد کی طرف بڑھ کر اور غلج، باغیانہ مصدقہ کے تمام پر قبضہ ہو۔
مقیاتی اور پشتراس جو دشمنی اور صوبہ کے باقی نائب حاکم تھے پناہ کے طالب ہوئے اور ان دونوں نے دوبارہ غلجانی کی اطاعت
قبول کی اور غلج سرسبز اور ملتان دونوں نے تمام کے حکام کے فوج کر لیا اور غلجانی (۳۳۰ھ) کی حکمرانی کی طرف لوٹ گیا۔

مستوفی کی دوبارہ فوج کشی کا زمانہ نے دوبارہ شام کی طرف فوج کشی کی اور پناہ کے فرات کے پشتراس کے دوبارہ نے
تمام پر قبضہ کیا۔ اس نے اہل شام کو فریب دینے کے لئے ان کے خطا و گناہات کی تفسیر کیا کہ یہ غلجانی کے ہاتھ میں آئے اور وہ ان کے ہاتھ میں آئے
ترخانوں کے قبائل تسلیم تھے۔ انہوں نے اس سے جنگ کر کے اسے نقصان پہنچایا اور وہیں پشتراس کے لئے۔

مغلی فوج کا قتل عام۔ اب سلطان ناصر نے بادشاہان کی قیصری تاریخ کو فوجوں کے ہاتھ میں پشتراس کی سرحد
و صفر کے تمام پر اس کا مقصود تھا۔ مقابلہ ہوا سلطان نے تھپالی کی جنگ کے بعد اسے شکست دی اور وہ تمام ملک ان فوج
تغائب کر گیا۔ روایت ہے ایک پیر نے پیر چاند کو پیر بڑے مسلمان فوجیوں کے ہاتھ میں اس کا محاصرہ کر لیا، جس پر
پیر شید و صوفی وہاں پہنچ گئے۔ ان کا فوج تمام کیا۔ (مشرق کے)۔ ان کے ہاتھ میں آگاہی دینے کے لئے ان کے ہاتھ میں
دلدلی درگزر ہوئے تو ان کے (وہاں جو موجود تھے) ان میں سے کوئی جانتا نہیں تھا۔
بلکہ نہ خود فوج کا حصہ کاروان کے پاس گیا۔ ان کے تمام پر پہنچا۔ اور وہاں چار ہو گیا تھا اور اسی سال۔ (۳۳۰ھ) کو
(محمد بن محمد کے بعد) انہوں نے فوت ہو گیا۔

خریدنہ ابن ارغو

کا زمانہ کے بعد اس کا پوتی خریدنہ اس کا ہم نشین ہو۔ وہ بادشاہ کے ہندوستان کے مسلمان ہو گیا تھا اس کا نام
محمد اور لقب غیاث الدین رکھا گیا۔ اس نے غلج و ملتان و پناہ کے پیر اور دیگر مسلمانوں کے کوہستان میں گراں
کے خلاف جنگ کرنے کے لئے بھیجا مگر اس جنگ میں نہ وہ اپنے ہاتھ میں نہ اسے شکست ہو کر مارا۔

شیعی اثرات۔ خریدنہ نے اس کا ہم نشین جو ابن بن تھوان کو مقرر کیا۔ خریدنہ ابتدائی زمانے میں نبوت احمدیہ اور
غلامان حکیم بن احمد اور ابن بن تھوان کے اپنے کوئی تحریر کر دیے تھے مگر انھیں (شیعوں) کی صحبت میں رہ کر وہ
مستبد ہو گیا۔ چنانچہ اس نے اہل شام کے شیعیان (حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، علیہ السلام) کا تذکرہ مذکور ہوئے اور اپنے منوں پر ہندو مالوں
کے بہت کر لیا۔

پشتراس کی تعمیر۔ اس نے قراچین اور ہندوان کے درمیان ایک شہر تعمیر کیا اور اس کا نام ملطہ پیر رکھا اور اسے اپنا پناہ بنے۔

نہایت خاص کیا اور جس پلا گیا۔ جو ان فوجیوں نے ان کے خاقان میں روانہ ہوا انہیں اسے چلا نہیں سکا۔
اسے یہ سول وراثت کے تحت برساتا جو سلطان نے اس کے قبضہ ہائی احمد شاہ امانی نے بھی قبضہ کر لیا۔

ازبک سے اختلافات اس وقت شمالی سلطنت کا دارشاہ ازبک سلطان ابو سعید - اس بات پر راضی تھا کہ اس نے جو ان کو نوہ حق راہ اور اپنے آپ حاوی کر رکھا ہے اور وہ چوتھے فوجیوں کی اور دوسری حکومت کر رہے ہیں اس نے قرچی ممالک کے لوگوں کو بھی جو ان کے ملک میں۔ جو کہ کیا اور وہ اس کے ممالک کو جو ان اور اس کے سلطان ابو سعید کے خلاف متحدہ دھاوا کرنے کے ساتھ ساتھ یہاں تک کہ اس نے شہر کے ساتھ اور مادی تحفہ بھی کاظم نے جو سلطان ابو سعید نے ساتھ میں اسے صلحت کی بھی ہوگی۔ یہ بات ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔

ازبک نے اسے جو اس نے جو ان سے بلکہ کرنے کے لئے فوج بھی کر رہا ہے اور اس کے قریب جو ان کی ۱۰۰۰ میں جمع ہو گئی ہے ان کا خاصہ وادیاں اس لئے اس کی فوج ابھی چلی گئی اس کے بعد ازبک نے ایک اور بڑی فوج اپنے ایک بھتیجے کی قیادت میں روانہ کی۔

سپہی پر حملہ سلطان ابو سعید کے ازبک جو ان نے بلکہ وہ اپنے فوجیوں کو دیا کہ جو انہوں نے اسے اس وقت میں اس کے حاکم پر فوجی مقرر کیا۔ اس کے لئے بھی اسے فوج کے لئے اور دیکر دیا۔ پھر اس نے اس کی قوم کے خلاف جہاد کرنے سے منع کیا جو اس کے ساتھ بھی اس کے شہرہ سے فوجی اور طلب کی تو سلطان سمر نے ۲۲ سپہیوں کی فوجیں بھیجیں جن میں دنا کارا جو بدوں مائی ہوئی خدا دینی۔ انہوں نے سپہیوں کا خاصہ وارہ۔

پھر اسے جو میں شہرہ اور سلطان ابو سعید کے درمیان صلحت ہو گئی اور اس سے بعد تمام حالات درست ہو گئے۔

سلطان ابو سعید شاد کی دھم کے وقت اور بزرگ مغل مراد نے اس کے بعد فریخت اور اپنے اور دونوں سلطنتوں کے درمیان صلحت کا ہوا۔

فتح خراسان اس وقت میں سلطان ابو سعید نے نائب جو ان نے خراسان کی طرف فوج بھیجی تھی کہ ایک ایک بھائی بھائی وہاں کوئی ملا کر دیا تھا۔ فریقین میں صلحت ہو گئی تھی۔ آخر کار یہ بات کو صلحت ہو گئی اور ایک۔ جو یہاں خراسان پر قابض ہو گیا۔ مگر وہ روزوں نے سمرقند کے لئے فوج روانہ کی اور اس کی فوج خراسان کو فتح کرنے کے لئے سلطان ابو سعید کی صلحت میں شامل کر دیا۔

جو ان کا قتل ازبک جو ان خراسان میں مشغول تھا اس سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ سلطان ابو سعید نے اس کے فرزند کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ سہیلنے میں اس نے ہم بدعت و فتنہ کو دیا اور ابو سعید نے اس کے خلاف فوج بھیجی کی اور اس کے بعد اس کے ساتھ اس سے ایک نہ لگے اور خود ہمت بھاگ گیا جہاں وہ پہنچا وہاں اس وقت سلطان ابو سعید نے اس کے فرزند کو تیرا جاؤ دے دی کہ وہ اس کی بیٹی کو اس مقبرہ کی طرف منتقل کر کے ہے جو اس نے اپنے یہ طور وہیں تعمیر کرا لیا تھا۔ چنانچہ وہ اس کی لاش کو وہاں لے گئے مگر اسے فوراً ہی نہیں کر سکتے۔ کہ ایک عالم نے یہ سلطان سے کہا کہ اس کا اہلکار نہ رہا تھا

کا حاکم تھا۔ عراق، حماد و بصرہ میں امین المظفر حاکم تھا اور شاہ حسین فرامان کا حاکم تھا مگر اس کے اکثر مامورین پر عراقی سلطنت کے بادشاہان کی جانب سے حسد و حسد کے تحت کالے تھے۔ عراقی خاندان میں بقیہ خاندان کی مثل سے تھا۔

امراء کی وفات: بحمد عرصہ کے بعد شیخ حسن کبیر اپنے بادشاہ علیمان خان سے بیجا ہوا گیا اور اس نے اسے قتل کرنے خود قتل ہی حاصل کر لی۔ اس کے بعد شیخ حسن صغیر بن ویرا شیخ حسن کے بیٹے ہوئے اور اس کے بچائے اس کا بھائی شرف حاکم ہوا۔ بعد ازاں شیخ حسن کبیر بھی عرصہ عرصہ حاکم رہا اور وفات ہو گیا۔

اولیس بن شیخ حسن کبیر

جب شیخ حسن کبیر بغداد شرف ہو گیا تو اس کے بجائے اس کا فرزند وہاں حاکم مقرر ہوا۔ قورچ میں اشرف بن ویرا کی حکومت کرتا تھا۔ انڈا شمال سلطنت کے بادشاہ نے جانی بیگ بن لہجہ کو قورچ سے گرفتار کیا اور قورچ میں قتل کر کے لے کر بیجا ہوا، یہاں پر جہنہ فرزند اس نے وہاں اپنے فرزند کو مامور کیا اور قورچ کی طرف توجہ کیا۔ دراصل میں لڑنا ہوا کیا۔ اس نے اربابان سلطنت نے اس کے فرزند پر، ایک کو لکھ کر وہ حکومت چھوڑ کر گئے۔ ہذا وہ توجہ قورچ کے ساتھ دوسرے روات ہو گیا اور قورچ کا حاکم انجمن کو قورچ پر (مسلح کو قورچ میں) حاکم انجمن کو قورچ نے لڑنا (قورچ کی طرف)۔ اور وہ دراصل قورچ سے گرفتار ہو کر وہاں پر جہنہ فرزند لڑا۔ (وہاں کے حاکم) انجمن نے (اور وہاں قورچ کے) یہ قورچ ان سے مل گیا۔ دور وہاں رہنے لگا۔ اب حاکم صغیر بن امین المظفر نے قورچ سے قورچ میں سے چھین لیا اور اسے قورچ کر دیا۔ پھر اس کی سلطنت میں عراقی قورچ، مصر اور فرزندتان کے علاقے شامل ہو گئے۔

اولیس کی اولاد: بعد ازاں امین المظفر نے قورچ میں قورچ کر کے قورچ کو امین المظفر کے قبضے سے چھین لیا اور اسے اپنی عمارت میں شامل کر لیا۔ اس کے بعد وہ بغداد آ کر قورچ لکھیں۔ اور اس کی حکومت سنبھال لی۔ آفریداد اولیس بن حسین کے بیٹے ہوئے اور اس نے بغداد میں قورچ کر کے۔

(۱) شیخ حسن (۲) حسین (۳) شیخ علی (۴) اور (۵) احمد۔

اس کا وزیر کر یا تھا اور اس کی سلطنت کا سب سے بڑا امیر عامل تھا۔ وہ حسین کا مگر ان تھا اور وہ سلطان کا علاقہ اس کی جائیداد میں شامل تھا۔

حسین بن اولیس

آفریداد کا ان سلطنت نے قورچ اور قورچ کے مقام پر حسین بن امین المظفر کو حاکم تسلیم کیا اور (اس کے بھائی) شیخ حسن کو قورچ کر دیا۔ انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ان کے والد نے اسے قورچ کر دینے کی وصیت کی تھی۔

(دوسرا بھائی) شیخ علی بغداد میں تھا۔ اس نے بھی اپنے بھائی حسین کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کا ایک امیر قورچ کا ایک قورچ و فرزندتان میں اس کا نائب تھا۔ اس نے بھی حسین کی اطاعت قبول کر کے اس کی اطاعت اسے بھیج دی تھی۔ قورچ

نے ہاتھ پر نہ والد کا نام نہ ذکر کیا قائم تھا۔ اس کا ایک فرزند اسماعیل شیخ کہیں کے چھ حکومت میں ہو کر سرکار میں چلا گیا تھا۔ اب اپنے والد کا نام نہ کیا تھا۔ لہذا ان کے لئے بھلا بھیج دیا تاکہ وہ شیخ علی کی (بہوہن کا کالہ تھا) نہ مانتے جلائے۔ نہ چچا ہواں کی خدمت کے لئے وقف ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اس چوہہ کی ہو گیا۔

اور جب حسین بن اسماعیل کو یہ حکم ملا کہ قائم حضرت ابو القاسم حضرت ابو القاسم کے دربار میں رہے اور ان کے لئے کھانا بنائے۔ وہ اس کے پیچھے گئے اور اس کے والد کے ہاتھ میں اس پر قابض ہو گئے تھے کہ اس نے اس حاکم کو ان سے نہیں لیا تھا۔ ہم جب اس کی دعا کے ہوئے تو شہر لہریں میں منع فرما دئے کہ وہ ان کا تعلق نہ کرے۔ (حاکم بنی صاحب لا کر) جب اس سے بھلا کر بعد اذین شہر میں اس سفر کے دور میں وہاں رہا۔

حسین بن اسماعیل نے بعد اذین کے لئے شیخ علی اور اس کے بیٹے اسماعیل سے نفی لے لی اور حکومت فرما۔ چنانچہ انہوں نے اس کے سر پر شیخ ابو القاسم کے پوتے کے لئے فرما دیا۔ یہ سچا انتخاب ہے جس کی تائید شہر میں ہے۔

اسماعیل کا قتل شیخ علی نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا اور اس کے لئے ارکان حکومت کی ایک جماعت کے ہاتھ سے قتل کر دیا اور اس کے چچا کو بھی قتل کر دیا۔ اس سے بعد میں شیخ علی کو قتل کر دیا۔ اس سے بعد میں شیخ علی کو قتل کر دیا۔

انہوں نے شیخ علی اور اس کے بیٹے اسماعیل سے نفی لے لی۔ وہ بھی بھلا کے حاکم بن علی پر مبنی آیا۔ (اس نے بھلائی) اس نے (جو کہ وہ نہیں تھا) اس سے نفی لے کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔

دو بار حکومت وہ شیخ علی سے لے کر دیا۔ اس نے بھلائی اور اس کے بیٹے اسماعیل سے نفی لے کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔

حسین کا قتل جب حسین بن اسماعیل نے قتل کر دیا اور اس کے بیٹے اسماعیل سے نفی لے کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔

اس سے جنگ ہوئی۔ اس نے بھلائی اور اس کے بیٹے اسماعیل سے نفی لے کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔ اس نے وہ قتل کر دیا۔

نہ وہ وہاں کے مانجور نہیں تھے (جب وہ وہاں پہنچے تو) امیر احمد ان کا مقابلہ کے لئے صفحہ راہ ہوا۔ پھر فریقین قریب آ گئے اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ پیر سلطان کا حکم دے اور امیر عادل وہاں سے نکل کر امیر شجاع کے پاس قادیان چلا جائے۔ ان شرانگہ کے ساتھ ان میں مصالحت ہو گئی اور پیر سلطان نے وہاں آگیا اور وہاں رہنے لگا۔

نکمر احمد کے امراء اور خاص افراد نے رویا کو بہت جھگ کیا اس لئے وہ احمد کے پاس فرار نہ کر گئے۔ چنانچہ احمد فوج لے کر وہاں پہنچا اور سلطان نے پیر احمد کو اس کے پیر کو گرفتار کر کے بخدا بھیج دیا۔ یہاں اس نے بعد اوش وفات پائی۔

علی کا قتل جب احمد نے اپنے جانی حسین کو قتل کیا تھا تو شیخ علی نے فوجیں و سبھی مرنے شروع کر دیں۔ اس نے انگریزوں میں ترکان قوم کے امیر قمر احمد سے اور اوطاب کی۔ پھر وہ بلوچوں سے (فوج لے کر) قورچ (پہرہ لڑنے) کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں احمد اس کے ساتھ بلوچوں کے بعد وہ قسمت کی حالت ظاہر کر کے رہا ہوا۔ اس کا مقابلہ کیا گیا مگر جب فوجیں پوشیدہ ہو گئیں تو اس نے جوں بشارت اور (بہادری کے ساتھ) پٹ کر حملہ کیا۔ اس حملہ میں شیخ علی کو ایک تیرک لگا جس سے وہ جانیہ ہو گیا۔ اس کے بعد قمر احمد (امیر ترکان) کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ بعد ازاں احمد قورچ والوں کو قتل کیا جہاں اس کی حکومت ختم ہو گئی۔

ابو یزید کی حمایت اس کا دشمن، مال بن سلطان ابو سعید نے سورج غیبت یزید کو ہمارے ملک سے نکالتے ہوئے دیکھا۔ پھر احمد نے بغداد کی طرف لوٹنے کی کوشش کی۔ کیونکہ شیخ علی کی وفات کے بعد ایک شخص خود عبد اللہ خورقہ کو جو اس کا چاچا اور قادیان کا رہنے والا تھا، نے سلطان سے اس پر پیر احمد کو (دوسرے) بھائی کی حمایت کا اعلان کیا اور بغداد کی طرف ایک فوجی بغیر بھیجا جس کا نام برحق تھا کہ وہ بغداد میں ابو یزید کی حمایت حاصل کرے تو خود وہاں تک پہنچے اور اس نے اس کی اعانت کی اور اس کی حمایت کی۔

بغداد پر قبضہ برحق نے بغداد میں آنے کے دوسرے دن صبح اٹھ کر آیا۔ اس کے بعد شیخ میں ایک پیچھے رہے ہوئے اور برحق کی حالت دیکھ کر، لہذا احمد قورچ سے (فوج لے کر) بغداد پہنچا۔ برحق بھی (فوج لے کر) اپنی مرافقت کے لئے نکلا مگر اس نے شکست کھائی اور اسے ترک کر کے امیر احمد کے سامنے آ گیا۔ اس سے (چونکہ احمد کے لئے بغداد میں رکھا ہوا) نہ لگ کر آیا اس کے بعد اسے جانیہ بھی دیا گیا اور احمد اس کی خواہشوں سے اتفاق کر گیا۔

حفظہ تصور اب احمد کی سلطنت میں قوم نے بغداد، اسس اور سلطان کے علاقے شامل ہو گئے تھے اور ان کی حکومت ختم ہو گئی تھی مگر ۸۶۶ھ میں اس کے ارکان حکومت نے بغاوت کی۔ اس زمانے میں چنگیزی خاندان کے سلطان تصور نے اپنی اور اور قوم کی سلطنت سے نکل کر فرماں پر بغداد کو فتح کیا اور اس کا ایک رکن سلطنت تصور کے پاس فرما لے کر پہنچا۔ تصور نے اس کی فریادیں سنی اور اس کے برادر پیر کی طرف اپنی فوجیں روانہ کیں۔ احمد (ان سے ملنے کے لئے) تاجدار بغداد کی طرف بھاگ کر فرار ہوا۔ اپنی دکان وہاں کا خود کار مالک بن گیا اور تصور اپنی ساچھہ ملکیت کی طرف لوٹ گیا۔

بعد ازاں دکانوں کے مالکان کی قبلی سلطنت کا باجشاہ خلیفہ قورچ پر بغداد لے کر آئے اور وہاں فوج سے کر پہنچا اور قورچ کا علاقہ اس باقی عمر ان سے چھین پا۔

اس زمانے میں امیر تیمور (خرمک) اپنے فوجیوں کے ساتھ ہندوستان پہنچا تھا تاہم اس نے اپنی فوجیں توریہ کی طرف بھی روانہ کیں اور وہاں ٹوٹ پھوٹ کر اٹل عام کر کے اس شہر کو خود پر پاؤں ڈال گیا۔ وہاں کے بعد قسطنطنیہ اور سلطانیہ کے علاوہ بھی توریہ کی حملہ آوری میں آ گئے۔ اب امیر احمدی واپس کے پاس صرف بغداد کا علاقہ رہ گیا تھا۔

بغداد پر تیمور کی یلغار

اب سلطان تیمور نے توریہ کی طرف رخ کر لیا تو مغلوں کے ایک سردار قمر الدین نے اس کے خلاف ہندوستان کر دی۔ اسے یہ بھی اطلاع ملی کہ شاہ سلطنت میں سرائی کے صاحب تخت و تاج نے اسے قتل و فوجی امداد فراہم کی ہے۔ لہذا وہ افغانستان سے اپنے ملک کی طرف واپس چلا گیا۔ پھر وہ اپنے ملک کے اپنے پاس سے فوجیں کوئی اطلاع نہیں ملی۔

اس کے بعد کے حالات میں یہ معلوم ہوا کہ اس نے اپنے بانی امیر قمر الدین کو تخت و تاج سے ہٹا دیا اور صرف اس کے خاندان والے ہی رہ گئے۔ اس نے سرائی کے تخت و تاج پر بھی قبضہ کر کے وہاں کے علاقوں کو فتح کر لیا ہے۔ اس کے بعد اس نے پوچھ پچھا کر دیکھا کہ یہاں کیا صورت ہے اور یہاں کی حکومت کی صورت کیسے ہے۔ اس نے پوچھ پچھا کر دیکھا کہ یہاں کیا صورت ہے اور یہاں کی حکومت کی صورت کیسے ہے۔ اس نے پوچھ پچھا کر دیکھا کہ یہاں کیا صورت ہے اور یہاں کی حکومت کی صورت کیسے ہے۔

بغداد پر فوج کشی: امیر احمدی (حاکم بغداد) نے (یہ حالات دیکھ کر) کمر بستہ ہو کر اپنی فوجیں توریہ کی طرف روانہ کیں۔ پھر اس نے یہ ارادہ کیا کہ مخالف فوج کے ساتھ مل کر جائے مگر یہ فریق بے سود رہا کیونکہ سلطان تیمور اس کے جواب میں حملہ و کتابت کے ذریعے اسے قریب و دیکھ رہا۔ اور جب اس کی ہمت پست ہو گئی اور اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں تو وہ تیزی و ترقی کے ساتھ اور بے خبری و نا امانی میں توریہ کے دروازے کو کھڑے ہوئے۔ اس وقت کئی کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔

اسی وقت امیر احمدی نے سواروں کو بھیج دیا کہ وہ اس کے دروازے پر حملہ کر دیں اور اس کے دروازے کو توڑ دیں۔ اس وقت کئی کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔

بغداد پر فوج کشی: امیر احمدی (حاکم بغداد) نے (یہ حالات دیکھ کر) کمر بستہ ہو کر اپنی فوجیں توریہ کی طرف روانہ کیں۔ پھر اس نے یہ ارادہ کیا کہ مخالف فوج کے ساتھ مل کر جائے مگر یہ فریق بے سود رہا کیونکہ سلطان تیمور اس کے جواب میں حملہ و کتابت کے ذریعے اسے قریب و دیکھ رہا۔ اور جب اس کی ہمت پست ہو گئی اور اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں تو وہ تیزی و ترقی کے ساتھ اور بے خبری و نا امانی میں توریہ کے دروازے کو کھڑے ہوئے۔ اس وقت کئی کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔

احمد کا مقابلہ اور فرار: امیر احمدی نے اپنے کئی فوجیوں کے ساتھ مغلوں کی فوجوں پر حملہ کیا اور نہایت بہادری اور شہادت کے ساتھ مقابلہ کر کے مغلوں کے سرداروں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے فوجیوں کے ساتھ توریہ کی طرف فرار ہوئے۔

امیر بیگ کر شام کے سرحدی مقام دسبک کی طرف چلا گیا اور وہیں آ رہ کر رہنے لگا۔ اس نے وہاں کے سلطان کے نائب حاکم کو اطلاع کر رکھی تھی اس نے اپنے شخصوں کو روانہ کیا جو زہر اور دواؤں کے ساتھ ایک کھجور کی دھڑی کے ساتھ طلب بھیج دیا گیا جہاں اس نے آرام کیا۔ پھر اسے ایسا مرضی لاحق ہوا کہ وہ معرکتیں جاسکا۔

بغداد کی دوا دارہ تباہی اس مقام پر اسے یہ اطلاع ملی کہ سلطان تیمور نے اس کے علاقے میں قذیر و فساد برپا کیا اور اس کے تمام ذخیروں پر قبضہ کر لیا بلکہ بغداد کے تمام امیر و غریب کے سامان اور موجودہ تر حال دولت کو ضبط کر لیا ہے یہاں تک کہ وہ کوئی کھجور بھی کھانا نہ پاتے ہیں اور بغداد کے تمام علاقے لوٹ مار کی وجہ سے ویران ہو گئے ہیں۔

مصر کی فوجوں کی تیاری بعد ازاں امیر بن ابویس فریب نے تمام اور پہلے الاولیاء کو جو میں سلطان مصر کے پاس پہنچا اور اس سے درخواست کی کہ اس کا کمک دے وہاں دیا جائے اور اس کے دشمن سے انتقام لیا جائے۔ سلطان مصر نے اس کی فریبہ دہی کی اور اپنی فوج میں سلطان کر لیا کہ وہ شام کی طرف جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

فتح بحریت و دیار بکر اس مقام میں جب سلطان تیمور نے بغداد کو فتح کر لیا تو وہ دینا لشکر لے کر بحریت کی طرف روانہ ہوا جہاں اس کے فوجیوں کا اڈہ تھا وہ قحط دورہ نہ کیوں کی گنت میں نہ کرنے کے لئے بیٹھے رہتے تھے۔ سلطان نے اس مقام کا جائیس بن کر تک کا سرہ کیا تو فرکار شہر والوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس وقت ان کا قتل عام ہوا اس کے بعد اسے تیار و دیار بکر کے واسطے روانہ کیا گیا۔

اس کے بعد تیمور کی فوجیں دیار بکر میں رہاں کے مقام تک پہنچی گئیں اور ان کے چند خزانوں میں یہ علاقے ملتزم ہو گئے۔ انہیں بھی چاہہ اور دیار بکر کو پامین۔

مصر کی لشکر دمشق میں جب سلطان مصر کو (اس مقام پر اس کی اطلاع ملی تو وہ فوج لے کر ہندو فوج تک نہ مصر کے مقام پر خیرین و ب۔ اس عرصے میں اس نے اپنی فوج کی خاموشی کو زور کیا اور اپنے تماموں کو بخشش سے مالا مال کیا۔ اس نے ہر قسم کی فوج کو اکٹھا کیا اور وہ اس کے اپنے نائب سردار کو جانشین بنایا۔ پھر امیر بن ابویس کو سامان لے کر حنفہ بصری کے بعد شام کی طرف کوچ کیا۔ اس نے امیر بن ابویس کی فوج کو بھی بخشش سے نوازا اور انہیں ہر طرح سے مسخ کیا۔ بعد ازاں سلطان ماہ تباہی الاولیاء کی آغوش میں پیش پہنچ گئے۔

فوجوں کی روانگی سلطان مصر نے حاکم حلب جہاں کو جہاد کی فوجی کہ وہ وہاں کے فوج کی طرف جانے اور عرب اور ترکمن قوم کو اکٹھا کر کے انہیں وہاں دشمن کی گھات میں گرنے پر آمادہ کرے۔ چنانچہ جب سلطان دمشق پہنچا تو جہاں اس کے پاس آیا اور اسے اپنی کارکردگی سے آگاہ کیا اور دیگر حالات بھی بتائے اس کے بعد سلطان کے ایک نام کے مطابق قبیل حکم کے لئے وہاں چلا گیا۔ سلطان نے اس کی امداد کے لئے کھینچا تا جب کہ شمش امیر تاج اور امیر بن جہاں کی فوجت میں فوجیں بھیجیں۔

تیمور بلاد الروم میں اس مقام پر امیر بن ابویس سلطان تیمور ماہ تباہی کے کامرہ میں مشغول تھا۔ چنانچہ چھ مہینے کے کامرہ

کے جدا ہوئے۔ اسے اسے فتح کر لیا۔ بحر میں کی فوجوں نے وہاں لوٹ دیا۔ وہ کہنے لگے اس علاقے کا صفایا کر دینا مگر اس کا تسلیج نہ ہو سکا۔ لہذا وہاں سے کوچ کر گئے وہاں کے لوگوں کی طرف منتقلی کیا۔ جب تیمور مردوں کے قلعوں کے پاس سے گزرا تو اس کی فوجوں نے وہاں بھی لوٹ مار کر کے اس علاقے کا صفایا کر دیا۔

آخری فیصلہ (اس آخری حادثہ کے تحریر کرنے تک اس علاقہ میں کئے زمانے میں) سلطان محمد شاہ جو کہ اس وقت تک دشمنوں میں غلبہ تھا (وہ اتحاد میں تھا کہ جب تیمور اس طرف آئے تو وہ اس کا آٹ کر مستحق نہ رہے۔) تیمور کا حال یہ تک بیان کیا گیا ہے :

ایران میں بنو مظفر یزدی کی حکومت

امیر المظفر بنو یزدی کا شمار بہت پہلے رشتہ پناہ چھوڑنے والے طاعن کا معنی کے عہد میں رہا۔ ان کی ملازم: اوقات میں کے اوقات میں حکومت کے کام پر مقرر کیا گیا اور ان کے لئے (۱۰۰۰) ہزار تاج دروازہ
جب طاعن ابوحامد فوت ہوا تو اس وقت اس کے بیٹے نے اس کی جگہ لے لی۔ اس نے ملک غنکار کا ذکر کیا
نیا اور شکستہ حال میں تقسیم ہو گیا۔ پانچ سال کی سلطنت تک ہارشاہ ابوبکر نے غزنویوں کے ایک حصہ کو فتح کر لیا۔ ہر اس میں
خاک زمین اور ان کو دھوکہ دیا کہ وہ اس کے لئے

اس کی صورت میں طاعن ابوحامد کے رشتہ کی سلطنت کے امیر المظفر کو مغلیہ اور غزنویوں کا عالم یا اور بھیجا تو وہ نے
طاعن ابوحامد کے بیٹے کو یہ بتایا کہ اس کے لئے یہ پورے ملک کا قرار دیا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کا فرزند ابوحامد اس کے
پہنچے اور وہ بھی خود مختار حکم رہا۔ اس نے حمہ دیو کا۔ بن جھل کی جہاں (مستور عالم) فتح شدہ ملک کے لئے سب سے
اس کے لئے ملنے والی تھی۔ نیز فتح شدہ ملک کے لئے اس نے کتاب الخراج کی مرتب کی تھی، اس پر مبنی کی ہے۔

بنو غزنوی و المظفر بنو یزدی کے درمیان میں نے طاعن کو بھی فتح کر دیا اور ان کے پانچ بیٹے بنو یزدی تھے۔
عالم کے لئے اس کے لئے یہ بتایا کہ اس کے لئے یہ پورے ملک کا قرار دیا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کا فرزند ابوحامد اس کے
پہنچے اور وہ بھی خود مختار حکم رہا۔ اس نے حمہ دیو کا۔ بن جھل کی جہاں (مستور عالم) فتح شدہ ملک کے لئے سب سے
اس کے لئے ملنے والی تھی۔ نیز فتح شدہ ملک کے لئے اس نے کتاب الخراج کی مرتب کی تھی، اس پر مبنی کی ہے۔

طاعن کی تقسیم محمد بن المظفر کے چار فرزند تھے (۱) ابو یزدی (۲) محمود (۳) شہاب (۴) احمد۔ شہاب نے اپنے والد کی
دیانت میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کے دو فرزند محمود اور محمد تھے۔ اس کے اپنے دو بیٹے فرزند محمود اور محمد بن محمد
عالم اور (۱) بنو یزدی کے چار فرزند تھے۔ شہاب اور محمود اور شہاب کے دو بیٹے تھے (۱) بنو یزدی کی میں
فرزند محمود کے تھے اور انہوں نے اس وقت دار فرزند ابوحامد بنو یزدی کے تھے۔

شجاع کی شکست و فتح: شجاع نے عاتقہ کی تو محمود نے ابلیس بن حسن و ابلیس نے فوجی اور طالب کر کے اسفغان کے
 مہارے سے فوجی کی اور ابلیس کی فوجی اور اعلیٰ کر کے دیکھ میں شیراز کی کرنا اور شجاع اپنے دوسرے طاقتور
 کرمان کی طرف سے یہ کیا اور چہ رہے نگار، دہلی تھوڑے عرصے کے لئے اس کے تحت حکام اس کے مخالف رہے۔
 آخر کار وہ اس کے متبع بن گیا اور اس کے پنج قصبہ سال کے بعد فوج بھیج کر کے اس کے زیر اثر پر چلا کر کے اس کے
 اور شیراز کے آلودہ اس کا بیانی محمود اسفغان چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔ ۱۰۸۵ء میں فوت ہو گیا۔

(اس کے مرنے کے بعد) شجاع نے اس کو ہاتھ بھی اپنی مٹھواری میں شامل کر لیا اور اسے اپنے فرزند تین احباب میں سے حوا سے کر لیا اور اس کا جناح ہو گئیں جس کا حکم بلند ہو گا، اس کے گرد بارہ بچے ہو گئے (مستطاب کہیں)۔ جس کے بعد شجاع نے اس سے بیعت کی فوت ہو گیا۔ اس وقت اس کا فرزند زمین الہ دین اہل اہل شجاع کا مستقل حکم تھا اور شجاع کا فرزند اس کا بیٹا تھا جس کا نام شجاع بن ہوا۔

حالتِ محقق اس کے بعد مصور اور تین اعلاہ بن گئے درمیان خان تیشی ہوئی اور مصور و قاسم تیشی (قبیلہ) منصور بنی مراد و بنی زینہ و خانہ بن کے خوف سے بھاگ کر خندہ لیس کے پڑے اور بھاول کے پاس پہنچ گئے لیکن اسے اس کا سوا یہی بیچنا پڑا کہ تیشی گزرا لیا۔ چھوڑ دینے سے جو کچھ کراہو رہا اوس کے پاس خریدے کہ کر بیچنا واسطے جس نے سبھی خریدی تھی اور اسے اپنے ساتھ لے کر گیا۔ مراد و بنی زینہ سے (دو دن) گزرا کہ کثیر ان کی طرف روانہ ہوا تو زینہ و مراد و بنی زینہ ان کا لکھیا اور اس کا ذکر کیا جس نے چوڑا ہوا۔ ان دونوں کا چچا احمد بن محمد الملقہ کرمان میں تھا۔

تیمور کی اطاعت جب چنگیزی بن بیک خان کے نامہ ان کے سامنے پیش کی اور پڑھا گئے
 سزائے کشتی کر کے اسے تیار دیا، مگر وہ تو حکام پر دیکھنے سے اس کی اطاعت قبول کی اور حکمران احمد نے بھی اس کی
 اطاعت قبول کی۔

تیمور کی فوج شہنشاہی، نگرزین احباب میں اصفہان سے بھاگتے کیا اور سلطان تیمور نے اس کے حالات کو فتح کر لیا۔ زمین اور بدین شیراز چاہا گیا تھا۔ اس کے بعد سلطان تیمور اپنے ماہر، تیمور کے ملک کی طرف رہائی چلا گیا تھا اور وہی ہے جسے اس نے ذات سیدہ راہ میں ہے۔ اور اسے بعد اس نے جلاوٹ کی طرف فوج کشی کی تو منصور، مان شادشاہ نے فوجیں کھلیں۔ لیکن تاکہ وہ اس کے ساتھ جگہ کرے۔ نگر سلطان تیمور نے قریب دے کر اس کی حکومت پر فخر کیا۔ خواہ وہ اس کی طرف لوٹ گیا۔ اس بارہ میں منصور نے فوجیں مستعد کر رکھی۔

منصور کی شکست جب سلطان تیمور کے چاہوہوں نے اسے نو جوانی میں منتشر کر کے لے کر دی تو سلطان تیمور نے رفاہی کے ساتھ شیراز پہنچا اور شیرازے باہر منصور کی باقی ماندہ فوجوں کو جن کی تعداد ۱۱۰۰۰۰ افراد سے زیادہ تھی مٹا۔ وہاں (اس زمانہ میں جنگ سے خوف زدہ ہو کر) منصور کی فوج کے اکثر افراد تیمور کی فوج میں شامل ہو گئے، اور منصور اپنی باقی ماندہ فوج کے ساتھ ہاں ٹھہری کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ سمرقند جنگ میں کم ہونے لگا اور اس (کوئی نہ توئی) کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

غیاث الدین گنجر کی حکومت: اس کے بعد ملین الدین سلطان ہر دہائی تک ملین الدین سے چرکن ہو گیا اور اس نے ملین الدین کو ۶۶۶ میں چاک اور پشورہ طور پر قتل کر دیا اور اس کے فرزند گنجر کو غیاث الدین کا قتل دے کر تخت نشین کر دیا اور خود اس پر حاوی ہو گیا (اس کے نام سے خود حکمران ہو گیا) اس کے باوجود وہ تہذیبی سلطنت کا متفقہ و قریباً اور ہر گز وہ ان (نئی حکومتوں) سے بہت پریشان رہا تھا۔ اس نئے دور مصر کے سلطان سے خط و کتابت کر کے اس کے خلاف ماعت میں آواز پھانتا تھا۔ جب ابن ہلاکو (غزنوی بادشاہ) کو سلطان خاں بصرہ سے اس کی خط و کتابت کا علم ہوا تو وہ بہت براغیض ہوا۔

مغل فوجوں کو شکست: جب صفار مغلوں کا نگران حاکم (کوئیابی) فوت ہوا تو اہل ان کے بجائے دو مغل سردار چچہ جن کے نام تہ و ان اور تو قرتے و دونوں نے چچہ میں شام پہنچے اور انہیں کے مقدمہ پر فروکش ہوئے۔ ان دونوں کے ساتھ غیاث الدین گنجر بھی تھا۔ اس کا سر بہت بر دانا بھی لنگر میں ہو چکا تھا۔ اسی زمانے میں سلطان خاں بصرہ سے مغل سے فوجیں کے نہ ہلکتے تھے کیا اور ۵۵۵ء کی فوجوں سے جنگ ہوئی۔ بر دانا تو جنگ میں شہید نہیں ہوا۔ یہ تھا اس نے فوج اور یہ سلطان خاں بصرہ سے اسے حکم کا حصہ کیا تھا۔ تہذیبی سلطنت کا بصرہ ان دونوں (۵۵۵ء کی فوجوں کو) شکست دی اور ۵۵۵ء کی فوجوں سے حاوی اس نے دونوں کو دیر تہ و ان اور تو قرتے کو قتل کر دیا۔ بصرہ بر دانا کو اس کا زنیہ نگران (سلطان چچ) ملین ہلاکو کی فوج میں سے کسی ایک کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس کے بعد سلطان بصرہ اور اس کے پائے تخت قیسا پر گزرا کر کے مہر لوت گیا۔

سازش کا انکشاف: چچ (۵۵۵ء کی سلطان) اپنا موقع پہنچے اور اس نے میدان جنگ کا مشاہدہ کیا تو وہاں اس نے اپنی ۵۵۵ء کی فوج سے غزنوی فوجیں دیکھیں۔ فوجوں کی بڑائی کی تصدیق ہوئی کہ یہ عداوت اور اس کے باقیہاں فوجوں کا نتیجہ ہے۔ لہذا اس نے ملک کو جاہل و باؤڑہ یا مہر لوت کیا۔

مغلوں کا تسلط: پھر اس نے اپنے کاؤ جنگ میں بر دانا کو قتل کر دیا اور اس کے بجائے غیاث الدین گنجر کا قائم مقام ہو کر چچ کی جگہ پر ملین الدین گنجر کو مقرر کیا۔ اس کے بعد غیاث الدین گنجر اس وقت ملک میں بر دالروم پر حکومت کر رہا کہ مغل فوجوں کا ایک سردار (کوئیابی) کی حیثیت سے اس ملک کی مرانی کر رہا تھا۔

مغل بادشاہ کا تقریر: جب خبر آمد ملین ہلاکو بادشاہ مقرر ہوا تو اسے ہوش اس کا بھائی قنبر حاکم بر دالروم میں مقیم تھا۔ وہ مغل سردار بصرہ کے ساتھ جاتا تھا۔ سلطان نے اسے بلا بھیجا مگر اس نے آنے سے انکار کیا۔ اس نے غیاث الدین کو حکم دیا تو اس نے اس کو اور ان کے مقام پر نظر بند کر دیا اور بر دالروم پر مغلوں کا متحدہ و نگران (مغل) ایک مغل سردار کلاؤتہ اور جو بھی مقرر کیا گیا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ سمخار کے بعد ارغونین ابن نے لا کو کلاؤتہ اور اس میں نگران (مغل) مقرر کیا تھا۔ جب سلطان ابن نے (وہ مغل سرداروں) تہ و ان اور تو قرتے کو قتل کیا تو ان دونوں کو سلطان بصرہ سے جگہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ان دونوں کو نگران (مغل) کی حیثیت سے نہیں بھیجا گیا تھا۔

حکومت کرنے کے بعد فوت ہو گیا۔ اس کے بعد کے حالات کا صحیح علم نہیں ہو سکا اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کے فرزند کسی ترتیب کے ساتھ حکومت کرتے رہے۔ البتہ ترک حکومت کے حادثے کے ضمن میں اٹاپہ چلا ہے کہ اس کے بیٹے میں سلطان مصر نے اپنے نائب حاکم کو یہ ہدایت کی کہ وہ فوج لے کر عرب تک بن ارتقا کی امداد کے لئے جائے۔ چنانچہ وہ فوج لے کر گیا اور کاسیالی حاصل کی۔

بنو قحاد اور یمن میں۔ ارتقا اور اس کے فرزند بلاد الروم پر حکومت کرتے رہے مگر ترکمان قوم نے ان سے اور یمن میں سے پس اور عامی کا متعلقہ علاقہ جہیں لیا تھا۔ اس بنو قحاد کی مخالفانہ سلطنت قائم ہو گئی تھی اور وہ فوجی حملے کرتے رہتے تھے۔ اور یہ علاقہ اب بھی تک (۱۰۰۰) فرسوخ مرابین خلدون) ان کے قبضے میں ہے۔

جب ایک ترکی امیر سعادہ نے ۵۰۰ھ میں یمن کی بیانات اختیار کی تھی تو قراہان بن قحاد نے اس کی حمایت کی تھی۔ اس وقت سلطان مصر نے فوجیں بھجوا کر اس کے لئے امداد کی تھی اور اس کی فوجیں منتشر ہو گئیں۔ شاہی فوج نے قحاد کو قتل کر دیا تھا۔

۵۰۰ھ میں سلطان مصر نے قراہان کو گرفتار کرنے کے لئے فوجیں بھیجیں۔ جب وہ اہل یمن پہنچے تو وہاں کا نائب حاکم وہاں سے بھاگ گیا۔ شاہی فوج نے اس کے قبائل کو لوٹ لیا اور وہ فوج قراہان ارتقا کے پاس سے اس بھاگ گیا۔ ان ارتقا نے اسے گرفتار کر کے سلطان کے پاس بھیج دیا جہاں وہ مارا گیا۔

عثمانی سلطنت۔ ترکمان قوم نے شاہی صوبے سے بلاد الروم کا علاقہ تسلط کر لیا۔ قبضے میں کر لیا قحاد اور وہاں کی عیسائی قوموں کا صفایا کر کے تعلق کے پیچھے کے بہت بڑے علاقے پر تسلط برپا کیا تھا۔ ان کا حاکم آج کل جو سے سلاطین میں شمار کیا جاتا ہے ان کی سلطنت ہی ہے مگر روز افزوں تر رہتی کر رہی ہے۔

قاضی کی نگرانی۔ ۵۰۰ھ میں سیدنا میں ارتقا کی نسل میں سے ایک لڑکا تھا جس کا نام قاتلہ اور اہم بن محمد بن ایک بن ارتقا تھا۔ باپ کی بھرت کے مطابق اس کا نگران شہر کا قاضی مقرر ہوا اور وہی خود قاتلہ حاکم بن گیا تھا۔ پھر اس قاضی نے ۵۰۰ھ میں اس لڑکے کو قتل کر کے حکومت محل طور پر سنبھال لی تھی۔ اس علاقے میں تجارتی قبائل کی تقریباً تین چار فوج رہتی تھی۔ ان کا حاکم وراثت میں جہاں تھا۔ اس سے پہلے بھی مثل اس مقرر ہو کر آتے تھے۔ یہ فوج بنو ارتقا کی طرف سے دار اور عاصم بنی دور بنی و فوج تھی جن سے قاضی شہر نے فوجی و اداریہ دونوں امور کی خدمت کی تھی۔ جب مصری فوج اپنے اس باقی سلطان کی تلاش میں وہاں پہنچی تھیں جو بھاگ کر وہاں ناکہ بندی تھا۔ لہذا مصری فوجیں ۵۰۰ھ میں اسے گرفتار کرنے کے لئے اس پہنچی تھیں مگر قاضی شہر کی درخواست پر تجارتی فوجوں نے اس کی امداد کی اور اس کے منہ میں مصری فوجیں وہاں سے ہٹا گئیں جیسا کہ ترکی حکومت کے حالات میں بیان کیا جا چکا ہے۔

خود راجا کی خدمت ابھی تک (۱۰۰۰) فرسوخ مرابین خلدون) قائم ہے۔

چنانچہ وہ (فوج لے کر) ماں پہنچے اور اس کے ساتھ بھگت کیا۔ (اس بھگت سے) اس کا سر مل جل گیا جب الگ تارک ہوا تو اسے اس پہنچا۔ اس نے اس کے سر پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے کاکڑیاں، قمیض، زریں۔

محمد بیگ نے جنگ میں مقابلہ کیا مگر اسے کمزور اور اذیلت کی طرف جھکا گیا۔ وہ قسطنطنیہ کے سلطان کے پاس پناہ لینے کے لئے حاضر ہوا۔ اس نے اس کی توجہ دے کر اس کی خدمت سے قربتیں لے لیں۔ اس نے محمد بیگ کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد بھی بیگ کو کمان پر رکھا گیا۔

[illegible][illegible]

سلطان مراد کی فتوحات : اس کے بعد مراد جی کا ہاتھ دھرتا بادشاہ دہلی اور دکن کے راجے بھی میر کیوں کے
 انہوں کے تہذیب کی قوت۔ اسے دیکھ کر انہوں نے کہا کہ اسے یہاں تک بھیجیں شہر کو آجے تو لایا جے۔ ان میں سے اکثر اس
 کے دہلی رہے ہیں تھے۔

فیضانِ غیبیہ کا عیاں صبر ہے۔ جس نے صبر کیا، وہ دیکھ لے گا۔ خدا کی امت کی اس سے پہلے تائید نہیں ملتی ہے۔ اس نے فیضانِ غیبیہ کا عیاں صبر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی ہمارا دوا اور فکریہ کا جی۔ وہاں اس کی تائید نہیں ملتی ہے۔ اس نے فیضانِ غیبیہ کا عیاں صبر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی ہمارا دوا اور فکریہ کا جی۔ وہاں اس کی تائید نہیں ملتی ہے۔

جو بڑے کی حکمت ہے۔ سلطان مراد نے اس صفت اور ان فرموں سے ہاتھ بچا کر بار بار تو تکرتیں فرمائیں۔ یہ وہ شخص تھا جس نے وہ شہید ہوا۔ یہ واقعہ آج بھی ہے۔ دیکھا ہے کہ اس کے بعد اس کی قبر پر سلطان نے یہ حکم دیا ہے اور اس کی قبر پر یہ حکم دیا ہے۔

[illegible]

باہر) نہیں رہا ہے۔ سہ اس کا شہ ایک خود مختار کاغذی سہ ماتحت ہے۔ اس پر بھی مسئلہ ہے کہ خاندان چغتائی کے مثل حکمران سلطان تصور کی ترغبات کے بعد کر سورت حال پیش آئے گی؟

یورپ کو خطرہ: بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ (بادشاہ) کے شمال علاقے میں یوٹھان کی سلطنت بہت وسیع اور مستحکم ہے۔ وہاں (یورپ) کی کھرابی تو میں اس سے بہت نہ کہ ہے۔

خاتمہ الکتاب: یہاں تک عربوں اور ان کی ماتحت سلطنتوں کے طبع مسہم کے تاریخی حالات قلم ہوئے ہیں۔ اس میں ان ماتحت وحشی سلطنتوں کے حالات بھی شامل ہیں جو مشرق و مغرب میں قائم ہوئے۔

اب ہم عربوں کے قبچ چہاد کی سلطنتوں کا حال بیان کریں گے جو عربی زبان کے زوال و انحطاط کے بعد قائم ہوئے۔ ان کے حالات بیان کرنے کے بعد ہم کتاب کے ختم میں برہی اقوام اور ان کی سلطنتوں کا حال بیان کر کے فارغ ہو جائیں گے۔

ماتحت

تکلمہ وضمیمہ

﴿جلد دوم﴾

تاریخ ابن خلدون

بالعربی

ممالیک سلطین مصر کی علمی اور تعلیمی خدمات

(از: حافظ رشید احمد اوشہ ایم اے۔ سابق صدر شعبہ عربی۔ کراچی یونیورسٹی)

چونکہ ممالیک مصر سلطینی کو یہ راز معلوم ہو گیا تھا کہ علم سلطنت کی بنیاد اور اس کا مستحکم ستون ہے۔ اس لئے انہوں نے علوم و فنون کی نشر و اشاعت کی حوصلہ افزائی کی اور طوائف کرام کی قدر و تائید کرتے ہوئے ان کے لئے عیش و ہوا تک ضرورہ کئے۔

اس زمانے میں جو علم سلطنت کی نشو و نما ہو رہی تھی۔ اس نئے ان سلاطین نے اپنا علم و ذہنیت کا راز اسی میں سمجھا کہ وہ علوم و فنون کے مراکز قائم کریں اور عالم اسلام میں خلافت کے اعجاز کے بعد وہ مذہب اسلام کے حامی اور حفاظ کی حیثیت سے نمودار ہوں۔

چونکہ وہ آثار و علوم اور مصیبت پرستوں پر غالب و کمریٹا موقف بلند کر چکے تھے اس لئے بعد انہوں نے عالم اسلام کی بہبود کی ماحول کرنی اور ان کے فائزین کو ان کے خلاف سخت سختی یا ریت رو اتار کر انے کا سوچ ڈل رکھا۔

بھراؤ کی جہی کے بعد اسلامی ممالک میں علوم و فنون کا خاتمہ ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی کتابیں اور ان کے کتب خانے تاجہ ہو گئے تھے اور اس جہی کی قربان گاہ پر مسلمانوں کی کتابیں اور ان کے علماء اور فضلا، بیعت چڑھ چکے تھے۔ اس لئے بہت سرگرمی کے ساتھ علمی اصلاح کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ممالیک سلاطین مصر نے علمی ترقی کے لئے تمام ضروری اسباب فراہم کئے۔ انہوں نے ملک میں کتب خانے قائم کئے اور علمی اداروں کی بنیاد رکھی جہاں تعلیم و تدریس کی خدمات پر مشغور علماء کرام کو ضرور کیا گیا۔ تعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ علمی تحقیقات اور تصنیف و تالیف کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

مساجد کی اہمیت: تعلیمی ادارے مساجد و مدارس اور خانقاہوں میں قائم تھے ممالیک سلاطین مصر کے عہد میں بھی انکا

[illegible]

بعد ازاں جب میر مرصع کا اس سہولت سے کہ تو اس نے جانے کر، اپنی لادنی کی تعمیر و مرمت کے لیے انھیں
نہا ہونے والا تھا، تو اس کا دل حد تک تسکین پزیر ہو گیا۔

[illegible]

نہ لے۔ وہ منہ کے کام کرنے پر مجبور رہی اور جس سے غلبہ ہوتیوں سے اپنے "قرارداد" کو وہاں کی دولت پر
فرسہ کی جھلک کا اظہار کیا اور "برادر" نے اسے اسے خوب بولا تھا اس کے "فکری" فراہماتے کے لئے، "کے" 16 مارچ کو۔
جس سے یہ واضح ہے کہ اس نے اسے اس کے "فکری" فراہماتے کے لئے، "کے" 16 مارچ کو۔

اندر سے ایسے ہی قبہ مشورہ کے قریب مشرقی سمت میں اس عظام پر افش کیا جانا عمام ہے۔ ج۔ شامہ
اندر میں پر ہے اور جامع انعام کے نام سے مشہور ہے۔

شام کے تقسیمی مدارس

مذہب اور مافیہ دورہ اور ہودھے جو زمین پر سرایت کے بعد میں صحر میں قائم تھے اب ان مشہور ترین مدارک کا ذکر کیا جاتا ہے جو ہر ایک کے ہر جس خاص میں قائم تھے۔ ان مدارک کے ان زمانے میں خاص میں تعلیم، ثقافت کی متبع روٹوں پر۔

(۱) فہرست المصابین :- یہ درجہ گا، انکے ہر جس کے لیے جو میرا کانکم کی جیسا کہ صرف متنی و شفا علی ملا، اور جس نے جیسے سب نے پہلے جس نے یہاں اعلیٰ و درجہ کی سہولت جاری کیا وہ متنی ملا، جس نے بعد از دین جلیان تھے۔ وہ اشرفی و مغرب میں مقیموں کے بہت بڑے عالم تھے اور سرسبز و زلف و شش میں نہ لکھ ان کا کو کو کم نہ تھے وہ بے چارہ مسکین تھے۔
کئے۔ وہ بہت سے بھرتی پرست و شیعہ و اہل باطن کہتے ہیں کہ میں نے انہیں دہشتہ کے خوار و بدمعاش دیکھ لیا۔
انکے ہر جس کی بڑھوتے چھانکے، ان کی مرضی کے غرضی ہیں مگر اس میں سے صرف انکار کیا اور فرمایا۔
یاد دہی علی و ہر نے چلے میں جیسا اس نے ان مسلمان کے لیے چھوڑیں کہ وہ نہ چھوڑ کر لیں۔

یہ کہہ کر وہ ہاتھ دیکھنے لگی۔ اسی وقت اس نے اپنے منہ سے ایک جملہ نکلا جو عمر جی کی طرف سے
فہم نہ ہو سکا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ اس نے بہت سا اثر دیا (لوگوں کے سامنے) اس کی طرف سے کہے ہوئے

”محبوب میری کے پاس سے ملے۔“

۴) والدین سے اسی راۓ اختیار کرنی۔ یہ تعلیمی و تربیتی اور مذہبی لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ اس کے سامنے دو مشکل کے اندر ہے۔ دونوں کے درمیان ایک رشتہ قائم ہے۔ سلطان اور والدین کی ممانعت کو نفی کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر والدین کے حکم کو ماننے کا حکم دیا جائے گا تو اس کے درمیان کھیل کے جو مشاعرے اس کی ذہانت اور تخیل پر ابھرتے ہیں اس کا کوئی مادہ وجود ایک اللہ، صوفیہ اور دینی کے تحریک کرنا ہے۔ اس لئے یہ امر بیکار و بی فائدہ ہے۔ مناسب ہو جاتی لیکن اس کا ایک مکمل نہیں ہوا ہے جس کی ایک امداد بھی فوت ہو گیا۔ اب اس کے قرآن: ملک العظمیٰ نے اپنے تخیل میں اہل عرب و عربیہ کے خرافات کے لئے بہت سے اہل و عارف خاص میں کیے۔

مشہور مفسرین: ۱۱۵۰ھ میں اس وقت تک کہ وہ ورمسب سے پہلے تھے، جہانگیر نے انہیں معافی دے کر انہیں زندہ رہنے کی اجازت دی۔

ان کے بعد قاضی عادل مدظلہ کو بھی ایسے شخص بن کر ہوا جن پر الفطرس نے غصہ برکھا دیا تھا۔ اس لئے وہ بھی قاضی بن کر رہا۔

[illegible][illegible][illegible]

یہ لفظ آخری ذمہ لے چکا ہے اور جاسوسی کا فکیر کے ذم سے مشغور رہا ہے۔ ان کے عزم میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں تھی۔

[illegible]

اس وقت وہیں مختلف طور و نقول کی فضا تھی۔ مگر میں نے ان کا انکشاف نہیں کیا تھا۔ یہاں پر وہ سب ایک ہی بات کے قریب رہا تھا کہ اللہ کے لئے جہاد کرنا ہے۔ یہاں پر وہ سب ایک ہی بات کے قریب رہا تھا کہ اللہ کے لئے جہاد کرنا ہے۔ یہاں پر وہ سب ایک ہی بات کے قریب رہا تھا کہ اللہ کے لئے جہاد کرنا ہے۔

خود شہزاد بھی مسجدِ نبویؐ سے گزریا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اقلیہ کے بچے لے جاتے تھے۔ یہ بچے کھانا پاتے تھے۔

ریاض : ریاضی کے نام سے موسوم ہے۔ یہ حصہ روحانی مرکز ہوتے ہیں۔ ان جسم کے مراکز کو صرف چاند و سورج ہی نہیں بلکہ تمام جہانوں کے تمام اجرام بھی گھومتے ہیں۔

۱۱۔ اداۃ بقا، یہ ہے پروردگار کا راز (ریاضۃ) جہاں ہم سب کو کریم کی جی میں مشہور ہرگز سے قانون ہے جسے اللہ تعالیٰ نے
بیت اربعہ کے لئے تعمیر فرمایا۔ جہاں ہرگز کی طرف سے ہرگز اور ہرگز کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ یہی ہے جسے ہم کہتے ہیں اور
اور جہاں کی سرپرستی کی جاتی تھی تاکہ وہ صبر فرمائیں کہ وہاں ایک کھیت ہے جسے انہیں بخلائی اور جہاں ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں ہے۔
ملاقاتیں ہمیں بہت سے کاموں اور چیزوں سے ملتی ہیں۔ یہاں ہرگز اور ہرگز کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ یہی ہے جسے ہم کہتے ہیں اور

۱۱۔ "پندرہ سو برس کے قریب ہمالیہ کے ساتھ تھا۔ ۱۶ برس کے بعد میں نے تمام انعامات فتح پر

تھے اور اب اس کا نام دستان مٹ گیا ہے اور اس کے بجائے نہایت وسیع روکا نہیں تعمیر ہو گئی ہیں۔

۴۔ دریا ملاقات - دریا ملاقات کی تعمیر تاج الدین بنی العاصی ناصر الدین بنی العاصی بہادر دین حسن نے کی تھی۔ یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارک میں سے ٹکڑیاں اور کوہے کے ٹکڑے وغیرہ محفوظ کئے گئے تھے جو العاصی نے مسجد کے خانہ خاں بنوا کر ایمن سے خریدے تھے۔

الحکام الاشرف شعبان بنی حسن محمد بن قلاوون کے عہد حکومت میں یہاں مندرجہ نامی کی تعمیر ہو گئی اور اس مقصد کے لئے ایک قبیلہ دریاں متروک کیا گیا تھا اور کچھ بلا بھی وہاں بنائے گئے تھے۔

۵۔ دریا ملاقات - دوسرے باہر رکھ کر انکس کے قریب دریا بنائے گئے تھے۔ یہاں ایک کتب خانہ بھی تھی۔

۱۔ دریا ملاقات کی علمی تصانیف

ممالک اسلامیہ کے عہد شہسود میں جو علم و فن کا عہد تھا۔ تمام اسلامی ممالک کے باہرین مصر و شام میں چار گزین ہو گئے تھے اور انہوں نے لڑنے اور زبان میں ہر علم و فن پر ہجو کی کتب تحریر کیں۔ خود مصر و شام میں اسی دور کے ہجوین علماء اور فضلاء اور محققین پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اپنے علمی شاہکار سے لڑنے اور زبان کو مایاں کیا اور اہل سنت کے حوالہ ان تصانیف و کتب پر نہایت عمدہ کتب تحریر کی گئیں۔ تاکہ مجتہدین اور محققین فقہاء کی مدد تھی۔

عہد عہد فقیر میں اس دور کی تصانیف حروف آخر ثابت ہوئیں اور عہد کے ہر دور میں علماء اور طالبان علم ان سے استفادہ کرتے رہے۔ چنانچہ علماء زمانہ بحر صفائی کی شریعت بنی و فی جہت انہار کے نام سے موسوم ہے نیز اصول عہد صف اور ایسا اور ہاں میں ان کی تصانیف طبع ہوئیں تاکہ ہمیں سرفراہیوں کے دور میں عہد صف اور انہار کے نام پر علماء اہل سنت نے اپنی تصانیف تحریر کیں۔ علماء یمن کی شریعت بخاری اور دیگر فقیر کتب اسلامی علوم پر ان کے دور میں تحریر کی گئیں۔

عہد امین تاجیہ اور امین القیم کی تصانیف بھی اسی دور میں لکھی گئیں جو اپنے دور کے ہر دور میں علماء اور ہجوین میں سے تھے۔ ان دور میں علماء دین کی کثرت نے اپنی مشہور و فقیر اور حروف آخر دست تصنیف امین و امین تاجیہ تحریر کی۔

۱۔ دور میں بہت سے مشاہیر علم فضل پیدا ہوئے جنہوں نے تمام ہر دور میں کتب تحریر کی تھیں تاہم اس دور کے مصر و شام میں خصوصیت کے ساتھ اسلامی علوم کا بہت چرچا رہا۔ چنانچہ اسلامی علوم کے مبرا کر حجاز و عراق اور امین و خراسان سے منتقل ہو کر مصر و شام میں گئے جہے کیونکہ یہیں علماء کی فخر دہائی عوام اور محبت دونوں کی طرف سے ہوئی تھی اور ان کی حق گوئی اور صداقت ضرب اٹھان ہو گئی تھی۔ اسی لئے وہ حکومت کی مداخلت اور محرام کے باوجود اپنے علم و نہایت آواز کی اور جرأت کے ساتھ اپنی علمی تحقیقات پیش کرتے تھے اور اس معاملہ میں حکومت اور محرام کے خوف کے بغیر، کتب بات چیت کرتے تھے۔ چنانچہ امام الحنفی تاجیہ اور امین القیم اپنے خیالات اور اجتہادات کی پاداشی میں قید و بند کی منتہا برداشت کرتے رہے۔ نیز

دیکھ ملے گی کہ حق کوئی اور صداقت کی مثالیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

نحوہ بلاغت: اسلامی علوم کے علاوہ عربی صرف و نحو بلاغت اور معانی (اقت) پر بھی بہترین کتب تحریر کی گئیں۔ چنانچہ جہول الدین ابن ابی مالک کی نحو میں مستوفی کتاب الفہم بہت مشہور ہوئی اور بعد کے جہود میں تصانیف کتب میں شامل رہی۔ نیز جہول الدین ابن ابی شام مصری کی کتاب طلی العجب بھی صرف و نحو میں بہت مقبول ہوئی۔

علم بلاغت میں جرجانی نے سرائر البلاغۃ اور دلائل الاکارہ کتابیں تحریر کیں اور۔ کمالی نے معانی العلوم تحریر کی تھی۔ ممالک سائیم کے دور میں بلال الدین ترمذی نے شام میں تخلص بلفحی و نکسی ہر مثنیٰ کی مشیت سے ماہر میں بہت مقبول ہوئی۔ چنانچہ وہ اور اس کی شریح مختصر المعانی اور مطول تمام مثنیٰ مالک میں داخل تصانیف ہیں۔

کتاب سماع (المت و التشری) میں ابن ابی نعیم النعمانی کی کتاب لسان العرب نہایت مختصر اور مستوفی ہے جو عربی زبان کی بہترین و تشریحی نگاہی ہے۔ اسی کے متعلق کی روایات لکھے ہیں۔

کتب تاریخ: اسی دور کی ایک علمی خصوصیت یہ ہے کہ اسی دور میں مسوغات سنی انسانیت پر باخبر کی کتابیں لکھی گئیں جن میں ہر قسم کی معلومات اور مشہور اسلام کے حالات درج تھے۔ علاوہ ان میں مشہور مؤرخین بھی اسی دور میں گزرے ہیں چنانچہ جزائری، خورن، ابن خلدون بھی اسی دور کی پیداوار ہے کیونکہ اسی کا آخر زمانہ بھی گزرا اور انہیں اسی نے اپنی مشہور تاریخ کھلی کی اور قابو میں فوت ہوا اور وہیں مدفون ہوا۔

دوسرا مشہور مؤرخ ابو اللہ۔۔۔ جو حاکم وقت بھی تھا اسی دور میں گزرے۔ چنانچہ سلطان ناصر محمد بن قلاوون نے اسی کی تدوین کی۔ علامہ ابن کثیر کی مشہور اور غیر چند زبانوں میں تصانیف و تصانیف بھی اسی دور میں لکھی گئی۔

تذکرے: اسی دور میں مشاہیر کی سوانح عمریوں اور جریدوں کے علاوہ کے تاریخی تذکرے لکھے گئے کہ وہ اس شروع ہوا۔ چنانچہ بہترین اہل لغت و نحو یوں شعراء و باہر اہل و علما کے تذکرے لکھے جاتے تھے۔ بعد کے تذکرہ نویس اسے دور تک کے علاوہ کے حالات لکھتے تھے چنانچہ صدی کے علاوہ کے حالات معلومے طور پر لکھے جاتے تھے بعض تذکرہ نگاروں میں جرحم کے علاوہ مشاہیر کو مجموعی حیثیت سے شامل کیا جاتا تھا۔ ان میں کسی خاص صنف کی پابندی نہیں ہوتی تھی۔

تاریخ ابن خلدون: اسی قسم کے مجموعی قسم کے تاریخی تذکرہ نگاروں میں ابن خلدون کا تذکرہ روایات الامان بنیاد میں مشیت رکھتا ہے۔ ابن خلدون ۷۳۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۰۸ھ میں وفات پائی انہوں نے ان مشاہیر و علماء کے حالات تحریر کئے ہیں جن کی وفات ۷۹۵ھ سے ۸۰۸ھ تک کے زمانے میں ہوئی اور اپنی تالیف سے ۸۱۵ھ تک رسوخ ہو گئے تھے۔

قوات الوفيات: ابن خلدون نے جن مشاہیر و افراد کا حال بیان کیا وہ زمانے میں فوت ہوئے تھے۔ ان سے ان سب کا حال وفات و وفات میں بیان کیا گیا ہے جو ہم میں شاکر النکس نے تحریر کی تھی۔ ابن شاکر النکس نے طلب اور دوستی میں تعظیم حاصل کی تھی۔ بعد وہ کتب فروش ہو گیا تھا۔ اسی نے اسے انگشت کیا جاتا تھا۔ اسی کی وہ تالیف ۸۱۵ھ میں ہوئی۔ اسی نے

اس نے تاریخ مصر کے ترک نما ایک مسلمان کو پر ایک کتاب لکھی جس کا نام الفتح الملوکی فی الدولہ المشرقیہ ہے۔

ابو القلندر : اگر اس دور میں مختلف علوم و فنون پر مشہور کتب کا ذکر کر دیا جائے تو اس کی فہرست بہت طویل ہوگی۔ ہم نے عالم اسلامی تاریخ میں ابن ہلدون کی کثیر اور اہم تصانیف کی مشہور تاریخ کا ذکر کیا ہے۔ ابو القلندر شام کے مشہور علاقہ حما کا حاکم تھا۔ وہ وہابی نہ تھے ان سے قطعی رکتا تھا۔ سلطان مصر بن ہلدون نے اسے حما کا حاکم بنایا تھا اس کی وفات ۷۲۲ھ میں ہوئی۔

تاریخ ابو القلندر کا اصل نام الفتح فی اخبار البشر ہے۔ اس میں دور جاہلیت سے لے کر ۷۱۷ھ تک کے تاریخی حالات مذکور ہیں اس کی یہ تاریخ چار جلدوں میں ہے۔ ابو القلندر کی تاریخ کا ترجمہ علامہ مرین الوردی نے لکھا ہے جس میں ابو القلندر کی تاریخ عام ۷۲۲ھ کے حالات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔

ابو القلندر نے تغریف میں بھی تیم الملک ان کے نام سے ایک کتاب تحریر کی تھی جو یورپ میں بہت مقبول ہوئی۔ اس دور میں سرکس کے علوم مثلاً ہندسہ، طب، ریاضت اور علم آفاقیات میں جو کتابیں لکھی گئیں۔ پتا چھ سندس تاریخ میں ہلدون میں علم آفاقیات اور ہندسہ کے امور بیان کئے گئے ہیں۔ دیکھئے علوم و فنون کی کتب کا ذکر ہم مکتوفہ ہوائیہ نظر انداز کرتے ہیں۔

محمد شین و مجتہدین

اس دور کی خصوصیت یہ تھی کہ اس عہد میں علما فقہ و فاضلہ محدثین پیدا ہوئے۔ جنہیں ہزاروں احادیث و روایات حاصل تھیں۔ انہوں نے اس دور میں علوم حدیث و تفسیر و کلام اور اس کی تاریخ و تنظیم میں اپنی عمر صرف کر دی۔ ان میں سے چند مشہور محدثین متعدد درجہ ہیں۔

(۱) العلیہ مبارک : آپ کا پورا نام ابن علیہ مبارک ہے۔ عرف العلیہ مبارک ابن علیہ مبارک و شافعی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں پیدا ہوئے اور ۵۷۰ھ میں وفات پائی۔ آپ فقیہ اور علم الانساب کے بڑے تھے۔ عربی زبان و ادب سے بھی بخوبی واقف تھے۔ علم لغت سے ماہر بھی تھے۔

(۲) ابن شامہ : آپ کا پورا نام ابن علیہ مبارک ہے۔ عرف ابن علیہ مبارک ابن علیہ مبارک و شافعی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں پیدا ہوئے اور ۵۷۰ھ میں وفات پائی۔ آپ بھی فاضل و فقیہ اور ماہر علم الانساب تھے۔

(۳) ابن رقیق : آپ کا فاضلہ حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے مجتہد بھی تھے۔ آپ ۵۷۵ھ میں پیدا ہوئے اور قس میں نشو و نما پائی اور تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے معروف شام کا سفر جہاں اعلیٰ تعلیم سے لے کر کیا اور شیخ الاسلام

عزالدین بن عبد السلام کے سامنے زانوئے کفہ نہ کیا پھر آپ خود حکیم و درویش میں مشغول ہوئے اور ہمارے طرف سے طلبہ تحصیل علم کے لئے آپ کے پاس آئے گئے۔ آپ کے ماسر علماء آپ کو بہت بڑا عالم تسلیم کرتے تھے اور مجتہد مطلق کا درجہ دیتے تھے۔

(۳) السبکی: آپ کا پورا نام و نسب یہ ہے علی الدین ابو الحسن علی بن عبد اکبری لا نصاری آپ علاقہ حنفیہ میں سبک کے مقام پر ۶۵۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن ائمہ کرام سے ملنے لگے اور فقہ حنفی کے مکتبہ میں تھے اور شریعت مجتہد کی تھے اور عابد و زاہد بھی تھے۔ اہل علم آپ کو امام غزالی اور امام غفیلان ثورنی کے مشابہ قرار دیتے تھے اور عظیم مجتہد بھی سمجھتے تھے آپ کی وفات ۷۵۵ھ میں ہوئی۔

(۵) ابن حجر عسقلانی: آپ کا پورا نام و نسب جہاں الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد ہے اور ابن حجر عسقلانی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا دور آپ کی مشہور تصانیف کا کربم پندرہ بیان کر چکے ہیں۔

فائدہ دار محدثین کے علاوہ مجتہدین بھی تھے محدث و ذیل مجتہدین کرام اس دور کے ممتاز مجتہدین میں سے تھے۔

(۶) شیخ عزالدین بن عبد السلام: آپ شیخ الاسلام اور سلطان العلماء تھے ۸۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و حاصل کرنے کے بعد فقہ اصولی فقہا و عرفی زبان کے زبردست پڑھوئے۔ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"آپ کو اپنے زمانے کی ذہنی قیادت حاصل تھی۔ اگر اہل عالم سے لوگ آپ کے پاس فتویٰ حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔ آپ اس قدر بڑے عالم تھے کہ آپ اپنے اجتہاد کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔"

عزالدین نے یہاں تک واجب فرماتے ہیں: "موسیٰ عبد السلام امام غزالی سے زیادہ فقیہ ہیں۔" آپ اس قدر درایت اور تبحر کہ اگر فتویٰ دینے میں غلطی ہو جائے تو اس کا حکم نکلا۔ عزائم کرتے تھے اور اس کے بارے میں اعلان کر دیتے تھے۔ آپ نے ۷۵۰ھ میں وفات پائی۔

(۷) ابن خیر الاسکندری: آپ ۷۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۵۳ھ میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں خوشیخ الاسلام عزالدین بن عبد السلام فرماتے ہیں: "وہ مصر کو اپنی دو شخصیتوں پر: ایک جو مصر کے دکتانوں کے باشندے ہیں۔ ان میں ایک دینی العیر ہیں جو قس کے رہنے والے ہیں اور دوسرے ان العیر ہیں جو اسکندریہ کے باشندے ہیں۔"

ابو الحسن یوسف بن تفری بردی

مصر اور عام تاریخ کے مؤرخین میں ابو الحسن یوسف بن تفری بردی کا نام بہت نمایاں ہے جو کتب صحاح میں ہم سے چھوٹ گیا تھا تاہم اس کی تاریخ العلوم الثوابرونی اخبار ملوک مصر و التاجرومرا ایک سلاطین مصر کے حالات میں بہت

۱۔ حسن کا ضررہ تسبیح میں ۱۵۸۸ھ۔

۲۔ حسن کا ضررہ ۱۵۸۸ھ۔

۳۔ ابو الحسن یوسف بن تفری بردی۔

